

کے ہنگامہ فکری و علمی کے لیے  
 تصحیح و ترمیم کی ضرورت ہے  
 کہ اس کتاب کو پھر سے  
 ترمیم و ترمیم کی ضرورت ہے

# تصحیح النسخ

عنہما رحمۃ اللہ علیہما

## تحقیق المقال

فی تخریج احادیث فضل الاعمال

للایم اللطیف الامین

رحمۃ اللہ علیہ

للمیرزا ابوالحسن علی

ابو عبد اللہ محمد بن یوسف

کتابتہ فی کتب خانہ

کتابتہ فی کتب خانہ

عزیز اللہ علی بن محمد

عزیز اللہ علی بن محمد

ابو عبد اللہ محمد بن یوسف

ابو عبد اللہ محمد بن یوسف

رحمۃ اللہ علیہ

شریعہ ہوز ڈاک امریکا شیکاگو

تبدیلی جماعت کی طرف فیاض اعمال کے متعلق سبھات کا الزام اور احادیث کی کئی

تصحیح الخیال

تَلَاخِيصُ تَرْجُمَةٍ

تحقیق الحق  
فی تخریج احادیث فضائل الأعمال

ضعیف اجازت کا تفصیلی علم، فضائل انسانی میں ان کا نام، علماء ملت و شیعہ و سنی کے تعلق سے سرائے و مذاہق، فضائل و اعمال میں  
سوجھ بوجھ و اجازت کی طرح اور اس کے ساتھ ہر ایک تہذیب و ملت کی روشنی میں لکھی ہے۔ اس امر سے سائل متوجہ ہو کر کہیں جوہر و صواب  
کتابی خصوصاً ان تیسہ اور چاروں میں جو احباب و غیر ان سے واقف ہوں ان کے ارادہ و فضائل و کثرت و کمالات کا تفصیلی طور پر ذکر کر کے  
ان باب کے ساتھ ساتھ فضائل کے ان آیات و روایات کی کاسب و کوشش کی جاتی ہے۔

زیر مس پرستی  
حضرت مولانا شاہ مفتی نور الدین صاحب دامت  
البرکات  
اسٹیٹ شریعتیہ بورڈ آف امریکہ

نَاشِئٌ: شَرِيعَةً يُوَرِّدُ أَفْ أَمْرِيكَ شِكَاكُو

# تفصیلات کتاب

جملہ حقوق طبع و نشر محفوظ

تمام کتاب:	صحیح الخیال ترجمہ تحقیق انتقال
نام مترجمین:	مولانا سید احمد رفیع صاحب مدنی، مولانا میر وضو بان اللہ صاحب قاسمی
زیر نگارنی:	حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب مدظلہ العالی
زیر سرپرستی:	حضرت مولانا شاہ مفتی نواب الرحمن صاحب مدظلہ العالی
زیر اہتمام:	شریہ بورڈ آف امریکہ
تعداد:	۲۱۰۰
سن طبع:	۱۳۶۸ھ و ۲۰۰۷ء
طبع:	ٹی ایچ پرنٹرز، دہلی
قیمت:	۳۰ روپے ۲۰ امریکی ڈالر

## ملنے کے پتے

- (۱) شریہ بورڈ آف امریکہ فون نمبر: 773-7648274, 773-7648501
- فکس نمبر: 773-7648497
- (۲) حضرت مولانا شاہ جمال الرحمن صاحب مدظلہ العالی دارالعلوم حیدرآباد فون نمبر: 09440771595
- (۳) مولانا محمد صدیق قادری ناظم تعلیمات ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد فون نمبر: 08247555918
- (۴) کتب خانہ حرم 39/12-C، قریب 3 رمضان مسجد، دہلی، چربان باغ، نئی دہلی، ۱۱۰۰۵۲ فون نمبر: 91629288
- (۵) کتب خانہ نعیمیہ جامعہ مسجد محمدیہ دہلی۔
- (۶) کتب خانہ برادر 61/A/1/4B-2-16 اکبر باغ، ملکہ بی بی حیدرآباد (دہلی)
- (۷) کتب خانہ علیہ مفتی محمد سہارنپور (دہلی)
- (۸) کتب خانہ مفتی محمد سہارنپور
- (۹) ہندوستان ہیرا پور، بنگالی مکان، حیدرآباد۔

## فہرست عناوین

۵۵	پیش لفظ :	۵۵
۵۷	پیش قدمہ :	۵۷
۶۳	روض مترجمین :	۶۳
۶۶	پہلا باب : فضائل اہل کائنات :	۶۶
	پیش قدمہ	
۶۶	کتاب فضائل کی تالیف کے اسباب و محرکات	۶۶
۶۶	فضائل قرآن	۶۶
۶۷	فضائل رمضان	۶۷
۶۷	فضائل تبلیغ	۶۷
۶۸	حکایات صحابہ	۶۸
۶۸	فضائل نماز	۶۸
۶۹	فضائل ذکر	۶۹
۶۹	فضائل حج	۶۹
۷۰	فضائل صدقات	۷۰
۷۰	فضائل درود	۷۰
۷۲	فضائل اعمال کے مصادر و مراجع	۷۲
۷۳	کتاب فضائل کی ترتیب میں حضرت شیخ الحدیث لا طریقیہ کا کردار	۷۳
۷۶	کتاب فضائل کی ہیئت	۷۶
۷۷	فضائل قرآن	۷۷
۷۷	فضائل نماز	۷۷
۷۸	فضائل ذکر	۷۸

- ۷۸ \_\_\_\_\_ نماز حج
- ۷۸ \_\_\_\_\_ نمازِ مہجرات
- ۷۸ \_\_\_\_\_ نمازِ زورور
- ۷۸ \_\_\_\_\_ نمازِ رمضان
- ۷۹ \_\_\_\_\_ نمازِ تبلیغ
- ۷۹ \_\_\_\_\_ حکایاتِ صحابہؓ
- ۸۰ \_\_\_\_\_ کتبِ فضائل پر میرے کام کی نوعیت
- ۸۱ \_\_\_\_\_ تبلیغی جماعت کا تعارف
- ۸۷ \_\_\_\_\_ **دوسرا باب : کرامات اور خلافِ عادت واقعات**

### کرامات کا ثبوت

- ۸۸ \_\_\_\_\_ صوفیائے حنبلیہ
- ۹۵ \_\_\_\_\_ حنبلی مشائخین اور محدثین کرامؒ کے کچھ کرامات و تصرفات اور روکاوٹات
- ۹۶ \_\_\_\_\_ مسلمانوں میں رائج فقہی مذہب پر اعتراض کرنے والا بدعتی اور اہل سنت سے خارج
- ۹۷ \_\_\_\_\_ حضراتِ صوفیاء کے ساتھ امام احمدؒ کے تعلقات
- ۹۷ \_\_\_\_\_ حضراتِ صوفیاء کے ساتھ سے امام احمدؒ کی موافقت
- ۹۸ \_\_\_\_\_ مقاماتِ قصوف میں امام احمد بن حنبلؒ کا مقامِ عظیم
- ۹۸ \_\_\_\_\_ امامِ عظیمؒ کی یاد پر امام احمدؒ کا گریہ اور آپؒ کے لیے رحمت کی دعاء
- ۹۸ \_\_\_\_\_ امام احمد بن حنبلؒ کی نظر میں ذکر و شغل کی اہمیت
- ۹۹ \_\_\_\_\_ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی فضیلت و بزرگی
- ۹۹ \_\_\_\_\_ مامون رشید کی موت — امام احمدؒ کی دعاء اور مرضی کے مطابق
- ۹۹ \_\_\_\_\_ وفات کے بعد امام احمدؒ سے کرامات کا ظہور
- ۱۰۰ \_\_\_\_\_ امام احمدؒ کے شاگرد رشید علی بن موفیؒ کی موت کی تمنا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بات چیت
- ۱۰۱ \_\_\_\_\_ اللہ تعالیٰ کا گرامی نامہ علی بن موفیؒ کے نام

- ۱۰۱۔ حضرت معروف کرہیؒ کی آستین سے ابو جعفر عابدیؒ کا ہاتھ حاصل کرنا۔
- ۱۰۲۔ نوں میں ایک ہاتھ بھی کا ایک بزرگ کو ملادینے۔
- ۱۰۳۔ ابراہیمؑ کو اس جہلی کی بددعا سے چوہا کی موت۔
- ۱۰۳۔ جہاد کا سر کی مٹائی کا پیالہ پھوڑ دینے۔
- ۱۰۴۔ یمن اور قباہ سلیمان کا وسیلہ لینا۔
- ۱۰۴۔ موحیٰ کا وسیلہ۔
- ۱۰۵۔ موحیٰ کے وسیلہ سے پانی کی دعا کرنا۔
- ۱۰۶۔ عشاہی کے بیٹے (در سالار کے) کے وسیلہ سے پانی کی دعا۔
- ۱۰۶۔ امام بخاریؒ کے واسطے سے دعا، مستقام۔
- ۱۰۶۔ نیکو کریمؒ کے روضہ اطہر کی زیارت۔
- ۱۰۸۔ نیکو کریمؒ کے روضہ اطہر کے استغاثات۔
- ۱۰۸۔ آجائے ناوارؒ کی قبر اطہر سے آواز آئی۔
- ۱۰۹۔ نیکو کریمؒ سے مدد کی درخواست۔
- ۱۰۹۔ مقصود سیرمؒ کے آثار سے برکت حاصل کرنا پیشہ ور اور مظلوم پر عمل۔
- ۱۰۹۔ قبروں کے قریب دعائیں قبول ہوا کرتی ہیں۔
- ۱۱۔ امام الاصفہانیؒ کی قبر سے نام شافعیؒ کا برکت حاصل کرنا اور وہاں دعا کرنا۔
- ۱۱۔ اہل قبر کے عذاب کا ڈور دنا اور قبروں کا روشن ہونا۔
- ۱۱۳۔ قبروں کی برکت سے بلا کیوں اور ہو جاتی ہیں۔
- ۱۱۳۔ حضرت فخر الدینؒ کی حیات ہیں۔
- ۱۱۳۔ حضرت فخر الدینؒ کا عمر بن عبد العزیز کو نصیحت کرنا۔
- ۱۱۳۔ حضرت فخر الدینؒ غیب کی باتوں پر مطلع ہو جاتے ہیں۔
- ۱۱۵۔ حضرت فخر الدینؒ کا مجوس کے کوٹھا کاٹنا۔
- ۱۱۵۔ امام احمدؒ کا حضرت فخر الدینؒ کے ہمراہ سفر حج۔

- ۱۶۶ ..... دوستانی جنات کا امام احمدؒ کے ذور اہتمام میں جنت کے پانی کے ذریعہ علاج کرتا
- ۱۶۷ ..... بزرگ کا پانی پر چلنا
- ۱۶۸ ..... اوس میں اڑنا اور عالم میں تصرفات کرنا
- ۱۶۹ ..... نبیؐ امور کے ذمہ داران
- ۱۷۰ ..... اُمرہ ادا کی روٹی سے ایک اندھے کا بینا ہونا
- ۱۷۱ ..... امام احمدؒ کے گھر سے چوہنٹوں کا لکنا
- ۱۷۲ ..... کلام کے ذریعہ قتل کھولنا
- ۱۷۳ ..... موت سے پہلے عربین عبدالحزیزؓ کا فرشتوں کو دیکھنا
- ۱۷۴ ..... فرشتوں کا نظر آنا
- ۱۷۵ ..... آسمان کے کھلے ہوئے دروازہ کو دیکھنا
- ۱۷۶ ..... شیخ عواد الدینؒ کا تعریف
- ۱۷۷ ..... راز ہائے دل پر اقلیت
- ۱۷۸ ..... مرد و عورت کی پوشیدہ باتوں پر اطلاع
- ۱۷۹ ..... ولی خیالات کا کشف اور علامہ ابن تیمیہؒ کی تائید
- ۱۸۰ ..... ابن تیمیہؒ کا لوح محفوظ کو کچھ کرغیب کی باتوں کی خبر دینا
- ۱۸۱ ..... علامہ ابن تیمیہؒ اور غیبی باتوں کی اطلاع
- ۱۸۲ ..... علامہ ابن تیمیہؒ کا خیالات اور غیبی امور پر مطلع ہونا
- ۱۸۳ ..... شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ سلسلہ تھوریہ کے حضرات صوفیاء میں تھے
- ۱۸۴ ..... شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ اور بیعت تصوف
- ۱۸۵ ..... شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور آپؐ کے درجات عالیہ
- ۱۸۶ ..... علامہ ابن تیمیہؒ کا ناشتہ
- ۱۸۷ ..... ابن تیمیہؒ کے لیے دنیا بھی جنت
- ۱۸۸ ..... مسائل تصوف کے متعلق شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہابؒ کا موقف

- شیخ الاسلام محمد بن عبدالمجیب اور مقامات تصوف ..... ۱۳۵
- حافظ ابن قیم جوزیؒ اور آپؒ کا تصوف ..... ۱۳۶
- امام احمد بن حنبلؒ ابدال میں سے تھے ..... ۱۳۴
- بہر کی صفات اور روافد ملوک میں اس کی اہمیت ..... ۱۳۲
- ذکر الخیر و لاہیت کا منشور ..... ۱۳۳
- روح کی تیس ہی ملاقات اور زندگی کے اعمال کا لانا کے سامنے پیش ہونا ..... ۱۳۳
- شیخ الاسلام غلام ابن عسیرؒ کا حدیث سے ابدال کو ثابت کرنا ..... ۱۳۳
- عشیدہؒ و سوراوردی خیالات پر اطلاع ..... ۱۳۴
- نہروں کا خواب میں زندگی کو بھی اس کی اطلاع دینا ..... ۱۳۶
- دلی ارادہ کی اطلاع ..... ۱۳۸
- ایک شیخ کا اپنی موت کے وقت سے باخبر ہونا ..... ۱۳۸
- عقلی علم ہوسا پر کئی کاروں کو سمجھنا ..... ۱۳۸
- آخرت کے حالات کا آشرف اور حضرت جبرئیلؑ سے بات نہایت ..... ۱۳۹
- نبیؐ و سورا کی اطلاع ..... ۱۳۹
- ابدل و اوتاد ..... ۱۴۰
- اشیا مانی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں ..... ۱۴۰
- شہداء زندہ ہیں ان کو رزق دیا جاتا ہے ..... ۱۴۰
- مردہ کا اذان کو سننا اور اس کا جواب دینا ..... ۱۴۰
- مردہ کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا ..... ۱۴۱
- مردہ کا بدن سے جدا ہونے کے بعد وقرآن پڑھنا اور بات کرنا ..... ۱۴۱
- ایک مردہ کو دجہ سے دوسرے مردہ کو جہنم سے نجات ..... ۱۴۲
- مردہ کا قبر میں قرآن پڑھنا ..... ۱۴۲
- قبر میں دفن قرآن کریم ..... ۱۴۳

- ۱۳۳ قبروں کے پاس قرآن پڑھنا
- ۱۳۳ مردوں کا قبروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرنا اور اس کیلئے اپنے رشتہ داروں سے نیا کپڑا منگوانا
- ۱۳۴ ایک کافر کا شدت عذاب کی بنا پر قبر سے نکل کر پانی مانگنا
- ۱۳۵ ضعیف خاتون کی دعاء سے مردہ کا زندہ ہونا
- ۱۳۶ موت سے پہلے غوار کا مشاہدہ
- ۱۳۶ جن زدہ جس کو مارا گئے نہ کھنکھایا
- ۱۳۶ مردہ کا اپنے ہاتھوں کو کترنا
- ۱۳۶ قبر میں رکھنے کے بعد مردہ کا بھشنا
- ۱۳۷ غسل کے وقت مردہ کا غسل سے جھڑنا
- ۱۳۷ وصیت کو پورا نہ کرنے پر مردہ کا ڈانٹنا
- ۱۳۷ انتقال کے بعد تصرف
- ۱۳۷ میت کا اپنی قبر پر بیٹھ کر پرندوں کی بول چال پر غصہ کرنا
- ۱۳۸ احمد بن ابی الکلام مقدسی غلطی کی تنویذ سے صحت کا حاصل ہونا
- ۱۳۸ حضور اقدس ﷺ کے موئے مبارک سے شفا حاصل کرنا
- ۱۳۸ رسول اکرم ﷺ کی چادر مبارک سے برکت حاصل کرنا
- ۱۳۹ حضرت امین عمر رضی اللہ عنہما کی ٹوپی سے حصول برکت
- ۱۳۹ اس لباس سے شجرہ حاصل کرنا جس میں جنگ بدر لڑی تھی
- ۱۳۹ یحییٰ بن یحییٰ حمیری کے لباس سے حصول برکت
- ۱۳۹ رسول خدا ﷺ کے بالوں (کی برکت سے) اُلا کا زور ہونا
- ۱۴۰ حضور اکرم ﷺ کے بالوں اور تافنوں سے معصیتوں کا زور ہونا
- ۱۴۰ عام لوگوں کا محدث کبیر ابو مسرر کے ہاتھوں کا بوسہ لینا
- ۱۴۰ محدث شہیر سفیان بن عیینہ کا فضیل بن عیاض کے ہاتھوں کا بوسہ لینا
- ۱۴۰ امام مسلم کا امام بخاری کی پیشانی اور قدموں کا بوسہ لینے کی خواہش کا اظہار

- ۱۵۰ عام علماء فقہاء، محدثین، مفسرین، قرآن اور انصاری کا امام احمدؒ کے ہاتھوں اور سرکہ بوسہ دینا
- ۱۵۱ ہاتھوں اور چہرہ کو جو منہ کا مسئلہ
- ۱۵۱ حضرات سلف صالحین کا اجتماع و تلاوت قرآن
- ۱۵۲ حور کے ساتھ گفتگو اور چار ہزار و تیس قرآن کے عوض خریداری
- ۱۵۳ سلف صالحین کا راستہ، فجر سے اشراق تک اور دو روزہ کار
- ۱۵۳ عرفہ کی رات و تیرہ ٹھہروں میں عرفہ منانے میں کوئی حرج نہیں
- ۱۵۳ دلوں کی تسبیح اور اس پر تسبیح پڑھنا
- ۱۵۴ خراب میں حضرت علیؓ کا ایک شخص کے چہرہ پر مارنا اور اس کے آدھے چہرہ کا کالا ہو جانا
- ۱۵۴ سونے والے شخص کا خواب میں ایک رات لٹھی کا ڈنکا کرنا اور ان کا واقعہ مذکور ہو جانا
- ۱۵۴ روجوں کی قوی تاخیرات
- ۱۵۵ علامہ ابن حنیبلہؒ کا تعویذ لکھنا
- ۱۵۵ پھر کہنے والی روگ کے لئے نسخہ بخار
- ۱۵۵ رازہ کے در و کوزہ کرنے کے لئے
- ۱۵۶ پھوڑے بخسیدوں کے لئے
- ۱۵۶ سر کی تکلیف نہ بھاری کے لئے
- ۱۵۶ باری را لے بخار کے لئے
- ۱۵۶ عرق التماس سے صحت کے لئے
- ۱۵۶ تعویذوں کے فوائد کا بیان علامہ ابن قیمؒ کے قلم سے
- ۱۵۷ ولادت میں آسانی کے لئے
- ۱۵۷ در و زہ کی دوسری اقسام
- ۱۵۷ امام احمدؒ کا تعویذ دینا
- ۱۵۷ بخار کی تعویذ
- ۱۵۸ بلا قس کو زور کرنے کے لئے

۱۵۸ \_\_\_\_\_ تنویر کے متعلق حضرت عطاء کانوی کی

۱۵۸ \_\_\_\_\_ شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کے نزدیک تنویر کا حکم

۱۵۹ \_\_\_\_\_ فیصوا باب: فضائل اہل میں ضعیف احادیث کا حکم

### ضعیف احادیث کا حکم

۱۶۶ \_\_\_\_\_ کیا فضائل کے باب میں ضعیف حدیث پر عمل مطلقاً ناجائز ہے؟

۱۶۸ \_\_\_\_\_ امام بخاریؒ کی کتاب "معلقات افعال العباد" کے بعض ضعیف روایوں کے نام

۱۷۰ \_\_\_\_\_ امام بخاریؒ کی کتاب "جزء ربيع الدين" کے بعض ضعیف روایوں کے نام

۱۷۱ \_\_\_\_\_ امام بخاریؒ کی کتاب "جزء القراءات" کے بعض ضعیف روایات

۱۸۱ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

۱۸۱ \_\_\_\_\_ ضعیف

۱۸۲ \_\_\_\_\_ حفاظ کی کتابوں میں درج شدہ ضعیف اور موضوع احادیث

### احکام شرعیہ اور ضعیف احادیث

۲۲۸ \_\_\_\_\_ علماء کی تصریحات

۲۲۹ \_\_\_\_\_ احکام کے باب میں ضعیف احادیث پر عمل

۲۳۳ \_\_\_\_\_ امام احمد بن حنبلؒ اور حدیث ضعیف

۲۳۷ \_\_\_\_\_ حفاظ کے علاوہ میں ضعیف حدیث پر عمل کے شرائط

۲۳۸ \_\_\_\_\_ ضعیف حدیث اور انکی صحیح کے غیر معروف قواعد

۲۳۹ \_\_\_\_\_ کتب فقہیہ میں ضعیف احادیث

۲۶۶ \_\_\_\_\_ حافظ ابن حجرؒ کی کتاب (بلوغ المرام من أدلة الأحکام)

۲۶۷ \_\_\_\_\_ امام نوویؒ کی کتاب "مصلحة الأحکام من مہمات السنن وقواعد الاسلام"

۲۶۹ \_\_\_\_\_ ابن السکونؒ کی کتاب "مصلحة المحتاج"

۲۶۹ \_\_\_\_\_ کتاب المعثور فی الحديث

۲۷۱ \_\_\_\_\_ صحیح احادیث کا التزام کرنے والے مفسرین کی کتابوں میں درج شدہ ضعیف احادیث

- ۲۶۲ \_\_\_\_\_ صحیح ابن خزيمة و صحیح ابن حبان
- ۲۷۷ \_\_\_\_\_ ضیاء الدین ضحلی مقدسی حنفی ۶۳۳ھ کی بالاحادیث المجید المختارۃ
- ۲۹۰ \_\_\_\_\_ امام ابو عبد اللہ حاتم کی کتاب "المستدرک علی الصحیحین"
- ۳۱۰ \_\_\_\_\_ سید صدیق حسن خان کی کتاب "منزل الأبرار"
- ۳۱۳ \_\_\_\_\_ ضعیف احادیث نقل کرنے میں اسلاف کا طریقہ کار
- ۳۱۳ \_\_\_\_\_ "مؤلف" میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ کار
- ۳۱۴ \_\_\_\_\_ بخاری و مسلم کی احادیث کا عمومی حکم
- ۳۱۴ \_\_\_\_\_ صحیح بخاری کی ضعیف قرار دی ہوئی روایات
- ۳۱۵ \_\_\_\_\_ صحیح بخاری کی ضعیف اور اس کی تعلیقات میں مرفوع و موقوف روایات
- ۳۱۵ \_\_\_\_\_ وہ احادیث جن پر محمد ثنین نے تنقید کی اور ان کو شہرت حاصل نہیں ہو سکی
- ۳۲۶ \_\_\_\_\_ صحیح مسلم میں شواہد کے متعلق امام مسلم کا عمل
- ۳۲۶ \_\_\_\_\_ مقدمہ مسلم میں امام مسلم کا طریقہ کار
- ۳۲۷ \_\_\_\_\_ مقدمہ مسلم کے بعض راویوں کے حالات
- ۳۲۷ \_\_\_\_\_ حضرت امام احمد ضحلی اور سند میں آپ کا طریقہ عمل
- ۳۲۸ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق النقال" کا احساس
- ۳۲۹ \_\_\_\_\_ علامہ ابن تیمیہ اور ان کی کتاب "الکلم الطیب" کی احادیث
- ۳۲۹ \_\_\_\_\_ ضعیف اور موضوع احادیث کو نقل کرنے میں علامہ ابن تیمیہ کا طریقہ کار
- ۳۳۰ \_\_\_\_\_ موضوع روایتیں ذکر کرنے میں علامہ ذہبی کا طریقہ کار
- ۳۳۰ \_\_\_\_\_ "البیان فی شرح عقود اهل الإیمان" میں موضوع احادیث اور اوازنی و ابن مندہ کا عمل
- ۳۳۱ \_\_\_\_\_ دارقطنی کا اپنی کتابوں میں ضعیف اور موضوع احادیث نقل کرنا
- ۳۳۲ \_\_\_\_\_ ضعیف اور موضوع احادیث نقل کرنے میں بیہقی کا طریقہ کار
- ۳۳۲ \_\_\_\_\_ خطیب، البرقعی، ابن جوزی، ابن عساکر اور ابن تاجر کی کتابوں میں ضعیف اور موضوع احادیث کا ذکر
- ۳۳۲ \_\_\_\_\_ علامہ سیوطی کا اپنی کتاب میں موضوع احادیث ذکر کرنا

حضرات مفسرین کرام کا طریقہ کار \_\_\_\_\_ ۳۲۳

## فضائل اعمال کی احادیث کی تخریج

فصل اول: فضائل اعمال کی وہ احادیث جو بخاری و مسلم دونوں میں ہیں \_\_\_\_\_ ۳۲۴

### کتاب الایمان

حدیث (۱) اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے \_\_\_\_\_ ۳۲۵

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۲۵

حدیث (۳) ایمان کے ساتھ باستر سے زیادہ شیعہ ہیں \_\_\_\_\_ ۳۲۶

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۲۶

حدیث (۳) ایمان حدیث کی طرف سے آئیگا، جیسا کہ سانپ تل کی جانب آ جاتا ہے \_\_\_\_\_ ۳۲۶

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۲۶

### کتاب الصلاة

حدیث (۴) جس کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ اس میں ارد ز آند پانچ وقت غسل کرے الی آخرہ \_\_\_\_\_ ۳۲۷

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۲۷

حدیث (۵) سفر میں قن مسجدوں کی طرف کیا جائے \_\_\_\_\_ ۳۲۷

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۲۷

حدیث (۶) لا الہ الا اللہ کہنے والے پر اللہ نے دوزخ کی آگ حرام کر دی \_\_\_\_\_ ۳۲۸

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۲۸

حدیث (۷) رسول اللہ کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے گھروں کو آگ لگا دینے کا ارادہ \_\_\_\_\_ ۳۲۹

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۲۹

حدیث (۸) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت \_\_\_\_\_ ۳۳۰

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۰

حدیث (۹) جماعت کی نماز تہا پڑھی ہوئی نماز سے ستائیس درجہ افضل ہوتی ہے \_\_\_\_\_ ۳۳۰

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۰

حدیث (۱۰) جس کی نماز فوت ہوگئی تو کیا کہ اس کے گھر کے لوگ اور مال سب چھین لیا گیا  
۳۳۱ \_\_\_\_\_  
۳۳۱ \_\_\_\_\_

### کتاب الصوم وعلیة القدر

حدیث (۱۱) نبی کریم ﷺ دو مہینے کے دس یوم مسجد میں گزارتے تھے  
۳۳۲ \_\_\_\_\_  
۳۳۲ \_\_\_\_\_

حدیث (۱۲) جو شخص ایمان و اخلاص کے ساتھ صیام قدر میں مہادت کرے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں  
۳۳۳ \_\_\_\_\_  
۳۳۳ \_\_\_\_\_

حدیث (۱۳) حقیقی مالدار کی سامان کی کثرت نہیں ہے  
۳۳۴ \_\_\_\_\_  
۳۳۴ \_\_\_\_\_

حدیث (۱۴) یہ مال بھینچنا بڑا دکھ اور صعب ہے  
۳۳۵ \_\_\_\_\_  
۳۳۵ \_\_\_\_\_

حدیث (۱۵) کوئی نئے صدق میں زیادہ ثواب ہے  
۳۳۶ \_\_\_\_\_  
۳۳۶ \_\_\_\_\_

حدیث (۱۶) میں کچھ صدق کرنا چاہتا ہوں  
۳۳۷ \_\_\_\_\_  
۳۳۷ \_\_\_\_\_

حدیث (۱۷) خرچ کرو بغیر گمنے  
۳۳۸ \_\_\_\_\_  
۳۳۸ \_\_\_\_\_

حدیث (۱۸) مسکین اور یتیم کے معاش کے لیے کوشش کرنے کا اجر عظیم  
۳۳۹ \_\_\_\_\_  
۳۳۹ \_\_\_\_\_

حدیث (۱۹) جو گورت اپنے گھر کا کھانا کسی فقیر کو اس طرح دے کہ گھر میں جھگڑا نہ ہو  
۳۴۰ \_\_\_\_\_  
۳۴۰ \_\_\_\_\_

حدیث (۲۰) خدا کی قسم وہ لوگ نقصان میں ہیں  
۳۴۱ \_\_\_\_\_  
۳۴۱ \_\_\_\_\_

۳۴۲ \_\_\_\_\_

حدیث (۲۱) عمار الدار کو آتش زدا کرے \_\_\_\_\_ ۳۳۷

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۸

حدیث (۲۲) صبح کے وقت دو فرشتوں کا اترنا اور دعاء کرنا \_\_\_\_\_ ۳۳۸

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۸

### کتاب الحج

حدیث (۲۳) جو شخص رقص و موسیقی سے بچے ہوئے اس کو کراچ کرے \_\_\_\_\_ ۳۳۹

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۹

حدیث (۲۴) ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہے \_\_\_\_\_ ۳۳۹

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۹

حدیث (۲۵) حضرت فضل بن عباسؓ نبی کریم ﷺ کے ردیف تھے \_\_\_\_\_ ۳۴۰

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۴۰

حدیث (۲۶) رمضان میں عمرہ کی فضیلت حج کے برابر ہے \_\_\_\_\_ ۳۴۰

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۴۰

### کتاب الآداب

حدیث (۲۷) اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنے بڑوسی کو تکلیف نہ دے \_\_\_\_\_ ۳۴۲

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۴۲

حدیث (۲۸) جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اس کو چاہیے کہ اچھی بات کہے، یا خاموش رہے \_\_\_\_\_ ۳۴۲

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۴۳

حدیث (۲۹) کتے کو پانی پلانے پر بدکار عورت کی مغفرت \_\_\_\_\_ ۳۴۳

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۴۳

حدیث (۳۰) پہلی کو باندھ کر رکھنے پر ایک عورت کو عذاب \_\_\_\_\_ ۳۴۳

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۴۳

حدیث (۳۱) جس کو یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی و فراخی ہو اور عمر میں بڑھوتری ہو \_\_\_\_\_ ۳۴۳

- ۳۳۲ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۳۳۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۳) یا رسول اللہ! میرے حسین سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟
- ۳۳۵ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۳۳۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۳) میری مشرکہ ماں میرے پاس آتی ہیں
- ۳۳۵ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۳۳۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۳) کیا میں تمھ کو ایک تھن دوں؟
- ۳۳۶ \_\_\_\_\_ تخریج

### کتاب فضائل القرآن

- ۳۳۷ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۵) صرف دو قسم کے لوگوں پر حسد جائز ہے
- ۳۳۷ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۳۳۷ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۶) قرآن پاک کی اچھی طرح بھگائی کرو
- ۳۳۷ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۳۳۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۷) اللہ کی توجہ سب سے زیادہ اس نبی کی باخاظر ہوئی ہے، خوش الحانی سے کلامِ انبی کی تلاوت کر رہا ہو
- ۳۳۸ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۳۳۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۸) قرآن پاک پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے مسومن کی مثال
- ۳۳۸ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۳۳۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۹) قرآن کا ماہر اُن شخصے درجہ کے فرشتوں کے ساتھ ہے
- ۳۳۹ \_\_\_\_\_ تخریج

### کتاب الذکر و دعاء

- ۳۵۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۴۰) ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال
- ۳۵۰ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۳۵۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۴۱) میں میرے متعلق بندے کے گمان کے ساتھ ہوں
- ۳۵۰ \_\_\_\_\_ تخریج

حدیث (۳۲) اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں، جو راستوں میں گھومتے رہتے ہیں۔ ۳۵۱

تخریج ۳۵۱

حدیث (۳۳) وہ بول جو زبان پر انتہائی ہلکے ہیں۔ ۳۵۲

تخریج ۳۵۲

حدیث (۳۴) خالد اسارا خیر لے آئے۔ ۳۵۲

تخریج ۳۵۲

حدیث (۳۵) اے فاطمہ! اللہ سے ڈر اور اپنے رب کے احکام پہ بھاناؤ۔ ۳۵۳

تخریج ۳۵۳

حدیث (۳۶) جب انسان کے جسم کا کوئی حصہ درجسوس کرتا ہے۔ ۳۵۴

تخریج ۳۵۵

### کتاب المناقب

حدیث (۳۷) میرے گھر اور منبر کے درمیان کا حصہ زمین جنت کا باغیچہ ہے۔ ۳۵۶

تخریج ۳۵۶

حدیث (۳۸) اے اللہ! عینہ میں مکہ سے دو گنی برکت نازل فرما۔ ۳۵۶

تخریج ۳۵۶

حدیث (۳۹) مجھے ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم دیا گیا ہے، جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی۔ ۳۵۶

تخریج ۳۵۷

حدیث (۵۰) بوزغے غنص کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جہان رہتا ہے۔ ۳۵۷

تخریج ۳۵۷

حدیث (۵۱) رسول اللہ ﷺ نے پوری زندگی کبھی ہلکی روٹی بھی پیٹ بھر کر تناول نہیں فرمائی۔ ۳۵۷

تخریج ۳۵۷

حدیث (۵۳) سات قسم کے لوگ قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ ۳۵۸

تخریج ۳۵۸

فصل دوم: فضائل اعمال کی ان احادیث کی تخریج جو صرف بخاری میں پائی جاتی ہیں ۳۵۹

### کتاب التیمان

حدیث (۵۳) حضور اکرم ﷺ کی شفاعت سے سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا ۳۵۹  
تخریج ۳۵۹

### کتاب الزکاة

حدیث (۵۴) اگر میرے قبضہ میں احد پہاڑ کے برابر سونا ہو ۳۶۰  
تخریج ۳۶۰  
حدیث (۵۵) میں نے نبی رحمت ﷺ کے پیچھے ہند میں مصر کی نماز پڑھی ۳۶۰  
تخریج ۳۶۰  
حدیث (۵۶) جس کو اللہ تعالیٰ مال سے نوازیں اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ نکالے ۳۶۰  
تخریج ۳۶۰

### کتاب الصیام و لیلة القدر

حدیث (۵۷) اخیر مشرک کی طاق داتوں میں حب قدر کو تلاش کرو ۳۶۲  
تخریج ۳۶۲  
حدیث (۵۸) حب قدر کی تاریخ ﷺ نے کے لیے رسول اللہ ﷺ کا گھر سے نکلتا ۳۶۲  
تخریج ۳۶۲

### کتاب الحج

حدیث (۵۹) کیا ہم جہاد نہ کریں؟ رسول پاک ﷺ سے ایک خاتون کا سوال ۳۶۳  
تخریج ۳۶۳

### کتاب الآداب

حدیث (۶۰) اللہ تعالیٰ کی حدود کے پاس رک جانے والے لوگوں سے تجاوز کرنے والے شخص کی مثال ۳۶۳  
تخریج ۳۶۳  
حدیث (۶۱) براہِ نبی کا معاملہ کرنے والا اور حقیقت میں ملے جی کر لے والا نہیں ہے ۳۶۳

۳۶۵ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۶۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۲) سب سے بہتر قرآن پکھنے اور سکھانے والا ہے

۳۶۵ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۶۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۳) جو کوئی بھی نہ پڑھ نہ پڑھ کر اپنے دلوں کے ساتھ کر کے چلائے

۳۶۵ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۶۶ \_\_\_\_\_ **فصل سوم: فضائل اہل کی ان احادیث کی تخریج جو صرف صحیح مسلم میں مذکور ہیں**

### کتاب الایمان

۳۶۶ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۴) اسلام پہلے کے تمام گناہوں کو دھو دیتا ہے

۳۶۷ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۶۷ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۵) اللہ تعالیٰ صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتے

۳۶۷ \_\_\_\_\_ **تخریج**

### کتاب الصلاة

۳۶۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۶) آدمی اور کفر و شرک کے درمیان نماز چھوڑنا (حائل) ہے

۳۶۸ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۶۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۷) پانچوں نمازوں کی مثل ایک نہر کی مانند ہے

۳۶۸ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۶۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۸) جب تم مؤمن کی آواز سنو تو رسی کھینچو، جو وہ کہہ رہا ہے

۳۶۹ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۶۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۹) رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ہدایت و لے طریقے سکھائے

۳۷۰ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۷۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۷۰) تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے

۳۷۰ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۷۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۷۱) ایک شخص کا جنگل میں ہاتھوں کے اندر سے آواز کا سننا

تخریج

۳۷۱

### کتاب الزکاة

حدیث (۷۳) اے ابن آدم! اگر تو بچا ہوا خرچ کرے گا تو تیرے لیے بہتر ہے۔ ۳۷۲

۳۷۲

تخریج

حدیث (۷۴) صدقہ مال میں کچھ کی نہیں کرتا۔ ۳۷۳

۳۷۳

تخریج

حدیث (۷۵) جب انسان مہرت کی آغوش میں چلا جاتا ہے تو اس کے عمل کا روزانہ ہند ہو جاتا ہے۔ ۳۷۴

۳۷۴

تخریج

حدیث (۷۶) جو شخص مال میں زیادتی کی غرض سے لوگوں سے سوال کرتا ہے۔ ۳۷۵

۳۷۵

تخریج

حدیث (۷۷) جس دن سب سے زیادہ تعداد میں اللہ تعالیٰ بندوں کو آزاد کرتے ہیں، ریح۔ ۳۷۶

۳۷۶

تخریج

### کتاب الحج

حدیث (۷۸) کوئی دن ایسا نہیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ عرشہ کے دن سے زائد بندوں کو جہنم سے نجات دیتے ہوں۔ ۳۷۷

۳۷۷

تخریج

### کتاب الآداب

حدیث (۷۹) سب سے بڑی نیکی اولاد کا اپنے باپ کے رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی ہے۔ ۳۷۸

۳۷۸

تخریج

حدیث (۸۰) جب کوئی شخص مسجد آئے تو وہ نبی ﷺ پر زور دے۔ ۳۷۹

۳۷۹

تخریج

حدیث (۸۱) جو کچھ پر ایک بار زور دے، اس پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ ۳۸۰

۳۸۰

تخریج

### کتاب الذکر

- حدیث (۸۱) نماز کے بعد پڑھے جانے والے چند کلمات ایسے ہیں جن کو کہنے والا کبھی نامزد نہیں ہوتا۔ ۳۷۸  
تخریج \_\_\_\_\_ ۳۷۸
- حدیث (۸۲) قصص یہاں کس چیز نے پیشایا؟ حضرت مولیہؓ کا مسجد میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے سوال۔ ۳۷۸  
تخریج \_\_\_\_\_ ۳۷۹
- حدیث (۸۳) جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہے۔ ۳۷۹  
تخریج \_\_\_\_\_ ۳۷۹
- حدیث (۸۴) کوئی بات اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ ۳۷۹  
تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۰
- حدیث (۸۵) چار نکلے جو اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ پسند ہیں۔ ۳۸۰  
تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۰
- حدیث (۸۶) جو قوم اللہ کے ذکر میں بیٹھتی ہو۔ ۳۸۰  
تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۱
- حدیث (۸۷) ایک روز نبی رحمت ﷺ صبح کی نماز کے بعد نکلے۔ ۳۸۱  
تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۱
- حدیث (۸۸) جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے۔ ۳۸۱  
تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۲

### کتاب فضائل القرآن

- حدیث (۸۹) جو یہ پسند کرتا ہو کہ جب وہ مگر جائے تو تین سالہ مویٰ نازی لوشیاں اس کو مل جائیں۔ ۳۸۲  
تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۳
- حدیث (۹۰) قرآن کے ذریعہ کچھ قوموں کا بلند ہونا اور کچھ کا پست و ذلیل ہونا۔ ۳۸۳  
تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۴
- حدیث (۹۱) رسول خدا شریف لائے؛ جبکہ ”ہم“ صفہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ۳۸۴  
تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۴

حدیث (۹۲) جو شخص کسی مؤمن سے کوئی تکلیف دہ کرے گا \_\_\_\_\_ ۳۸۳

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۵

### کتاب الصنائب

حدیث (۹۳) اللہ عزوجل نے حدیث کا نام ”طابہ“ رکھا \_\_\_\_\_ ۳۸۶

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۶

حدیث (۹۴) مدینہ منورہ کی دونوں جانب جو گنگر ملی زمین ہے اس کے درمیانی حصہ کو شجرہ مقرر دیتا ہوں \_\_\_\_\_ ۳۸۶

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۶

### کتاب الزہد

حدیث (۹۵) جب کسی کی نظر اپنے سے بڑے مائیدار پر پڑے \_\_\_\_\_ ۳۸۷

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۷

### کتاب القیامۃ

حدیث (۹۶) قیامت کے روز جس شخص کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا \_\_\_\_\_ ۳۸۸

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۹

فصل چہارم: فضائل اعمال کی ان احادیث صحیحہ کی تخریج جو صحیحین کے علاوہ میں منقول ہیں لے لے \_\_\_\_\_ ۳۹۰

### کتاب الإیمان

حدیث (۹۷) جو شخص لا الہ الا اللہ کہے، وہ جنت میں داخل ہوگا \_\_\_\_\_ ۳۹۰

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۹۰

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۳۹۰

حدیث (۹۸) میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں، جو شخص بھی اس کو دل سے پڑھے گا \_\_\_\_\_ ۳۹۱

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۹۱

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۳۹۱

حدیث (۹۹) مجھے ایسے چند کلمات معلوم ہیں کہ جو بندہ بھی موت کے وقت اس کو کہے گا \_\_\_\_\_ ۳۹۱

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۹۱

- حدیث (۱۰۰) جو شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے، اس میں عباس رضی اللہ عنہما سے سوال  
 ۳۹۲ \_\_\_\_\_  
 ۳۹۲ \_\_\_\_\_  
 ۳۹۲ \_\_\_\_\_  
 حدیث (۱۰۱) جو سوزن کی آواز سنے اور بلا خطر نماز کو نہ جائے  
 ۳۹۳ \_\_\_\_\_  
 ۳۹۳ \_\_\_\_\_  
 حدیث (۱۰۲) نماز کے ثواب کا دسواں حصہ  
 ۳۹۳ \_\_\_\_\_  
 ۳۹۳ \_\_\_\_\_  
 حدیث (۱۰۳) سب سے بدترین پکار  
 ۳۹۴ \_\_\_\_\_  
 ۳۹۴ \_\_\_\_\_  
 حدیث (۱۰۴) نماز کی پابندی کرنے والے کے لیے نور  
 ۳۹۵ \_\_\_\_\_  
 ۳۹۵ \_\_\_\_\_  
 درجہ ۱ حدیث \_\_\_\_\_  
 ۳۹۵ \_\_\_\_\_

### کتاب الصیام

- حدیث (۱۰۵) روزہ دار جن کے روزوں کا بدلہ صرف بھوک دیا ہے  
 ۳۹۶ \_\_\_\_\_  
 ۳۹۶ \_\_\_\_\_  
 درجہ ۱ حدیث \_\_\_\_\_  
 ۳۹۶ \_\_\_\_\_  
 حدیث (۱۰۶) عیب قدر کی خاص دعا  
 ۳۹۶ \_\_\_\_\_  
 ۳۹۷ \_\_\_\_\_  
 درجہ ۱ حدیث \_\_\_\_\_  
 ۳۹۷ \_\_\_\_\_

### کتاب الحج

- حدیث (۱۰۷) آج جو شخص اپنے کان اور نگاہ پر قابو رکھے  
 ۳۹۸ \_\_\_\_\_  
 ۳۹۸ \_\_\_\_\_

۳۹۸ درجہ حدیث \_\_\_\_\_

۳۹۹ حدیث (۱۰۸) کا لفظ کے رسول ﷺ اسلام کیا ہے؟ \_\_\_\_\_

۳۹۹ خروج \_\_\_\_\_

۴۰۰ حدیث (۱۰۹) کعبہ میں داخل ہونا چاہو تو وحییم میں نماز پڑھو \_\_\_\_\_

۴۰۰ خروج \_\_\_\_\_

۴۰۰ درجہ حدیث \_\_\_\_\_

۴۰۱ حدیث (۱۱۰) تکبیر کی فضیلت \_\_\_\_\_

۴۰۱ خروج \_\_\_\_\_

۴۰۱ حدیث (۱۱۱) فجر اسو کی فضیلت \_\_\_\_\_

۴۰۱ خروج \_\_\_\_\_

۴۰۲ درجہ حدیث \_\_\_\_\_

### کتاب لُزْكَاة

۴۰۲ حدیث (۱۱۲) کونسا صدقہ افضل ہے؟ \_\_\_\_\_

۴۰۲ خروج \_\_\_\_\_

۴۰۲ درجہ حدیث \_\_\_\_\_

۴۰۲ حدیث (۱۱۳) بدترین عادتیں جو آدمی میں ہوں اور انہماکی درجے کا مکمل ملو وغیر معمولی بزدلی ہے \_\_\_\_\_

۴۰۲ خروج \_\_\_\_\_

۴۰۲ حدیث (۱۱۴) تلخیر مانگے اگر کوئی چیرل جائے \_\_\_\_\_

۴۰۲ خروج \_\_\_\_\_

۴۰۲ درجہ حدیث \_\_\_\_\_

۴۰۲ حدیث (۱۱۵) مسکین پر صدقہ \_\_\_\_\_

۴۰۲ خروج \_\_\_\_\_

۴۰۵ درجہ حدیث \_\_\_\_\_

حدیث (۱۱۶) تین اشخاص جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں ۳۰۵

تخریج ۳۰۶

درجہ حدیث ۳۰۶

### کتاب الاطعمه

حدیث (۱۱۷) بکری کا کتنا حصہ بچا ہوا ہے؟ ۳۰۷

تخریج ۳۰۷

### کتاب الاداب

حدیث (۱۱۸) نہیں ہے کوئی گناہ جو زیادہ مستحق اس بات کا ہو کہ اس کا بدلہ آخرت میں اٹخ ۳۰۸

تخریج ۳۰۸

درجہ حدیث ۳۰۸

حدیث (۱۱۹) جس بندہ کو بیس صحت و عین جسم دوں ۳۰۸

تخریج ۳۰۹

درجہ حدیث ۳۰۹

### کتاب الذکر والدعاء

حدیث (۱۲۰) ہر وقت تیری زبان اللہ کے ذکر سے تروتازہ رہے ۳۱۰

تخریج ۳۱۰

حدیث (۱۲۱) حضور اقدس کا معمولی اخیر زمانہ عمر شریف میں یہ تھا کہ جب مجلس سے اٹھتے تو اسے جانک الیخ ۳۱۰

تخریج ۳۱۱

حدیث (۱۲۲) سب سے بہترین اور اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل ۳۱۱

تخریج ۳۱۱

درجہ حدیث ۳۱۲

حدیث (۱۲۳) جو قوم اللہ کے ذکر کے لیے کسی جگہ بیٹھتی ہے ۳۱۲

تخریج ۳۱۲

- حدیث (۱۲۳) پانچ روز فی اعراس \_\_\_\_\_ ۴۱۳
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۱۳
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۱۳
- حدیث (۱۲۵) جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہیں \_\_\_\_\_ ۴۱۳
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۱۳
- ایک وضاحت \_\_\_\_\_ ۴۱۳
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۱۵
- حدیث (۱۲۶) ہم خدمتِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اُٹھ گیا \_\_\_\_\_ ۴۱۵
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۱۵
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۱۶
- حدیث (۱۲۷) آپ ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا \_\_\_\_\_ ۴۱۶
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۱۶
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۱۷
- حدیث (۱۲۸) لوگوں میں اللہ کے کچھ خاص بندے ہیں \_\_\_\_\_ ۴۱۷
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۱۷
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۱۷
- حدیث (۱۲۹) قرآن سناؤں ہے اور اس کی سفارش مقبول ہے \_\_\_\_\_ ۴۱۸
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۱۸
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۱۸
- حدیث (۱۳۰) بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا \_\_\_\_\_ ۴۱۸
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۱۸
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۱۹
- حدیث (۱۳۱) جو شخص ان نمازوں کی پابندی کرے \_\_\_\_\_ ۴۱۹

۳۱۹ \_\_\_\_\_ تخریج

۳۱۹ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

### کتاب الجنائب

۳۲۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۳۴) جس کے لیے یہ آسان اور کوشہ نہایت میں ہے

۳۲۰ \_\_\_\_\_ تخریج

۳۲۰ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۳۲۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۳۳) کریمین میں اللہ کے فرشتوں کی ایک جماعت جو گھومتی رہتی ہے

۳۲۱ \_\_\_\_\_ تخریج

۳۲۱ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

### کتاب الزہد

۳۲۲ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۳۳) ہر امت کے لیے ایک نقشہ ہوتا ہے

۳۲۲ \_\_\_\_\_ تخریج

۳۲۲ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۳۲۲ \_\_\_\_\_ فصل پنجم: فضائل اعمال کی ایسی احادیث کی تخریج جو صحیح بخاری میں

### کتاب الإيمان

۳۲۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۲۵) جو شخص بھی انتقال کر جائے اور اللہ کے ایک ہونے کی گواہی دیتا ہو

۳۲۳ \_\_\_\_\_ تخریج

۳۲۳ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۳۲۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۳۶) جب کوئی مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے

۳۲۳ \_\_\_\_\_ تخریج

۳۲۵ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۳۲۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۳۷) جو شخص اچھی طرح وضو کرتے ہوئے ہاتھوں کو دھوئے

۳۲۵ \_\_\_\_\_ تخریج

- ۴۲۵ ..... درجہ حدیث
- ۴۲۶ ..... صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۴۲۷ ..... حدیث (۱۳۸) کسی کو دس میں تین آدمی ہوں
- ۴۲۸ ..... تخریج
- ۴۲۹ ..... درجہ حدیث
- ۴۳۰ ..... حدیث (۱۳۹) مسلمان سے قیامت میں سب سے پہلے جس کا حساب لیا جائے گا
- ۴۳۱ ..... تخریج
- ۴۳۲ ..... درجہ حدیث

### کتاب الصوم

- ۴۳۰ ..... حدیث (۱۴۰) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہماری کمانے و نالوں پر رحمت بھیجتے ہیں
- ۴۳۱ ..... تخریج
- ۴۳۲ ..... درجہ حدیث
- ۴۳۳ ..... حدیث (۱۴۱) بوز محب اور غور قوں کا جہاد حج اور عمرہ ہے
- ۴۳۴ ..... تخریج
- ۴۳۵ ..... حدیث (۱۴۲) حج اور عمرہ کے بعد دیگرے کئے کرو کہ وہ دونوں مغلی اور گناہوں کو دور کرتے ہیں
- ۴۳۶ ..... تخریج
- ۴۳۷ ..... درجہ حدیث

### کتاب الزکاة

- ۴۳۸ ..... حدیث (۱۴۳) قیامت کے دن کسی بندے کے قدم اس وقت تک نہ بہت سکیں گے
- ۴۳۹ ..... تخریج
- ۴۴۰ ..... درجہ حدیث
- ۴۴۱ ..... صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۴۴۲ ..... حدیث (۱۴۴) جو قوم بھی زکوٰۃ روکتی ہے، اللہ تعالیٰ ان کو قحط میں مبتلا کر دیتے ہیں

تخریج

۴۴۳

درجہ حدیث

۴۴۳

حدیث (۱۳۵) جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی

۴۴۴

تخریج

۴۴۵

درجہ حدیث

۴۴۵

حدیث (۱۳۶) اے بلال! غریب کرو اور اللہ سے کسی کا خوف نہ کرو

۴۴۵

تخریج

۴۴۵

درجہ حدیث

۴۴۶

صاحب "تحقیق النقال" کی رائے

۴۴۶

### کتاب الادب

حدیث (۱۴۷) جس کے سامنے میرا نام لیا جائے، تو وہ مجھ پر درود پڑھے

۴۴۷

تخریج

۴۴۷

درجہ حدیث

۴۴۷

صاحب "تحقیق النقال" کی رائے

۴۴۷

حدیث (۱۴۸) دو بڑا بھیل سپہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور مجھ پر درود نہ پڑھے

۴۴۸

تخریج

۴۴۸

حدیث (۱۴۹) وہ مؤمن نہیں، جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پیڑی بھوکا رہے

۴۴۹

تخریج

۴۴۹

درجہ حدیث

۴۴۹

حدیث (۱۵۰) جو شخص بیڑوں کا احترام نہ کرے وہ میرا امتی نہیں

۴۴۹

تخریج

۴۴۹

حدیث (۱۵۱) جو شخص علانیہ کسی قوم میں گناہ کرے

۴۵۰

تخریج

۴۵۰

حدیث (۱۵۲) جو قوم جمع ہو کر اللہ کا ذکر کرے۔ ۴۳۱

تخریج ۴۳۱

درجہ حدیث ۴۳۱

حدیث (۱۵۳) اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی نہیں۔ ۴۳۱

تخریج ۴۳۲

حدیث (۱۵۴) اہل جنت صرف اس گھڑی پر فخر کریں گے۔ ۴۳۲

تخریج ۴۳۲

درجہ حدیث ۴۳۲

حدیث (۱۵۵) صاحب قرآن سے کہا جائے گا، پڑھا تھا اور جنت کے درجے ملے کرتا تھا۔ ۴۳۳

تخریج ۴۳۳

درجہ حدیث ۴۳۳

حدیث (۱۵۶) جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھے۔ ۴۳۳

تخریج ۴۳۳

امام ترمذی کی صراحت ۴۳۳

امام ترمذی کی صراحت پر تبصرہ ۴۳۳

صاحب "تحقیق القائل" کی رائے ۴۳۵

حدیث (۱۵۷) قرآن میں تمہیں آیتوں کی ایک سورۃ لکھا ہے۔ ۴۳۵

تخریج ۴۳۶

### کتاب الجہاد

حدیث (۱۵۸) ایک قبیلہ کے دو آدمیوں نے اسلام قبول کیا۔ ۴۳۷

تخریج ۴۳۷

حدیث (۱۵۹) اگر تم پر ہر وقت تمہاری وہی حالت رہے، جیسی میرے پاس رہتی ہے۔ ۴۳۸

تخریج ۴۳۸

۴۴۹ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۴۵۰ \_\_\_\_\_ **فصل ششم: فضائل اعمال کی ان احادیث کی تخریج جو حسن لذات ہیں**

### کتاب الصلاة

۴۵۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۰) جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر دیکھے کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں

۴۵۰ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۵۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۱) روزہ اُحال ہے، جب تک اس کو پھار نہ اُبلے

۴۵۱ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۵۱ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۴۵۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۲) یہ مہینہ تم پر سایہ لگتا ہے

۴۵۲ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۵۲ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

### کتاب الزکاة

۴۵۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۳) جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے تو اس مال کا شر قائم ہو جاتا ہے

۴۵۳ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۵۳ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۴۵۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۴) زحوم (سے متعدد کے لیے معین ہے)، جس کے لیے اسے پیا گیا

۴۵۴ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۵۴ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق الثقالی" کی رائے

۴۵۵ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

### کتاب الادب

۴۵۶ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۵) ہر نیکی صدقہ ہے

۴۵۶ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۵۷ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۶) میرے والد نے حضور ﷺ سے اجازت لے کر آپ ﷺ کی قمیص اپنے اوپر ڈال لی

۴۵۷ \_\_\_\_\_ تخریج

### کتاب الذکر والدعاء

۴۵۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۷) لا الہ الا اللہ کثرت سے پڑھا کرو، اس سے قتل کرا سے نہ کہہ سکو

۴۵۸ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۵۸ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۴۵۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۸) ہر دن اُمید پناہ کے برابر عمل

۴۵۹ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۵۹ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۴۵۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۹) جو شخص یہ درود پڑھے: اللہم صل علی محمد وآنزلہ الخ

۴۵۹ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۶۰ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۴۶۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۷۰) جب دو تہائی رات چلی جاتی، تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے

۴۶۰ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۶۰ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۴۶۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۷۱) جب بھی کوئی بندہ اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہتا ہے

۴۶۱ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۶۱ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۴۶۱ \_\_\_\_\_ صاحب "مختصر القال" کی رائے

۴۶۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۷۲) سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے

۴۶۱ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۶۲ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۴۶۲ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۷۳) کیا میں تم کو اس سے بہتر اور افضل چیز بتاؤں

۴۶۲ \_\_\_\_\_ تخریج

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۳۶۲

### کتاب فضائل القرآن

حدیث (۱۷۴) جو شخص رات میں دس آیتیں پڑھے \_\_\_\_\_ ۳۶۳

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۶۳

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۳۶۴

حدیث (۱۷۵) اہم اعظم ابن دناقری میں ہے \_\_\_\_\_ ۳۶۴

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۶۵

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۳۶۵

حدیث (۱۷۶) سفید ریش مسلمان کا اکرام اللہ کے اکرام کا حصہ ہے \_\_\_\_\_ ۳۶۶

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۶۶

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۳۶۶

حدیث (۱۷۷) نور رات کے بدلے مجھے سورہ فاتحہ دی گئی \_\_\_\_\_ ۳۶۷

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۶۷

### کتاب الزہد

حدیث (۱۷۸) جس کو فقر وفاقہ کی نوبت آئے، اور وہ اس کو لوگوں سے بیان کرتا پھرے \_\_\_\_\_ ۳۶۸

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۶۸

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۳۶۸

حدیث (۱۷۹) اے ابن آدم! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا \_\_\_\_\_ ۳۶۸

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۶۹

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۳۶۹

صاحب "تفتیح القل" کی رائے \_\_\_\_\_ ۳۶۹

حدیث (۱۸۰) تمہا کو یہ بھٹکے کے پاس حاضر ہونے والے دس لوگوں میں نہیں بھی تھا \_\_\_\_\_ ۳۶۹

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۶۹

۴۷۰ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۴۷۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۸۱) مسلمان کے علاوہ کسی کو اپنا ہم نشین نہ بناؤ

۴۷۰ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۷۱ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۴۷۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۸۲) اس امت کی اصلاح کی ابتداء یطین اور زہد سے ہوئی

۴۷۱ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۷۲ \_\_\_\_\_ فصل ہفتم: فضائل اعمال کی ان احادیث کی تخریج جو سن اخیر ہیں

### کتاب الإیمان

۴۷۲ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۸۳) رسول اللہ ﷺ نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی

۴۷۲ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۷۳ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۴۷۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۸۴) تین اعمال جن کا کرنے والا ایمان کا سرچشمہ بن جاتا ہے

۴۷۳ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۷۳ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق الثقال" کی رائے

۴۷۴ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۴۷۴ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۸۵) اس کام کی نجات کیا ہے؟

۴۷۵ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۷۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۸۶) تم ایسا کلمہ جانتا ہوں، جو بندہ بھی اس کو حق کے ساتھ کہے گا

۴۷۵ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۷۶ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۸۷) جس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا ہو، اسے جہنم سے نکال دو

۴۷۶ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۷۶ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

### کتاب الصلاة

- ۴۷۷ حدیث (۱۸۸) اندھیروں میں مسجد جانے والوں کو خوشخبری
- ۴۷۷ تخریج
- ۴۷۷ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۴۷۸ درجہ حدیث
- ۴۷۸ حدیث (۱۸۹) قیامت میں بندوں سے سب سے پہلے جس کے بارے میں پوچھا جائے گا
- ۴۷۸ تخریج
- ۴۷۹ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۴۷۹ حدیث (۱۹۰) میں نے آپ کی اُمت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں
- ۴۸۰ تخریج
- ۴۸۰ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۴۸۱ حدیث (۱۹۱) روآؤ بیوی کی نماز کہ ان میں سے ایک امام ہو اور ایک مقتدی
- ۴۸۱ تخریج
- ۴۸۱ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۴۸۱ حدیث (۱۹۲) مسلمان بندہ نماز پڑھتا ہے
- ۴۸۱ تخریج
- ۴۸۲ حدیث (۱۹۳) اے عباس! کیا میں آپ کو ایک تھنہ دوں؟
- ۴۸۳ تخریج
- ۴۸۴ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۴۸۸ حدیث (۱۹۴) جس کو اس کی نماز نمازیوں اور نبی باقیوں سے حدود کے
- ۴۸۸ تخریج
- ۴۸۸ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۴۸۹ حدیث (۱۹۵) وہ مسجد کی طرف بلائے جاتے تھے اور وہ صحیح مسلم تھے
- ۴۸۹ تخریج

## کتاب الصیام

- حدیث (۱۹۱) محبوب قدر آخری عشرہ میں ہے \_\_\_\_\_ ۴۹۰
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۹۰
- حدیث (۱۹۷) میری آنسو کو رمضان کے بارے میں پانچ چیزیں خصوصیت کے ساتھ دی گئیں \_\_\_\_\_ ۴۹۱
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۹۱
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۹۱
- حدیث (۱۹۸) منبر کے قریب ہو جاؤ، جب آپ ﷺ نے پہلی سیر میں پر قدم رکھا \_\_\_\_\_ ۴۹۲
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۹۲
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۹۳
- حدیث (۱۹۹) رمضان کی ہر شب وردہ میں اللہ کی طرف سے اہل جہنم کو آذاری \_\_\_\_\_ ۴۹۳
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۹۳
- حدیث (۲۰۰) بھاپے بھائی کی کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے چلے \_\_\_\_\_ ۴۹۳
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۹۳
- حدیث (۲۰۱) شہر کے اوپر برکت والا مہینہ رمضان آیا ہے \_\_\_\_\_ ۴۹۵
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۹۵
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۹۵
- حدیث (۲۰۲) حج میں خرچ کرنا اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کے برابر ہے \_\_\_\_\_ ۴۹۶
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۹۶
- حدیث (۲۰۳) حجر اسود جنت سے آنا را گیا ہے \_\_\_\_\_ ۴۹۶
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۹۶
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۹۷
- حدیث (۲۰۴) حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں \_\_\_\_\_ ۴۹۷
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۹۷

- ۴۹۸ صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے \_\_\_\_\_
- ۴۹۸ حدیث (۲۰۵) ملتزم قولیت و عائد کا مقام ہے \_\_\_\_\_
- ۴۹۹ تخریج \_\_\_\_\_
- ۴۹۹ حدیث (۲۰۶) جو میری قبر کی زیارت کرے، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے \_\_\_\_\_
- ۴۹۹ تخریج \_\_\_\_\_
- ۴۹۹ حدیث (۲۰۷) قیامت کے روز امین آدم کے قدم نہیں ٹپس گے \_\_\_\_\_
- ۵۰۰ تخریج \_\_\_\_\_
- ۵۰۰ صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے \_\_\_\_\_

### کتاب الزکاة

- ۵۰۳ حدیث (۲۰۸) جس مسلمان کے پاس صدقہ کے قابل کوئی چیز نہ ہو \_\_\_\_\_
- ۵۰۳ تخریج \_\_\_\_\_
- ۵۰۳ صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے \_\_\_\_\_
- ۵۰۴ حدیث (۲۰۹) کیا میں تمہیں افضل ترین صدقہ کے بارے میں بتاؤں؟ \_\_\_\_\_
- ۵۰۴ تخریج \_\_\_\_\_
- ۵۰۵ حدیث (۲۱۰) اللہ نے زکوٰۃ اس لیے فرض فرمائی: تاکہ اس کے ذریعہ پاک کر دے \_\_\_\_\_
- ۵۰۵ تخریج \_\_\_\_\_
- ۵۰۶ حدیث (۲۱۱) اللہ نے مالدار مسلمانوں پر ان کے مال میں یہ فرض فرمایا ہے کہ ان \_\_\_\_\_
- ۵۰۶ تخریج \_\_\_\_\_
- ۵۰۷ حدیث (۲۱۲) قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مال \_\_\_\_\_
- ۵۰۷ تخریج \_\_\_\_\_
- ۵۰۷ صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے \_\_\_\_\_

### کتاب الآداب

- ۵۰۸ حدیث (۲۱۳) جو مسلمان بھی مجھ پر سلام بھیجے \_\_\_\_\_

- ۵۰۸ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۰۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۱۳) جو شخص مجھے سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو ٹاویا کرتا ہے
- ۵۰۹ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۰۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۱۵) جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے
- ۵۰۹ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۱۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۱۶) جو حضور اکرم ﷺ کی قبر اطمینان کے پاس کھڑا ہو کر ایلح
- ۵۱۰ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۱۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۱۷) جس کے دل مجھ پر نثرات سے خود دود پڑے
- ۵۱۰ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۱۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۱۸) جو اپنے مسلمان بھائی کے حبیب چھپائے
- ۵۱۱ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۱۲ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق النقال" کی رائے
- ۵۱۲ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۱۹) نیکیوں کا حکم کرتے رہو
- ۵۱۲ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۱۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۲۰) جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کے اندر سے باہر کی چیزیں نظر آتی ہیں
- ۵۱۳ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۱۳ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق النقال" کی رائے
- ۵۱۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۲۱) جو مسلمان نیچے مسلمان کو کپڑا پہنائے
- ۵۱۳ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۱۵ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق النقال" کی رائے

### کتاب الذکر

- ۵۱۶ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۲۲) سب سے زیادہ نجات دلانے والا عمل
- ۵۱۶ \_\_\_\_\_ تخریج

- حدیث (۲۲۲) جو شخص راتوں میں عبادت سے عاجز ہو اور غصہ کی وجہ سے بے چینی نہ خیر کرے ہو۔ ۵۱۷  
تخریج
- حدیث (۲۲۳) جنت کے باغوں پر گزر رہا ہو خوب چہرہ ۵۱۷  
تخریج
- حدیث (۲۲۵) جب کوئی مٹا ہوا جائے تو فوراً کسی کریمہ کا ہے ۵۱۸  
تخریج
- حدیث (۲۲۶) سورج اللہ کی تسبیح بیان کرنا سوغا سوں کو آزاد کرنے کے برابر ہے ۵۱۹  
تخریج
- حدیث (۲۲۷) پیغمبر مہاجر میں آپ اللہ کی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات اور ابراہیم علیہ السلام کا پیغام ۵۲۰  
تخریج
- سنن ترمذی کی سند کے بارے میں صاحب "تحقیق النقال" کی رائے ۵۲۰  
سنن ترمذی کی حدیث کے شواہد ۵۲۱
- حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند پر نقد ۵۲۲
- حدیث (۲۲۸) تم پر اللہ کی پاکی، بیکاری اور بزرگی بیان کرنا ضروری ہے ۵۲۳  
تخریج
- صاحب "تحقیق النقال" کی رائے ۵۲۳
- حدیث (۲۲۹) حضرت نور علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو وصیت ۵۲۳  
تخریج
- حدیث (۲۳۰) جو شخص سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر کہے ۵۲۳  
تخریج
- ۵۲۵

### کتاب فضائل القرآن

- حدیث (۲۳۱) تم اللہ کے پاس اس سے افضل کوئی چیز نہیں لے جاسکتے ۵۲۶  
تخریج
- ۵۲۶

- ۵۲۶ صاحب "تحقیق النقال" کی رائے \_\_\_\_\_
- ۵۲۷ حدیث (۲۳۲) ان لوگوں کے پاس پکڑا بھی اتنا نہ تھا کہ جس سے پورا بدن اڑھا تک لیس \_\_\_\_\_
- ۵۲۸ تخریج \_\_\_\_\_
- ۵۲۸ حدیث (۲۳۳) جس نے قرآن پڑھا اس نے علوم نبوت کو اپنی ہستیوں کے درمیان لے لیا \_\_\_\_\_
- ۵۲۹ تخریج \_\_\_\_\_
- ۵۲۹ صاحب "تحقیق النقال" کی رائے \_\_\_\_\_
- ۵۲۹ حدیث (۲۳۴) اچھی آواز والے شخص کی طرف اللہ کان لگاتے ہیں \_\_\_\_\_
- ۵۲۹ تخریج \_\_\_\_\_
- ۵۳۰ صاحب "تحقیق النقال" کی رائے \_\_\_\_\_
- ۵۳۰ حدیث (۲۳۵) قرآن یکھو اور اس کی تلاوت کرو \_\_\_\_\_
- ۵۳۰ تخریج \_\_\_\_\_
- ۵۳۱ صاحب "تحقیق النقال" کی رائے \_\_\_\_\_
- ۵۳۱ حدیث (۲۳۶) جس شخص کو قرآن کا کچھ بھی حصہ یاد نہ ہو \_\_\_\_\_
- ۵۳۱ تخریج \_\_\_\_\_
- ۵۳۱ صاحب "تحقیق النقال" کی رائے \_\_\_\_\_

### کتاب الحجۃ

- ۵۳۲ حدیث (۲۳۷) تو کتنا اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا محبوب ہے \_\_\_\_\_
- ۵۳۲ تخریج \_\_\_\_\_
- ۵۳۳ حدیث (۲۳۸) جو دنیا سے محبت کرے گا، آخرت کو نقصان پہنچائے گا \_\_\_\_\_
- ۵۳۳ تخریج \_\_\_\_\_
- ۵۳۴ حدیث (۲۳۹) دنیا اور اس میں جو کچھ ہے، وہ سب لمحوں ہے \_\_\_\_\_
- ۵۳۴ تخریج \_\_\_\_\_
- ۵۳۴ صاحب "تحقیق النقال" کی رائے \_\_\_\_\_

- حدیث (۲۴۰) دُنیا سے بے رغبت ہو جاؤ، اللہ تم سے محبت کرنے لگے۔ ۵۳۳
- تخریج ۵۳۵
- صاحب "تحقیق القال" کی رائے ۵۳۶
- حدیث (۲۴۱) راحت میں پڑنے سے بچنا۔ ۵۳۶
- تخریج ۵۳۷
- حدیث (۲۴۲) گناہوں کے باوجود اگر کسی کے پاس دنیا کی وسعت ہو۔ ۵۳۶
- تخریج ۵۳۷
- فصل ہشتم: فضائل اعمال کی ضیف احادیث کی تخریج** ۵۳۸
- کتاب الایمان**
- حدیث (۲۴۳) دو خصلتیں جو کسی مومن میں یکجا نہیں ہو سکتیں۔ ۵۳۸
- تخریج ۵۳۸
- حدیث (۲۴۴) کیا تم میں کوئی ایسی مسافر ہے؟ ۵۳۸
- تخریج ۵۳۹
- صاحب "تحقیق القال" کی رائے ۵۳۹
- حدیث (۲۴۵) جو شخص اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہے۔ ۵۳۹
- تخریج ۵۴۰
- حدیث (۲۴۶) لا الہ الا اللہ والوں پر قبروں میں دشت نہیں ہے۔ ۵۴۰
- تخریج ۵۴۰
- صاحب "تحقیق القال" کی رائے ۵۴۱
- حدیث (۲۴۷) ارشاد خداوندی ہے: میں ہی اللہ ہوں، کوئی اللہ نہیں ہے، ہوائے ہرے۔ ۵۴۱
- تخریج ۵۴۲
- صاحب "تحقیق القال" کی رائے ۵۴۲
- حدیث (۲۴۸) مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔ ۵۴۲

- ۵۴۲ ..... تخریج
- ۵۴۳ ..... حدیث (۲۴۹) اپنے بچوں کو سب سے پہلے لا الہ الا اللہ سکھاؤ
- ۵۴۳ ..... تخریج
- ۵۴۳ ..... صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۴۴ ..... حدیث (۲۵۰) جس شخص نے کسی بھی وقت لا الہ الا اللہ کہا
- ۵۴۴ ..... تخریج
- ۵۴۴ ..... حدیث (۲۵۱) جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا لیا، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی
- ۵۴۴ ..... تخریج
- ۵۴۵ ..... صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۴۵ ..... حدیث (۲۵۲) جس نے ریا کی نیت سے نماز پڑھی، اس نے شرک کیا
- ۵۴۵ ..... تخریج
- ۵۴۶ ..... حدیث (۲۵۳) جنت کی کنجی لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہے
- ۵۴۶ ..... تخریج
- ۵۴۶ ..... حدیث (۲۵۴) لا الہ الا اللہ اپنے کہنے والے کو ہمیشہ نفع پہونچاتا رہتا ہے
- ۵۴۶ ..... تخریج
- ۵۴۷ ..... صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

### کتاب الصلاة

- ۵۴۸ ..... حدیث (۲۵۵) سر اسرا ظلم ہے، کمر ہے، نور نفاق ہے
- ۵۴۸ ..... تخریج
- ۵۴۸ ..... صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۴۹ ..... حدیث (۲۵۶) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِقِمْوْا الصَّلٰوةَ وَارْزُقُوْا سَالِفِیْہِمْ سَالِفِیْہِمْ سَالِفِیْہِمْ
- ۵۴۹ ..... تخریج
- ۵۴۹ ..... حدیث (۲۵۷) جو شخص اخلاص کے ساتھ چالیس دن تک نماز ادا کرے، اس کے ساتھ نماز پڑھے

- ۵۴۹ ..... تخریج
- ۵۵۰ ..... صاحب "تحقیق انقال" کی رائے
- ۵۵۰ ..... حدیث (۲۵۸) دینی کی نماز اس کے گھر میں
- ۵۵۰ ..... تخریج
- ۵۵۱ ..... صاحب "تحقیق انقال" کی رائے
- ۵۵۱ ..... حدیث (۲۵۹) جب ہم نے خیر فتح کر لیا
- ۵۵۲ ..... تخریج
- ۵۵۲ ..... حدیث (۲۶۰) نبی رحمت ﷺ کو جب کوئی مشکل پیش آتی
- ۵۵۲ ..... تخریج
- ۵۵۲ ..... حدیث (۲۶۱) تمین قسم کے آدھی ٹھک کے ٹیلوں پر اوس کے
- ۵۵۲ ..... تخریج
- ۵۵۲ ..... صاحب "تحقیق انقال" کی رائے
- ۵۵۳ ..... حدیث (۲۶۲) بربڑ کے وقت ایک فرشتے کی پکار
- ۵۵۳ ..... تخریج
- ۵۵۳ ..... صاحب "تحقیق انقال" کی رائے
- ۵۵۵ ..... حدیث (۲۶۳) پانہ کی مکے ساتھ نمازوں کو دوبارے ادا کرنے کا اعزاز و انعام
- ۵۵۹ ..... تخریج
- ۵۵۹ ..... حدیث پر محمد شین کا تبصرہ
- ۵۵۶ ..... صاحب "تحقیق انقال" کی رائے
- ۵۵۶ ..... حدیث (۲۶۴) ابا عبد الرحمن: تھا کرنے والے کو اتنی سال روزگار میں عذاب
- ۵۵۷ ..... حدیث کا سپر احصہ

### تاریک صلاۃ کا حکم

- ۵۵۸ ..... حدیث کا دوسرا حصہ

حدیث (۲۶۵) بلاندر دونازوں کو ایک وقت میں پڑھنا مکناہ کبیرہ ہے

۵۶۰ ..... خروج

۵۶۰ ..... صاحب "تحقیق الثقال" کی رائے

۵۶۰ ..... حدیث (۲۶۶) پرفازی کا اسنام میں کوئی حصہ نہیں ہے

۵۶۱ ..... خروج

۵۶۱ ..... نوید روایات

۵۶۱ ..... حدیث (۲۶۷) جو نماز اس کے وقت پر ادا کرے

۵۶۱ ..... خروج

۵۶۱ ..... نوید روایات

۵۶۲ ..... حدیث (۲۶۸) مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازوں کا ثواب

۵۶۲ ..... خروج

۵۶۲ ..... سند پر گفتگو

۵۶۲ ..... حدیث (۲۶۹) جو شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ اپنے اعضاء کو سکون رکھے

۵۶۲ ..... خروج

۵۶۳ ..... حدیث (۲۷۰) جو شخص بغیر رخصت شرعی کے رمضان کا کوئی روزہ چھوڑ دے

۵۶۳ ..... خروج

۵۶۳ ..... حدیث (۲۷۱) جنت کو رمضان کے لیے آرامت کیا جاتا

۵۶۵ ..... خروج

۵۶۵ ..... درجہ حدیث

۵۶۶ ..... حدیث (۲۷۲) مشکف گناہوں سے بچا رہتا ہے

۵۶۶ ..... خروج

۵۶۶ ..... حدیث (۲۷۳) وہب قدر میں حضرت جبرئیل ﷺ کی آمد

۵۶۶ ..... خروج

- حدیث (۲۷۴) شعبان کی آخری تاریخ میں حضور و کرم ﷺ کا صحابہ سے خطاب ۵۶۷  
تخریج ۵۶۷  
حدیث (۲۷۵) روزہ اور قرآن کا بندہ کے لیے سفارش کرنا ۵۶۸  
تخریج ۵۶۸  
درجہ حدیث ۵۶۸

### کتاب الزکاة

- حدیث (۲۷۶) مرحومہ و اولاد کے ایصال ثواب کے لیے حضرت مسجد کا افضل صدقہ کے بارے میں سوال ۵۶۹  
تخریج ۵۶۹  
درجہ حدیث ۵۶۹  
حدیث (۲۷۷) مال میں زکوٰۃ کے علاوہ اور بھی حقوق ہیں ۵۶۹  
تخریج ۵۷۰  
تویدروایات ۵۷۰  
حدیث (۲۷۸) جو عورت سونے کا بار پہنے ۵۷۰  
تخریج ۵۷۰  
حدیث (۲۷۹) اقامت صلوٰۃ اور ادائیگی زکوٰۃ کا حکم ۵۷۱  
تخریج ۵۷۱  
درجہ حدیث ۵۷۱  
صاحب "تحقیق و نقال" کی رائے ۵۷۱  
حدیث (۲۸۰) زکوٰۃ کا مال جس مال کے ساتھ مل جائے ۵۷۱  
تخریج ۵۷۱  
حدیث (۲۸۱) جو شخص حلال مال کا دے، لیکن اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے ۵۷۲  
تخریج ۵۷۲  
حدیث (۲۸۲) مزد و بخر میں جو مال تلف ہوتا ہے ۵۷۲

- ۵۷۲ \_\_\_\_\_ خرچ
- ۵۷۲ \_\_\_\_\_ زکوٰۃ احادیث
- ۵۷۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۸۳) صدق میں طہری کرنا چاہیے
- ۵۷۳ \_\_\_\_\_ خرچ
- ۵۷۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۸۴) زکوٰۃ اسلام کا مکمل ہے
- ۵۷۳ \_\_\_\_\_ خرچ
- ۵۷۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۸۵) زکوٰۃ دے کر اپنے لوگوں کی حفاظت کرو
- ۵۷۳ \_\_\_\_\_ خرچ
- ۵۷۴ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۸۶) جب زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم آیا تو مہاشعین، گھنڈیال، زکوٰۃ میں ادا کرتے تھے
- ۵۷۴ \_\_\_\_\_ خرچ

### کتاب الحج

- ۵۷۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۸۷) جو شخص خرچ در سواری کا مالک ہو
- ۵۷۵ \_\_\_\_\_ خرچ
- ۵۷۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۸۸) جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھے
- ۵۷۵ \_\_\_\_\_ خرچ
- ۵۷۶ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث
- ۵۷۶ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۸۹) سفر فرشتے اس پر مقرر کیے جاتے ہیں
- ۵۷۷ \_\_\_\_\_ خرچ
- ۵۷۷ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۷۷ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۹۰) جو شخص حج کے لیے نکلتے ہو، پھر میری زیارت کے ارادہ سے آئے
- ۵۷۷ \_\_\_\_\_ خرچ
- ۵۷۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۹۱) جو شخص مکہ سے پیدل حج کو چلے
- ۵۷۸ \_\_\_\_\_ خرچ

- حدیث (۲۹۲) جو شخص صرف میری زیارت کی نیت سے آئے  
۵۷۸ خرچ
- حدیث (۲۹۳) جو حج کرے؛ لیکن میری زیارت کو نہ آئے  
۵۷۸ خرچ
- حدیث (۲۹۴) جو دل کے ارادوں سے میری زیارت نہ آئے  
۵۷۹ خرچ
- حدیث (۲۹۵) جو بعد میں ثواب کی نیت سے میری زیارت کرے  
۵۷۹ خرچ
- حدیث (۲۹۶) جو شخص مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کرے  
۵۸۰ خرچ
- حدیث (۲۹۷) جس شخص کو کوئی ظاہری عذر یا ظالم بادشاہ حج سے روکے  
۵۸۰ خرچ
- حدیث (۲۹۸) اللہ کے رسول ﷺ حج کس وجہ سے فرض ہوتا ہے؟  
۵۸۱ خرچ
- درجہ نہایت  
۵۸۱
- حدیث (۲۹۹) ایک حج کی بعولت تین آدمیوں کا جنت میں داخلہ  
۵۸۱ خرچ
- حدیث (۳۰۰) سوار حاجیوں سے فرشتوں کا مصافحہ اور پیدل حاجیوں سے معاف کرنا  
۵۸۲ خرچ
- حدیث (۳۰۱) اللہ کی طرف سے ہر روز ایک سو چوبیس رحمتوں کا نزول  
۵۸۲ خرچ
- صاحبہ "تحقیق القبال" کی رائے  
۵۸۳
- حدیث (۳۰۲) جو حج کی نیت سے نکلے، پھر راست میں انتقال کر جائے  
۵۸۳

- ۵۸۳ ..... خروج
- ۵۸۳ ..... حدیث ”تحقیق التماس“ کی رائے
- ۵۸۴ ..... حدیث (۳۵۳) شیطان کی سب سے زیادہ ذلت و رسوائی کا بیان
- ۵۸۴ ..... خروج
- ۵۸۴ ..... حدیث (۳۰۴) جب مہمانی سے ملاقات ہو تو
- ۵۸۴ ..... خروج
- ۵۸۵ ..... حدیث (۲۰۵) جو مرد یا عورت اللہ کی رضا میں شریعت کرنے میں نکل کر
- ۵۸۵ ..... خروج
- ۵۸۵ ..... اور حدیث
- ۵۸۵ ..... حدیث (۳۰۶) مکہ میں ایک خاص سفر خطا کی پرہیزگاری ہے
- ۵۸۵ ..... خروج
- ۵۸۶ ..... حدیث (۳۰۷) جو شخص پاک مہمان کے گرج کو جائے
- ۵۸۶ ..... خروج

### کتاب المعاملات

- ۵۸۷ ..... حدیث (۳۰۸) جو شخص رزق (غذا وغیرہ) باہر سے اپنے مہمان کو روزی دینی جاتی ہے
- ۵۸۷ ..... خروج
- ۵۸۷ ..... درجہ حدیث
- ۵۸۸ ..... حدیث (۳۰۹) رسول اللہ کے سامنے بیٹھ گئے اور پوچھا
- ۵۸۸ ..... خروج
- ۵۸۸ ..... حدیث (۳۱۰) اگر قبضہ دینے والے کو یہ یاد آئے
- ۵۸۹ ..... خروج
- ۵۸۹ ..... حدیث (۳۱۱) اللہ اور سنت سے قریب ہے
- ۵۸۹ ..... خروج

- ۵۸۹ درجہ حدیث \_\_\_\_\_
- ۵۸۹ صاحب "تحقیق العقال" کی رائے \_\_\_\_\_
- ۵۹۰ حدیث (۳۱۲) پالہ باز، بھیل اور احسان جٹانے والا جسٹھ میں نہ جائے گا \_\_\_\_\_
- ۵۹۰ مخرج \_\_\_\_\_
- ۵۹۱ درجہ حدیث \_\_\_\_\_
- ۵۹۱ حدیث (۳۱۳) ایک صحابی کے انتقال پر دوسرے صحابی کا تبصرہ \_\_\_\_\_
- ۵۹۱ مخرج \_\_\_\_\_
- ۵۹۱ درجہ حدیث \_\_\_\_\_
- ۵۹۱ حدیث (۳۱۴) جو شخص اللہ کے دیے ہوئے تھوڑے مدق پر راضی رہ جائے \_\_\_\_\_
- ۵۹۱ مخرج \_\_\_\_\_
- ۵۹۲ حدیث (۳۱۵) سخاوت جنت کا ایک درخت ہے \_\_\_\_\_
- ۵۹۲ مخرج \_\_\_\_\_
- ۵۹۲ حدیث (۳۱۶) عین باتوں کو کوئی مناقشہ ہی نہ کی تھ مکتا ہے \_\_\_\_\_
- ۵۹۲ مخرج \_\_\_\_\_
- ۵۹۲ حدیث (۳۱۷) پوری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے \_\_\_\_\_
- ۵۹۲ مخرج \_\_\_\_\_
- ۵۹۳ حدیث (۳۱۸) جس شخص کے والدین موت کے وقت اس سے ناراض ہوں \_\_\_\_\_
- ۵۹۳ مخرج \_\_\_\_\_
- ۵۹۳ حدیث (۳۱۹) حضور اکرم ﷺ کی قبر پر ایک فرشتہ کا تقرر \_\_\_\_\_
- ۵۹۳ مخرج \_\_\_\_\_
- ۵۹۳ صاحب "تحقیق العقال" کی رائے \_\_\_\_\_
- ۵۹۳ حدیث (۳۲۰) جو میری قبر کے پاس مجھ پر دود پڑے \_\_\_\_\_
- ۵۹۵ مخرج \_\_\_\_\_

- حدیث (۳۲۱) جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ زور و دھم پر اور ہمارے گمراہوں پر چڑھا کرے۔ ۵۹۵
- ترجما ۵۹۵
- حدیث (۳۲۲) کہ بڑے عظمیٰ کی بات ہے کہ میرے تذکرہ پر زور دینا چڑھا جائے۔ ۵۹۶
- ترجما ۵۹۶
- حدیث (۳۲۳) جو میرے روضہ کے قریب سے گھر پر زور دے۔ ۵۹۶
- ترجما ۵۹۶
- حدیث (۳۲۴) زور و ہل صراط پر نواز ہے۔ ۵۹۷
- ترجما ۵۹۷
- حدیث (۳۲۵) جو بندہ مجھ پر زور دے بھیجتا ہے تو فرشتے اس کو لے کر چڑھتے ہیں۔ ۵۹۷
- ترجما ۵۹۸
- حدیث (۳۲۶) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے تاس ذکر سکھانے کی درخواست۔ ۵۹۸
- ترجما ۵۹۸
- صاحب "تحقیق العقول" کی رائے۔ ۵۹۹
- حدیث (۳۲۷) لا الہ الا اللہ سے نہ کوئی ٹہل آئے جو بڑھکتا ہے، نہ وہ کسی گناہ کو باقی رکھتا ہے۔ ۵۹۹
- ترجما ۵۹۹
- حدیث (۳۲۸) کیا تجھے دین کی نہایت تقویت دینے والی چیز نہ بتاؤں؟ ۵۹۹
- ترجما ۵۹۹
- حدیث (۳۲۹) ایمان کی تجدید۔ ۶۰۰
- ترجما ۶۰۰
- حدیث (۳۳۰) جزى الله عنا محمداً بما هو اھلہ پڑھنے والے کی فضیلت۔ ۶۰۰
- ترجما ۶۰۰
- حدیث (۳۳۱) کسی شخص کی گود میں درہم بھرے ہوئے ہوں اور وہ ان کو تقسیم کر رہا ہو۔ ۶۰۱
- ترجما ۶۰۱

- حدیث (۳۳۲) جوشب بیداری کی بہت اپنے اندر پاتا ہو  
۶۰۱ \_\_\_\_\_
- ۶۰۱ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۳۳) عرش کے سامنے نور کے ستون ہیں  
۶۰۲ \_\_\_\_\_
- ۶۰۲ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۳۴) لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اَحَدٌ صَمَدٌ  
۶۰۲ \_\_\_\_\_
- ۶۰۲ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۳۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّ لَا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ کے قائل کی فضیلت  
۶۰۳ \_\_\_\_\_
- ۶۰۳ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۳۶) جو بندہ سو مرتبہ لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ پڑھے  
۶۰۳ \_\_\_\_\_
- ۶۰۳ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۳۷) میری طرف رجوع کرنے کی وہی جہیں آئی  
۶۰۴ \_\_\_\_\_
- ۶۰۴ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۳۸) تقویٰ کی وصیت  
۶۰۴ \_\_\_\_\_
- ۶۰۴ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۳۹) ایک قوم قریش پر اللہ کو یاد کرتی ہے  
۶۰۵ \_\_\_\_\_
- ۶۰۵ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۴۰) لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ اور استغفار کو لازم پکڑ لو  
۶۰۵ \_\_\_\_\_
- ۶۰۵ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۴۱) اللہ کا ذاتی کلمہ سے کرو کہ لوگ بخیر سمجھیں  
۶۰۶ \_\_\_\_\_
- ۶۰۶ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۴۲) ابوطالب کی وراثت کے بعد حضور اکرم ﷺ کا طائف کا سفر  
۶۰۶ \_\_\_\_\_
- ۶۰۶ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۴۳) دو صحابہ قرآن جو ازل سے چلے اخیر تک پڑھتے  
۶۰۷ \_\_\_\_\_
- ۶۰۷ \_\_\_\_\_

- ۲۰۸ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۲۰۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۳۳) جس کو قرآن کی مشغولیت، دعاء و ذکر سے روک نہ رہے
- ۲۰۸ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۲۰۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۳۵) جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا
- ۲۰۹ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۲۰۹ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۲۰۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۳۶) جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا
- ۲۱۰ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۲۱۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۳۷) قرآن کی ایک آیت سننے پر ایک سنگا
- ۲۱۰ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۲۱۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۳۸) ہر رات میں جو سورہ و اوقاف کی تلاوت کرے
- ۲۱۱ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۲۱۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۳۹) جو لوگوں سے مال بٹورنے کے لیے قرآن پڑھے
- ۲۱۱ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۲۱۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۵۰) دن کے شروع میں بیٹھیں پڑھنے پر پورے دن کی ضروریات کی کفالت
- ۲۱۲ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۲۱۲ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۲۱۲ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۵۱) سورہ فاتحہ میں جریبار کی سے شفاء ہے
- ۲۱۲ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۲۱۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۵۲) اللہ کے پاس سب سے افضل سفارش
- ۲۱۳ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۲۱۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۵۳) قرآن کو آگ نہ کھائے گی
- ۲۱۳ \_\_\_\_\_ تخریج

- حدیث (۳۵۴) نماز میں تلاوت قرآن کا ثواب  
۶۱۴ \_\_\_\_\_
- ۶۱۴ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۵۵) بغیر دیکھے قرآن پڑھنے کا اجر  
۶۱۴ \_\_\_\_\_
- ۶۱۴ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۵۶) لوہے کی مانند دل بزمِ آلودہ ہوجاتے ہیں  
۶۱۵ \_\_\_\_\_
- ۶۱۵ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۵۷) قرآن کو نگینہ بناؤ  
۶۱۵ \_\_\_\_\_
- ۶۱۶ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۵۸) قیامت کے دن تین چیزیں مرثیہ کے نیچے  
۶۱۶ \_\_\_\_\_
- ۶۱۶ \_\_\_\_\_
- صاحب "تحقیق النقال" کی رائے  
۶۱۶ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۵۹) انسید محمدؐ کے لیے سامانِ فخر  
۶۱۷ \_\_\_\_\_
- ۶۱۷ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۶۰) خوام بن زید اور قروم بن کعب کی خدمت نبویؐ میں حاضری  
۶۱۷ \_\_\_\_\_
- ۶۱۷ \_\_\_\_\_
- صاحب "تحقیق النقال" کی رائے  
۶۱۷ \_\_\_\_\_
- ۶۱۷ \_\_\_\_\_
- کتاب العلم**
- حدیث (۳۶۱) کتاب اللہ کی ایک آیت کا کھانا  
۶۱۸ \_\_\_\_\_
- ۶۱۸ \_\_\_\_\_
- صاحب "تحقیق النقال" کی رائے  
۶۱۸ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۶۲) جو صحافت کے ساتھ مسلمانوں تک چالیس عبادت ہو جائے گا  
۶۱۸ \_\_\_\_\_
- ۶۱۹ \_\_\_\_\_

حدیث (۳۶۳) جب کوئی گناہگار یا رب کو پتا ہے \_\_\_\_\_ ۶۲۰

تخریج \_\_\_\_\_ ۶۲۰

حدیث (۳۶۳) امام سید رضی اللہ عنہما کو ہدیہ میں گوشت \_\_\_\_\_ ۶۲۰

تخریج \_\_\_\_\_ ۶۲۱

### کتاب الزہد

حدیث (۳۶۵) جس کے پاس حج کے قابل مال ہو \_\_\_\_\_ ۶۲۲

تخریج \_\_\_\_\_ ۶۲۲

صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۶۲۳

حدیث (۳۶۶) دوشیاد اور احسن کی تعریف \_\_\_\_\_ ۶۲۳

تخریج \_\_\_\_\_ ۶۲۳

### کتاب الفتن

حدیث (۳۶۷) بنی اسرائیل میں سب سے پہلے جو زہری پیدا ہوئی \_\_\_\_\_ ۶۲۴

تخریج \_\_\_\_\_ ۶۲۴

صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۶۲۵

### کتاب القیامۃ

حدیث (۳۶۸) حشر کے میدان میں اولاد آدم کی حالت \_\_\_\_\_ ۶۲۶

تخریج \_\_\_\_\_ ۶۲۶

حدیث (۳۶۹) جب اس آیت پڑھی کہ نزل ہوا \_\_\_\_\_ ۶۲۷

تخریج \_\_\_\_\_ ۶۲۷

طبری کی سند کے بارے میں صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۶۲۷

حدیث مذکور کے بارے میں صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۶۲۷

حدیث (۳۷۰) عقل مند کہاں ہیں؟ \_\_\_\_\_ ۶۲۸

تخریج \_\_\_\_\_ ۶۲۸

- ۶۲۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۷۱) مفسر امیدیہ اور کتبہ والے لوگ  
تخریج
- ۶۲۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۷۲) قتالی (درین جو جنت کے دروازے پر لکھے ہوئے ہیں  
تخریج
- ۶۲۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۷۳) قتول سے بچاؤ کا ذریعہ  
تخریج
- ۶۲۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۷۴) اسلام کی تکمیل  
تخریج
- ۶۳۰ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے  
۶۳۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۷۵) چار سو افراد کے حق میں حاکمی کی شفاعت  
تخریج
- ۶۳۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۷۶) میرے محبوب ﷺ کی سات دہائیں  
تخریج
- ۶۳۱ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے  
۶۳۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۷۷) اس کے اور اللہ کے درمیان صرف ایک حجاب ہے  
تخریج
- ۶۳۱ \_\_\_\_\_

## پیش لفظ

حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب لازالت شمس فیوضہ طالعہ

استاذ حدیث و صدر المدین جامعہ اسلامیہ دارالعلوم حیدرآباد

مناجیب فضل و کمال شافریقت اسلام رہی، محدث جلیل حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اہل علم اور عوام کے استفادہ کے لیے چھوٹی اور بڑی علمی اور اصلاحی بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں، عظیم حدیث کی خدمت آپ کی زندگی کا ناقص غلط رہا۔ بھاری شریف اور دیگر کتب حدیث کی تالیفیں برس برس آپ کے تفویض دی، فن حدیث میں خصوصی مہارت کے سبب غلط شے لکھ دینے آپ کے نام کا حصہ بن چکا تھا۔ آپ نے جہاں اہل علم کے لیے "الوجز فی المناجیب" "الابواب والنراجم"، "الکلی فی السہلی علی سنن النسائی" جیسی دقیق کتابیں لکھیں، وہیں عوامی اسلامیات و تربیت اور علمی استفادہ کے لیے، بہت سی دیگر کتابیں بھی تحریر فرمائیں، ان میں سے ایک فضائل اعمال نامی کتاب ہے جو دراصل کلی مسائل کا مجموعہ ہے، اللہ نے اس کتاب کو غیر معمولی قبولیت بخشی، جس کی تعلیم اور مذاکرہ کے ذریعہ بے شمار انسانوں کی زندگی میں روحی شعور بیدار ہوا، اصلاح تبدیل آئی، بے راہ روی کے شکار نہ صرف یہ کہ راہ راست پر آئے، بلکہ انہوں نے اپنے لیے راہ حق کے راہی بنے، اس کی اسی عوامی افادیت کے پیش نظر دنیا کی تیسرا سے زائد زبانوں میں اس کا ترجمہ ہوا اور بیسیوں اشاعتی اداروں کے اس کو مسلسل شائع کر رہے ہیں۔

لیکن بعض مخصوص کتابوں کی نگاہوں میں یہ کتاب کھلک رہی ہے اور وہ نہ صرف عام لوگوں کو ضعیف، عاجز و کمزور، ارد گردی اعتراضات کے ذریعہ فضائل اعمال سے پریشان کر رہے ہیں! بلکہ سکڑوا، آیات قرآنیہ اور معقبہ احادیث پر مشتمل اس کتاب کے ساتھ گفتگو کی طرح مل اختیار کیے ہوئے ہیں، اسی پر "نظر میں مولانا حلیف الرحمن صاحب نے ایک دقیقہ کتاب نام "تحقیق المقال لی توضیح احادیث فضائل الأعمال" تصنیف فرمائی۔ گویا تحقیق انقل

ذریعہ اصلاح الخیال بھی ہے اور ایک طرح سے جواب سوال بھی۔ یہ کتاب اعتراضات کو ممکنہ اکثریت میں بذریعہ حافظہ منورہ معظم ملے  
تقدیر میں ملتی تھی۔ وہیں اس کے سلاخوں کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کتاب میں مصنف نے فضائل اعمال میں بنیادی طور پر درج  
کردہ احادیث کی ترجیح فرمائی اور اس سے قبل اہم مباحث پر مشتمل ایک مفصل مقدمہ تحریر فرمایا جو ایک طرح سے فضائل  
اعمال پر کیے جانے والے ہے جا اعتراضات کا جواب بھی ہے اور پیدا کیے جانے والے شکوک و شبہات کا ازالہ بھی۔ فضائل  
اقوال میں چھ سو پچھن (۶۵۵) مکمل آیات قرآنہ اور اس کے علاوہ پیکر دار اجرائے آیات اور ہزاروں احادیث درج ہیں۔  
جن میں متفق علیہ احادیث کے علاوہ صحیح لذت، صحیح لغیرہ، حسن لغیرہ احادیث کی بڑی تعداد ہے۔ ہاں بشر  
حدیث کی کتابوں کی طرح اس میں بھی بعض ضعیف روایات مذکور ہیں؛ تاہم یہ بھی چونکہ فضائل ترغیب و ترہیب اور تذکیر  
و موعظہ کے طور پر مذکور ہیں؛ اس لیے محدثین کے نزدیک ان کا لینا اور لکھنا قابل قبول ہے۔ مصنف تحقیق العقائد نے مزید  
احادیث کے ساتھ فقہان حدیث کی رو سے اصطلاحات احادیث کے درجہ کی تعیین بھی فرمادی ہے؛ بلکہ احادیث کے روایات پر مفصل  
کلام اور تحقیقی مواد بھی پیش فرمایا ہے؛ چونکہ یہ حصہ خالص علمی اور فنی حیثیت رکھتا ہے اور بہت سی اصطلاحات پر مشتمل ہے، جو  
صرف اہل علم ہی کے لیے کا درجہ ہو سکتا ہے؛ اور چونکہ اس کے ترجمہ کی اشاعت عوامی استفادہ کے لیے کی جارہی ہے؛ اس لیے  
اُردو میں اس حصہ کو شامل اشاعت نہیں کیا گیا؛ البتہ اس تحقیق کا حاصل یعنی درجہ حدیث کی صراحت پر قرار رکھی گئی ہے۔  
مصنف کتاب سے اجازت کے بعد مولانا سید احمد و میمن مدودی، ہور مولوی رضوان اللہ تعالیٰ عنہ کو ترجمہ کی فہم دہی سونپی گئی، ان  
دووں نے الحمد للہ بحسن خوبی ترجمہ کیا اور مفتی محمد جمال الدین صاحب قاضی صدر شعبہ افتاء جامعہ اسلامیہ دارالعلوم  
حیدرآباد نے بھی بھی فرمائی اور ایک قیمتی مقدمہ بھی تحریر فرمایا؛ نیز سر اصل طاعت کی تکمیل میں مولانا محمد صدق القاسمی کی بڑی  
کاوش رہی، اس ترجمہ تحقیق العقائد کی طاعت اور اشاعت کے لیے حضرت مولانا مفتی محمد نوبل الرحمن صاحب سے ان کے  
اپنے معروف ادارے ”شریعہ اذواء دینی بورڈ“ کی جانب سے شائع کرنے کی گزارش کی گئی، جس کو بعد مشورہ دلائل منظور  
فرمایا۔ اب یہ کتاب نام ”صحیح الخیال ترجمہ تحقیق العقائد“ اسی ادارہ سے شائع کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اشاعت کو قبول  
فرمائے اور عوام کے لیے مفید بنائے۔

یکے از خدا مشرید ہوا  
(مولانا) محمد جمال الرحمن مدظلہ

## مقدمہ

حضرت مولانا مفتی محمد جمال الدین صاحب قاسمی دامت برکاتہم  
استاذ حدیث و صدر مفتی جامعہ اسلامیہ دارالعلوم حیدرآباد

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب علمی و فاضل میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، انھوں نے عمر کا بیشتر حصہ نبی کریم ﷺ کی احادیث پڑھنے پڑھانے اور تصنیف و تالیف میں گزارا، سو سے زائد مجموعی بڑی کنٹینر لکھیں، جن میں حدیث اور اس کے متعلقات پر (۳۸) کتب آپ کے علم پر قلم سے نکلیں۔ الا یوب و انتراجہ، حاشیہ لامع الدراری، حاشیہ الکواکب الدرری و موطا امام مالک کی تہارے موطا شرح ابو جز المالک آپ کی تصنیفات ہیں، آپ نے تصنیف و تالیف کے ذریعہ امت پر جو احسان کیا ہے، وہ دینی دنیا تک بھلا یا نہیں چا سکتا۔ آپ کی تالیفات بین الاقوامی سطح پر شائع ہو رہی ہیں، ان میں (۱۹) کتب میں دس ہندو (۲۱۵) جامعات اور اداروں نے آپ کی کتابوں کی اشاعت کی ہے، یہ قبولیت کی کتاب ہے کہ انیس (۲۱) ممالک کے اصحاب علم و علم۔ جن کی تعداد (۱۳۲) تک پہنچتی ہے، انھوں نے مختلف زبانوں میں آپ کی کتابوں کا ترجمہ کرنے کے لیے اجازت طلب کی۔

آپ کو علمی و فاضل بڑی قبولیت عطا ہوئی اور آپ کی تصنیفات سے لاکھوں انسان جو مستفید ہو رہے ہیں، ان کے پیچھے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی کی شخصیت دو واسطوں سے آپ میں بنو، مگر تھی، یہ حاجی امداد اللہ صاحب دینی بزرگ ہیں، جن سے مولانا انوار اللہ شاہ صاحب فاروقی بانی جامعہ نظامیہ حیدرآباد نے بناورامت استفادہ کیا تھا، اور ان سے بیعت و خلافت سے سرفراز ہوئے تھے، انہی ستودہ صفات بزرگ حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کی تصنیف کردہ "فضائل اعلیٰ" ہے، جو دو جہنم جلدوں پر مشتمل ہے، پہلی جلد میں حکایات صحابہ و فضائل ثمار، فضائل تنبیخ، فضائل رمضان، فضائل ذکر، فضائل قرآن، اور فضائل زور و ہے اور دوسری جلد میں فضائل صدقات اور فضائل حج ہے، ان کتب فضائل کی تیاری میں آپ نے تقریباً بیڑھ سو کتب سے استفادہ کیا، اکثر کتب کے حوالوں کے ساتھ سند کی حیثیت اور اس کے درجہ سے بھی آچھ کر دیا کہ یہ روایت صحیح ہے یا ضعیف، اس کا اہل علم کے لیے تشکی کا سامان فراہم ہو جائے، یہ کتب اہل علم اور علمہ الناس دونوں کے لیے بڑی مفید ثابت ہوئیں۔

حضرت شیخ الحدیث کے اخلاص و انصاف کی پرست سے اللہ رب العزت نے ان کتب فضائل کو ایسی قبولیت عطا فرمائی کہ شاید وہ بایہ، مکتوب اور مسجدوں میں ان کے پڑھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے، ان سے دینی و دنیوی بیدار ہوتا ہے، و اہل کی تدوین کا احساس ہوتا ہے، فکر آخرت پیدا ہوتی ہے، ان کتابوں کی قبولیت کی کتاب ہے کہ ساتھ سے زائد زبانوں میں

ان کا ترجمہ ہوا قرآن کے بعد مفتی کنوت سے ان کتابوں کو پڑھا جاتا ہے، شاید ہی کوئی اور کتاب پڑھی جاتی ہو، اس لیے بجا طور پر کہا جاسکتا ہے:

ایک سعادت بزرگ ہندو تیسرتے ۵۳۳ تہ خفقہ خدائے بخندہ

حضرت مولانا ابوالحسن صاحبؒ نے اپنے ہی میں ان کتب کی مقبولیت کا اندازہ اپنی قرأت و بصیرت سے لگایا تھا اور اس کا اظہار بھی ایک جگہ میں یوں کیا تھا:

”اللہ کو شکور ہوا۔ اور مجھے آغا چہا۔ یہ تبلیغ زور پکڑنے کی، انشاء اللہ تعالیٰ  
تصانیف اور لغز ہندوستان ہی نہیں! بلکہ عرب و قسطنطنیہ کو سراپ کر میں گئے۔“

چنانچہ یہ پیشین گوئی حرف بحرف پورے ہوئی، مگر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی مدظلہ العالی نے ایک مرتبہ فرمایا:  
”میرے علم کے مطابق یہ کتابیں کتاب اللہ کے جسد سے زیادہ مسلمانوں  
میں پڑھی جاتی ہیں۔“

واقعہ ہے کہ ان کتابوں کے پڑھنے سے دنیا جذبہ بیدار ہوتا ہے، وفاء زندگی میں آتی ہے۔ روزہ، زکوٰۃ اور حج کی  
ادائیگی کی فکر پیدا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ سے قرب بڑھتا ہے، آخرت کی فکر اور دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے، لاکھوں انسانوں کو  
ان کتابوں کے پڑھنے سے ہدایت ملی اور انھیں ارکان اسلام پر جتنا نصیب ہوا، صحابہ کرام علیہ السلام اور اسراف غلام سے محبت  
و تعلق میں اضافہ ہوا اور یہاں کے لیے اپنے مالی وادائی کو صرف کرنا آسان ہوا اور اس کی خاطر حجاج کے خلاف پیش آنے والی  
باتوں کے ختم و برداشت کا سلیقہ آپ، اور ہر دہر دی کا جذبہ پر والا چر حالہ راہیے سعادت محمود و لوگوں میں پیدا ہوئے کہ اسلاف  
کی یاد تازہ ہو گئی۔

یہ مقبولیت اور صنعت انتشار کتاب ان کتابوں سے ہوا، جو بعض لوگوں کو دیکھنا نہ گیا اور اس پر بے جا اعتراض کرنے کو کچھ  
لوگوں نے محبوب مشغلہ بنالیا اور یہ تو مشاہدہ ہے کہ جو اعتراض کرتا تھا اپنا شیوہ بنالے تو پھر اس کی زو میں عظیم ترین شخصیات  
بھی آ جاتی ہیں، جنوقت میں انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ محترم اور مہموم ذات اور کون ہوگی! لیکن اعتراض کرنے والوں  
نے کہا کہ بھی اعتراض کیا، ان کے کام اور ان کی تعلیمات پر بھی بحث چینی کی اور بے تک کی جارہی ہے۔ تاہم یہ نہیں یہ بات بھی  
مختصہ ہے کہ امام غفرانؒ نے جب ”امین و معلوم“ لکھی تو اس کی وجہ سے لوگوں نے ان کو زندقہ میں کہا اور برسر عام اس کتاب کو  
نہ برا متعل کیا۔ حضرت مولانا شرف علی تھانویؒ کی آخر جانی کردہ کتاب ”بہشتی زیور“ کو بھی لوگوں نے بٹایا اور ملامت تھانویؒ کو  
نہ بٹایا کہا اور ان کتب پر دسیوں اعتراضات کیے، لیکن اس سے ان کتابوں کی افادیت و مقبولیت میں کوئی کمی آئی؟ کیا کوئی  
اس میں اور اضافہ ہوا اور آج تک یہ ہر تہریر کی ذلت سے کہنا میں جی ہوئی ہیں، اسی طرح فقہائے اہمال پر بھی لوگ اعتراض

کرتے رہتے ہیں اور ان کے جواب بھی اہل حق کی جانب سے: یہ جاتے ہیں حسب موقع بھی مختصر اور بھی مفصل، احوال کرنے والوں میں بعض حق کے متلاشی بھی ہوتے ہیں، وجہ ان کے سامنے بھی جواب آتا ہے، تو اچلی رائے بدلنے میں وہ تامل نہیں فرماتے، خود حضرت شیخ الحدیث کی زندگی میں بھی اشکالات ہوئے، جن کے جوابات بھی حضرت شیخ نے تحریر فرمائے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کے جواب میں آپؒ نے طرز تالیف اور طہاعت سے پہلے ان کتب پر اعتدال کے واسطے اہل علم کی خدمات حاصل کرنے کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا:

”فصل اہل کی روایات کے متعلق اصناف ذہن میں ہے کہ فضائل میں معمولی ضعف و اہل اعتبار ہے، اس لیے جن روایات کو ذکر کیا گیا ہے، ان میں اس اصول کی رعایت کی گئی ہے اور جن روایات پر کسی نے کلام کیا ہے، اس کو خاطر کر کے ضعف کی دلیل بھی ظاہر کر دی گئی ہے، اس چیز کا تعلق چاند کو عوام سے نہیں تھا؛ بلکہ اہل علم سے تھا، اس لیے اس کو عربی میں لکھا کہ عوام کے متحمل سے یہ چیزیں باطل تھیں، ذکر جناب کے خیال میں یہی روایات ہوں، جن کی تصحیح؛ قابلہ انجبار ہو، تو بے تکلف نشانہ نہی فرمادیں، خود کے بعد ان کو حذف کیا جاسکتا ہے، اس کا کارہ نہ تو اس پر اپنی رائے کو دہرا کر دیا تھا؛ بلکہ متعدد اہل علم، خصوصاً مولانا اسعد اللہ صاحب، عظیم مدرسہ مظاہر العلوم اور قاری سعید احمد صاحب سلمیٰ عظیم مدرسہ سے عرفاء و حضرات ان پر نظر ثانی کر لئی تھی اور جن چیزوں پر ان میں سے کسا نے بھی گرفت کی، ان کو قلم زد کر دیا تھا، اسی بنا پر ان میں سے ہر رسالہ میں تقریباً ایک راج یا ایک فہم کے قریب اصل مسودہ سے کم ہے۔“

حضرت شیخ کی ان جہشی تحریروں سے متلاشی نہی حق کو اطمینان حاصل ہوا؛ لیکن جن لوگوں کو حق کی علامت نہیں ہوتی اور ان کا اعتراض برائے اعتراض اوتا ہے تو ”جواب جاہلان؛ شر فحشی“ کے تحت ہوتا تو یہ چاہیے تھا کہ ان کو درخور امتناء نہ سمجھا جاتا؛ مگر اپنی سے خس و خاشاک کو دوزخ نہ بھی ضروری ہے، تاکہ دوسرے لوگ سیرابی سے محروم ہو کر قند کام نہ دہ جائیں، اسی جذبہ کے تحت ایک نہایت مفید اور جامع کتاب حضرت مولانا الطیف الرحمن صاحب بہار کی دست برکاجم — جو علمی و تحقیقی قدر رکھتے ہیں اور کئی تحقیقی کتابوں کے مصنف بھی ہیں — نے لکھی ہے، جس کا نام ”المحقق العقاب فی تصویح احادیث فضائل الاعمال“ رکھا۔

موصوف نے اس کتاب سے پہلے ایک مصلوہ مقدمہ لکھا ہے، جو (۳۳۸) صفحات پر پھیلا ہوا ہے، اسے تمیز الہاب میں منقسم کر کے پہلے باب میں فضائل اعمال کا تعارف، دوسرے باب میں کرامات کا ثبوت، تیسرے باب میں مکاتب فقہیہ کے ائمہ و صوفیاء، خصوصاً صوفیاء و تابعیہ کی کرتوتوں کا ذکر اور اسی ذیل میں ائمہ حنفیہ، ائمہ شافعیہ، ائمہ مالکیہ اور ائمہ حنبلیہ اور ان کے

کرامات اور فن باب میں ان کے موقف پر ہنسلی روشنی ڈالی گئی ہے اور تیسرے باب میں ضعیف احادیث کے احکام اور علماء کے مذاہب پر دراز نفسی کے ساتھ باحوال گفتگو کی گئی ہے، اسی ضمن میں مصنف نے اس بات کو بھی ثابت کیا ہے کہ فضائل کی کسی کتاب میں ضعیف احادیث کا ذکر کوئی معیوب بات نہیں ہے اور نہ ہی اس بنیاد پر کسی کتاب کو غیر مفید اور ناقابل استفادہ قرار دیا جاسکتا ہے؛ کیونکہ فضائل و فضائل، عقائد و احکام پر مشتمل کتابوں میں بھی ضعیف احادیث موجود ہیں؛ بلکہ جن معنفین نے اپنی اپنی کتابوں میں صرف صحیح احادیث ذکر کرنے کا التزام کیا تھا، ان کی کتابوں میں بھی کثرت سے ضعیف احادیث پائی جاتی ہیں علامہ بخاری اور امام مسلم جہاں اللہ نے اپنی صحیح کے علاوہ دیگر کتب میں بھی ضعیف احادیث ذکر کی ہیں؛ لیکن اس کے باوجود ان کتابوں سے استفادہ آج تک جاری ہے، بقول پھر فضائل اعمال کوئی فضائل تنقید کیوں بنایا جا رہا ہے، بڑی اچھی تفصیل اور دلنشین گفتگو ہے، ضرور مطالعہ کرنا چاہیے، پورا مقدمہ، مقررہ مقرر ہے اور قابل قدر مواد سے نہ بہ اور فضائل اعمال پر کیے جانے والے اعتراضات کا اصولی طور پر بہترین جواب ہے۔

مقدمہ کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے ماحصل کتاب میں مصنف نے:

- (۱) فضائل اعمال کی صرف انہی احادیث کی ترجیح کی ہے، جنہیں حضرت شیخ الحدیث نے مصدقہ موضوع کے لیے بنیاد کے طور پر ترجیح کی ہے، درغواؤ کے ذیل میں ذکر کردہ احادیث کی ترجیح طوالت کے خوف سے چھوڑ دی ہے۔
- (۲) تمام احادیث کا ابتدائی مصادر سے سوزنہ کر کے تفصیل کو متعلق کیا گیا ہے اور مکمل متن حدیث درج کیا ہے تاکہ شیخ الحدیث نے موضوعاتی انداز کی کتابوں پر اعتماد کر کے حدیثیں مقررہ کر لی ہیں۔
- (۳) فضائل اعمال میں درج شدہ احادیث کی ترتیب بدل کر تمام احادیث کو صحت و ضعف کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے، پہلے بخاری و مسلم کی، پھر بخاری کی، پھر مسلم کی احادیث ذکر کی گئی ہیں، پھر جو احادیث صحیح تھیں اور غیر صحیحین میں تھیں، ان کو ذکر کیا ہے، اس کے بعد صحیح لکھنؤ، پھر حسن لکھنؤ، پھر حسن لکھنؤ اور اخیر میں احادیث ضعیف کا ذکر ہے۔
- (۴) مصنف نے کسی حدیث پر صحت و ضعف کا حکم اس حدیث کے خواہ و توابع کے پیش نظر لگایا ہے، کہیں کہیں استاد پر بھی حکم لگایا ہے اور جن روایات کے حالات انہیں معلوم نہ ہو سکے، ان کا نمونہ اظہار بھی کر دیا ہے اور حکم لگانے میں توقف اختیار کیا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اصل کتاب اور مقدمہ دونوں مؤلف مدظلہ کی شاہکار تصنیف ہے اور شان تحقیق پوری کتاب میں جلوہ گر ہے، فضائل اعمال پر کیے گئے اعتراضات کے جوابات کئی حضرات نے دیے ہیں؛ لیکن جس تفصیل، تحقیق اور شرح و بسط کے ساتھ اس کتاب میں دیے گئے ہیں، میری معلومات کی حد تک اب تک اس انداز کی کتاب نہیں لکھی گئی ہے۔ خاص

بات یہ ہے کہ کہیں بے جا حمایت اور تحقّق سے کمری ہوئی بات نہیں ہے اور ساتھ ہی اتنی پہلو اختیار کرنے کے بجائے مثبت طریقے سے ساری باتوں کو سیلف سے پیش کیا گیا ہے، ضرورت تھی کہ اس علمی و تحقیقی کتاب سے ہمارا اردو اس طبقہ بھی مستفید ہوا اور ان کے عمل و ضمیر سے دیکھی ناکندہ اٹھائے۔

بڑی سرت کی بات ہے کہ محبوب العلماء، جو طریقت حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب لائبرٹ شمس لکھنؤ صاحب نے اس کتاب کے ترجمہ کی ضرورت کا ذکر ایک مجلس میں فرمایا، شرکاء مجلس میں سے دو علماء اسی مجلس میں خوشدلی سے راضی ہو گئے، چنانچہ آپ ہی کی سرپرستی میں حضرت مولانا سید احمد رفیع ندوی صاحب دامت برکاتہم اُستاذِ حدیث دارالعلوم حیدرآباد اور مولانا مفتی میرلطووان اللہ صاحب قادیانہ لکھنؤ اُستاذِ مدرسہ احیاء العلوم پچوترہ حیدرآباد نے اس کتاب کا اردو میں ترجمہ کرنا شروع کیا، اصل کتاب کا ترجمہ اذیل نذر کرنے کیا؛ جبکہ مقدمہ کا ترجمہ ثانی الذکر نے کیا ہے۔ دونوں حضرات ماثرہ اللہ اُستاد عربی زبان کا سحر اذوق رکھتے ہیں اور مسلسل لکھتے بھی رہتے ہیں، جو ملک کے علمی و تحقیقی محنت میں نتائج دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ بڑی محنت و لگن سے نہایت شستہ اور رواں ترجمہ کیا ہے، مصنف کی اصل مراد کو واضح کرنے کے لیے مختلف جگہوں پر متادین کا اضافہ بھی کیا ہے، اصل کتاب میں حوالہ متین میں تھا؛ لیکن اسے حاشیہ میں لکھنے کا اہتمام کیا اور مقدمہ کی بعض وہ تفصیلات جن کا تعلق صرف علماء سے تھا، ان میں اختصار کر کے مصنف کے اصل فضا کو چارے طور پر بانی رکھا۔ میں نے پوری کتاب پڑھی ہے، حسب ضرورت اس کے ٹوک و پلک کو درست کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی ہے، اس لیے اطمینان کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اس ترجمہ کو بہتر سے بہتر بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی ہے، ایک تو دونوں مترجمین کا نام ہی اس کی صحت و اتحاد کے لیے کافی ہے، پھر حضرت شاہ صاحب کی سرپرستی اور رہنمائی سے اس میں حریہ کچھ نہ ہو گی اور بہتری پیدا ہوئی ہے۔

خداوند قدوس مترجمین اور جس نے بھی ان حضرات کا کسی قسم کا تعاون کیا، ان سب کو بیش از بیش بہرِ بزمِ عطا فرمائے اور جن حضرات نے اس کی کتابت و طاعت کی اگر انقدر ذمہ داری کو قبول فرما کر علماء اور عام المسلمین کے ہاتھوں یہ نپانے کا انتظام و انصرام کیا ہے، ان سب کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے شایان شان اجر و ثواب سے نوازے۔ امین دعاء از حسن و از جملہ جہاں آمین ہوا!

محمد جمال الدین قادی

صدر مفتی دارالعلوم حیدرآباد

۱۳۶۸ھ مطابق ۲۶/۳/۲۰۰۷ء

کچھ مصنف کے بارے میں

تحریر: مفتی قرآن میلا، انیس احمد آزاد قاضی بلگرامی

استاذہ حیات و تفسیر جامعہ عربیہ سید الجبارین، دہلی، انڈیا

آنے والے قریب مل نہ پھرے

نہ سے راجہ کی کا پڑھ چکا ہو      پات لڑگوں سے دور میرا رکھ دو

ان احساسات کے ساتھ اذہر ہو کر اظہارِ غلوام ہو کر کائنات پر منکسر الخواں کی لہروں کی مثل اظہار ہو چکی تھی۔ یہ سمجھتے ہوئے ہی کہ میرے دل کے زہر پر غلوام  
و نیا میں کتنی شہرت کے طلب کاروں کے حالات میں آخری بل پہنچتے ہوئے نے تعجب کر لیا۔

بہرہ حسب نسی پر کیا کیجئے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کی تصنیف کروڑوں کتاب "نفاکاتِ اقبال" پر غلط فہمیوں کو مٹانے کے لیے تصدیق کر کے کی یہ مہم کو شش ماہ تک جاری رکھا۔ اسی عرصہ کے خیرات کی مدد سے اس لیے انھوں نے اقبال کی تحریروں پر غور و خوض کیا۔

عقیدت انکار سے متصف ضعیفہ اشیاء حضرت مولانا علامہ رفیع الرحمن القاسمیؒ کا شمار اہل برہنہ و دلیل احصاء و یو بنو کے اس سائنس و فلسفہ میں ہے جس کی علمی و تحقیقی تفہیمی خدمات کا تفصیل نہایت کا مضاف پر وہ جس کی زبان فارسی ہے۔

[illegible]

ہمسفر عربیہ بخارہ سے آپ داد علم روانہ فرمایا لہذا اس وقت ضیاء دور نہایت کھلنے لگا اور علوم و ہنر میں کمال  
فرمایا اور العلوم میں آپ نے غلامی حد تک کوئی کثرت کا شوق نہ رکھا اور دارالعلوم اعلیٰ مدینہ سے فرائض کے بعد چکرا دار میں رہنے کی عادت بات  
مجموعہ میں اور اپنے محسوس لب و لہجہ و تمہائے فصیح العادہ کی بنا پر شریف کا دل بواہر ہو چکا کہ عربی شریعت ضیاء علیہ ابن ماجہ سے  
کام سے تحریر فرمائی مولانا کا کہ اس عربی ترجمہ پر جو کچھ انچے روشن علم نے آپ کی مدنی و تحقیقی سہا جتوں کا صرف یہ کہ استرانی یا لکھ سنسکرت قریب  
شہر علم سے نہایت ہی مزید تحقیقات کے لیے آپ سے تلمیذین وابستہ کر رکھے۔

انھوں نے اہل قلم کی یہ اسیریں، رقا اور نیکیں اور صوفیائے سنی و شیعہ پر ایمان مسلط کر کے جوئے مسند الانعام الطحاوی و دیگر جلدوں میں حربہ فرمانا جسے دینی مسئلہ، الحریکین سے نہایت ارتداد سے نشانق کیا اور اس کے بعد وہ مسند الامام ابی حنیفہ للذخاری کی انھوں نے جو حدیث کی تخریج و نقلی جوہر میں شامل ہوئی ہے۔ نیز مسند الامام ابی حنیفہ لاس طبرانی کی تخریج فرمائی۔ یہ دونوں کتابیں آپ کی سنی و کفر اور تحریف کے نتیجہ میں سات سو سال کے بعد شائع ہوئیں۔ مگر تاہم صوفیہ کا ایک حکمرکار مار سیہ بھی ہے کہ آپ نے موسوعة الکبریٰ لاحادیث الامام ابی حنیفہ کی تخریج فرمائی ہے جو پانچ مجلدوں میں شائع ہوئی اس طرح مسند الامام ابی حنیفہ لابن الصغری (جو بہت غلاب ہے) کی آپ نے تخریج فرمائی ہے اور آپ کی حق شناسی دار سند ستی ہے کہ آپ افادیت کی یہ خدمت لکڑی گار کی مبارک سرزمین پر رہتے ہوئے انجام دے رہے ہیں۔ واللهم ود فود علی اللہ علی رسولہ الی السلام

انیس احمد آباد کی ٹکری ۳۱ جولائی ۲۰۰۷ء

## عرض مترجمین

دعوت و تبلیغ کی مبارک محنت کے عالمی اثرات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں، رُخ کا شاید ہی کوئی خطہ ہو، جو اس محنت سے فیضیاب نہ ہوا ہو، اس دور اخیر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اصلاح و تجدید کا وہ عظیم کام لیا کہ خیر ائمہوں کے بعد اس کی نظیر ملنی مشکل ہے، ویسے تاریخ کے مختلف ادوار میں مختلف اصلاحی تحریکیں اٹھیں اور مختلف شخصیات نے اصلاح و تجدید کے عظیم کارنامے انجام دیے، لیکن ان کا دائرہ کا محدود تھا، ان میں بعض ملک گیر تھے، تو بعضوں کا اثر ملک کے کسی خاص حصہ تک محدود تھا، اس کے علاوہ ان شخصیات یا تحریکات کے اثرات زیادہ عرصہ تک باقی نہ رہ سکے، حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک دعوت و تبلیغ کا امتیاز یہ ہے کہ اللہ نے اسے عالم گیر سطح پر قبولیت سے نرفراز فرمایا۔ زمان و مکان کے لحاظ سے اس تحریک کا دائرہ اثر جس قدر وسیع ہوا ہے، اس میں دنیا کی کوئی تحریک اس کی ہمرنگی کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ مشرق و مغرب شامل ہو کر جنوب و دنیا کا کوئی بڑا عظیم اور کسی بڑا عظیم کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں کسی نہ کسی درجہ میں دعوت و تبلیغ کی محنت نہ ہوتی ہو۔

اس تحریک کو حاصل قیامیہ عامر اور اس کے مجموعی اثرات کا جہاں ایک سبب اس کے ہلنی کا اخلاص ہے، وہیں ایک بنیادی سبب اس کا مخصوص طریقہ کار ہے، جو کچھ نبوی ﷺ سے ہم آہنگ ہے، یہ حقیقت ہے کہ جو تحریک جس قدر کچھ نبوت سے قریب ہوتی ہے، وہ اسی قدر عند اللہ مقبول اور اثرات کے اعتبار سے ہم گیر ہوتی ہے، شاید یہ سبب وجہ ہے کہ اس تحریک کو اکابر علماء کی بھرپور تائید حاصل رہی۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی علیہ الرحمۃ نے اس تحریک کے عمومی نتائج و اثرات کا مضمون کر کے اوشاد فرمایا: ”مولانا ایس نے یاس کو اس میں بدل دیا۔“ حکیم الامت تاج الدین محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ”یہ تبلیغی فارمولہ اس عقلی سوچ، پھار سے نہیں بنایا گیا ہے، بلکہ معرفت حق اور الہامی غیب سے پیدا شدہ ہے، اس کام کی صداقت اور نورانیت کا یہ کھلا ثبوت ہے کہ یہ کام جہاں بھی گیا اور جن احوال و ظروف میں بھی اس نے بار پانے کی کوشش کی، کامیاب رہا۔“ سید الطائفہ علامہ سید سلیمان ندوی علیہ الرحمۃ نے اس کام کے اقرب الیٰ شمس اللمع کا ہونے کی ان الفاظ میں گواہی دی: ”ہندوستان کی تمام دینی تحریکوں میں اصل اقول سے زیادہ قریب ہے۔“ قائد اعظم نبوت، مجلس احرار کے ممتاز رہنما حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے درگاہ نظام الدین کے جلو میں

واقعہ مرکز تبلیغ میں بیرون کراور اپنی تبلیغ سے ملاقات کر کے فرمایا: ”میں یہ سمجھتا تھا کہ نظام الدین اولیاء ختم ہو گئے، مگر میں نے ایسی نظام الدین میں آ کر دیکھا کہ نظام الدین اولیاء تو زندہ ہیں۔“

اس تحریک کی حقانیت اور اس کے عالمی اثرات کا اعتراف نہ صرف اکیچ دیوبند نے کیا، بلکہ دوسرے مکاتب فکر سے وابستہ شخصیات نے بھی اس حلق سے اپنے گھر سے تاثرات کا اظہار کیا اور اس تحریک کو شروع ہی سے نہ صرف اہل حق علماء کی تائید، بلکہ سرپرستی حاصل رہی ہے، لیکن ادھر کچھ عرصے سے ایک ایسا طبقہ دیکھا جا رہا ہے، جس نے تبلیغ تحریک کی مخالفت اور اس کے خلاف پروپیگنڈہ کو اپنا محبوب مشغلہ بنالیا ہے، اس طبقہ کی نظر میں گوگوں کو تحریک دعوت و تبلیغ سے ڈور کرنا زور حاضر کا سب سے بڑا ایجاد ہے، دعوت و تبلیغ سے وابستہ نوجوانوں کو گمشدہ کرنے کے لیے یہ طبقہ دعوتی حلقوں میں سب سے زیادہ پرمشی ہونے والی کتاب ”فضائل اہل“ کے خلاف پروپیگنڈہ کرتا ہے اور اس میں موجود احادیث کے تعلق سے عسہ الناس میں خلک و شبہات پیدا کرتا ہے، ویسے محدود پیمانے پر مختلف علماء کرام نے اپنی تحریروں میں اس پروپیگنڈہ کا جواب دیا ہے، لیکن ”فضائل اہل“ میں موجود احادیث کی باقاعدہ تخریج کے ساتھ کام کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ خدا جانتے خبر دے حضرت مولانا لطیف الرحمن میراجی قاسمی و انھوں نے اس عظیم علمی کام کا بیڑا اٹھایا اور نہ صرف احادیث کی تخریج فرمائی، بلکہ تخریج سے قبل تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل مقدمہ تحریر فرمایا، جس میں فضائل اہل پر کچے جانے والے مختلف اعتراضات کا علمی جواب دیتے ہوئے فضائل اہل میں ضعیف احادیث سے استفادہ کے تعلق سے محققانہ گفتگو فرمائی، چونکہ کتاب ”محقق الحقائق فی تخریج احادیث فضائل الأعمام“ کے نام سے عربی میں شائع ہوئی تھی، اس لیے بزم مستقر کے اردو دہلی طبقہ کے لیے اس سے استفادہ دشوار تھا۔

سفر حرمین شریفین کے موقع پر مخدوم العمامہ بر طریقت عادلہ ہاتھ حضرت مولانا شاہ محمد بنال الرحمن صاحب دامت برکاتہم کی ملاقات مولف کتاب مولانا لطیف الرحمن میراجی صاحب سے ہوئی، کتاب ملاحظہ کرنے کے بعد خود حضرت شاہ صاحب بھی کتاب کے مشمولات سے بے حد متاثر ہوئے اور مولف کتاب نے بھی ترجمہ کی خواہش کا اظہار کیا، سفر سے واپسی پر حضرت شاہ صاحب نے اپنی ایک مجلس میں کتاب کے ترجمہ کی ضرورت ظاہر فرمائی، ویسے ترجمہ کے خواہش مند علماء بھی تھے، لیکن باحضرہ حضرت شاہ صاحب کی عینیت ہوئی کہ حضرت نے میری درخواست کو شرف قبولیت سے نوازا، جس کے بعد میں نے اپنے ایک عزیز مولوی میر رسول اللہ قاسمی کے اشتراک سے ترجمہ کا کام مکمل کر لیا، میر رسول اللہ قاسمی نے جو علمی و تحقیقی مزاج کے ساتھ ترجمہ کا سلیقہ بھی رکھتے ہیں، کتاب کے مقدمہ کا ترجمہ کیا اور احقر نے اصل کتاب کو جو تخریج احادیث پر مشتمل ہے، اردو کا جامہ پہنایا، ترجمہ میں حتی المقدور روانی اور سلاست پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اصل کتاب

میں خال جات نہیں تھے، ترجمہ کے دوران حوالہ جات حاشیہ میں درج کر دیے گئے ہیں، حسب ضرورت عنادین لکائے گئے ہیں۔ اصل کتاب میں تحریر کا احوال بحث کے ساتھ رواد پر کلام بھی کیا گیا ہے، لیکن ترجمہ میں رواد پر کلام کے حصہ کو اس نے نقل نہیں کیا گیا کہ علوم کو اس کی ہندوں ضرورت نہیں، جہاں تک دینی علم کا تعلق ہے، تاہم اصل عربی کتاب سے رجوع کر سکتے ہیں۔

اس موقع پر میں اپنے اساتذہ کرام بالخصوص حضرت مولانا شاہ محمد بنیال الرحمن صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مفتی محمد نواز الرحمن صاحب کا شکریہ ادا کرتا فریضہ سمجھتا ہوں کہ ان حضرات نے ہر غرت سے میری حوصلہ افزائی فرمائی اور طریقہ ہر ذہن کا سرکہ سے اس کتاب کو شائع کروا کر اصل میں عظیم فرمایا، اسی طرح حضرت مولانا مفتی محمد جمال الدین صاحب تاجی صدر مفتی دارالعلوم حیدرآباد کا بے حد مشکور و ممنون ہوں کہ مفتی صاحب نے اس کام کی تحویل میں قدم قدم پر میری رہنمائی کیا اور نہ صرف مفید مشورے سے نوازا، بلکہ ساری کتاب پر حرفاً حرفاً نظر ثانی فرمائی اور کتاب کے آغاز پر موقع مقدمہ بھی تحریر فرمایا، اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے اور جس مقصد کے لیے کتاب کی اشاعت نفل میں لائی جا رہی ہے، اس میں کامیاب عطا فرمائے۔ آمین

۱۴۲۸/۳/۶

سید احمد میمن ندوی

میر رضوان اللہ تاجی

استاذ حدیث

استاذ عربی دار

دہلی، ۱۴۲۸/۳/۶

جامعہ اسلامیہ دارالعلوم حیدرآباد

دارالعلوم حیدرآباد

## مقدمہ

مقدمہ کو ہم نے تمنا باب پر تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب میں فضائل اعمال کا تعارف، دوسرے باب میں ادویہ اللہ کے کریمات کا ذکر اور تیسرے باب میں ضعیف احادیث کے احکام پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ علمی دنیا کی ایک مشہور شخصیت ہیں، علمی و اصلاحی نقطہ نظر سے انھوں نے جو گراں قدر تالیفات اپنے پیچھے چھوڑی ہیں، ان کی اہمیت و افادیت کو کسی طرح فراموش نہیں کیا جاسکتا، آپ نے عامۃ الناس کو دین کے بنیادی اعمال نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کی ترغیب و تحریص اور خدا اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو دل میں جاگزیں کرنے کی خاطر فضائل ذکر اور فضائل درود شریف پر بڑے ہم آواز و سارے لکھے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان رسائل کا پہلے ہم قدرتیں کرام کے سامنے تعارف پیش کر دیں۔

## کتب فضائل کی تالیف کے اسباب و محرکات

شیخ الحدیث صاحب نے اصلاحی نقطہ نظر سے جن رسائل کی ترتیب دی ہے، وہ سارے رسائل تبلیغی جماعت کے اصل موضوع اور نصاب کے من و مطابق ہیں، اس لئے ان رسائل کو آج کل فضائل اعمال کے نام سے دو جلدوں میں شائع کیا جا رہا ہے، ان رسائل کی تالیف کے اسباب و محرکات کیا تھے؟ اور کس وجہ سے یہ لکھے گئے؟ اس کی تھوڑی سی تفصیل ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

## فضائل قرآن

عام طور پر حضرت شیخ علیہ الرحمہ نے خود بھی ہر سالہ کے آغاز میں اس کا سبب تالیف بیان کر دیا ہے۔ مثلاً: فضائل قرآن کے مقدمہ میں شیخ رقم فرما رہے ہیں:

”حمد و صلوات کے بعد اللہ کی رحمت کا محتاج بندہ ذکر یا مین یعنی میں اسامیٰ میں عرض کرتا ہے کہ یہ جلدی میں لکھے ہوئے چند اوراق ”فضائل قرآن“ میں ایک چمک

حدیث ہے، جس کو میں نے اپنے حضرات کے اختصارِ حکم میں جمع کیا ہے، جن کا اشارہ بھی حکم ہے اور ان کی اطاعت ہر طرح معتبر ہے۔

عبارت: "و لا میں جس اسٹی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس سے مراد قدوة السالکین برکت العصر حضرت مولانا محمد یحییٰ گیلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جو "لامع الدراری" "شرح بخاری" "الکونب الدوزی" "شرح ترمذی" "قدوسیہ رشیدیہ" اور ان بھی دیگر اہم کتابوں کے معنی و تفسیر، محدث جمیل حضرت مولانا رشید احمد گلگوسی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں۔

حضرت مولانا محمد یحییٰ گیلوی علیہ الرحمۃ نے شیخ الحدیث مولانا محمد کریا علیہ الرحمۃ کو کتب فضائل کی تالیف کا حکم اس وقت فرمایا تھا: جب شیخ مزطالام مالک کی شرح "ابو جزالسا لک" کی تصنیف میں مشغول تھے۔ حضرت شیخ مایہ الزمرہ نے مولانا محمد یحییٰ علیہ الرحمۃ کے قرآن عالی کے پیش نظر کچھ دلوں کے لئے تصنیف و تالیف کے کام کو موقوف کر دیا، یہاں تک کہ ماہ ذی الحجہ ۱۳۷۳ھ میں "فضائل قرآن" کو مکمل فرمایا۔ یہ سال ۱۳۷۲ھ صفحات پر مشتمل ہے، بنیادی طور پر حضرت شیخ نے اس رسالہ میں ۱۴۰ احادیث ذکر کی ہیں، جن کے ضمن میں موضوع کے اہم گوشوں پر روشنی ڈالی ہے، رسالہ کا اختتام ایک ایسی حدیث پر کیا ہے، جس میں ترمذی کے مختلف شعبہ جات سے متعلق چالیس ہدایات ہیں

## فضائلِ رمضان

اس رسالہ کی تصنیف کا آغاز اپنے چچا اہل بیت علیہم السلام حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلوی کے حکم سے ۱۳۷۳ھ میں کیا۔ شیخ نے اس رسالہ کو تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے: پہلی فصل میں رمضان کے روزوں کی فضیلت کا بیان ہے، اس میں بنیادی طور پر دس احادیث درج فرمائی ہیں۔ دوسری فصل میں شبِ قدر کی فضیلت ہے اور اس میں سات احادیث ہیں۔ تیسری فصل میں اختلاف کی فضیلت ہے، جس میں چار احادیث ہیں۔ یہ ساری احادیث موضوع کی اساس اور بنیاد کا درجہ رکھتی ہیں، پھر ہر حدیث کی شرح کے ضمن میں "تاکید" کے عنوان کے تحت موضوع کی مناسبت سے بہت سی احادیث کا درجہ ہے: نیز اس کے تحت شارحین حدیث کے اقوال اور تعارض احادیث پر کلام بھی ہے، بسا اوقات حضرت شیخ نے اپنے دینی کام کے ذریعہ ان میں ترجیح یا تہنیک بھی دی ہے، یہ رسالہ مختصر ہے اور ۶۲ اوراق پر مشتمل ہے۔

## فضائلِ تبلیغ

اس رسالہ کی تصنیف بھی حضرت شیخ نے اپنے چچا حضرت مولانا الیاس صاحب کاندھلوی کے حکم پر ۱۳۷۴ھ میں شروع فرمائی۔ رسالہ کو شیخ نے سات فصلوں میں تقسیم کیا ہے: پہلی فصل میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ

میں آیات کو ذکر کیا ہے۔ آیتوں کے آگے اردو زبان میں ان کا ترجمہ اور تشریح بھی کی گئی ہے۔ ”لفظی تبلیغ“ کے مقدمہ میں حضرت شیخ لکھتے ہیں: ”اگر اس موضوع سے متعلق قرآنی آیات کی تعداد ساٹھ ہے، اختصار کے پیش نظر ان میں سے میں نے ۷ آیات پر اکتفا کیا۔“ دوسری فصل میں ان احادیث کا ذکر ہے، جو موضوع سے متعلق وارد ہوئی ہیں اور ان کی تعداد سات (۷) ہے۔ تیسری فصل میں دای اور مصحح حضرت ابوبکر صدیقؓ کے احکام و روایات پر بھی توجہ دیں اور اپنے احوال و احوال کی اصلاح کی کوشش کریں اور اس سے غفلت نہ ہرئیں۔ چوتھی فصل میں دعوت و اصلاح سے وابستہ افراد کو آگاہ کیا گیا ہے کہ دعوت و تبلیغ کے کام کے دوران مسلمانوں کی عزت سے کھوار نہ کریں، مسلمانوں کی عزت و آبرو کی حفاظت کریں اور ستر پڑھا سے کام لیں۔ پانچویں فصل میں دعوت و اصلاح سے وابستہ افراد کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ ریاء و نمود سے بچیں اور اپنے عمل میں اخلاص پیدا کریں۔ چھٹی فصل میں عام مسلمانوں و جمعیہ کی گئی ہے کہ علماء و مکرر اور بزرگان دین کی تقلید کریں اور ان پر تنقید کرنے سے بچیں۔ ساتویں فصل میں غنا و اہل دل بزرگوں کی مجلس میں شرکت اور ان سے استفادہ کی مذمت کی گئی ہے۔

**حکایات صحابہ**

اس کا نام مکتبہ حیدری سے شائع شدہ بعض تدوین کنندوں میں ”حکایات صحابہ“ ”تذکرہ صحابہ“ کی بجائے ”اس رسالہ کی تصنیف حضرت مولانا شاہ عبدالقادر دہلویؒ نے پوری مایہ نازت کے ایمان پر ہوئی، حضرت رائے پوریؒ حضرت شیخ سے کئی سالوں سے خواہش کر رہے تھے کہ وہ صحابہ کے واقعات پر مشتمل مختصر ایک رسالہ تصنیف فرمائیں، لیکن حضرت شیخ کی علمی مشغولیات اس رسالہ کی تالیف میں رکاوٹ بن رہی تھی، اگر مہتاب اللہ یہ کام بوقت موت تو اس کام کی تکمیل ممکن نہ تھی، اس لیے کہ اسے حالات پیدا ہو رہے تھے کہ امیدیں ختم ہو چکی تھیں۔ قریب ۳۰ سالہ میں اجر و ثواب کے سفر کے دوران شیخ نے کثیر پچوٹ لگی، جس کے پیش نظر ذرا طرے آپ کو ایسے علمی و تحقیقی کاموں سے منع کر دیا تھا، جن میں لافنی سخن ہوتی ہو، چند ماہ تک بھی حالت رقی، یہ رسالہ ہی مختصری نگری راحت کے زمانہ میں ترتیب پایا، یہ رسالہ ۱۲ ارباب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے، اسی کے ہر باب کے آغاز میں اس کی مناسبت سے رسول اکرمؐ اور آپؐ کے صحابہؓ کے احوال و صفات کے ایک وصف کا لفظ اور شوق آفریں ذکر ہے، پھر اس وصف کے مناسب واقعات اور قصے مانے گئے ہیں، خاتمہ میں اختصار کے ساتھ حضورؐ کی صفات کے ساتھ کیے رہا کرتے تھے اس کا ذکر ہے، اس طرح یہ رسالہ ۱۸۲ اور ۱۹۱ پر مشتمل ہے۔

**فضائل نماز**

یہ رسالہ بھی شیخ نے اپنے محترم چچا اور بانی تبلیغ حضرت مولانا شاہ محمد الیاسؒ کا دہلوی مایہ نازت کے حکم سے لکھا۔ شیخ

نے اس کا ذکر وہ اس کے عربی کے مقدمہ میں ان الفاظ میں کیا ہے:

وبعد فہندہ أوبعونه فی فضائل الصلاة جمعتها اعتلا لأمر عسی  
وحسنو أہی رفاه اللہ بالی المراتب العلیا ورفعتی وإیاء لما یحب و  
یرضی.

”تدوین صلوٰۃ کے جدید فضائل نماز پر جملہ حدیث ہے، جنہیں میں نے اپنے چچا  
(افتخارِ قادیان) سے بندہ مراد صاحب پرناز کر کے (کے تھکری جتیل میں جمع کیا ہے۔“

چچا نے ۷/ انوار المحرم ۱۳۵۵ھ میں اس سے فراغت حاصل کی۔ اس رسالہ کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، جن  
میں چند فضلیں ہیں۔

**پہلا باب:** نماز کی اہمیت میں ہے، اس میں ۴۰۰ حدیثیں لائی گئی ہیں۔

**دوسرا باب:** نماز باجماعت کی فضیلت میں ہے، اس میں ۱۳ احادیث لائی گئی ہیں۔

**تیسرا باب:** نماز میں خشوع و خضوع کی اہمیت میں ہے، اس میں آٹھ احادیث لائی گئی ہیں، پورے رسالہ ۷/۱۰ اور اوراق پر  
مستعمل ہے۔

**فضائل ذکر**

اس رسالہ کو بھی حضرت شیخ الحدیث نے باقی تین بیانات جماعت مولانا محمد الیاس صاحب علیہ الرحمۃ کے حکم سے ۱۳۵۵ھ  
میں تصنیف فرمایا: ۲۰/ شوال ۱۳۵۵ھ میں جمعہ کی رات کو اس کی تکمیل فرمائی، یہ رسالہ تین ابواب اور ایک خاتمہ پر  
مستعمل ہے۔

**پہلا باب:** مطلق ذکر کی فضیلت میں، اس میں ۲۰۰ حدیثیں ذکر کی گئی ہیں۔

**دوسرا باب:** کلہ لا الا للہ کی فضیلت میں، اس میں ۴۰ احادیث لائی گئی ہیں۔

**تیسرا باب:** تھکہ سوم کی فضیلت میں، اس میں بھی ۲۰ احادیث درج ہیں۔

خاتمہ میں مسالۃ صبیح کا طریقہ ذکر کیا گیا ہے، سالہ کے کل ۶۷ اور اوراق ہیں۔

**فضائل حج**

حضرت شیخ الحدیث نے اس رسالہ کو حضرت بی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلوی صاحب دیاۃ المسماۃ نو



جن مصادر سے حضرت شیخ الحدیث نے استفادہ کیا ہے، ان کا ذکر انہوں نے اپنے قلم سے نہیں کیا، سوائے اس وضاحت کے جو انہوں نے ”فضائل قرآن“ کے مقدمہ میں ان الفاظ کے ساتھ کی ہے، لکھتے ہیں:

”اس جگہ ایک ضروری امر پر متنبہ کرنا ضروری ہے، ادویہ کہ میں نے احادیث کا حوالہ دینے میں مخلوقۃ بتبع الرواۃ، مرقاۃ اور احیاء العلوم کی شرح اور مندرجہ کی ترفیل پر اعتدال کیا ہے اور کثرت سے اس سے لیا ہے، اس لئے ان کے حوالہ کی ضرورت نہیں تھی، البتہ ان کے علاوہ کہیں سے لیا ہے، تو اس کا حوالہ نقل کر دیا ہے۔“

”فضائل اعمال“ کے ناشرین میں سے ملحق انیس احمد نے شروع میں مصادر و مراجع کی ایک فہرست شائع کر دی ہے اور مولانا سید محمد شاہ سہارنپوری نے اپنے رسالہ ”کتاب فضائل پر اعتراضات کے جوابات“ میں اسی سے ان مصادر کو نقل کر دیا ہے، لیکن ان دونوں حضرات نے مصادر کی فہرست میں دقیقہ فطری کا اہتمام نہیں کیا ہے، مذکورہ فہرست میں ”مسند رک حاکم“ سے پہلے ”مسند حاکم“ اور اسی طرح ”مسند ابن خزیمہ“ کا ذکر ہے، جبکہ یہ دو مسند حقیقت میں موجود نہیں ہیں، اسی طرح ان فہرست میں بعض ایسی کتابوں کو شامل کیا گیا ہے، جو ان کتاب فضائل کے دوران تالیف طبع نہیں ہوئی تھیں اور نہ ہی شیخ کے پاس ان کتابوں کے قلمی نسخے موجود تھے؛ نیز بعض اہم کتابوں کا ذکر کتاب کے متن میں موجود ہے؛ لیکن فہرست میں ان کو شامل نہیں کیا گیا۔

میں یہاں کتاب فضائل میں بنیاد کے طور پر لائی گئی احادیث کے مصادر و نقل کر رہا ہوں؛ یہ احادیث عربی میں درج حال و سادہ کلام کے ساتھ ذکر کی گئیں ہیں، اسلئے صرف ان مصادر پر اکتفا کر رہا ہوں، جن کا حضرت شیخ الحدیث نے انسائیکلو پیڈیا کی ذمہ داری رکھنے والی کتابوں کے ذریعہ حوالہ دیا ہے، یہ فہرست درج ذیل ہے:

## فضائل اعمال کے مصادر و مراجع

- ۱- تحائف السادة السنين، لیسند بن محمد الحسینی الریادی سنہ ۱۲۰۵ھ۔
- ۲- اُسمی المصائب، لشیخ محمد بن درویش انوار سنہ ۱۲۷۱ھ۔
- ۳- علاج الحداخ، لشیخ عبد الغنی بن ابی سعید المجددی الدہلوی سنہ ۱۲۹۵ھ۔
- ۴- بیحة الخیرین، لابی محمد عبداللہ بن ابی حمزہ الہمدانی سنہ ۶۹۹ھ۔
- ۵- التدریب، لمحافظ جلال الدین السیوطی سنہ ۹۱۱ھ۔
- ۶- الترغیب والترہیب، لابی محمد عبد العظیم بن عبد القوی المنذری سنہ ۶۵۶ھ۔
- ۷- تنشیر فضائل۔
- ۸- انعمتات، لمحافظ جلال الدین السیوطی، سنہ ۹۱۱ھ۔
- ۹- التسمیر، لابی القدا، عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر سنہ ۷۷۴ھ۔
- ۱۰- تفریب شہدایہ، لمحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، سنہ ۸۵۲ھ۔
- ۱۱- تنقیص الخیر، لمحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، سنہ ۸۵۲ھ۔
- ۱۲- تنبیہ العاقلین، لابی الملیث تسمیر فندی، سنہ ۶۰۶ھ۔
- ۱۳- تنجاس التصقب، لمحافظ جلال الدین السیوطی، سنہ ۹۱۱ھ۔
- ۱۴- جمیع القوائد، لمحمد بن محمد بن سلیمان مغربی، سنہ ۱۰۹۴ھ۔
- ۱۵- التحریر الثمنین، للمحدث ولی اللہ دہلوی، سنہ ۱۰۷۶ھ۔
- ۱۶- التحصین التحصین، لمحافظ شمس الدین محمد بن محمد الجرجی، سنہ ۸۲۳ھ۔
- ۱۷- نذر المستور، لمحافظ جلال الدین السیوطی، سنہ ۹۱۱ھ۔
- ۱۸- دلائل الاحیاء، للامام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی سنہ ۵۰۵ھ۔
- ۱۹- ذیل الاشی، لمحافظ جلال الدین السیوطی، سنہ ۹۱۱ھ۔
- ۲۰- رجال المفزوی، لابی محمد عبد العظیم بن عبد القوی المنذری سنہ ۶۵۶ھ۔
- ۲۱- ارحمة انبہاد، لابی الخیر نور الحسن عثمان الحسینی،
- ۲۲- نرواجر، لابن حجر المکی المصنفی، سنہ ۹۷۳ھ۔
- ۲۳- السنن، لابی داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی، سنہ ۲۷۵ھ۔
- ۲۴- السنن، لابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی، سنہ ۲۷۹ھ۔
- ۲۵- السنن، لابی عبد الرحمن احمد بن سعید بن علی النسانی، سنہ ۳۰۳ھ۔

٢٦- الحسن، لأبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي، سنة ١٥٨هـ.

٢٧- شرح الشفاء، لعلي بن سلطان محمد الهروي المعروف بالفاري، سنة ١٤٠١هـ.

٢٨- شرح الصدور، للحافظ جلال الدين السيوطي، سنة ١٩١١هـ.

٢٩- شرح الملباب.

٣٠- شرح فاصك النووي، لأبي الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني سنة ٨٥٢هـ.

٣١- شفاء النقام، لثقي الدين السبكي سنة ٧٥٦هـ.

٣٢- الشعائل، لأبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي، سنة ٢٧٩هـ.

٣٣- عمدة الفاري، للحافظ بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العربي، سنة ٨٥٥هـ.

٣٤- فتح الباري، لأبي الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، سنة ٨٥٢هـ.

٣٥- فرة العمون، لأبي الليث السمرقندي، سنة ٦٠٦هـ.

٣٦- لمر الأقطار، محمد عبد الحليم بن الشيخ محمد أمين الله الكهنوي سنة ١٢٨٥هـ.

٣٧- القول البديع، للحافظ شمس الدين محمد بن أبي بكر السخاوي، سنة ٩٠٢هـ.

٣٨- اللآلئ المصنوعة، للحافظ جلال الدين السيوطي، سنة ٩١١هـ.

٣٩- مجالس الأسرار، للشيخ أحمد الرومي.

٤٠- مجمع الزوائد، للحافظ نور الدين الهيثمي، سنة ٨٠٧هـ.

٤١- المرفقة، للشيخ علي بن سلطان الفاري، سنة ١٤٠١هـ.

٤٢- المستدرك، لأبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم، سنة ٤٠٥هـ.

٤٣- المسلسلات، لمسنده الهند المشاهير، في الله الدهلوي سنة ١١٧٦هـ.

٤٤- المسند، لأبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، سنة ٢٤١هـ.

٤٥- المشكاة، لأبي عبد الله وفي الدين محمد بن عبد الله العمري سنة ٧٣٧هـ.

٤٦- المعنى، لموفق الدين ابن قدامة المقدسي سنة ٦٢٠هـ.

٤٧- مفردات القرآن، حسين بن محمد المعروف بالراغب الأصفهاني سنة ٥٠٢هـ.

٤٨- المقاصد الحسنة، للحافظ شمس الدين محمد بن عبد الرحمن السخاوي، سنة ٩٠٢هـ.

٤٩- مناصك النووي، ليعلى بن شرف محي الدين النووي، سنة ٦٧٧هـ.

٥٠- المنتهات، للحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني سنة ٨٥٢هـ.

٥١- منتخب الكنز، لعلي بن حسان الدين الشهير بالمتقي سنة ٩٧٥هـ.

٥٢- المنهل، للشيخ محمود بن محمد خطاب السبكي المالكي الأزهري سنة ١٣٥٢هـ.

٥٣- الموضحات الكبرى، لعبد الرحمن بن علي أبو الفرج المعروف بابن الجوزي سنة ٥٩٧هـ.

٥٤- نور الأنوار، للشيخ أحمد بن أبي سعيد المعروف بدلاجون العتوفي سنة ١١٣٠هـ.

## کتب فضائل کی ترتیب میں حضرت شیخ الحدیث کا طریقہ کار

واقف یہ ہے کہ آپ نے اپنی کتابوں میں اس سلسلہ میں کچھ مراعات نہیں کی؛ لیکن آپ کی فضائل پر لکھی گئی کتابوں کے معاملہ سے آپ کا طریقہ کار یہ کچھ شائبہ ہے کہ آپ کسی بھی مسئلہ یا عنوان سے متعلق فصل یا باب یا حصہ بناتے ہیں، پھر اس فصل یا باب میں اس موضوع سے متعلق آیات قرآنہ ترجمہ کے ساتھ نقل کرتے ہیں اس طور پر کہ ہر آیت کے ترجمہ کے بعد ”فائدہ“ کا عنوان لگا کر متعلقہ آیت کی تشریح احادیث نبویہ صلاہ اور دیگر آیات کے ذریعہ کرتے ہیں؛ نیز تفسیری اقوال اور نقیب واقعات احکامات نقل کرتے ہیں، پھر اس موضوع پر مسئلہ سے متعلق صحیح احادیث لاتے ہیں، مگر اس باب سے متعلق صحیح احادیث نہ ملیں یا ملیں؛ لیکن شیخ کا ارادہ مضمون کو طویل کرنا ہو تو پھر (صحیح احادیث کے ساتھ) ضعیف احادیث لے آتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ اس کے شواہد اور حجابات بھی پیش کرتے ہیں؛ تاکہ وہ حدیث ضعیف سے نکل جائے اور محرمین کے اصول کے مطابق بھی وہ لائق استدلال ہو جائے۔

اگر کوئی حدیث اس انداز کی ہو کہ محدثین فارغہ جرح و تعدیل کی ایک جماعت نے رد و قدح کی ہو؛ لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک وہ صحیح ہو اور حضرت شیخ الحدیث کے نزدیک مندرجہ دوسرے محدثین کا قول قابل ترجیح ہو تو پھر قدح و جرح کرنے والوں کے کام کو ذکر کر کے طوالت نہیں کرتے، پھر ان احادیث کا اردو شہ ترجمہ کرتے ہیں۔ ترجمہ میں الفاظ حدیث پر اکتفا کرتے ہیں، ائمہ حدیث کے جرح و قدح کا ترجمہ نہیں کرتے، فلس حدیث کا ترجمہ اس لئے کرتے ہیں تاکہ عوام الناس اس پر عمل کر سکیں اور صحیح و ضعیف کی فنی اصطلاحات غلام کے لئے چھوڑ دیتے ہیں، جنہیں اس طرح کے مباحث اور اصطلاحات کی جانکاری اور تجربہ ہوتا ہے، ورنہ تو ہر سے علاقہ کے عوام کی آنکھیں دھندلی رہیں گی کی بنیادی باتوں سے ناواقف ہوتی ہے؛ جیسے وضو اور غسل کے شرائط و غیرہ کہ اس کا علم بھی انہیں صحیح طور پر نہیں ہوتا، ایسے میں اگر یہ عوام خالص علمی اصطلاحات میں پڑ جائے تو معاملہ بگڑ جائے گا۔

میرے دوست مفتی منصور احمد نے ضعیف و قوی حدیث کے متعلق عوام الناس میں رائج تصور کے سلسلہ میں ایک عجیب واقعہ بیان کیا، انہوں نے گلگت کے ایک مشہور مدرسہ کے ناظم سے پوچھا کہ کتب فضائل میں دار و ضعیف حدیث کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ تو ناظم نے جواب میں کہا کہ میرے نزدیک ضعیف کا مطلب یہ ہے کہ چنانچہ ہم ضعیف نامیجان ہیں، اس لئے اسے لئے ضعیف حدیث ہی کافی ہے، رہے صحابہ تو وہ طاقتور ایمان رکھتے تھے، اس لئے انہیں قوی حدیث ضروری تھی، قوی حدیث کی ضرورت اس کو ہوگی، جن خود طاقتور ایمان رکھتا ہو۔ ایک مدرسہ کے ناظم کا یہ معیار ہے، تو پھر عام مسلمان کا کیا معیار



کے حاملہ میں صرف اپنی ذات پر اکتفا نہ کریں؛ بلکہ اپنے مسلمان بھائیوں میں اس کی تبلیغ کا بھی اہتمام کریں اور اس سلسلہ میں اسی طرح تکالیف و مشقتیں برداشت کریں، جس طرح نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ نے برداشت کیا تھا۔

## کتاب فضائل کی اہمیت

مسلم معاشرہ کی اصلاح و تہذیبی میں کتاب فضائل کا بڑا اثر ہے؛ کیونکہ ان کتابوں کی وجہ سے صحیح عقیدہ کی مقبولیت، رجوع الی اللہ تعالیٰ، خوفِ الہی اور تعلقِ باللہ کا اہتمام، دنیا کے مختلف شعبوں میں خدا کے لیے اخلاص اور ہر حالت میں اسلامی تعلیمات اور سنت رسول ﷺ کی پابندی جیسی چیزیں آدمی میں پیدا ہوتی ہیں۔

اگر آپ دہلی کے قریب واقع میوات کے علاقہ کی نصف صدی قبل کی حالت دیکھیں، تو حیران و ششدر رہ جائیں گے، دینی لحاظ سے اس قدر پسماندگی تھی کہ وہ ہندوؤں جیسے نام رکھا کرتے تھے اور انھیں جبریا لباس پہنتے تھے اور شجر و جحر کی پرستش کیا کرتے تھے اور انھیں مقدس جانتے تھے، ان کا رہنما ان اور تہذیب و مراسم بالکلیہ ہندوؤں جیسے ہو چکے تھے اور ان کی زندگی میں اسلام یا مسلمان ہونے کی کوئی نئی نظر نہیں آتی تھی، پھر اللہ کا فضل ہوا کہ وہاں ماحول کی اصلاح و تبدیلی کے لئے مخلصانہ کوششوں کا آغاز ہوا، آج ان لوگوں کی زندگی میں (جن پر فضائل کی یہ کتابیں اثر انداز ہوئیں) اور غلطیوں کی محنت ہوئی (اصلاح جذبہ بلی نظر آتی ہے، جو بہت حنیف کی تعلیمات کی عملی مشکلیں ان کی زندگی میں صاف محسوس ہوتی ہیں، ان کے گھر ذر و غلات، مہارت و اعمال صالحہ سے آباد ہیں، ان کی گودوں میں شرعی پردہ کا پورا اہتمام ہے، ان کے چہروں سے مہارت اور خُشوع کا نور چمکا نظر آتا ہے، ان کی ساری کوششوں کا ماحصل یہ ہوتا ہے کہ کھانے پینے، سونے جاگنے، ہر رفتار و گفتار، مہارت و معیشت میں ان کی زندگی رسول ﷺ اور صحابہ رسول ﷺ کی زندگی کے مطابق ہو جائے، ہر قسم کی بدعات و خرافات اور فواحش و منکرات اور ہر اس چیز سے دور رہیں، جو دین حنیف کی تعلیمات سے ٹکراتی ہوں۔

کتاب فضائل کی اسی اہمیت کے پیش نظر ”تبلیغی جماعت“ کے ذمہ داروں نے بانی تبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے زمانہ علالت ان کتابوں کو جماعت کے قطعی حلقوں میں شامل کیا ہے؛ چنانچہ یہ کتابیں اجتماعی طور پر مساجد اور گھروں میں پڑھی جاتی ہیں، امت اور علاقہ امت میں ان کتابوں کو بڑی قبولیت حاصل ہوئی، اس کا اندازہ منظر اسلام حضرت مولانا مسید جوگن علی ندوی علیہ الرحمۃ کی اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپؒ نے ایک مرتبہ فرمایا:

”میرے علم کے مطابق فضائل کی یہ کتابیں کتاب اللہ کے بعد سب سے زیادہ

مسلمانوں میں پڑھی جاتی ہیں۔“

محفل العصر حضرت مولانا محمد رفیع بنوریؒ کی ”جہاں مالک“ کے مقدمہ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا علیہ الرحمۃ کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

”شیخ نے اردو زبان میں شاکل ترمذی، حکایت سہ صحابہ، ذکر، نمونہ، روزہ، زکوٰۃ، حج اور زہد کے فضائل پر متعدد کتابیں تصنیف کیں اور دعوتِ اسلامی کے لئے انھیں اردو لوگوں کا ان کتابوں کی طرف کافی رجوع ہوا اور ان سے بڑا فائدہ ہوا اور ان کے ذریعہ اللہ نے اصلاحِ امت کا بڑا کام لیا، پھر یہ کتابیں دعوت و تبلیغ کے کارکنوں کے لئے دینی اور شہر کا ذریعہ بن گئیں؛ چنانچہ انہوں نے ان کتابوں کو اپنے لئے نصاب کی خرچ مقرر کر لیا، جنہیں وہ پڑھتے ہیں اور پاد کرتے ہیں۔“

پندرہ صفحہ ہندو پاک اور رنگدیش کے ۷۷ مسلمانوں کی مذہبی اور ثقافتی زبانِ اردو ہے اس لئے یہ کتابیں اردو میں لکھی گئیں، پھر حسب ضرورت ان کتابوں کا حقیقت دوسری زبانوں میں ترجمہ کیا گیا، یہاں میں بعض ان زبانوں کو نقل کرنا مناسب سمجھتا ہوں، جن میں ان کتابوں کا ترجمہ کیا گیا ہے اور یہ تفصیل مولانا سید محمد شاہد صاحب کے دسمارے سے نقل کی جا رہی ہے۔

## فضائلِ قرآن

اس کا مولانا سید محمد رفیعؒ شہید ندوی صاحب نے عربی میں ترجمہ کیا ہے، وہی طرح مولانا محمد موسیٰؒ فاضل مظاہر علوم نے بری زبان میں کیا، جب سید عبدالعزیز نے انگریزی ترجمہ میں کیا اور بنگالی میں جناب قاضی غلیل اختر نے کیا۔ غازی میں استاد محمد شرف نے کیا، سید محمود اسماعیل نے گجراتی میں کیا۔

## فضائلِ نماز

فضائلِ نماز کا ترجمہ عربی زبانوں میں ہوا:

- (۱) عربی (۲) بری (۳) انگریزی (۴) اردو (۵) بنگالی (۶) تملک (۷) ملیالم (۸) تیل (۹) فرانسیسی (۱۰) گجراتی (۱۱) غازی (۱۲) سمانی (۱۳) پشتو (۱۴) ملائٹی

## فضائل ذکر

فضائل ذکر کا ترجمہ بھی درج ذیل زبانوں میں ہوا:

(۱) بری (۲) ہمدانی (۳) بنگالی (۴) ملیالم (۵) تامل (۶) پشتو (۷) ملائشی (۸) فارسی

## فضائل حج

فضائل حج کا ترجمہ درج ذیل ۲/۲ زبانوں میں ہوا:

(۱) بری (۲) گجراتی (۳) انگریزی (۴) تامل

## فضائل صدقات

فضائل صدقات کا ترجمہ درج ذیل ۶/۶ زبانوں میں ہوا:

(۱) بری (۲) ہمدانی (۳) ملیالم (۴) گجراتی (۵) انگریزی (۶) تامل

## فضائل ذرود

فضائل ذرود کا ترجمہ درج ذیل ۷/۷ زبانوں میں ہوا:

(۱) عربی (۲) گجراتی (۳) تملو (۴) پشتو (۵) انگریزی (۶) ہندی (۷) ملائشی

## فضائل رمضان

فضائل رمضان کا ترجمہ بھی مختلف زبانوں میں ہوا، زبانوں اور مترجمین کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

(۱) ہندی زبان	جناب سید محمد اشرف صاحب
(۲) ہندی زبان	جناب ظہیر الدین صاحب
(۳) پشتو زبان	جناب ظہیر الدین صاحب
(۴) انگریزی زبان	جناب یوسف افریقی صاحب
(۵) تامل زبان	جناب ظلیل الرحمن صاحب
(۶) بنگالی زبان	جناب قاضی ظلیل الرحمن صاحب
(۷) تملو زبان	مولانا سید نور اللہ قادری صاحب

جناب محمد عبدالقادر صاحب	(۸) سلیمان زبان
جناب مصطفیٰ صاحب	(۹) گجراتی زبان
جناب احمد سعید صاحب	(۱۰) فرانسیسی زبان
شیخ محمد موسیٰ صاحب	(۱۱) ہندی زبان

فضائل تبلیغ

فضائل تبلیغ کا ترجمہ ۱۳ زبانوں میں ہوا، زبان اور مترجم کی تفصیل درج ذیل ہے:

حضرت سولانا سید محمد رابع ندوی صاحب	(۱) عربی زبان
شیخ محمد موسیٰ صاحب	(۲) ہندی زبان
جناب حامد بن ملیحان صاحب	(۳) انگریزی زبان
جناب عطاء الرحمن صاحب	(۴) ہندی زبان
جناب غفیل الرحمن صاحب	(۵) دہلی زبان
جناب محمد عبدالقادر صاحب	(۶) سلیمان زبان
جناب سید محمد عبدالخالق صاحب	(۷) پشتو زبان
جناب سید مصطفیٰ صاحب	(۸) گجراتی زبان
" " "	(۹) پیشپائی زبان
شیخ محمد اشرف صاحب	(۱۰) گادوی زبان
مولانا سید نور اللہ قادری صاحب	(۱۱) تنگور زبان
شیخ مقداد یوسف صاحب	(۱۲) سمالی زبان
جناب احمد سعید صاحب	(۱۳) فرانسیسی زبان

حکایات صحابہ رضی اللہ عنہم

حکایات صحابہ کا ترجمہ بھی ۱۳ زبانوں میں ہوا، زبان اور مترجم کے نام درج ذیل ہیں:

شیخ محمد موسیٰ صاحب	(۱) ہندی زبان
---------------------	---------------

(۲) انگریزی	پہ عبد الرشید صاحب
(۳) ہمدانی زبان	شیخ محمد ابراہیم صاحب
(۴) علیا لم زبان	جناب محمد عبداللہ در صاحب
(۵) ذیل زبان	جناب ظیل الرحمان صاحب
(۶) گجراتی زبان	جناب بی صاحب
(۷) بکالی زبان	شیخ عبدالحمید صاحب
(۸) فارسی زبان	شیخ محمد اشرف صاحب
(۹) جاپانی زبان	جناب محمد اوشد صاحب
(۱۰) ہندی زبان	جناب محمد رشید صاحب
(۱۱) مراٹھی زبان	جناب زور محمد صاحب
(۱۲) تلگو زبان	مولانا سید نور اللہ قادری
(۱۳) پشتو زبان	شیخ ابوالفضل صاحب
(۱۴) فرانسیسی زبان	جناب احمد سعید صاحب
(۱۵) لٹنی زبان	جناب یعقوب صاحب

## کتاب فضائل پر میرے کام کی نوعیت

- (۱) میں نے اس کتاب میں صرف ان ہی احادیث کی تحریف کی ہے، جنہیں حضرت شیخ الحدیث متعلقہ موضوع کے لئے بنیاد کے طور پر لائے ہیں اور "قوائد" کے ذیل میں لائی گئی اور احادیث کو میں نے پھوڑ دیا ہے، حضرت شیخ نے انہی احادیث "قائدہ" کے ضمن میں لائی ہیں، ان تمام کی تخریج طوالت کا باعث ہوگی۔
- (۲) ابتدائی معاد سے موزنہ کر کے قصص کو معنی کیا ہے، عام طور پر حضرت شیخ الحدیث نے احادیث لینے میں دوسرے درجہ کی موضوعاتی انداز کی کتابوں پر اعتماد کیا ہے، جیسے علی متقی ہندی کی "کنز احمال"، سیوطی کی "الدر المنثور"، منذری کی "الترغیب والترہیب"، بیہقی کی "معجم الرواۃ"، اور مغربی کی "معجم القوائد" وغیرہ۔
- (۳) "فضائل اعلیٰ" میں قائم کی گئی احادیث کی ترہیب میں نے بدل دی ہے اور تمام احادیث کو صحت و ضعف کے اعتبار

سے ترتیب دیا ہے، چنانچہ میں نے پہلے ان حدیثوں کو ذکر کیا ہے، جن کی شخصیں نے تخریج کی ہے، پھر ان احادیث کو بیان کیا ہے، جو صرف بخاری میں ہیں، پھر وہ جو صرف مسلم میں ہیں، پھر ”صحیح ترمذی“ والی وہ احادیث مآئی ہیں، جو مجہین کے علاوہ دیگر کتب میں آئی ہیں، پھر ”صحیح بخاری“ کے درجہ کی احادیث مآئی ہیں، پھر ”حسن ترمذی“ پھر ”حسن اللیہ“ اس کے بعد اخیر میں احادیث ضعیفہ کو ذکر کیا ہے۔

(۴) کسی حدیث پر صحت و ضعف کا حکم اس حدیث کے خواہد توفیق کے پیش نظر لگایا ہے، کہیں کہیں اسناد پر بھی حکم لگایا ہے

لہذا یہاں بہت کم ہوا ہے اور جن روایات کے حالات زندگی پر ملاحظہ ہو سکا، ان حدیثوں میں توقف اختیار کیا ہے۔

(۵) نو مآئی درجہ کے مصادر پر اعتماد کر کے شروع میں مکمل متن حدیث نقل کر دیا گیا ہے، جبکہ حضرت شیخ الحدیث نے اختلافی انداز کی کتابوں پر اعتماد کر کے حدیثیں مختصر درج کی ہیں۔

(۶) حدیث کے آغاز میں صحابی سے روایت کرنے والے راوی کا اضافہ کیا ہے۔

بیان رسالوں پر میرے کام کی مختصر وضاحت ہے۔

## تبلیغی جماعت کا تعارف

اس سلسلہ میں جس ”حیاء الصلوٰۃ“ میں شامل ڈاکٹر محمد نیکر اسامیٰ استاد تفسیر و علم القرآن جامعہ الازہر کے مقدمہ پر لکھ کر رہا ہوں، جو اس نام کا ایک پمچا ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب جماعت کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

”یہ جماعت ”جماعت دعوت و تبلیغ“ سے معروف ہے، یہ جماعت اسم یا کسی ہے: اس

لئے کہ اس جماعت کے دو بنیادی کام ہیں۔ (۱) دلائل و دوا دہری اور حسن اخلاق کے

ذریعہ (جو انہوں نے صحابہ کی سیرت سے حاصل کیا) جن تک اسلام کی دعوت نہیں پہنچا،

لن تک اسلام کی دعوت پہنچاتا۔ (۲) دوسرا کام نافرمان اور مصیبت شعار مسلمانوں کو نماز

وغیرہ کی دعوت دینا، نماز کو اولیت اس لئے کہ وہ دین کا ستون ہے اور وہ سبہ حیاتی اور

برائی کے کاموں سے روکتی ہے، لوگ جب نماز پڑھنے لگیں، تو ان کے دلوں میں خدا کا

خوف پیدا ہوگا اور خدا کی یاد سے ان کے جسم کے روٹھنے کوڑے ہوں گے اور ان کی

خوشبختی کی کمر ٹوٹ جائے گی اور معاصی کی جانب میلان کمزور پڑ جائے گا، پھر وہ

گناہوں سے یہ آسانی نچ سکیں گے اور اللہ کے تمام ادا مروافہی میں ان کے لئے حکم

خداوندی پر لیک کرنا آسان ہوگا، پھر جماعت کے لوگ ان مسلمانوں کو کچھ لوں کیلئے

اللہ کی راہ میں لے کر نکلتے ہیں: تاکہ وہ وہاں تلاوت قرآن، صبح و شام ذکر کے ماحول میں ایمان صادق، اخلاص کامل اور نور و اشراق کے رُوح پر در مناظر کا نظارہ کریں اور دین کی باتیں سیکھ سکیں۔

اس مومن و مجاہد جماعت کے کچھ اصول ہیں، جو ان کے درمیان معروف ہیں اور وہ ان اصولوں پر مغر و معطر ہر جگہ کاربند رہتے ہیں، ان اصولوں کو انہوں نے کسی کتاب میں محفوظ نہیں کیا؛ البتہ آپس میں زبانی طور پر ایک دوسرے کو اس کی تاکید و تلقین کرتے رہتے ہیں، جو حد شہر سے باہر ہیں اور یہ سب آداب و اصول کتاب و سنت اور خلفاء و راشدین ھ صحابہ ھ کے عمل سے ماخوذ ہیں، میں اس جماعت سے وابستہ لوگوں کو قریب سے جانتا ہوں اور ان کے ساتھ کھائے پئے، میں نے ان میں کوئی بات کتاب و سنت کے خلاف نہیں دیکھی؛ بلکہ میں نے ان سے بہت سی دو باتیں سیکھیں جو میں نہیں جانتا تھا اور وہ چیزیں مجھے ان کے علاوہ کسی اور کے یہاں نہ ملیں، یہ لوگ کثرت سے ذکر و تلاوت کرتے ہیں نماز باجماعت کا اہتمام کرتے ہیں، ان میں سے کوئی شخص نماز باجماعت سے پیچھے نہیں رہتا، لوگوں کی عزت و آبرو کے پیچھے نہیں پڑتے، گفتگو جب بھی کرتے ہیں، تو خیر ہی کی کرتے ہیں، مسلکی اختلافات اور نزاعات سے خود کو بہت دور رکھتے ہیں، ان کے دل اللہ اور اس کے رسول ھ کی محبت سے معمور ہوتے ہیں، اختلافات میں نہیں پڑتے، اختلافات میں پڑنا اکثر و بیشتر دوست و احباب کے درمیان بغض و حسد پیدا کرتا ہے، جس کی وجہ سے مسلمانوں کی وحدت پارہ پارہ ہو جاتی ہے، ان کا شیرازہ ٹکڑے ہو جاتا ہے، ان کی جوا اکٹری جاتی ہے، وہ لوگ دین کی نصرت و عداوت اللہ کی واجب کردہ چیزوں کی ادائیگی سے غافل نہیں ہوتے ہیں، اس جماعت کے لوگ اللہ ہی کی توجہ سے غنی ہیں اور اسی کے محتاج ہیں، وہ لوگوں سے کچھ مانگتے نہیں اور اپنے دعوت کے کام میں کسی سے بدلہ طلب نہیں کرتے، کسی کے پاس مہمان بن کر نہیں اترتے، مساجد ان کے گھر ہیں، اخراجات میں ان میں سے بعض بعض پر بوجھ نہیں بنتے؛ بلکہ ہر شخص اپنا مال خرچ کرتا ہے، ان میں کوئی کسی پر بوجھ نہیں بنتا، ان کا کوئی مستقل امیر نہیں ہوتا؛ بلکہ جب وہ اللہ کی راہ میں نکلتے

ہیں تو اپنے میں سے کسی کو امیر بناتے ہیں، وہ ایک دوسرے کی خدمت کرتے ہیں، ان میں سے کوئی دوسرا سے ممتاز و برتر پسند نہیں کرتا، چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ ان میں جو طرہ و تقویٰ اور عہدہ و منصب میں سب سے بڑا ہے وہ کھانا پکا رہا ہے اور اپنے بھائیوں کے لئے کھانا تیار کر رہا ہے اور یہ سب پورے تو ضیع و حسن اخلاق اور خوشدلی سے کر رہا ہے۔

میں نے دیکھا کہ یہ لوگ عدا سے محبت کرتے ہیں اور ان کی پورنا تنظیم کرتے ہیں، ان کے نزدیک علماء کی تنظیم کے قیام میں سے یہ کہ ان کی بنیادوں میں آواز پست و مکی جائے، ان کی باتیں خاموشی اور توجہ سے سنی جائیں اور جان و مال سے ان کی خدمت کی جائے، ان کی غرضوں سے صرف نظر کیا جائے، ان سے دعا کی درخواست کی جائے، میں نے ان سے زیادہ علماء کے طبع و فکر و انداز کی کوئی مثال دیکھی۔

جو امت کے یہ لوگ بھی سیاست پر غفلت کو نہیں کرتے اور اس کے ارد گرد پھرتے ہیں، اسی طرح ساری و اجتماعی مسائل پر بھی زبان نہیں کھولتے، مگر بقدر ضرورت ان کا بنیادی مقصد ہمدردی و اہتمام ہے، ان کے تحفظ کے ساتھ طلب آخرت ہوتا ہے، یہ معزز نیک خصلت حضرات دوسروں کو تسلی کا حق کرتے ہیں، انہی و عیال اور قرابت داروں سے جنم پڑتی ہیں کرتے، بلکہ اپنے اوقات میں ایک حصہ اپنے اہل و عیال کی اصلاح کے لئے بھی مقرر کرتے ہیں؛ تاکہ انہیں نیک خصلتوں کی تربیت دینا اور ان میں غم صانع کی محبت رائج کریں اور جس انداز سے انہیں تیار کریں کہ وہ دعوت کی ذمہ داری سنبھالنے کے قابل ہو جائیں اور اللہ کی راہ میں نکلنے والے بن جائیں؛ چنانچہ ان کا معمول ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے ساتھ اپنے چھوٹے بچوں کو مساجد لے جاتے ہیں اور علمی مکتوبوں میں بچوں کے ساتھ شریک ہوتے ہیں اور عرب ملکوں کے بعض حضرات اپنے بچوں کو ہندوستان اور پاکستان بھیجتے ہیں؛ تاکہ وہاں وہ دعوت میں رچ بس جائیں اور دعوت کے ذمہ داروں کے ساتھ رہ کر دعوت کے اصول سیکھیں، اور اس کی مصلحت پائیں، یہ بچے دھیر ساری اخلاقیات پر کمر لگاتے اور داعی المعطوب بن کر اپنے وطن کو لے جاتے ہیں۔

شاید آپ کے دل میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ آخر وہ چالیس سالہ اصول کیا ہیں؟ جن

پردہ موت و تبلیغ کا دار و مدار ہے، وہ کہاں ہیں؟ اور انہیں کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے؟ اگر آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو کسی باخبر ہی سے معلوم کریں، اگر آپ براہ راست اس جماعت سے وابستہ افراد سے ملاقات کریں گے اور ان کے ساتھ رہنا آپ کو نصیب ہو جائے اور ان میں کے سچے والوں اور قدیم کارکنوں سے آپ کو قریب ہونے کا موقع ملے تو پھر ان چالیس اصولوں کو جاننے کے لئے کسی طرح کی مشقت اٹھانے کی ضرورت نہ ہوگی، ان کے اعمال و اقوال اور حرکات و سکنات ہی میں وہ اصول آپ کو نظر آئیں گے، میں ان اصولوں کو ایک مستقل کتاب میں ذکر کروں گا؛ لیکن اس موقع پر آپ کو ان سے محروم بھی نہ کروں گا۔ ذیل میں ان اصولوں کا خلاصہ درج کر رہا ہوں۔

اس جماعت کے بانیان نے سیرت رسول ﷺ اور سیرت صحابہؓ کا بڑی گہری سی مطالعہ کیا، صحابہؓ اور سلف صالحین کی عبادت و معاملات اور عادات و اخلاق میں غور و فکر کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ رسول ﷺ اور صحابہؓ کی زندگی درج ذیل ہوصاف سے خالی نہیں:

سچا یقین: جس کے نتیجہ میں اللہ پر توکل اور اللہ کے فضل و احسان پر کمال بھروسہ پیدا ہوتا ہے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ روزی اور ضروریات کی تکمیل کے لئے جو کچھ اسباب اختیار کئے جائیں۔

نیست کی درنگی: اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ نفس کی نگرانی اور اس کا سامنا کیا جاتا رہے اور زندگی میں اس کے رخ کو بدلی کر اللہ کی طرف پھیرا جائے، جب بھی نفس اللہ کے ذکر اس کے شکر اور حسن عبادت سے غافل ہو جائے، اسے خدا کی طرف پھیرا جاتا رہے تاکہ اسے مطلوب امن وطمینان حاصل ہو سکے جس کا ذکر اللہ نے سورہ انفاس کی اس آیت میں کیا ہے: ”اَلَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلُمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُنْفَعُونَ“ (ترجمہ) جو لوگ ایمان لائے اور اس میں ظلم کا شائبہ نہ رکھا، انہی کے لئے امن ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں، یعنی انہیں اللہ کے عذاب سے امن و سلامتی اور نجات حاصل ہوگی، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور امن و سلامتی کی نعمت میں انسان کیلئے

مہرِ پورِ سعادت ہے اور امنِ ایمان کے تابع ہے؛ بلکہ ایمان امن کا منبع اور سرچشمہ ہے۔  
(۲) ہر حال میں نبی ﷺ کی صحیح اقتداء اور پیروی کرنا، علاوہ ان باتوں کے جو نبی ﷺ کی خصوصیات میں سے ہیں۔

(۳) اس علم کا حاصل کرنا، جو اللہ تک پہنچانے والا ہے اور ایسے علم کا ان لوگوں پر خرچ کرنا، جو اس کی طلبِ موقوف رکھتے ہیں؛ اس لیے کہ سوائے عالم اور علم سمجھنے والے کے بغیر سارے لوگ ہلاکت میں ہیں۔

(۵) مساجد میں خشوع و خضوع اور توکل و انکساری کے ساتھ نماز ادا کرنا؛ اس لئے کہ صحابہؓ نمازِ پاچہ صحت کا بڑا اہتمام کرتے تھے، ان میں سے کوئی بھی بھلاحت سے پیچھے نہیں رہتا تھا، الا یہ کہ کوئی عذرِ راجح ہو اور یہ اہتمام خدا کے اس حکم کے پیشِ نظر تھا۔ (وَأَوْكُفُّوا نَسِيَ الزَّالِمِينَ)

(۶) سارے مسلمانوں کا اکرام کرنا اور ان کی ضروریات میں سخاوت اور خوش دلی کے ساتھ خرچ کرنا اس طور پر کہ وہ سوال کرنے پر مجبور نہ ہوں، اس کے ساتھ دوسروں کے پاس جو کچھ ہے اس سے استغناء اور بے رغبتی برتنا۔ امنِ الحقیق کے مطابق سخاوت کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ جو کچھ اپنے ہاتھ میں مال و دولت ہے، اس میں سخاوت کی جائے اور دوسروں پر خرچ کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ دوسروں کے پاس جو کچھ مال و دولت ہے، اس سے استغناء برتنا جائے، اس پر لالچ کی نگاہ نہ ڈالی جائے، جسے یہ دونوں قسم کی سخاوتیں حاصل ہوئیں، وہ سخاوت میں کامل ہوگا۔ اکرامِ مسلم میں یہ بھی شامل ہے کہ لوگوں کی عزت و آبرو اور ان کے مال کی حفاظت کی جائے اور ان کی پوشیدہ باتوں اور بری عادتوں کے پیچھے انہیں پریشان کرنے کے مقصد سے نہ پڑ جائے۔

(۷) حکمت و موعظت کے ساتھ امر بالعرف اور نہی عن المنکر اور ایسی معاملات میں صلحِ مفائی کا اہتمام۔

(۸) دعوت کو عام کرنے کے لئے اہلِ کرامہ میں لکھنا، اس میں لکھنے کے لئے اہلِ تبلیغ چار شرطیں ضروری قرار دیتے ہیں۔ (۱) جان کے ساتھ لکھنا (۲) مال کے ساتھ لکھنا (۳) حلال

اور مناسب وقت میں نکلنا (۳) اللہ کا محتاج بن کر نکلنا۔

جان کے ساتھ نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنی خود کی خوشی سے نکلے اور اخلاص کے ساتھ نکلے، صرف دوسروں کے لئے مال و اسباب فراہم کرنا کافی نہیں کہ وہ نکلے اور خود گھر میں بیٹھا رہے، آدمی کے خود نکلنے میں جو برکات و ثمرات ہیں انہیں وہی شخص ہانتا ہے جو عملاً نکلتا ہے۔ خواہشات نفسانیہ سے فرار اختیار کرتے ہوئے اللہ کی طرف ہجر رخ کرنا اور حلال مال کے ساتھ نکلنا عمل کو صحیح اور عند اللہ مقبول بناتا ہے؛ جیسا کہ قرآن و سنت کے قصص سے واضح ہے۔

حلال یا مناسب وقت سے مراد یہ کہ وہ ایسا وقت نہ ہو جس میں مسلمان کسی ایسے ضروری عمل کا مکلف ہو کہ جو بغیر مقام پر موجود رہے وجود میں نہ آ سکتا ہو یا کسی ایسے کام میں مشغول ہو جس کی مزوری اس نے پہلے سے لے رکھی ہو۔

اللہ تعالیٰ کا محتاج بن کر نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ نکلنے والا نکلنے کے مقصد کی تکمیل میں خدائی پر بھروسہ کرے، اپنے علم یا اپنی طاقت و قوت کے دھوکہ میں نہ آئے اور نہ ہی اپنے مال و جاہ کی طرف اس کی نظر جائے۔

اللہ کی راہ میں نکلنے کے دوران جماعت کے افراد چار چیزوں کو قائم کرتے ہیں: (۱) دعوت الی اللہ (۲) تعلیم و تعلم (۳) عبادت و ذکر (۴) خدمت مسلمان۔

اسی طرح چار باتوں کا التزام کرتے ہیں: (۱) امیر کی طاعت (۲) اجتماع غل (۳) مساجد کے آداب کی رعایت (۴) مبر و تحمل۔

نیز اللہ کی راہ میں چار باتوں سے خصوصیت کے ساتھ اجتناب کرتے ہیں: (۱) اشراف یعنی دوسروں کے پاس موجود مال یا سامان کی آرزو کرنا (۲) اشراف (۳) غیر اللہ سے سوال (۴) دوسروں کی چیز کا بغیر اجازت استعمال۔

اسی طرح چار چیزوں میں کمی کرتے ہیں: (۱) کھانا (۲) سوتا (۳) ذکر اللہ کے بغیر کلام (۴) قضائے حاجات۔

یہ یعنی جماعت اور اس کے اُصولوں کا منظم ساتھ ساتھ رہنا ہے۔



پر سبز گار بندوں کی عزت افزائی فرماتے ہیں اور ان اولیاء کا کرامتوں کو اختیار کرنا دین کی حقانیت کو ثابت کرنے یا مسلمانوں کی حاجت برآری کے لئے ہوتا ہے! جیسا کہ حضور ﷺ کے ہجرات کی شان بھی لکھی ہے اور بزرگانِ دین کو یہ کرامات نبی ﷺ کی اتباع کی برکت سے عطا حاصل ہوتے ہیں۔ میں نے تقریباً ایک ہزار ہجرتوں کے ایک کتاب میں جمع کئے ہیں، صحابہ، تابعین اور بعد کے صلحا و ائمہ کی کرامت کی تعداد تو بہت زیادہ ہے۔ (۱) شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب (۲) تحریر کرتے ہیں: ”میں اولیاء کی کرامتوں اور ان کے مکاشفات کا قائل ہوں۔“

علامہ صدیقی حسن خان قنوی (۳) لکھتے ہیں: اولیاء اللہ کی کرامات بھی ہیں، اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہیں اس کی عزت افزائی فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہیں اپنے فضل کے ساتھ خاص کر لیتے ہیں اور اللہ بڑے فضل والے ہیں، جو چیز رسول کے لئے ہجرت ہوتی ہے، اگر کسی امتی کے لئے ظاہر ہو تو وہی چیز کرامت ہو جاتی ہے۔

موصوف اپنی دوسری کتاب میں رقم ہیں:

اہل سنت والجماعت کا ایک اصول یہ ہے کہ اولیاء اللہ کی کرامات کی تصدیق کی جائے اور ان کے ہاتھ پر خلافت و عادات علوم و مکاشفات اور تصرفات کی قسم کی جو باتیں اللہ نے ظاہر فرمائی ہیں، ان کو تسلیم کیا جائے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر جو خرقہ عادت امور ظاہر فرمائے ہیں، ان کو صحیح تسلیم کیا جائے، چاہے ان کا تعلق علوم اور مکاشفات سے ہو یا تصرفات و شجرات سے۔ مثلاً سورہ کہف اور سورہ مریم وغیرہ میں ذکر کردہ کھجلی اُستوں کے سلطان اور اس شمس کے مکیبہ و تابعین اور کثرۃ صدیقوں کے بزرگانِ دین کے واقعات و کرامات کا ذکر ہے اور کرامات کا سلسلہ اس اُست میں قیامت تک باقی رہے گا۔ (۴) امام اعظم ابو حنیفہ کا ارشاد ہے: اولیاء کی کرامات حق ہیں۔ (۵)

عمر بن عبد العزیز بن مائع نقل کرتے ہیں کہ علامہ ابن حمدان نے فرمایا: بزرگوں کی کرامات صحیح ہیں، امام احمد نے کرامات کے انکار کرنے والوں پر نکیر فرمائی سالن کو گمراہ قرار دیا اور ایسے شخص کو مختلہ میں شمار فرمایا۔ (۶)

صوفیائے حنبلیہ

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں حنبلی مسلک کے چند اکابرین کا ذکر کر دیا جائے، جنہوں نے کوچہ سڑکی پر قدم رکھا اور تصوف کی سحر اور دنی و آلہ پائی میں زندگی بسر کی اور حضرات صوفیاء کی طرف سے اہلات بیعت و خرقہ خلافت اور اوراد و وظائف سے مشرف ہوئے۔

(۱) ابن عربی عبد القادر بن الوصالح جیلانی بغدادی: حافظ ابن عربی: حنبلی و قطرا ہیں: وہ سردار صوفیاء، امام زمانہ، جامع التلویق ۵/۲۴۷ ج ۱، مناقب محمد بن عبد الوہاب ۲۸۰/۵ ج ۱، انشراح الاغصان و التلویق ۵/۲۴۷ ج ۱، شرح مختصر تفسیر ابن کثیر ۲۴۷ ج ۱، شرح مختصر تفسیر ابن کثیر ۲۴۷ ج ۱۔

صاحب حالی و مقام اور اہل معرفت و کرامت تھے۔ شیخ موفق الدین ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے برابر کسی کی کراٹیں نہیں دیکھی۔ شوافع کے امام شیخ عزالدین ابن عبد السلام کا قول ہے کہ: اکابرین و اسلاف میں سے کسی کی کراٹیں تو اتار کے ساتھ مقبول نہیں ہیں، سوائے شیخ عبداللہ کے، ان کی کراٹیں تو اتار سے ثابت ہے۔ (۱)

(۲) ابو عمرو عثمان بن مرزوق بن حمید القرظی الخزاز: ان کے متعلق حافظ ابن رجب تحریر فرماتے ہیں: ہم میں مریدوں کی تربیت کا آپ کو بے نظیر ملکہ حاصل تھا، مصر کے اندر آپ مریدوں کی تعلیم و تربیت کی آخری منزل تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ اور ابوہریرہؓ نے ایک مرتبہ عرفات کے میدان میں شیخ عبدالقادر جیلانی سے ملاقات کی اور دونوں نے آپ کی طرف سے خرقہ حاصل کیا اور آپ کی روایات کا ایک حصہ سنا۔ (۳)

(۳) سعد بن عثمان بن مرزوق القرظی المصری البغدادی الخزاز: حافظ ابن رجب آپ کے بارے میں لکھتے ہیں: علامہ قاضی فرماتے ہیں کہ آپ تارک الدنیا اور اہل دولت و ثروت سے تھے۔ (۴)

(۴) عبداللہ ابو محمد الجبائی: حافظ ابن رجب لکھتے ہیں: آپ شیخ جیلانی کی خدمت میں ایک لمبی مدت تک رہے، وہ وہ لکھنؤ کی اور نسکی داکٹر تھے آپ کی طبیعت میں روحانی کمی، آپ کے احوال و کرامات کثرت سے ذکر کئے جاتے ہیں۔ (۵)

(۵) محمد بن احمد بن عبداللہ بن ابی الرجال البغوی: حافظ ابن رجب آپ کے متعلق رقمطراز ہیں: آپ نے شیخ جیلانی کے محاورہ بیعت و مرید شیخ عبداللہ الجبائی سے خرقہ خلافت حاصل کیا، آپ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ (۶)

(۶) احمد بن ابراہیم بن مسعود الحزامی: حافظ ابن رجب تحریر فرماتے ہیں: آپ زاہد و پرہیزگار صاحب معرفت ولی تھے، آپ کے والد صاحب کے امام تھے۔ شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہؒ بھی آپ کی تعظیم و تحکیم کرتے اور کہا کرتے تھے کہ دو چیز وقت ہیں، شیخ احمد بن ابراہیمؒ و ذات اور اوو و کائف و عبادات و تعظیف و مطالعہ اور ذکر و فکر میں مشغول رہے، ہر وقت مراقبہ اور اللہ تعالیٰ سے لعل و محبت کو بڑھانے کی کوشش و سیر ہے۔ (۷)

(۷) شیخ الاسلام موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن قدامہ: حافظ ابن رجب فرماتے ہیں: آپ شیخ عبدالقادر جیلانی کے پاس آپ کے مدرسہ میں کچھ دنوں تک قیام پذیر رہے۔ (۸)

(۸) ابو القاسم جنید بن محمد بن حبیب الخزاز القواریری البغدادی: حادث محاسنی اور اپنے ماموں سری سقطیؒ کی محبت کی بدولت آپ کو بڑی صفت شہرت حاصل ہوئی، تمہائی اور گوشہ نشینی کو اختیار کر لیا، جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپ

- کے اس پر مختلف علوم کا القاء فرمایا، احکامات، اصولیات کے طریقہ کار کے مطابق آپؐ نے امرِ حلی اور نہی تحریمی فرمائے۔ (۱) وہ صلی ابوالحسن بنی تھے ہیں۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے: تمہوں اور تمہانوں سے ہمیں تصوف نہیں ملا، بلکہ نفس کو ہموک کئے دنیا سے تعصبات کوڑ لیتے، اور محبوب و پسندیدہ چیزوں کو پھوڑ دیتے سے حاصل ہوا ہے۔ (۲)
- (۹) ابو یوسف مہروف بن فیر زون مشہور چرخی، آپؐ زہد اور دنیا سے نہ روکشی میں مشہور، معروف ہیں، سلطان آپؐ کو ہر وقت تھیرے رہتے اور اہل معرفت حصولِ برکت کے لیے آپؐ سے ملنے آتے تھے، آپؐ کو آپؐ کے دعوتِ بزرگ تھے بہت سی کراشیں آپؐ سے حقول ہے۔ (۱۰)
- (۱۰) ابو حاتم ابراہیم بن ہانی نیش پوری، آپؐ سے بڑے پرہیزگار اور فقر وفاقہ پر بہت سہم کرنے والے تھے۔ امام احمدؒ کا شمار ہے کہ آپؐ پر سے ملک میں کوئی ابدال ہے، تو وہ براہِ اسحاق نیش پوری ہیں۔ (۱۱)
- (۱) قاضی محمد بن عبد اللہ بن عمر بن ابو عاصم صوفی، شیخ سوادؒ کی سے آپؐ کو خیر و خلافت عطا ہوئی اور بے شمار افراد سے آپؐ نے سہ بیت نقل کی۔ (۱۲)
- (۱۲) قتیبہ دارعب صوفی عبد الوہاب بن ابوالقاسم، ہمدانی، حافظہ، بہت سمجھنے والے، کلامِ ربی آپؐ کے متعلق رقم قرآن ہیں، دمشق میں آپؐ نے سکونت اختیار کی اور خلافت علی زین العابدینؑ کی مگر بڑی۔ (۱۳)
- (۱۳) ابو عاصم بن یوسف اخواری، آپؐ مشہور صوفی اور تارک الدنیا بزرگ ہیں، قاضی حارثی میں گوشہ نشین رہے، آپؐ سے مریدین و متبعین کی بڑی تعداد تھی اور یہ قول اور قریوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ (۱۴)
- (۱۴) یحییٰ بن یونس، نصاریٰ مصری، ہزار ہا پر عہد القادریہ کی شہ گرو شیخ علی بن اور میں یعقوبی سے آپؐ نے حدیثِ نبویؐ و تفسیر و عمل کی، بن کی خدمت میں رہے، طلبہ کی تکمیل بھی انھیں سے کی اور شیخ موصوف علی سے آپؐ کو خلافت ملی۔ (۱۵)
- (۱۵) خیر محمد بن خضر بن محمد بن حمید خرائی، آپؐ کے والد ماجد اپنے زمانے کے اہلِ سن میں شمار کئے جاتے تھے، شیخ محمد بن عفر (فخر الدین) ذیلِ نیش اور صالح آدمی تھے، آپؐ کی کئی کراہات مشہور ہیں۔ (۱۶)
- (۱۶) محمود بن عثمان بن مکرم ہمدانی، حضرت شمس الدین القادر جیلانیؒ کی صحبت و بارگاہ سے آپؐ مشرف ہوئے اور شیخ علی کے راستہ کو اختیار کیا، آپؐ نے کئی سہ غنیمت اور کچھ بد سے برداشت کئے، آپؐ اپنی فطرت میں وعظ کیا کرتے تھے۔ (۱۷)

- (۱۷) محمد بن محالی بن محمد بن عبد اللہ اویسی: آپ اپنے زمانہ کے فقیر اور زاہد شخص تھے، دیانت و تقویٰ اور لوگوں کے سبب جہل سے اجتناب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی معرفت آپ کی ذات پر فہم ہو گئی، آپ ان ابدال میں سے ایک تھے، جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ زمین اور ہل زمین کی حفاظت فرماتے ہیں، مسجد کے ایک گوشے میں آپ پڑے رہتے تھے۔ (۱)
- (۱۸) ابو الخ یوسف بن عمر سرور قرظی: آپ ابدال میں سے تھے۔ (۲)
- (۱۹) ابو الحسن بن محمد بن احمد مشہور بہ ابن سمعون: آپ اشارات و تصورات کے علم کے اندر اپنے زمانے کے یگانے روزگار اور بے نظیر عالم تھے۔ (۳)
- (۲۰) ابو عمران: آپ صوفی متبع بزرگ تھے، امام احمدؒ سے آپ نے کچھ روایتیں نقل کیں۔ (۴)
- (۲۱) ابو یحییٰ یوسف بن حسین رازی: آپ مشائخ صوفیہ میں ہیں۔ (آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ امام احمد بن حنبلؒ سے درخواست کی کہ مجھے حدیث شریف سنائیے تو انھوں نے فرمایا: اے صوفی، تم حدیث میں کر کیا کرو گے؟ (۵)
- (۲۲) ابو عمر عثمان بن یحییٰ ہاشمی: آپ تارک الدنیا گوشت نشین بزرگوں میں سے تھے، مطلق سے دور گوشہ تنہائی میں کفن رہتے، غروب آفتاب کے وقت جب روزہ کے افطار کی مشغولیت کی وجہ سے تھوڑی دیر کے لئے ذکر چھوٹ جاتا تو آپ فرمایا کرتے کہ لگتا ہے میری جان نکل جائے گی۔ (۶)
- (۲۳) زاہد ابو یحییٰ عبد اللہ بردالی: حافظہ میں رجب فرماتے ہیں کہ: آپ جامع تصور کے ایک کمرے میں بچا پس منال بالکل یکسوئی اور تنہائی کے ساتھ مصروف عبادت رہے۔ (۷)
- (۲۴) قاری احمد بن علی: آپ صوفی اور مہذب تھے، آپ کی کنیت ابو الخطاب بغدادی ہے۔ (۸)
- (۲۵) عبد اللہ بن محمد الانصاری: آپ حافظ حدیث، صوفی، زور و اعجاز تھے، لوگ آپ کو شیخ الاسلام کے نام سے پکارتے، بڑے عابد، زاہد اور صاحبِ حال و مقام ہر اہل کرامت و اہل عبادہ و بزرگ تھے۔ (۹)
- (۲۶) علی بن عقیل بن محمد بغدادی: آپ فرمایا کرتے تھے کہ تصوف میں میرے شیخ ابو منصور ہیں، آپ اپنے شیخ کے زہد کی تعریف کرتے اور کہتے تھے کہ وہ اخلاق و عبادت میں اکابر صوفیہ کے نمونہ تھے۔ (۱۰)
- (۲۷) حسن بن مسلم بن حسن: آپ کو تفسیر ربیع بن عبد اللہ اور جلالی کا شرف صحبت حاصل ہے، صاحب کرامات، زاہد و عابد اور ابدال صوفیہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ (۱۱)

- (۲۸) حرب بن اسامہ کرمائی: قاضی اور محسن، فرماتے ہیں کہ: حرب بن اسامہ میں کچھ کرتے تھے کہ میں ایک زمانہ سے صوفی ہوں، انہیں کبھی سماع کی مجلس میں حاضر نہیں ہوا۔ (۱)
- (۲۹) محمد بن ابراہیم ابو الحسن تحریر کرتے ہیں کہ آپؑ نے حضرت باہونی کے نام سے مشہور ہیں۔ اور حضرت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان صاحب نے مجھ سے اپنی مجلس میں چھ مسائل دریافت کئے اور فرمایا اے صوفی! تم ان مسائل میں کچھ کہو۔ (۲)
- (۳۰) عبدالمعز بن ابی القاسم بصری: آپؑ نقیہ اور صوفی تھے۔۔۔ اپنی آخری عمر میں خانقاہ حمید طیبہ میں گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ (۳)
- (۳۱) نسی بن مسعود بن نسی: آپؑ صوفی تھے۔ علامہ ابن عیینہ اور علماء کی ایک جماعت آپؑ کی ہم راہ تھی۔ (۴)
- (۳۲) محمد بن عبد اللہ بغدادی: آپؑ محدث اور صوفی تھے۔ نام سیرور دینی سے علم تصوف حاصل کیا۔ (۵)
- (۳۳) ابو الفرج عبد الواحد بن محمد شیرازی: آپؑ کی کرامتیں مشہور و معروف ہیں۔۔۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپؑ نے حضرت خضر علیہ السلام سے نہ مرتبہ ملاقات کی۔ (۶)
- (۳۴) ابو عبد اللہ محمد بن مسلمہ صالحی: آپؑ متبحر عالم، متقی اور زاہد آدمی تھے۔۔۔ اپنے زمانے کے صلحاء اور متصف و عابد قاضیوں میں آپؑ شمار کئے جاتے تھے۔ آپؑ نے علامہ ابن تیمیہؒ کو حلاق اور اس جیسے مخالف مذہب مسائل میں فتویٰ دینے سے منع فرمایا تھا۔ (۷)
- (۳۵) برازورق: علی الدین ابو محمد عبد اللہ بن عبد اللہ: آپؑ بڑے زاہد و ولادت گذار، متقی اور متقا تھے۔ رات میں کبھی گھر سے نکل جاتے اور کبھی گھر ہی میں رات بسر فرماتے، آپؑ کبھی یمن ایسی مخصوص و متعین جگہ تشریف نہیں رکھتے تھے، جہاں لوگ آپؑ سے ملاقات کے لئے آتا تھا، بلکہ شہر سے باہر غیر آباد مسجدوں میں قیام کرتے، جہاں بن رات عبادت اور یاد الہی میں ہر تن مصروف رہتے۔ آپؑ عبادت و گریہ و زاری اور مراقبہ میں ہر وقت مشغول رہتے، اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرتے تھے، صاحب کلاف و کرامات ولی تھے۔ (۸)
- (۳۶) ابوالکیم بن ابی بکر بن عبد اللہ شونکی: قہرئی: ابن حمید لکھتے ہیں کہ آپؑ کا تعلق اشرفی صوفیاء سے تھا۔ (۹)
- (۳۷) ابوالکیم بن عبد الوہاب بغدادی شمس اللہ قہرئی: آپؑ نماز باجماعت اور احسان تصوف کے بڑے پابند تھے۔ (۱۰)
- (۳۸) احمد بن برانیم کنانی: قہرئی: شمس الدین سے آپؑ کو تلقین و سر کے ساتھ فرقہ خلافت: نیز اپنے ماسوں سے بھی آپؑ





پہنچے ہی سے اس کی خوشخبری دے رکھی تھی۔ (۱)

(۹۳) محمد بن عبد اللہ بن فیروز نجدی قم الاصفہانی: میدان تصوف میں آپ کا ایسا منسک و مشرب ہے۔ آپ شاکر و

شامل بزرگ تھے، مصر کے بعد سے مغرب تک ذکر و فتنل میں مصروف رہے۔ (۲)

(۹۵) محمد بن محمد سہاسی غنوی: عمال نامی گاؤں میں عارف باللہ احمد عسائی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے

سلوک کی تحصیل فرمائی تھی کہ اپنے مرشد کے انتقال کے بعد ان کے خیرہ مقرر ہوئے، آپ کی کئی کراشیں مشہور

ہیں۔ (۳)

(۹۶) محمد بن یحییٰ بن کمان دشتی: اپنے والد محترم اور کئی صوفیاء و کرام سے آپ نے طریقت کی تعلیم پائی۔ (۴)

(۹۷) محمد بن محمد مردانی: آپ ملک شام کے ممتاز اور مثالی صوفیاء میں تھے، جامعہ بن سلیمان سے آپ نے سلسلہ کاوریہ کی

تعلیم حاصل کی، اکابرین صوفیاء کے تعلیمات و معجزوں میں آپ کو ہمارے اور اجماعی شہرت حاصل تھی۔ (۵)

(۹۸) محمد بن محمد حمیری تہانی: آپ اپنے والد بزرگوار کی مانند جو صوفی اور نہایت نیک، بخت و صالح انسان تھے۔ (۶)

(۹۹) قیال عراقی: لائق ملاحظہ فرماتے ہیں کہ آپ بڑے زاہد اور صاحب معرفت بزرگ تھے۔ حافظ نے ایک رسالہ آپ کی

کرامتوں سے متعلق تصنیف فرمایا ہے، نیز کشف القبیل کے اور بے شمار واقعات آپ کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے۔ (۷)

(۱۰۰) جعفر بن محمد صندی: بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ابدال میں سے تھے۔ (۸)

غنی مشائخین اور محدثین کرامؒ کے کچھ کرامات، مقتصرات اور مکاشفات

بعض تحصیل مروج اور غلو پسند معشوقین نے اعتراض کیا ہے کہ حضرت شیخ الحدیث نے فضائل اعمال میں بزرگوں

کے کرامات نقل کر دیے ہیں؛ بلکہ ان حضرات نے فضائل اعمال کے بار میں کئی رسالے لکھ ڈالے۔ حضرت شیخ الحدیث پر

اعتراض کرتے ہوئے ان لوگوں نے جو حوانات قائم کئے ہیں: پہلے میں ان کو ذکر کروں گا، پھر اس کے ذیل میں اکابر حضرات

طالبانہ محدثین کرامؒ کے اقوال و ارشادات نقل کروں گا، جو اسی عنوان سے متعلق ہوں گے، اس سے میں یہ واضح کرنا چاہتا

ہوں کہ جن وجوہات سے لوگوں نے ہمارے مشائخ اور بزرگوں کو کرام اور بدعتی قرار دیا ہے، وہ باتیں ساداتہ طالبانہ و محدثین،

علم و حکام اور خود ان مگر اور بدعتی کہنے والے علانی، مشہور و لادعویٰ، عقلی حضرات کے معتقدان کی کتابوں میں اس سے زیادہ

تعداد میں موجود ہیں۔

ان ائمہ کرامؒ کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا امت و جہات کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان علماء کرامت پر بھی مگر اسی

۱۔ اہل الاولیاء ص ۱۰۸ ۲۔ حینا ۳/۱۷۷ ۳۔ حینا ۳/۱۷۷ ۴۔ حینا ۳/۱۷۷ ۵۔ حینا ۳/۱۷۷ ۶۔ حینا ۳/۱۷۷

۷۔ حینا ۳/۱۷۷ ۸۔ حینا ۳/۱۷۷ ۹۔ حینا ۳/۱۷۷ ۱۰۔ حینا ۳/۱۷۷ ۱۱۔ حینا ۳/۱۷۷ ۱۲۔ حینا ۳/۱۷۷

و بدعت کی الزام تراشیاں کر دے، یا آپ کی اس تفہیم اور تھلیل کی مہر کا نشانہ مخصوص طبقہ سے تعلق رکھنے والے چند نام افراد ہیں؟ اللہ کے فضل سے ہم اور ہمارے کاربر، اہل سنت والجماعت کے عقائد کو پوری قوت سے تھامے ہوئے ہیں اور تمام ادلیا و مالد کے لئے کشف و کرامات اور تصرفات کے قائل ہیں، اسی کے ساتھ اولیاء اللہ کے لئے ہر قسم کی کرامات کا انکار کرنے والے معتزلہ کے باطل عقیدہ سے اللہ کی جناب میں پناہ مانگتے ہیں، اس سے بدعت و بیزاری کا اعلان کر رہے ہیں اور بزرگ و برتریاری تعالیٰ کے حضور میں دعا گو ہیں کہ وہ اپنے فضل سے ہم سب کو اہل سنت والجماعت کے عقائد پر زندہ رکھے اور اسی پر موت دے۔ آمین

مسلمانوں میں رائج فقہی مذاہب پر اعتراض کرنے والا بدعتی اور اہل سنت سے خارج امام احمد بن حنبل کا ارشاد گرامی ہے کہ:

”یہ (تمام فقہی مذاہب) ان اہل علم و اسحاب ثقل اور اہل سنت کے مذاہب ہیں جو صحابہؓ کے زمانے سے آج تک سنت کی پیادوں کو سنبھالنے سے پکڑنے والے، حدیث و سنت میں معروف اور اس راستہ میں مسلمانوں کے معتقد اور رہنما ہیں۔ میں نے حجاز و شام اور دوسرے شہروں کے جتنے علماء کا زمانہ پایا، ان تمام کو ان مذاہب کا پیروکار دیکھا، میں جس نے ان میں سے کسی بھی مذہب کی مخالفت کی، یا اس پر اعتراض کیا، یا اس کے قائل پر عیب لگایا وہ بدعتی اور اہل سنت والجماعت سے خارج ہے، وہ سنت کے طریقہ سے ہٹ گیا اور حق کی راہ سے ہٹ گیا۔۔۔۔۔ اور جو شخص نہ تقلید کو نہ اتنا کہتا ہے اور نہ اپنے دین کے معاملہ میں کسی کی تقلید کرتا ہے، تو اللہ و رسول ﷺ کی نظر میں یہ ایک فاش شخص کا قول ہے، جو سن و آثار کو خود و علم حدیث کو بے کار کر دینا چاہتا ہے۔“ (۱)

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہابؒ تحریر فرماتے ہیں:

”اللہ کا شکر ہے کہ میں سنت کی اتباع کرنے والا ہوں، بدعت، بیزاد کرنے والا نہیں، میرا عقیدہ وہ مذہب جس پر میں اللہ تعالیٰ کا پیرو منظور و ممنون ہوں، اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے، جس پر ائمہ اربعہ اور ان جیسے علماء اہل سنت و ائمہ مسلمین اور قیامت تک آنے والے ان کے تبعین اور مقلدین قائم و دائم ہیں۔ (۲) آگے لکھتے ہیں: اللہ کا شکر ہے کہ ہم

مطیع سنت ہیں، موجود بدعت نہیں، امام احمد بن حنبلؒ کے مسلک پر کاربند ہیں۔ (۱) حریح  
 محمد بن فرجات ہیں: دارالمدح و البیام امام احمد بن حنبلؒ کا مسلک ہے، جو اس ملت کے امام ہیں۔  
 ہم چاروں (فقہی) مذاہب کے مقلد ہیں پر کوئی اختلاف نہیں کرتے، جبکہ وہ کتاب و  
 سنت، اجماع و جمہور کے قول کے مخالف نہ ہوں۔ (۲)

محمد بن عبد الوہابؒ کے صاحبزادہ شہید اللہ اپنے والد محترم محمد بن عبد الوہابؒ کے دعوے و اس کی بنیادیں باتوں کی  
 وضاحت کرتے ہوئے پائین لکھا کہ قطرات ہیں:

”ہم ان کو باخبر کرتے اور بتاتے دیتے ہیں کہ ہمارا وہ عقیدہ جس پر ہم اللہ کے شکر گزار  
 ہیں، اصول دین میں اہل سنت والجماعت اور اسلاف اُمت کا مذہب ہے اور فروغی  
 مسائل میں ہم امام احمدؒ کے مذہب پر عامل ہیں، اللہ اور نبیؐ کی تعلیم کے نوالے پر کوئی طعن  
 نہیں کرتے اور ہم نہ مرتبہ اجتہاد کے حقدار ہیں، نہ اس کے دعویدار ہیں۔“ (۳)

حضرات صوفیاء کے ساتھ امام احمدؒ کے تعلقات  
 ابو محمد بن حنیف تحریر فرماتے ہیں کہ:

”اُمّ محمد صوفیہ و کرام کا بواغ و ازواج و کرام سے اُمران سے عزت و احترام کے ساتھ  
 پیش آتے تھے۔ ایک مرتبہ آپؒ سے عرض کیا گیا کہ یہ صوفی لوگ مسجدوں میں بیٹھتے ہوئے  
 ہیں تو آپؒ نے فرمایا: علم نے ان کو نمایا ہے۔“ (۴)

حضرات صوفیاء کے سامع سے امام احمدؒ کی موافقت

امام احمدؒ کے صاحبزادہ نقل کرتے ہیں کہ امام احمدؒ کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ یہ صوفی حضرات علم حاصل کے بغیر  
 دیکھ کے نام پر مساجد میں چڑے رہتے ہیں تو میں نے آپؒ کو یہ جواب دیتے ہوئے سنا کہ:

”علم ہی نے ان کو مساجد میں لایا، جہاں مفسدین نے پھر کہا، ان کی باتیں اور حوصلے  
 بہت ہوتے جیسا تو آپؒ نے جواب دیا: جس کے اندر توکل کی صفت ہو میرے علم میں  
 اس سے بڑھ کر عقلی قدر کوئی دوسرا نہیں ہے، اس نے پھر عرض کیا، مگر یہ لوگ سامع من  
 نہیں تو کھڑے ہو کر قص شروء کر دیں، آپؒ نے فرمایا: ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو کہ وہ

اپنے رب تعالیٰ سے خوشی حاصل کرتے ہیں۔ (۱)

## مقامات تصوف میں امام احمد بن حنبلؒ کا مقام عظیم

علامہ قشیریؒ حضرت جلال خواںؒ سے اپنی سند سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بنی اسرائیل کے میدانِ تیرہ میں جلی رہا تھا کہ ایک شخص نے مجھ پر اپنا ہاتھ رکھا، مجھے اس سے تعجب ہوا، پھر میرے دل میں یہ بات آئی کہ یہ حضرت خضرؑ ہیں۔

میں نے ان سے کہا: اللہ کے واسطے بتائیے کہ آپ کون ہیں؟

انھوں نے بتایا: تمہارا بھائی خضر (۱۵۷۹) ہو گا۔

میں نے عرض کیا: میں آپ (۱۵۷۹) سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

فرمایا: جو پوچھنا اور پوچھو۔

میں نے پوچھا: امام شافعیؒ کے بارے میں آپ (۱۵۷۹) کا کیا خیال ہے؟

حضرت خضرؑ نے فرمایا: وہ کذاب (کولیا) اللہ کا ایک طبقہ (میں سے ہیں)۔

میں نے پھر دریافت کیا: امام احمدؒ کے حلقے آپ (۱۵۷۹) کی کیا رائے ہے؟

آپؑ نے جواب دیا: وہ صوفیوں کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ (۲)

ابوالخیرؒ نے ”علیہ الاولیہ“ میں یہ واقعہ مختلف الفاظ کے ساتھ کئی سندوں سے منقول ہے۔ (۳)

## امام اعظمؒ کی یاد پر امام احمدؒ کا گریہ اور آپ کے لیے رحمت کی دعاء

خطیب بغدادیؒ اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ اسماعیل بن سالم بغدادی نے فرمایا:

”امام ابو حنیفہؒ کو منصب قضاء قبول نہ کرنے پر کوڑے مارے گئے، مگر پھر بھی آپ نے

قبول نہیں فرمایا۔ امام احمدؒ نے بھی جب کوڑوں کی سزا برداشت کی، تو اس کے بعد جب اس

واقعہ کو یاد کرتے تو روتے پڑتے اور امام صاحبؒ کے لئے دعائے رحمت کرتے۔“ (۴)

## امام احمد بن حنبلؒ کی نظر میں ذکر و شغل کی اہمیت

آپؒ کا ارشاد ہے:

”تیس شخص کا ذکر اور ان کا معمول تھا، پھر اس نے وہ دعوتیں ختم کر دیں جو مجھے اس بات کا  
اندیشہ ہے کہ ہمیں اس سے بدعت کی لذت نہ چھین لی جائے“ (۱)  
ابراہیم عربی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:  
”اگر تم اللہ سے اس بات کے خواہشمند ہو کہ وہ تم کو ہماری پسندیدہ سنت پر رخصت کر دے،  
تو تم اللہ کی محبوب چیزوں پر تائب رہو۔“

### حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی فضیلت و بزرگی

عاصم بن یحییٰ بن اسماعیلؒ نے تذکرہ میں اپنی سند کے ساتھ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت یحییٰ نے بیان فرمایا کہ میں  
حضرت علیؓ کی تلمیذ بنی کہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ، حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نے اسلام کی ایسی خدمت نہیں کی، جیسی احمد بن حنبلؒ  
نے کی ہے، کیونکہ امام احمدؒ کا نہ کوئی دوست تھا، نہ کوئی دشمن (۲)

### ماسون رشید کی موت — امام احمدؒ کی دعا اور مرغی کے مطابق

عاصم بن یحییٰ صاحب نے امام احمدؒ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ جب ہم مقام ”الذہل“ پہنچے، پھر آدھی  
رات کو وہاں سے کوچ کرنے لگے، تو شہر کا دروازہ ہمارے لیے کھول دیا گیا، اس وقت ایک آدمی اندر داخل ہوا اور کہنے لگا:  
”خوشخبری ہو کہ ماسون کا انتقال ہو گیا، میرے والد صاحب کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ میری نگاہ اس پر نہ  
پڑے، احمد بن ابراہیم یوشجیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ کی زبان سے یہ الفاظ سنے کہ: میں نے دو دعاؤں کی قبولیت کا  
شاہدہ کیا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ میں اور ماسون ایک جگہ جمع نہ ہوں، میں نے دوبارہ ماسون کو نہیں دیکھا۔  
”یٰٰذا مدین“ میں اس کا انتقال ہو گیا۔ (۳)

### وفات کے بعد امام احمدؒ سے کرامات کا ظہور

علامہ وہب بن احمدؒ کی صاحبزادی فاطمہ سے نقل کرتے ہیں کہ:  
”ایک مرتبہ میرے بھائی کے گھر میں آگ لگ گئی، ایک دو شیرہ وے ان کا فلاح ہوا تھا،  
مسیر انساواو نے انھیں بہت ساسا سانا دیا، فقہاء میں کی ناکست تقریباً چار ہزار روپے تھی،

جس کو آگ نے جلا کر خاکستر کر دیا۔ صالح کہنے لگے: سہان کے چلے جانا کا مجھے غم نہیں  
سوائے ابا جاننا کے کپڑے کے جس میں وہ نماز پڑھتے تھے وہ میں اس سے برکت حاصل  
کرنا اور اس میں نماز پڑھنا تھا۔ ظالمہ فرماتی ہیں کہ: آگ بھی اور لوگ گھر میں داخل  
ہوئے، تو انھوں نے تخت پر اس پیرے کو پایا، آگ اس کے اطراف کی تمام چیزوں کو کھٹا  
گئی، مگر وہ کپڑا محفوظ تھا۔“ (۱۶)

علامہ ابن الجوزی فرماتے ہیں:

”مجھے خبر ملی ہے کہ محسنی القضاۃ یعنی بن حسین زینبی نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ ان  
کے گھر میں آگ بھڑک اٹھی اور سارا سامان اس کی ذرہ ہو گیا، مگر ایک کتب بچ گئی، جس  
میں امام احمد کے ہاتھ کی لکھی ہوئی عبارت تھی۔ بغداد میں ۵۵۳ھ میں جب سیلاب آیا تو  
اس میں میری تمام کتابیں بہہ گئیں، صرف ایک جلد رہ گئی، جس میں امام احمد کے لکھے  
ہوئے دو ورق تھے۔ علامہ: بھی فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ بھی زبان زد لوگ تھیں ہے کہ ۲۰ھ  
میں جب بغداد میں سیلاب آیا تو امام احمد کا مشبرہ بھی اس کی زد میں آ گیا تھا اور پلیر میں  
آیت ہاتھ پانی بلند ہو گیا تھا۔ پھر پانی ٹھہر گیا، لیکن امام احمد کی قبر کے اطراف جو حیر بھی  
ہوئی تھی، اس کا گرد و غبار بھی جوں کا توں باقی تھا، یہ بھی ایک جڑی کرامت ہے۔“ (۱۷)

امام احمد کے شاگرد رشید علی بن موفیٰ کی موت کی تمنا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بات چیت

علامہ ابوالحسن نوینی سند سے نقل کرتے ہیں کہ عباس بن یوسف نے فرمایا:

”مجھ سے علی بن موفیٰ نے بیان کیا کہ ایک شب میں مسجد حرام میں تھا، میں نے دعا کی:  
اے میرے آقا! آپ مجھے کب تک لوٹائے رہیں گے اور کتنا تھا کٹیں گے؟ اچھے پاس  
بلا کر راحت کا سامان فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: علی بن موفیٰ! اگر تم ایک گھر تعمیر  
کر دو، تو اس میں کیسے شخص کو بلاؤ گے، جس سے تم محبت کرتے ہو، اسے یا جس کو ناپسند  
کرتے ہو، اسے، میں نے عرض کیا: نہیں اے پروردگار! جس سے محبت کرتا ہوں اس کو

بلاؤں کا، تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: اے علی! ہم نے بھی تم کو ہمارے گھر آنے کی دعوت دی ہے۔“ (۱)

## لذتِ عالی کا گرامی نامہ علی بن موفیٰ کے نام

آپ کا بیان ہے کہ ایک دن میں اذان دینے کی نیت سے نکلا، بارگاہِ کاکلرا مجھے ملا، میں نے اس کو اپنی آستین میں بٹھایا، پھر لاہور واکسٹا گئی، نمازِ ادا کی، نماز کے بعد میں نے اس پر پی کوڑھا تو اس میں تحریر تھا:

”شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے، تم جعفر دقائد کا خریف کرتے ہو! وہ لاکھوں میں تم کو پالنے والا ہوں۔“ (۲)

## حضرت معروف کرختی کی آستین سے ابو جعفر عابد طوسی کا پھل حاصل کرنا

سید بن عثمان کہتے ہیں کہ ہم ایک دن محمد بن منصور غوی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، محدثین اور زہدوں کی بھی ایک جماعت حاضر خدمت تھی، وہاں جعفرات کا دن تھا، میں نے سنا کہ محمد بن منصور کہہ رہے ہیں کہ:

”ایک دن میں روزہ تھا، میں نے ارادہ کیا کہ میں صرف ظہال چیزیں کھاؤں گا۔ ایک دن گزرا گیا اور میں نے کچھ نہیں کھیا، یہاں تک کہ دوسرے تیسرے اور چوتھے دن بھی مجھے موسمِ وصال دکھنا پڑا، چوتھے دن افطار کے وقت میں نے کہا: آج میں ایسے آدمی کے پاس افطار کروں گا، جس کو اللہ تعالیٰ پاکیزہ غذا عطا فرماتے ہیں! چنانچہ میں معروف کرختی کی خدمت میں چلا گیا اور ان کو سلام کیا، جب انھوں نے مطلب کی نماز ادا کی اور میرے اور ایک دوسرے شخص کے علاوہ تمام لوگ آپ سے رخصت ہو گئے، تو آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے طوسی! میں نے عرض کیا: میں حاضر ہوں! فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ جاؤ اور رخت کا کھانا تناول کرلو۔ میں نے عرض کیا: میرے ساتھ کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے۔ آپ خاموش ہو گئے، تھوڑی دیر بعد پھر یہی فرمایا: میں نے یہی جواب دیا۔ تیسری مرتبہ پھر یہی: میں نے بھروئی جواب دیا، تو آپ تھوڑی دیر خاموش بیٹھے، پھر مجھے حکم دیا:

میرے قریب آؤ۔ میں بے شکل آگے بڑھا۔ شدت ضعف سے میرے قدم نہیں اٹھ رہے تھے اور بائیں جانب جا کر بیٹھ گیا۔ آپ نے میرا پایاں ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنے بائیں ہاتھ کی آستین میں داخل کیا، اس کے اندر دانتوں سے کاٹا ہوا پھل ملا، جب میں نے اسے کھایا تو اس میں ہر قسم کے کھانے کا مزد مجھے محسوس ہوا، اس کو کھانے کے بعد مجھے پانی پینے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔“

سعید بتے ہیں کہ حاضرین میں سے کسی شخص نے پوچھا اے ابو جعفر! کیا یہ واقعہ آپ کے ساتھ پیش آیا تو فرما۔  
 ”بلکہ مزید تم کو یہ بھی بتا دوں کہ اس کے بعد میں نے جب بھی کوئی میٹھی یا کھاری چیز کھائی، اس میں اس پھل کا مزہ پایا۔“ (۱)

## کنویں میں ایک ہاتھ غیبی کا ایک بزرگ کوندادینا

ابو عبد محمد بن ابیہاجیم صوفی بیان کرتے ہیں کہ:

”میں ایک مرتبہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے سفر میں نکلا، ایک رات میں جلدی جلدی چلا جا رہا تھا، نیند سے میری آنکھیں پونہل تھیں کہ چانک ایک کنویں میں گر گیا، اتناں بہت محو تھا، اس کی سڑیاں بہت دپر تھیں، جس کی وجہ سے نکل نہ سکا اور اسی میں بیٹھ گیا، اسی دوران کنویں کی منڈیر پر دو آدمی آکر ٹھہرے ان میں سے ایک دوسرے سے کہنے لگا: کیا ہم اس کنویں کو راہ گیروں اور مسافروں کے راستہ میں ای طرح چھوڑ کر گھر جائیں؟ دوسرے نے کہا: پھر ہم کیا کریں؟ پہلا شخص بولا: ہم اس کو کسی چیز سے ڈھانپ دیں گے، چنانچہ وہ دونوں کنویں کو ڈھانچے لگے، میرے دل میں خیال آیا کہ پکاروں تب ہی آؤں گی، آئی! ہم پر توکل کرتا ہے اور ہماری طرف سے آئی ہوئی مصیبت کی شکایت دوسروں سے کرتا ہے، میں چپ ہو گیا اور وہ دونوں اتناں ڈھانچے کر آگے چلے گئے، میرے نفس نے مجھ سے کہا: اس ہاتھ غیبی کی وجہ سے نفسانی جمع سے تم بچ گئے؛ لیکن میں کنویں میں بالکل قید ہو گیا تھا، اسی حالت میں ایک دن اور ایک رات گزر گئی، جب دوسرا دن ہوا تو کسی شے

نے جو مجھے نہیں کھائی دی، آؤ زلی: مجھے مضبوطی سے پکڑ لے، میں نے اپنے ہاتھ پھیلائے، تو کسی کھردری چیز پر پڑے، میں نے اس کو پکڑ لیا، وہ مجھے لے کر اڑ پڑی اور انہوں نے باہر مجھے دکھ دیا۔ میں نے جڑ زمین کی طرف نگاہ دوڑائی، تو وہ درندہ تھا، اس کو دیکھ کر میرے دل میں خوف پیدا ہوا، تو کسی بائف لہجے نے کہا: اے بوجڑہ معصیت کے ذریعہ ہم نے تجھے معصیت سے نکالا اور ایک ٹوٹا کچھڑ کے زریعہ سے دوسری ٹوٹا کچھڑ سے نجات دی۔“ (۱)

### ابوالفتح قواسم حنبلیؒ کی بددعا سے چوبیا کی موت

ابو زہر نقل کرتے ہیں کہ ایک روز شاہ حضرت قواسمؒ کے پاس تھا، آپؒ نے اپنی کتاب میں سے ایک جند کھائی، اس کے چند اوراق کو چوبیا نے کھڑ دیا تھا۔ آپؒ نے افسہ سے اس چوبیا کے حق میں بددعا کی، تب ہی جھپٹ سے ایک چوبیا گر گئی اور تڑپ تڑپ کر مر گئی۔ (۲)

### ایک حور کا سر سیسختی کا پیالہ پھوڑ دینا

علامہ ابن الجوزیؒ تحریر کرتے ہیں کہ جب بددعا کی گئی تو فرمایا:

”میں ایک دن حضرت سر سیسختیؒ کے پاس گیا، وہ بیٹھ رہا ہے تھے وہ آپؒ کے سامنے ایک ٹوٹا ہوا پیالہ تھا، میں آپؒ کے قریب بیٹھ گیا، جب آپؒ کو کچھ اطمینان ہوا تو میں نے عرض کیا: آپؒ کو وجہ سے روز ہے ہیں؟ فرمایا: میں روزہ سے تھا، میری بیٹی ایک پیالہ پانی لائی، جس کو میں نے یہاں اٹکا دیا، بیٹی نے کہا یہ پانی شہد ہو جائے گا، آپ اس سے انکار کر لیجئے۔ اس اثنا میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے دیکھا کہ ایک بڑکی اس دروازہ سے میرے پاس آئی، اس کے جسم پر چاندنی کی قمیص تھی، لار میر میں ایسے خوبصورت جوئے تھے کہ اس سے پہلے میں نے کبھی نہ دیکھے جو بڑکی کے سر میں نہیں دیکھے۔ میں نے اس سے دریافت کیا: تو کس کی باندی ہے؟ اس نے جواب دیا: جو لوگ پیالوں میں پانی

ٹھٹھا نہیں کیا کرتے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنا ہاتھ پیالہ کی طرف بڑھایا اور اس کو زمین پر پھینک دیا۔ یہ وہی پیالہ ہے، پھر میری آنکھ کھل گئی۔ حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں ایک مدت تک میں جب بھی آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوتا، آپؑ کے سامنے وہ ٹوٹا ہوا پیالہ پڑا ہوتا۔ اس پر منی جھپٹتی تھی، مگر آپؑ نے اس کو نہیں اٹھایا۔“ (۱)

## مرحومین اور آثارِ صالحہ کا وسیلہ لینا

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہابؒ تحریر کرتے ہیں:

”دوہیں مسئلہ: علماء اسلام کا قول ہے کہ دعائے استغناء میں نیکو کاروں کا وسیلہ اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں اور امام احمدؒ فرماتے ہیں: صرف نیچ کا وسیلہ لینا چاہیے، اسی کے ساتھ ان علماء نے مراحت کے ساتھ یہ بھی کہا کہ کسی بھی مخلوق سے مدد طلب کرنا درست نہیں؛ لہذا (مدد طلب کرنے اور وسیلہ لینے کے درمیان) فرق بالکل واضح ہے اور ہم جو مسئلہ بیان کر رہے ہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں، بعض صالحین تو سب کو جائز قرار دیتے ہیں، تو یہ ایک فقہی مسئلہ ہے، اگرچہ ہمارے نزدیک صحیح قول جمہور کا ہے کہ توسل مکروہ ہے، مگر وسیلہ لینے والوں کو ہم غلط بھی نہیں کہتے؛ کیونکہ اجتہادی مسائل میں انکار و اعتراض کی گنجائش نہیں ہے۔“ (۲)

حضرت ابو بکر بن صدوقؒ فرماتے ہیں کہ:

”ایک مرتبہ امام احمد بن حنبلؒ کے سامنے عثمان بن سلیم کا ان کے غلیل (الردایت ہونے کا) اور ان کی بعض مخالف جمہور باتوں کا تذکرہ کیا گیا تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: مقبول ایسے شخص ہیں کہ ان کی حدیثوں کے ذریعہ شفا طلب کی جاتی ہے اور ان کے ذکر سے ہارش مانگی جاتی ہے۔“ (۳)

## مرحومین کا وسیلہ

حافظ ابو الریح بن سالمؒ بیان کرتے ہیں کہ:

”ابو محمد بن عبید اللہ کے انتقال کے وقت مصر میں قحط پڑا ہوا تھا، جب قبر کے کنارے آپؑ کو رکھ دیا گیا تو دفن کے لئے آئے ہوئے لوگوں نے آپؑ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی، اس رات ایسی دھواں دار بارش ہوئی کہ لوگ ہفتہ بھر کچڑ میں چل کر آپؑ کی قبر تک آئے تھے۔ (۱)“

آپؑ سے یہ واقعہ بھی منقول ہے کہ:

”شیخ الاسلام ابو محمد حجریؒ کی وفات کے وقت قحط تھا، جب آپؑ کا جنازہ زمین پر رکھا گیا، تو شرکائے جنازہ نے آپؑ کے وسیلے سے پانی مانگا، اس کے بعد خوب بارش ہوئی اور ایک ہفتہ تک لوگ کچڑ سے گزرتے ہوئے آپؑ کی قبر کی زیارت کے لئے آئے تھے۔“ (۲)

شیخ بن فرطونؒ فرماتے ہیں کہ:

”ہمارے شیخ محمد بن حسن بن غاز بیان کرتے ہیں کہ: میری ایک بچا زاد بہن تھیں جو بڑی نیک شریف خاتون تھیں اور عرصے سے مرض استعاذہ کا شکار تھیں، انھوں نے (بہن نے) بتایا کہ جب ابن عبید اللہ کے انتقال کی خبر ملی، تو مجھے ان کی نماز جنازہ کی ادائیگی سے محرومی بڑی گراں گذری، میں نے دعا کی: اے اللہ! ابن عبید اللہ اگر آپؑ کے دوستوں میں سے ہیں، تو میرے خون کو رد کر دیجئے، تاکہ میں ان پر نماز جنازہ پڑھ لوں، اسی وقت میرا خون ٹک گیا اور پھر وہ بارہ مجھے اس کی شکایت نہیں ہوئی۔“

علامہ خطیب بغدادیؒ نے اپنی سند کے ساتھ حنابلہ کے نام ابو یعلیٰ خلّالؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

”مجھے جب بھی کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو میں موسیٰ بن جعفر کا قلم کے ردغہ پر حاضر ہوتا اور ان کے وسیلے سے دعا کرتا تو اللہ میرے مقصد میں آسانی پیدا فرما دیتے۔“ (۳)

**مرحومین کے وسیلے سے پانی کی دعا کرنا**

خطیبؒ اپنی سند سے نقل کرتے ہیں کہ اسماعیل بن حسین مصریؒ نے فرمایا کہ:

”ابو محمد حمزہ بن قاسم بن عبد العزیزؒ نے پانی کی دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ: اے اللہ! عمر بن خطابؓ نے حضرت عباسؓ کے بڑھاپے کا واسطہ دے کر تجھ سے پانی مانگا،

تو نے پانی برسا یا، میں بھی انھیں کا واسطہ دے کر بارش کی درخواست کرتا ہوں یہ تمہہ کراپ  
چادر پلٹ رہے تھے کہ بارش شروع ہوگئی، حالانکہ آپ ابھی منبر پر ہی تھے۔ (۱)

## عشراری کے بیٹے (وِس سالہ لڑکے) کے وسیلہ سے پانی کی دعاء

ابو محسن بن طہورؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے گاؤں کے رہنے والے ایک شخص نے ذکر کیا کہ:  
”جب ہم دیہات کے لوگ غلہ سے دوچار ہوئے، تو عشراری کے بیٹے کے وسیلہ سے  
بارش کی دعاء مانگتے، تو بارش ہو جاتی۔ (۲)

## امام بخاریؒ کے وسیلہ سے دعاء استسقاء

علامہ ذہبیؒ امام بخاریؒ کے تذکرہ میں ابوعلی حسائیؒ کے واسطے سے نقل کرتے ہیں کہ:

”۱۹۳ھ میں، ہوا لٹا، صربین حسین سکتی سرقندنی ہمارے پاس تشریف لائے۔ انھوں نے  
بتایا کہ ہمارے پاس سرقند میں ایک سال قحط ہوا، لوگوں نے کئی مرتبہ بارش کی دعاء کی مگر  
بارش نہیں ہوئی، ایک نیک آدمی نے نیک دن سرقند کے قاضی کے پاس جا کر اس سے کہا:  
میری ایک رائے ہے، جو آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں، قاضی کے دریافت کرنے پر  
اس نے بتایا کہ آپ لوگوں کو لے کر امام بخاریؒ کی قبر کی طرف جائیں، جو ”خرنگ“ میں  
ہے اور آپ کے وسیلہ سے دعاء کریں شاید اللہ بارش برسا دیں، یہ سن کر قاضی نے کہا: کیا  
حق اتنی راستہ ہے۔ قاضی صاحب لوگوں کو ساتھ لے کر بارش کی دعاء کے لئے نکلے،  
لوگوں نے امام بخاریؒ کی حرار کے پاس آہ دوڑی کی اور امام بخاریؒ کے وسیلہ سے دعاء  
کی، اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ایسی زبردست بارش برسائی کہ لوگ تقریباً سات روز تک  
”خرنگ“ میں مس رُک گئے کوئی بھی سرقند نہیں جاسکا: جبکہ ”خرنگ“ اور سرقند کے درمیان  
صرف تین میل کا فاصلہ ہے۔“ (۳)

## نبی کریم ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت

علامہ ذہبیؒ، امام حمادؒ کے شاگرد ابو بکر بن علی عقیؒ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:



نبی کریم ﷺ کے روزہ مبارک سے استعانت

اسامیل بن یحزوب بھی فرماتے ہیں کہ:

”ہمیں المنکدر پہنچے شاگردوں کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے، کبھی ان پر سکتہ طاری ہو جاتا تو اسی حالت میں فوراً کھڑے ہو جاتے اور رسالت مآب ﷺ کی قبر اطہر پر جا کر اپنا رخسار رکھتے، پھر واپس آ جاتے اس عمل پر آپؐ کو کھانسی کی گئی؛ مگر آپؐ فرماتے کہ جب مجھے باطنی خطرات کا احساس ہوتا ہے تو میں روزہ نبوی ﷺ سے درخواست کرتا ہوں۔“ (۱)

آقائے نامدار ﷺ کی قبر اطہر سے آواز آئی

قریش کے ایک شخص ابراہیم سے منقول ہے کہ ان کے خاندان کی ایک خاتون بڑی عبادت گزار تھیں، ہمیشہ دن کو روزہ رکھتیں رات بھر نماز میں مشغول رہتیں، لباس عورت کے پاس ایک درویش سلطان لہجن آیا اور کہنے لگا: کب تک تم اپنے جسم و زوج کو عذاب میں مبتلا رکھو گی، اگر تم اپنی نماز روزہ میں کچھ کمی کرو، تو اس سے تم کو اعمال پر مدد ملے گی۔ وہ خاتون کہتی ہیں کہ: وہ برابر میرے دل میں دھوسے ڈال رہا، یہاں تک کہ میرا صدمہ میں کمی کرنے کا ارادہ ہو گیا، پھر میں نے حضور ﷺ کی قبر اطہر کا وسیلہ لیتی ہوئی مغرب و عشاء کے درمیان وقت میں مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی۔ حمد و صلوة کے بعد دل میں آنے والے شیطانی خیالات کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا و استغفار کرنے لگی کہ شیطان کے مکر پر اس کے دوسروں کو دھوکہ دے، اسی درمیان مقبرہ رسول اللہ ﷺ کے ایک گوشہ سے میں نے یہ آواز سنی: ”إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا، إِنَّمَا يَدْعُو حُزْنَهُ، لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ“ یہ آواز سن کر میں سر اسید اور خوفزدہ ہو کر لوٹ آئی، اس رات کے بعد پھر دوبارہ میرے دل میں یہ دھوسے پیدا نہیں ہوئے۔ (۲)

نبی اکرم ﷺ سے مدد کی درخواست

ابوبکر بن ابی وقاص سے منقول ہے کہ ابن عمرؓ کی تعیین کرتے تھے:

میں، محدث طبرانی اور ابی اسحاق بنیوں مدینہ طیبہ میں تھے، جب عشاء کا وقت ہوا تو میں نے قبر مبارک کے پاس جا کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھ کو، طبرانی نے مجھ سے

فرمایا: بیٹھ جاؤ یا تو کھانا آئے گا، یا تو موت آئے گی۔ میں اور ابو اسحاق اٹھ کر باب طوی کے پاس آئے، جب اسے کھانا تو ایک شخص کھڑا تھا، اس کے ساتھ دو غلام کی چیزوں سے بھری ہوئی دو کرسیاں ہاتھ میں لئے کھڑے تھے۔ اس شخص نے کہا: رسول پاک ﷺ کے دربار میں تم نے میری شکایت کی ہے، میں نے خواب میں آگاہ کی زیارت کی، آپ ﷺ نے مجھے علم دیا کہ تم لوگوں کی خدمت میں کوئی چیز پیش کروں۔“ (۱)

**حضور اکرم ﷺ کے آثار سے برکت حاصل کرنا پسندیدہ اور مطلوب عمل**

محمد بن عبد الوہاب رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

سنائیدہاں مسئلہ یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے آثار سے برکت حاصل کرنا، ان کو حضور کا کھانا اور ان سے علاج کرنا شرک نہیں ہے، جیسا کہ وہ (حضرات صحابہ اور سلف صالحین) کیا کرتے تھے؛ بلکہ پسندیدہ اور مقصود ہے۔ (۲)

**قبروں کے قریب دعائیں قبول ہوا کرتی ہیں**

حافظ ابن رجب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جن بن موسیٰ الانصاری کا انتقال ۲۷ھ کو، جسرات کے دن، مکہ مکرمہ میں ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی قبر کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔ (۳)

عبد العزیز "سیاق التاريخ" میں تحریر فرماتے ہیں: شیخ ابو بکر کی قبر "حیرہ" شہر میں ہے، آپ کی قبر کے پاس پانی کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ (۴) آپ ہی کے متعلق علامہ ابن خلدون (۵) لکھتے ہیں: آپ کا مزار "حیرہ" میں واقع ہے، لوگ اس کی زیارت کو آتے ہیں اور آپ کی قبر کے پاس دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ (۶) حافظ ابن رجب رضی اللہ عنہ، امیر المومنین عبد الوہاب الحدادی کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ: آپ ہر چار شنبہ ظہر اور عصر کے درمیان باب الصغیر کے شہداء کے قبرستان حاضر ہوتے اور دعا میں مشغول رہتے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ: میرے علم میں "یا اللہ یا اللہ انت اللہ بلی واللہ انت اللہ لا الہ الا انت اللہ اللہ اللہ و اللہ لہ لا الہ الا اللہ" سے زیادہ جلد قبول ہونے والی کوئی دعا نہیں ہے۔ (۷) علامہ ذہبی "میرۃ القاری" کے مدلول کے تحت، جاسی ابو الحسن طوسی شافعی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ علامہ ابن الانصاری نے فرمایا: غلطی کی قبر "قراقرز" میں "انسان و نبات کے قاضی کی قبر" کے نام سے معروف اور دعاؤں کی قبولیت کے حوالے سے مشہور ہے۔ (۸)

۱۔ تذکرہ علماء اسلام ۱/۱۰۷ ج ۱، مناقب الشیخ حاتم، ج ۱، علی طبقات علماء نجد، ج ۱، ص ۱۰۷۔ ۲۔ میراٹہ، مستوفی، ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۰ء، ۵، صفحات ۱۱۵/۱۱۶۔ ۳۔ تذکرہ علماء اسلام ۱/۱۰۷ ج ۱، مناقب الشیخ حاتم، ج ۱، علی طبقات علماء نجد، ج ۱، ص ۱۰۷۔ ۴۔ میراٹہ، مستوفی، ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۰ء، ۵، صفحات ۱۱۵/۱۱۶۔ ۵۔ مناقب الشیخ حاتم، ج ۱، علی طبقات علماء نجد، ج ۱، ص ۱۰۷۔ ۶۔ میراٹہ، مستوفی، ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۰ء، ۵، صفحات ۱۱۵/۱۱۶۔ ۷۔ مناقب الشیخ حاتم، ج ۱، علی طبقات علماء نجد، ج ۱، ص ۱۰۷۔ ۸۔ میراٹہ، مستوفی، ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۰ء، ۵، صفحات ۱۱۵/۱۱۶۔

مؤرخ خطیب ابراہیم حربی کا قول نقل کرتے ہیں کہ:

”معروف کرچی کی قبر تریاق اور (دعاؤں کی قبولیت کے لیے) مجرب ہے۔ ابو الفضل زہری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ معروف کرچی کی قبر تریاق اور (دعاؤں کی قبولیت کے لیے) مجرب ہے۔ ابو الفضل زہری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ معروف کرچی کا مزار حاجتوں کے پورا ہونے میں مجرب ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص آپ کی قبر کے پاس سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے، پھر اللہ سے اپنی حاجت مانگے، تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پوری کر دیتے ہیں۔ ابو عبد اللہ حاکمی فرماتے ہیں کہ: میں ستر سال سے معروف کرچی کی قبر کو جانتا ہوں جو غزوہ بدر پریشان حال شخص بھی آپ کی قبر کا قصد کرتا ہے، اللہ ضرور اس کی پریشانی کو دور کر دیتے ہیں۔ خطیب بغدادی نے اس کے بعد ایسی کئی قبروں کا ذکر کیا، جن کے پاس دعائیں قبول ہوتی ہیں“۔ (۱)

علامہ ابی سیر اعلام النبلاءؒ میں رقمطراز ہیں:

نواسہ رسولؐ امیر المومنین حسن بن زید بن سید کی صاحبزادی حضرت نفیسہؓ بڑی صالحہ عابدہ خاتون تھیں، آپ کی مزار کے پاس دعاء قبول ہوتی ہے؛ بلکہ تمام انبیاء و صلحاء کی قبور کے پاس، مساجد میں، عرفہ اور مزدلفہ میں، مباح سفر میں، نماز میں، تہجد کے وقت والدین کی اور کسی مسلمان کے لئے اس کی غیر موجودگی میں، اور ہر مجبور و پریشان حال کی دعاء اسی طرح جتنائے عذاب افراد کی قبور کے پاس بھی ہر وقت اور ہر آن دعائیں قبول ہوتی ہیں؛ کیونکہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَقَالَ رَبِّكُمْ ادْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ“ اور مانگنے والے کو مانگنے سے سوائے ضرورت بشری سے قراغت اور حجاج وغیرہ کے وقت کے علاوہ اور کسی وقت نہیں روکا گیا۔ خصوصاً آدمی رات کو: نیز فرض نمازوں اور اذان کے بعد دعاء کی تاکید آئی ہے۔ (۲)

امام جزیریؒ نے ”حسن حصین“ میں قبولیت دعاء کے مقامات کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

”کعبۃ اللہ پر نظر پڑنے کے وقت کی دعاء قبول ہوتی ہے۔۔۔ مسجد حرام، مسجد نبویؐ اور

مسجد اقصیٰ کے بہت سے مقامات میں سورۃ انعام میں دو لفظ اللہ کے درمیان طواف اور شترم کے پاس۔۔۔ اسی طرح تمام انبیاء کرام کی قبور مبارکہ کے پاس دعاء کی قبولیت کو مجرب قرار دیا۔ آپ نے مینا کی قبروں کے پاس بھی کچھ مشہور شرطوں کے ساتھ دعاء کے مقبول ہونے کو تجربہ شدہ فرمایا۔

علامہ شوکانیؒ، امام حزمیؒ کی ایک عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: (ان مقامات پر دعاؤں کی قبولیت) کی وجہ ان کے مقام و مرتبہ کو بلند کرنا اور برکت کا نازل ہونا ہے اور ہم پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں کہ جگہ کی برکت دعاء کرنے والے پر اثر انداز ہوتی ہے؛ جیسا کہ اللہ کے ذکر میں مشغول صالحین کی مجال میں اگر کوئی دوسرا شخص جائے، تو وہ بھی ان پر اثر کرنے والی برکت و رحمت سے فیضیاب ہو جاتا ہے؛ جیسا کہ حدیث شریفہ میں آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسی جماعت ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محرم نہیں ہوتا۔ (۱)

۱۔ امام ابوحنیفہؒ کی قبر سے امام شافعیؒ کا برکت حاصل کرنا اور وہاں دعاء کرنا

خطیب بغدادیؒ نقل کرتے ہیں کہ علی بن مہیون نے بیان کیا: میں نے امام شافعیؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: "میں (امام شافعیؒ) امام ابوحنیفہؒ کی قبر سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ہر دن ان کی قبر کی زیارت کو جاتا ہوں، جب بھی مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے، میں دو رکعت پڑھ کر ان کی قبر کے پاس جاتا ہوں اور اللہ سے اپنی ضرورت کا سوال کرتا ہوں؛ چنانچہ تھوڑی دیر میں نہیں جاتا ہوں کہ میری ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔" (۲)

اہل قبر کے عذاب کا دور ہونا اور قبروں کا روشن ہونا

مؤرخ خطیبؒ اپنی سند سے یہ مقدم بیان کرتے ہیں کہ ابو یوسف بن یحییٰ نے فرمایا: "جس دن امام احمدؒ کا انتقال ہوا، ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ آپؒ کی قبر پر چراغ جل رہا ہے، اس نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو کسی نے بتایا: اس شخص (احمدؒ) کے اس قبرستان میں دفن ہونے کی وجہ سے ساری قبریں روشن ہو گئیں، ان میں بعض مردوں کو عذاب ہو رہا تھا، ان پر بھی رحم ہو گیا۔" (۳)

ابو البرکات حلی بن احمد الحنفی بیان کرتے ہیں کہ

"میرزا ایک دوست تھا۔ جس کا نام ثابت تھا وہ بڑا اعلیٰ نیک و صالح تھا، قرآن کی تلاوت کرتا نیکوئیں کا حکم کرتا، راہِ راستوں سے منع کرتا، اس کا اشغال ہو گیا مگر میں غرض کی وجہ سے وہی کی نماز جنازہ نہ پڑھ سکا، میرے خواب میں اس کو ایک اور سلام کیا، لیکن اس نے سلام کا جواب نہیں دیا اور پتا منہ پھیر دیا، میں نے کہا: "نست ثابت، اتو مجھ سے راستہ کیوں نہیں کر رہا؟" سبے حالانکہ میں اور تو دونوں دوست ہیں اور ہمارے درمیان مٹری محبت ہے، میں نے کہا: "تو میرا دوست ہو کر مجھ پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھتا؟" میں نے معذرت خونی کی، پھر اس سے کہنا: "اے ام، جو تکی قبر بنی بدولت تیری کیا علت ہے؟" کیونکہ آپ بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں، میں نے جواب دیا: "اے ام! تمہارے قبرستان میں کسی کو عذاب نہیں دیا جا رہا ہے۔" (۱)

امام احمد کے صاحبزادہ حضرت عبداللہ نے انتقال کے وقت وصیت کی کہ ان کو "باب القین" کے قبرستان اقصیہ میں دفنایا جائے، وجہ دریافت کرنے پر فرمایا:

"مجھے مستشرق واقع سے معلوم ہوا ہے کہ اس قبرستان میں ایک نبی مدفون ہیں، اور مجھے اپنے والد محترم کے پردوس میں دفن ہونے سے اللہ کے نبی ﷺ کے پہلو کے مبارک میں دفن ہونا زیادہ محبوب ہے۔" (۲)

خطیب بغدادی اپنی سند سے ابو یوسف حلی کے واسطے سے عابر بن ابوبکر کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

"میرزا والد نے مجھ سے ایک شخص کی مکانیت بیان کی (جو ابوبکر بن مالک کی خدمت میں کثرت سے حاضر ہوا کرتا تھا) کہ اس سے پوچھا گیا: "میرزا! میرے بھائی کے بعد کس سرزمین کے نبی و جد جنہیں پسند ہے؟" اس نے کہا: "قطیف" میں اور عبد اللہ بن احمد بن ضیف بھی یہیں آکر مدفون ہیں، اس کے تعلق حضرت عبداللہ سے سوائی کیا گیا (میرزا خیال ہے کہ آپ نے وہاں دفن کرنے کی وصیت فرمائی تھی) تو آپ نے فرمایا: "مجھ سے مجھ سے یہ روایت پہنچا ہے کہ" "قطیف" میں اللہ کے ایک نبی مدفون ہیں اور نبی کے پہلو میں دفن ہونا مجھے میرے والد کے پہلو میں دفن ہونے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔" (۳)

## قبروں کی برکت سے ہلاکیں ڈور ہو جاتی ہیں

احمد بن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں بغداد سے نکلا تو ایک ایسے آدمی سے میرا سامنا ہوا، جس کے چہرہ سے کثرت عبادت کے آثار ہو چکے تھے، اسی نے مجھ سے کہا: تم کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے جواب دیا: اہلبغداد کے فقیہ و فہم کو روک کر مجھے یہ خوف پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں وہ زمین میں نہ دھنسا دیے جائیں، اسی خوف سے وہیں سے بھاگ کر آ رہا ہوں، اسی نے کہا:

”ہے خوف و خطر لوٹ جاؤ؛ کیونکہ بغداد میں چار ایسے اولیاء اللہ کی قبریں ہیں، جو بلا و مصائب سے اس کے لئے پناہ گاہ ہیں، میں نے کہا: وہ اولیاء کون ہیں؟ جواب دیا: امام احمد بن حنبل، معروف کوفی، بشر حافی اور منصور بن عمار رحمہم اللہ۔ یہ سن کر میں لوٹ آیا، قبروں کی زیارت کی اور اس سال میں نکلا۔“ (۱)

## حضرت خضر علیہ السلام: با حیات ہیں

حافظ ابن عربیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”کتاب الانصاف میں عجیب و غریب نکات مذکور ہیں۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جن حضرت خضرؑ کی ملاقات ہوئی تھی، بعض کہتے ہیں کہ وہ فرشتہ تھے، بعض کہتے ہیں کہ وہ انسان تھے اور یہ کیا بات صحیح لگتی ہے، پھر بعض علماء کا کہنا ہے کہ وہ ایک آدمی تھے، نبی نہیں تھے اور کچھ محققین کی تحقیق یہ ہے کہ وہ نبی تھے اور یہی قول درست ہے، ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے کہ وہ زندہ ہیں اور ان کا کسی شخص کے دروازہ پر جا کر کچھ طلب کرنا اور دوسرے کا کام کرنا ممکن ہے۔ یہ بات مجھ سے محمد بن یحییٰ زبیدی نے بیان کی ہے، اس کے بعد مصنفؒ نے زبیدی کی روایت سے حضرت خضرؑ کو دیکھنے اور ان سے ملنے کے کی واقعات ذکر کئے۔“ (۲)

## حضرت خضر علیہ السلام: کا عمر بن عبد العزیز کو نصیحت کرنا

ربیع بن حبیہؒ بیان کرتے ہیں کہ:

”ایک دن حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نماز کے لئے نکلے، ساتھ ایک ضعیف شخص بھی تھے، جو آپؐ کے ہاتھ کا سہارا لے کر چل رہے تھے، میں نے دل میں سوچا: یہ ایک خشک مزاج بوڑھا ہے، جب آپؐ نماز سے فارغ ہو کر گھر آئے، تو آپؐ کے پاس جا کر میں نے کہا: اللہ اسی بوڑھے سے امیر المؤمنین کو پناہ میں رکھے، جو آپؐ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھا، آپؐ نے فرمایا: کیا تم نے اس کو دیکھ لیا؟ میں نے کہا: ہاں! آپؐ نے ارشاد فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ تم نیک و صالح انسان ہو، وہ میرے بھائی خضرؑ ہیں۔ میرے پاس آ کر انھوں نے یہ اطلاع دی کہ خضرؑ آپؐ کی باگ میں دی جائے گی اور میں ان کے دو میلان عدلۃ تم سرورں گا۔“ (۱)

ابوالفرج عینیؒ کے تذکرہ میں علامہ ذہبیؒ تحریر کرتے ہیں:

”کیا جانتا ہے کہ آپؐ نے حضرت خضرؑ سے دو مرتبہ ملاقات فرمائی۔“ (۲)

## حضرت خضرؑ غیب کی باتوں پر مطلع ہو جاتے ہیں

علامہ ابن الجوزیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”میں نے ابو حنیفہؒ کے ایک رسالہ کی پشت پر ان کی ایک تحریر دیکھی، جس میں آپؐ نے لکھا تھا: ۱۰/رجب ۴۵ھ جدہ کی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک شخص ہے، جو میرے گھر کے درمیان فی حدہ میں کھڑا ہے، میں نے پوچھا: تم کون؟ وہ کہا: خضر ہوں، پھر وہ کہنے لگے، موت کی تیاری کر لو، جس سے بندوں کو چٹکارہ نہیں ہے، پھر گویا وہ کوا اندازہ ہو گیا کہ میں سوال کرنے والا ہوں کہ کیا وہ قریب ہے؟ وہ نور ابو لے، تمہارے ساتھیوں کی حیات کے برابر تمہاری عمر کے اب بارہ برس باقی رہ گئے ہیں، اس وقت میری عمر پینسٹھ ۶۵/سال تھی۔ علامہ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ: میں ہر اس خواب کی سچائی کے ظہور کا خضر رہا۔۔۔۔۔۔ حتیٰ کہ ۱۳/جمادی الاخریٰ ۵۵۶ھ بروز چہار شنبہ ظہر کے بعد آپؐ کا انتقال ہو گیا، خواب کے حساب سے آپؐ کی زندگی کا ایک سال اور باقی تھا، تو میں نے اس کی

تاویل یہ کہ بارہویں سال کا صرف داخل ہونا مراد ہے، اس کی تکمیل نہیں، یا شاید آپؑ نے سال کے آخر میں خواب دیکھا اور دوسرے سال کے آخر میں آپؑ کی وفات ہوئی، یا ہو سکتا ہے کہ شمس سال مراد ہو۔ (۱)

### حضرت خضرؑ کا بھوکے کو کھانا کھلانا

حضرت مصعبؓ روایات میں ایک بزار رکعت پڑھتے اور ہمیشہ روزے رہتے تھے، آپؑ فرماتے ہیں کہ: ”ایک رات میں مسجد ہی میں رک گیا، جب کہ سارے لوگ جا چکے تھے، اسی وقت ایک صاحب نئی کرمیہ کے روضہ اطہر کی طرف آئے اور دیوار سے پیٹھ لگا کر کھڑے ہو گئے، پھر یہ دعا کی کہ: اے اللہ! بلاشبہ آپ جانتے ہیں کہ میں کل روزہ سے تھا، پھر رات آئی اور میں نے کچھ نہیں کھیا، اے اللہ! آج رات تیری کھانے کی خواہش ہے، پس اپنے پاس سے مجھے تیرا کھانا دیجئے۔ مصعبؓ فرماتے ہیں کہ: میں نے منارہ کے روضہ ان سے ایک تم عمر خادم کو داخل ہوتے ہوئے دیکھا، جو عام لوگوں کے خادموں کی طرح نہیں تھا، اس کے ہاتھ میں ایک پیالہ تھا، وہ پیالہ اس شخص کی طرف بڑھا کر اس کے سامنے رکھ دیا، کھاتے ہوئے اس شخص نے میری طرف نگہ کی بھینکی اور آنے کی دعوت دی، میں بھی اس کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گیا، میرا خیال تھا کہ یہ جنت کا کھانا ہے، اسی لئے میں اس کو ضرور کھانا چاہتا تھا، جیسے ہی میں نے اس میں سے ایک لقمہ لیا، وہ دنیا کے عام کھانوں سے ایک منفرد کھانا تھا، پھر مجھے کچھ شرم محسوس ہوئی، تو اٹھ کر اپنی جگہ چلا گیا، جب وہ شخص کھانے سے فارغ ہو گیا، تو خادم نے پیالہ لے لیا اور جہاں سے آیا تھا، وہیں سے لوٹ گیا۔ وہ شخص مڑ کر جانے لگا تو میں بھی پیچھے ہولہا، تاکہ اس کو پہچان سکوں، لیکن وہ کہاں مجھے کچھ پتہ نہیں چلا، تو مجھے خیال آیا کہ وہ حضرت خضرؑ تھے۔“ (۲)

### امام احمدؒ کا حضرت خضرؑ کے ہمراہ سفر حج

ابو الطیبؒ بیان کرتے ہیں کہ: مجھ سے ابو القاسم بغویؒ نے امام احمدؒ کا یہ واقعہ نقل کیا کہ آپؑ نے بیان فرمایا:



”ابو عبد اللہ (امام احمد) کو جب جیل میں کوزوں سے مارا گیا، تو کچھ دیر بعد ایک نو جوان آپ کے پاس آیا، اس کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی، جس میں سفید جیسا خوشبودار پانی تھا، جبکہ تیسرے روز نامہ احمد کے جسم پر ماروں کے نشانات ابھرائے تھے اور سخت تکلیف تھی، اس نو جوان نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر درخواست کرتا ہوں کہ مجھے آپ علاج کرنے دیجئے، ورنہ میں آپ کو اس کا چارٹ دیدی، اس نو جوان نے آپ کے بدن پر پانی بہایا اور اس کو مل دیا، جب تک درد سے سکون مل گیا۔ جب داروغہ جیل نے یہ منظر دیکھا، تو وہ نو جوان کے پیچھے ہو گیا اور اس سے عرض کیا: اس میں سے کچھ پانی مجھے بھی دیدو، نو جوان نے جواب دیا: یہ بات بالکل درست نہیں ہے؛ کیونکہ یہ جنت کا پانی ہے، جس کو اللہ وستان کی سرزمین میں آدم علیہ السلام کے بعد اتارا گیا، میرا تعلق اسی سرزمین کے جنوں سے ہے یہ کہہ کر وہ نو جوان غائب ہو گیا اور داروغہ ہچکا کا ہوتا ہو گیا۔“ (۱)

## ایک بزرگ کا پانی پر چلنا

حافظ ابن رجب صنیعی کا بیان ہے کہ میں نے علامہ ابن قیم کی ایک تحریر پڑھی، جس میں آپؒ نے رقمطراز ہیں:

”میں نے ایک رئیس ابو الطاہر احمد بن علی کو یہ کہتے سنا کہ میں نے شیخ ابراہیم بن احمد بن حاتم کے ہمراہ شیخ الاسلام مؤلف الدین کی قبر کی زیارت کی۔ آپؒ نے شیخ خلیفہ عمر یونس کو یہ قول سنایا کہ: شیخ مؤمن پانی پر چلا کرتے تھے۔“

کتاب ابن احمد بن مہدی باستانی اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں: جبکہ شیخ الاسلام مؤمن الدین کی وفات کو چند روز گزرے تھے کہ ایک روز میں نے شیخ مؤمن کو نہر کے کنارے وضو کرتے دیکھا۔ جب آپؒ وضو کر چکے تو کھڑاؤں ہاتھ پر لئے اور پانی پر چلے ہوئے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے پھر کھڑاؤں پہن کر اپنے بھائی ابو عمر کے در کو تشریف لے گئے۔ اس کے بعد کتاب اللہ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ: میں جھوٹ کیوں بیوں میں نے ان کو (پانی پر چلنے کو) دیکھا ہے؛ لیکن ان کی حیات میں اس کا اظہار نہیں کیا، کتاب سے کسی نے پوچھا: کیا تمہارے اوپر شیخ کی نظر پڑی؟ آپؒ نے جواب دیا: نہیں پڑی، اس وقت وہاں کوئی دوسرا شخص موجود نہیں تھا اور وہ ظہر کا وقت تھا، پھر آپؒ سے دریافت کیا گیا: کیا شیخ کے دونوں ہاتھ پانی میں ڈوب رہے تھے؟ آپؒ نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ اس معلوم ہو رہا تھا، گو یا کہ آپؒ زمین پر چل رہے تھے۔ (۲)

ہواؤں میں اڑنا اور عالم میں تصرفات کرنا

ابو الحسن بن محمد ان جراثیمی جان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے ایسا سخت مرض لاحق ہوا کہ میرے اعضا، خود بخود سکڑنے لگے اور مجھ پر سات دن ایسی حالت میں گزرے کہ میں حرکت بھی نہیں کر سکتا تھا (حتیٰ کر) میں موت کی تمنہ کرنے لگا۔ ایک دن عشاء کے وقت شیخ موفیٰ میرے پاس آئے اور آیت کریمہ "وَنَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَعَهُ شُعَابٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ" پڑھ کر میری پیٹھ پر ہاتھ بھیرا، میں نے بڑا آرام محسوس کیا اور فوراً کھڑا ہو کر پابندی سے کہا: شیخ کے لئے درود لازم کھول دے۔ شیخ نے فرمایا: میں جہاں سے آیا ہوں، وہیں سے چلا جاؤں گا (یہ کہہ کر وہ) میری نگاہوں سے غائب ہو گئے، میں اسی وقت وضو کیا، کی طرف گیا، جب صبح ہوئی تو میں جامع مسجد گیا اور شیخ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی، نماز کے بعد ان سے مصافحہ کیا۔ شیخ نے میرا ہاتھ دباتے ہوئے فرمایا: کسی کے ساتھ (ساتھ کے ساتھ) اکٹھا نہ کرو، میں نے کہہ دیا میں کبھی کبھار ضرور کھوں گا۔ مثنیٰ کی جامع مسجد کے منتظمین کا بیان ہے کہ: شیخ جامع مسجد میں رات گزارتے تھے، آپ کیلئے دروازے کھولے جاتے اور آپ باہر جاتے، پھر واپس آتے اور دروازے اسی طرح بند کر دیے جاتے۔ (۱)

زمینی امور کے ذمہ داران

شیخ عماد الدین مقدسی فرماتے ہیں کہ مجھ سے عبدالرشید بن محمد بن عبدالبہار نے بیان کیا کہ ان کی اہلیہ کثرتِ خلق ابنِ رابع نے ان سے اپنا خواب ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ: میں نے خواب میں سنا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے: عماد سے کہو کہ وہ تمہارے حق میں دعا کرے، جتنی وہ ابنِ سات افراد میں سے ہے، جن سے زمین کا تقاضا قائم ہے۔ (۲)

شیخ مردادی کی روٹی سے ایک اندھے کا بیٹا ہونا

علاء الدین یوسف بن عبدالباقی، یوسف بن محمد مردادی حنبلی کے تذکرہ میں آپ کا یہ واقعہ نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مصر کا ایک قاصد قہار کے کچھ کاغذات لے کر آپ کے گھر آیا، اس سے کہا گیا کہ وہ اس وقت روٹی پکانے کے لئے کھائے ہوئے ہیں، تھوڑی دیر بعد آپ تشریف لائے آپ کے سر پر ایک ٹشت تھا، آپ نے وہ ٹشت آگے کیا اور دو روٹیاں اس قاصد کو دے دیں، اس کو بہت غصہ آیا اور یہ کہتے ہوئے وہ روٹیاں لے لیں کہ میں ان کو بادشاہ کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے نہیں کھاؤں گا، یہ کہہ کر وہ ان دو روٹیوں کو لے کر مصر چلا گیا، کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد اس کو بھوک محسوس ہوئی، اس نے

ایک دولی کھائی اور دوسری روٹی لے کر بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پورا واقعہ بیان کر دیا، بادشاہ نے اس کو سو دینار دیے۔  
 پھر یہ کہا کہ اگر وہ دوسری روٹی بھی لے آئے تو میں تجھے اور سو اشرفیاں دیتا ہوں۔ اس کے بعد یہ قاصد اندھا ہو گیا، بادشاہ نے  
 جب اس کے بارے میں دریافت کیا، تو کسی نے بتایا کہ وہ ٹاپٹاپ ہو گیا ہے، بادشاہ کے حکم پر اس کو حاضری کیا گیا، بادشاہ نے اس  
 دولی کے ایک ٹکڑے کا چورہ بنا کر اس کی آنکھوں میں ڈال دیا، جس سے وہ فوراً چھٹ ہو گیا، بادشاہ نے کہا: یہ اس روٹی کا سرمد ہے  
 ﴿۱﴾ لے کر آیا تھا۔ (۱)

### امام احمدؒ کے گھر سے چیونٹیوں کا نکلنا

حضرت عبداللہ (صاحبزادہ امام) بیان کرتے ہیں کہ میں نے والد محترم کو دیکھا کہ آپ چیونٹیوں کو گھر سے نکالنے  
 کے لئے غریب کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ ساری چیونٹیاں چلی گئیں، اس کے بعد دوبارہ نظر نہیں آئیں۔ (۲)  
 کلام کے ذریعہ قفل کھولنا

علی بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معینؒ کو عثمانؒ سے پاس دیکھا، آپ کے ساتھ امام احمد بن حنبلؒ بھی  
 تھے، عثمانؒ نے فرمایا: آج ہمارے پاس حدیث نہیں ہے۔ یحییٰ بن معینؒ نے کہا: کہ آپ کی سرزاد احمد بن حنبلؒ ہیں: سلام کرو،  
 آپ کے پاس آج کچھ ہیں؟ عثمانؒ نے فرمایا: دروازہ منقل ہے پاس: ہندی بھی نہیں ہے۔ یحییٰ بن معینؒ نے فرمایا: میں کھول دیتے  
 ہوں، یہ کہہ کر یحییٰ بن معینؒ نے قفل پر کچھ پڑھا اور دروازہ کھول دیا، عثمانؒ نے ارشاد فرمایا: کیا آپ بغیر چابی کے بھی قفل کھول  
 سکتے ہیں؟ پھر آپؒ نے حدیث بیان کی۔ (۳)

### موت سے پہلے عمر بن عبد العزیزؒ کا فرشتوں کو دیکھنا

نہایت ابن ابی رقیہؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے فرمایا:

”مجھے بتاؤ: کوئی نے آپؐ کو کھنڈہ دیا، آپؐ نے زمین بار فرمایا، میں وہی ہندہ ہوں، جس کو  
 آپؐ نے کھنڈہ دیا، میں نے کوہاں کی، آپؐ نے مجھے منع فرمایا، میں نے نافرمانی کی: نہیں لا  
 اے الا اللہ۔ پھر ایک ہی جگہ اپنی نگاہوں کو مرکوز کرتے ہوئے فرمایا: میں ستر قسم کی چیز دیکھ رہا  
 ہوں، جو نہ انسان ہے اور نہ جن، پھر آپؐ کی روح پرواز کر گئی، اسی صبح کا واقعہ ابو یوسفؒ  
 خطابؒ نے مری بن عبد اللہؒ سے نقل کیا ہے۔“ (۴)

## فرشتوں کا نظر آنا

حافظ ابن رجب حنفی تحریر کرتے ہیں کہ میں نے ابو المنظر یحییٰ بن محمد وزیر کو یہ کہتے سنا کہ:

"میں ایک روز آنکھیں بند کئے چھت پر درود پڑھتا بیٹھا تھا کہ اچانک میری نظر ایک سفید کاغذ پر پڑی۔" میں میں کالی روشنائی سے دو ذکر لکھا ہوا تھا جو میں کر رہا تھا: جیسے ہی میری زبان سے اللھم صل علی محمد و آلہ تو اُنکے کھنڈے والا وہی الفاظ لکھ دیا۔ میں نے دل میں کہا: ذرا آنکھیں کھول کر دیکھ لوں! جیسے ہی میں نے آنکھیں کھولیں کوئی شخص میری دائیں جانب سے اچھل کر چلا گیا میری نظر اس کے کپڑوں کی سفیدی پر پڑی وہ دو حد درجہ سفید اور بڑے تھے۔" (۱)

## آسمان کے کھلے ہوئے دروازہ کو دیکھنا

یحییٰ بن محمد وزیر اپنی کتاب "انفاصاح" میں نقل کرتے ہیں کہ: میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ شب قدر اخیر عمرہ کی راتوں میں بدلتی رہتی ہے، مجھ سے ایک قابل اعتماد شخص نے بیان کیا کہ انھوں نے شب قدر ستائیسویں شب کو دیکھی۔ امیر المومنین الحنفی لامر اللہ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے بھی شب قدر کا مشاہدہ کیا، میرا مشاہدہ یہ ہے کہ (ایک رمضان میں) جمعہ کی رات اور اکیسویں شب تھی، میں شب قدر کی تلاش میں ذکر اللہ میں مشغول تھا، اس رات میں صبح تک نہیں سویا، جب صبح کے وقت کھڑا ہوا تو میں نے آسمان میں قبلہ کی دائیں جانب ایک چوکور کھلا ہوا دروازہ دیکھا، میرا اندازہ یہ تھا کہ وہ حضور ﷺ کے حجرہ شریفہ کے اوپر ہے، میں تقریباً سو آیات پڑھنے کی مقدار تک اس کو یہ امر دیکھتا رہا، وہ دروازہ ویسا ہی کھلا ہوا رہا: حتیٰ کہ جب میں طلوع فجر کو معلوم کرنے کے لئے اپنی بائیں طرف سے شرقی کی طرف چھٹکا تو اس وقت فجر کا وقت شروع ہو چکا تھا، میں پھر اس دروازہ کی طرف متوجہ ہوا تو وہ غائب ہو گیا تھا، یہ واقعہ میرے نزدیک ان حقائق میں سے ہے جن کا میں نے خود مشاہدہ کیا ہے۔" (۲)

## شیخ عماد الدین کا تصرف

حافظ ابن رجب حنفی شیخ عماد الدین حنفی کے تذکرہ میں رقمطراز ہیں کہ:

”ایک روز میں بڑے بازار میں شیخ عمار کے بچے چمچے چل رہے تھے کہ سنا کہ بچے کی آواز کان میں پڑی، ہم سنا رہے تھے، والے کے پاس گئے، وہیں پہنچ کر شیخ نے ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم“ پڑھا اور اپنی آستین کو زور سے جھٹکا، میں نے دیکھا کہ سنا رہے تھے والا کہہ کر اس کا سٹارٹ ہو گیا، سنا رہے تھے کہا کیا۔ یہ کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم (کہ کیا ہوا)۔“ (۱)

## راز ہائے دل پر واقفیت

حافظ ضیاءؒ نے ایک کتاب میں ارضیہ عقیدہ کے مشائخ و بزرگان دین کی کراستوں کے واقعات بیان کئے ہیں، اس کتاب کی ایک فصل میں شیخ عمارؒ کی کرامات نقل کیں جس کو میں نے ان کی ایک تحریر میں پڑھا۔ حافظ ضیاءؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مساجد اہل بیت علیہم السلام میں شیخ ابو احمد نعیمؒ سے سنا کہ:

”ایک دن شیخ عمارؒ ہمارے پاس آئے، میں آپ سے بہت سوالات کرتا چاہتا تھا، لیکن حیا مانع تھی، چنانچہ آپ بھی میرے تمام سوالات کے جوابات دینے لگے۔“

ابو الحسن بن شریکؒ بیان کرتے ہیں کہ:

”آپ رات مجھے غسل کی حاجت ہو گئی، جس کی وجہ سے مجھ سے فجر کی نماز فوت ہو گئی، میں نے غسل کیا اور دن میں اس کی قضا پڑھ لی، پھر جب ظہر کی نماز میں حاضر ہوا تو شیخ عمارؒ التحیات میں تھے، میں نے نماز پڑھی، پھر آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا اے شخص! ایک دن میں تجھ سے دو نمازیں فوت ہو گئیں، میں نے کہا: شیخ میں تائب ہوں۔“ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے گھر کے کسی فرد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے کبھی لباس کی ضرورت نہ پڑی، یا کسی چیز کے کمانے کی خواہش پیدا ہوتی اور مجھے اس کا پتہ معلوم نہ ہوتا تو شیخ عمارؒ میری ضرورت اور خواہش کی وجہ سے میرے پاس بھیج دیتے۔“ (۲)

## مرد و عورت کی پوشیدہ باتوں پر اطلاع

ابو الريح سليمان بن ابراهيم الاسمریؒ وغیرہ فرماتے ہیں کہ:

”ایک روز وہ اور کچھ حضرات مسجد میں شیخؒ کے پاس تھے وہ آپؒ نے ایک آدمی سے فرمایا: مسجد کے پیچھے جو مرد اور عورت ہے ان کے پاس جاؤ اور ان کو وہاں سے ہٹا دو، وہ شخص وہاں گیا ایک آدمی اور عورت آپؒ کی مجلس میں بہت چیت کر رہے تھے، اس نے ان دونوں کو بلیدہ کر دیا۔“ (۱)

## دلی خیالات کا کشف اور علامہ ابن تیمیہؒ کی تائید

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ شیخ عز الدین احمد بن ابراہیم تاروتیؒ نے مجھ سے شیخ شہاب الدین سیروردیؒ کا یہ قول نقل کیا کہ آپؒ نے فرمایا:

”میں نے ایک مرتبہ علم کلام پڑھنے کا ارادہ کیا؛ لیکن کتابوں کے متعلق بڑا متروک تھا کہ امام الحرمین کی الارشاد پڑھوں، یا شہرستانی کی نہایتہ الاقدام کا مطالعہ کروں، یا کسی دوسری کتاب کی ورق گردانی کروں (اسی اثنا میں میں) اپنے ماموں کے ہمراہ نجف کے پاس گیا، وہ اس وقت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے پیکر میں غماز پڑھ رہے تھے۔ شیخ سیروردیؒ بیان کرتے ہیں کہ شیخ جیلانیؒ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے شہر! قبر کا گوشہ کیا ہے؟ قبر کا گوشہ کیا ہے۔ میں فوراً اس ارادہ سے باز آ گیا، شیخ تقی الدینؒ فرماتے ہیں میں نے یہ واقعہ شیخ سیروردیؒ بن عبدالمقدسیؒ کے ہاتھ کاٹھا ہوا ایک جگہ لکھا ہوا دیکھا۔“ (۲)

## ابن تیمیہؒ کا لوح محفوظ کو دیکھ کر غیب کی باتوں کی خبر دینا

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ:

”علامہ ابن تیمیہؒ نے ۶۹۹ھ میں اپنے اصحاب کو شام میں تاتاریوں کے داخلہ ہونے اور مسلمانوں کے لشکر کے شکست کھانے کی خبر دے دی تھی اور یہ بھی بتا دیا تھا کہ دمشق میں اور اندھا دھند گمراہوں سے محفوظ رہے گا؛ البتہ لشکر اور مال کا نقصان ہوگا، یہ پیش قیاس تاتاریوں کی پورش سے پہلے ہی کی تھی۔“

اس کے بعد پھر ۷۰۲ھ میں جبکہ تاتاری شام کی طرف بڑھ رہے تھے، اس وقت عام لوگوں اور امرامہ و حکام کو خبر دی

تاریخِ حُکومت کھائیں مگر اور مسلمانوں کو یہ کامیاب فتح ملے ہوئی اور سر پر آپؐ نے ستر سے زائد بار قسَم حلفیٰ کی کسی نے کیا: حضرت اللہ و اللہ کہیے، آپؐ نے فرمایا: ان شاء اللہ تعالیٰ نہ کہ تعذیب (یعنی اگر اللہ چاہے تو ایسا ہو گا نہیں بلکہ اللہ یہ عرض کرے گا) ادا نہ کرنا قیامت فرماتے ہیں کہ میں نے آپؐ کو یہ بھی فرما دیا ہے کہ جب لوگوں نے اس پر بہت اصرار کیا تو میں نے کہا: اصرار مت کرو اللہ تعالیٰ نے کون جھگڑنے میں لگے دیا ہے کہ وہ اگر سرحد ضرور کھلے گا تو کھائیں گے اور بدو نصرت مسلمانوں کو جس کے قدم چمے گی۔ (۱)

## علامہ ابن تیمیہ اور غلبی باتوں کی اطلاع

علامہ ابن تیمیہ جو ذاتی تحریر فرماتے ہیں کہ:

”جب علامہ ابن تیمیہؒ نے طلاف پور سے ماضی کو گزر کر دین گیا اور آپؐ کو شہید کرنے کے ارادہ سے مصر پہنچا تو اہل حق و باطل نے آپؐ کو رخصت کرنے کیسے کہنے لگے ہوئے اور عرض کیا: مسلسل غلطو آ رہے ہیں کہ پوری قوم آپؐ کے حق کے درپے ہے آپؐ نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ مجھے کبھی قتل نہیں کر سکیں گے۔ لوگوں نے پوچھا: تو کیا آپؐ شہید کر دیے جائیں گے؟ آپؐ نے جواب دیا: ہاں! اور میری قید کا زمانہ طویل ہو گا، پھر میں رہا ہو جاؤں گا اور اعلیٰ الامکان پوری حرکت سے ساتھ فرماؤں اور میری قیامت چلی جائے گی۔“

جب آپؐ کا ایک بھائی دشمن جس کا لقب جافلقی ہے، نہ کہنے اور لوگوں نے آپؐ کو اس کے حاکم جتن کی خبر دیتے ہیں اس اندیشہ کا ٹھکانہ کیا کہ اب وہ آپؐ کے تعلق اپنے ناپاک ارادہ کو مکمل چاند پہنچائے گا (یہ سن کر) آپؐ مجاہدہ میں گئے۔ آپؐ سے یہ نہ کہنے کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا: یہ شکم کا کام نہ اس کی ذلت کی ابتدا اور عزت سے محرومی کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی حکومت کا زوال بہت قریب آ چکا ہے، اب اپنا گھما لیا کہ اب دے والا ہے؟ فرمایا: وہ قرط پر اپنا شکم کے گھوڑوں کو اٹھائیں نہیں باندھ سکتے گا کہ اس کی سلطنت فنا ہو جائے گی، یہ خبر آپؐ نے جس طریقہ خبر دی تھی، اسی طرح ہوا اور یہ بات میں نے خود کہی ہے۔

اور ایک مجاہد آپؐ نے فرمایا:

”میرے پاس میرے دوست و صاحب اور دیگر ایسے لوگ آتے ہیں کہ میں ان کے چہروں اور آنکھوں میں ایسے آثار دیکھتا ہوں، جن تو میں ان کے سامنے ذکر نہیں کرتا، میں نے یا کسی دوسرے شخص نے عرض کیا: کہ آپ ان کو مطلع کر دیں (تو بھتر ہو گا) آپ نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں بھی امراء کے کاتوں کی طرح ایک کاہن بن جاؤں، ایک دن میں نے آپ سے درخواست کی اگر آپ ہمارے ساتھ بھی طرز اختیار کریں تو مسلمان اور اہل حقومت میں زیادہ معاون ثابت ہو گا۔ آپ نے فرمایا: تم میرے ساتھ اس طرح ایک ہفتہ یا ایک مہینہ بھی نہیں گزار سکو گے، آپ نے ایک سے زیادہ مرتبہ میرے ان ظہری مزامن پر مجھے متنبہ فرمایا جو میں نے صرف اپنے دل میں رکھے تھے کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا تھا، آپ نے مستقبل میں رونہ ہونے والے کئی بڑے واقعات و حادثات کے بارے میں وقت کا تقنین کے بعد پہلے سے ان کی اطلاع دینا ہی تھی، جن میں سے کچھ واقعات کو تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور بقیہ کے ظہور کا منتظر ہوں، در آپ کے صف اول کے اصحاب نے جن باتوں کا مشاہدہ کیا وہ میرے مشاہدات سے کئی گنا زیادہ ہیں۔“ (۱)

علامہ ابن تیمیہ کا خیالات اور غیبی امور پر مطلع ہونا

حافظ عمر بن ابی بزاز (۱۰۷) رشتہ ازہرین: کئی لفظ حضرت نے مجھ سے علامہ کی کرامات کا اظہار ہی مشاہدہ بیان کیا۔  
انتخاب کے ساتھ یہاں چند واقعات تحریر کرتا ہوں: سب سے پہلے نے مشاہدات میں سے دو واقعے سپرد قلم کر رہا ہوں:

”ایک واقعہ میرے اور ایک عالم ساقی کے درمیان کچھ مسائل پر بحث و تکرار ہو گئی، جس میں متشوشوں، کھڑکی، اہم ہر مسئلہ میں یہ کچھ کلمات ختم کرنے لگے کہ اس مسئلہ میں علامہ ابن تیمیہ کی طرف رجوع کریں گے اور آپ جس قول کو ترجیح دیں، اسے اختیار کریں گے۔ سامنے میں علامہ تشریف لے آئے، جب ہم لوگوں نے پوچھا چاہا تو ہمارے سوال سے پہلے آپ نے ان کے ہمارے موضوع بحث مسئلہ کو بالترتیب نہ صرف یہ کہ جان کیا، ہمارے پیش کردہ اکثر دلائل کو بھی ذکر کرنا شروع کر دیا، آپ علامہ کے اقوال بھی پیش

کہتے جاتے اور ان میں سے دلکھل کی دوسرے راج قول کو ترجیح بھی دیتے جاتے جتنی کہ ہمارے آخری مول تک آپ پہنچ گئے، پھر آپؐ نے ہمارے ارادہ بھی بیان کر دیا کہ ہم آپ سے معلومات کرنا چاہتے تھے۔ میں میرا دوست اور قریب حاضرین کو بلوایا اور حیرت میں پڑ گئے کہ کس طرح آپؐ نے ہمیں یہ سب بتا دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر ہمارے ارادوں کو ظاہر کر دیا۔

جن دنوں میں میں آپؐ کی خدمت میں رہتا تھا، ان ایام میں کسی مسئلہ سے متعلق کوئی بات میرے ذہن میں آتی تو اچھی وہ خیال پور بھی نہیں ہوتا تھا کہ آپؐ وہ شہزادہ کرتے اور کئی طرح سے اس کا جواب دیتے تھے۔ قادری شیخ صالح احمد بن جبریلؒ نے مجھے اپنے واقعہ بتایا کہ:

”ایک مرتبہ میں نے دمشق کا سفر کیا، اتفاق سے جب میں دمشق پہنچا تو میرے پاس خرچہ بالکل نہ تھا اور وہاں میری کسی سے جان پچھان تھی، ایک دن میں حیران و پریشان دمشق کی گلیوں میں بھر رہا تھا کہ ایک شخص دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور سلام کیا، میرے چہرہ کو دیکھ کر مسکرایا اور یہ کہتے ہوئے کہ قبیلہ میرے ہاتھ میں تھا، جس میں کمرے در کمرے تھے کہ ان در پہوں کو خرچ کر دو اور اپنے دل کو تمام اقدار بنو سے خارج کر لو، اللہ تعالیٰ تمہیں مدد کرے نہیں جو نے دینا شروع کیا۔ یہ کہہ کر اگلے پاؤں لوٹ گیا گویا کہ صرف میرے لئے ہی آیا تھا، میں نے اس کو دعائیں دیں اور ان سے مجھے بے انتہا خوشی ہوئی۔ میں نے وہاں کے لوگوں میں سے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے؟ اس نے کہا: تم ان کو نہیں پہچانتے یہ ابن تیمیہ ہیں، ایک طویل زمانہ سے میں آپ کی یہی عادت دیکھ رہا ہوں۔ دمشق جانے کا میرا سب سے بڑا مقصد آپؐ ہی سے ملاقات تھا، مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مجھ پر اور میری حالت پر ملاحظہ فرمادیا، اس کے بعد میں جب تک دمشق میں رہا کسی کا محتاج نہیں بنا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فوقیات کا ایسا رونا رکھوایا، جس کا مجھے گمان بھی نہیں تھا، کچھ دنوں بعد میں ملاقات پر سلام کے ارادہ سے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو تو آپؐ نے میرا اکرام کیا اور دیر تک میری خبریت پوچھتے رہے۔“

حافظ بن ہرقلی نے کہا کہ قاری، عالم شیخ تقی الدین عبد اللہ بن شیخ احمد بن سعید نے مجھ سے بیان کیا کہ: جن دونوں علامہ ابن تیمیہ مصر میں قیام پذیر تھے، میں نے وہاں کا سفر کیا، جب میں وہاں پہنچا، تو رات کا وقت تھا اور بڑا ٹھک رہا تھا اور بیمار تھا، ایک مقام پر میں اتر گیا، تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے سنا کہ ایک شخص کنیت کے ساتھ میرا نام پکار رہا ہے، میں نے اس کو جواب دیا: حالانکہ میں بڑا نحیف و کمزور ہو گیا تھا، فوراً ہی علامہ کے شاگردوں کی ایک جماعت میرے پاس آئی، جن میں سے بعض سے میں نے دمشق میں ملاقات کی تھی، میں نے کہا: میرے آنے کی تم کو کیسے اطلاع ہوئی، میں تو اسی گھڑی اترا ہوں، انہوں نے کہا کہ:

”علامہ نے ہم کو خبر دی کہ تم آئے ہوئے ہو اور بیمار ہو اور ہم کو یہ علم دیا ہے کہ ہم جلد سے جلد تمہیں لے آئیں، نہ ہم نے کسی کو آنے ہوئے دیکھا نہ (اس کے علاوہ) ہمیں کچھ بتایا، تو میں نے جان لیا کہ یہ شیخ ابن تیمیہ کی کرامت ہے۔“

عبد اللہ بن شیخ احمد نے مجھ سے یہ بھی بیان کیا کہ دمشق کے قیام کے دوران میں بیمار ہو گیا۔ ایک مرتبہ مرض اتنا بڑھ گیا کہ کھانا پیئنا بھی مشکل ہو گیا، مجھے صرف اتنا یاد ہے کہ میں نیم بیہوش اور تیز بخار میں چب رہا تھا، اس وقت علامہ ابن تیمیہ میرے سر ہانے لگے۔

”آپ نے میرے لئے دعا کی اور فرمایا: عافیت مل گئی! چنانچہ مجھے شفا ہو گیا، صحت ہو گئی اور میں قطباب ہو گیا۔“

تاریخ طبرستان اور تاریخ ابن عساکر نے عبد اللہ بن شیخ احمد سے بیان کیا کہ: ایک دفعہ میں علامہ ابن تیمیہ کے پاس گیا، اس وقت میرے پاس خرچہ تھا، میں نے آپ کو سلام کیا، آپ نے جواب دیا: مرحبا کہا، مجھے اپنے قریب بٹھایا اور یہ تمہیں پوچھا کہ تمہارے ساتھ خرچہ ہے یا نہیں۔ بعد چند دنوں بعد میری رقم ختم ہو گئی اور میں نے آپ کے پیچھے لڑا لڑا کر کے بعد لوگوں کے ساتھ مجلس سے نکلنے کا ارادہ کیا تھا کہ آپ نے روک لیا اور ان سے ہٹا کر مجھے بٹھایا، جب مجلس برخواست ہوئی تو مجھے روانہ کی ایک مقدار دی اور فرمایا: تمہارے پاس اب خرچہ نہیں ہے، مان در اتم کو استعمال کرو، مجھے بڑا غیب ہوا اور یقین ہو گیا کہ کبھی مرتبہ جب میرے پاس خرچہ تھا اور جب وہ ختم ہو گیا اور مجھے رقم کی ضرورت پڑی تو اللہ نے آپ پر مصطفیٰ کر دیا۔

نیز ایک ایسے شخص نے مجھے بتایا کہ جس کو میں جموعا نہیں سمجھتا کہ جب مغلوں نے دمشق وغیرہ پر حملہ کرنے کے لئے شام پر چڑھائی کی تو دمشق میں زبردست زلزلہ آیا، جس سے لوگ و ہوش زدہ ہو گئے۔ ایک جماعت آپ کے پاس آ کر مسلمانوں کے لئے دعا کرنے کی درخواست کی۔ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے پھر فرمایا:





## شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور آپؐ کے درجات عالیہ

حافظ ابن عبد البرہادی مثبلی سلفیؒ نے ”المعقود المدردۃ“ میں نقلی الدین ابن تیمیہؒ کے ایک شاگرد شیخ عبد اللہ بن عمر بن عبد الرحمن مکیؒ کا ایک طویل حریثہ نقل کیا: جو آپؐ نے علامہ ابن تیمیہؒ کی وفات پر کہا تھا: عنوان سے متعلق اس کے بعض اشعار کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

(۱) آپؐ کا برہین اسلام کے تمام لوگوں پر عالیہ کے مل تھے، آپؐ نے بن اسلاف و ائمہ کی صفات میں کئی کئی تصنیف فرمائیں۔

(۲) آپؐ مسلمانوں کے خالق اور ان کے کردار کے پیکر تھے: نیز صحیح عقائد میں بھی انہیں کے راست پر گامزن تھے۔

(۳) مجھے ایسی کچھ حقیقت و مصیبت کے بتاؤ کہ آپؐ کے زمانہ میں قطب عالم اور منصب اہل بیت پر آپؐ کے سوا کوئی فائز ہو سکا ہے؟

(۴) ہمارے زمانہ میں عارضین کا سردار اور امام ہدایت کا پیر آپؐ کے سوا کون ہے؟

(۵) آپؐ علم کے سمندر اور وہ قطب عالم ہیں، جن کا چرچہ چار عالم عالم میں ہے، درجن کا فیض پھونٹ پھونٹ کر نکلنے والی خوشبو کی مانند نفع دہاں کو مصلحت کئے ہوئے ہے۔

آپؐ ہی کا ایک دوسرا حریثہ بھی ہے، جس کو حافظ صاحبؒ نے (۱) ذکر کیا ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے: آپؐ مریع خلایق اور سارے لوگوں کے مانج تھے، صفات حمیدہ کے مجسم اور تمام عبادات کے جامع تھے، حق تعالیٰ کے راز داں تھے، جو بے بے مونیام اور اہل مجاہد بھی آپؐ کی خوبیوں کو بیان کرنے میں حیرانی کا شکار ہیں۔

علامہ ابن تیمیہؒ کا ناشتہ

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ میں ابن تیمیہؒ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ نے فجر کی نماز ادا فرمائی، پھر ذکر میں بیٹھ گئے، حتیٰ کہ نصف النہار کا وقت قریب ہو گیا، پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ میرا ناشتہ ہے، اگر میں ناشتہ نہ کروں تو میری موت ختم ہو جائے، یا اس طرح کی بات ارشاد فرمائی اور ایک دفعہ مجھ سے فرمایا تھا کہ: میں کبھی کبھی اپنے نفس کو تادم کرنے اور اس کو آرام پہنچانے کی حیثیت سے ذکر کو ترک کر دیتا ہوں، تاکہ میں اس راحت کے ذریعہ دوسرے ذکر کیلئے تادم ہو جاؤں، یا اسکی مطلب کی کوئی بات آپؐ نے کہی تھی۔ (۲)

## ابن تیمیہؒ کے لیے دُنیا بھی جنت

علامہ ابن تیمیہؒ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ:

”دُنیا میں بھی ایک جنت ہے، جو اس میں داخل نہیں ہوا، وہ آخرت کی جنت میں بھی داخل نہیں ہوگا، ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا: میرے دشمن میرا کیا بگاڑ لیں گے؟ میں جنت ہوں اور میرا باغ میرے سینہ میں ہے، اگر میں کہیں چلا جاؤں، تو وہ بھی میرے ساتھ رہتا ہے مجھ سے جدا نہیں ہوتا، میری قید گوشہ نشینی ہے، میرا نقل شہادت ہے اور میری ہلا وطنی سیاحت ہے، پھر فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی ملاقات سے پہلے اپنے بندوں کو جنت دکھا دی، دُنیا ہی میں اس کے دروازے ان کے واسطے کھول دیئے اور اس کی خوشبوؤں، ہواؤں اور باؤنیم کے جھونکوں سے ان کو مغلطہ کیا، جس کی پوری قوت اور صلاحیت اس کو حاصل کرنے اور اس کی طرف بلائے میں لگ گئی۔“ (۱)

## مسائل تصوف کے متعلق شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہابؒ کا موقف

شیخ عبداللہ فرماتے ہیں کہ:

”ہم حضرات صوفیاء کے سلسلہ اور باطن کے رذائل کی مغفلانہ کانٹا نہیں کرتے، جب تک کہ سالک احکامات شرعیہ اور صحیح بیج پر قائم رہے۔“ (۲)

## شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ اور مقامات تصوف

آپ المواقفات کی تیسری فصل میں ص ۲۱ پر تحریر فرماتے ہیں:

”اللہ تمہیں ہدایت دے یہ بات اچھی طرح جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو جس ہدایت کے ساتھ بھیجا، وہ علم نافع ہے اور جس دین حق کو دے کر مبعوث فرمایا، وہ نیک عمل ہے؛ چنانچہ اہل دین میں بعض لوگ وہ ہیں، جو علم نفع میں مشغول و مصروف ہیں اور اسی سے لگاؤ رکھتے ہیں؛ جیسے نقباء کرام اور بعض وہ ہیں، جو عبادت الہی اور طلبہ آخرت میں مشہک ہیں؛

جیسے صوفیاء، کرام، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ایما دین دے کر بھیجا، جو دونوں قسموں کو شامل ہے۔“

اور اسی کتاب کی دوسری فصل میں ص ۸۲ پر آپؐ کو طراز ہیں:

”اللہ تم پر رحم کرے یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ یہ چاروں کلمات اپنے اختصار کے باوجود سارے دین کا دار ہیں، چاہے حکم علم تفسیر میں گفتگو کرے، یا علم اصول میں، یا روحانی احوال میں کو علم سلوک سے تعبیر کیا جاتا ہے گفتگو کرے۔“

اسی طرح اس کے معنی کے ضمیمہ میں ص ۸۲ پر تحریر کرتے ہیں:

”یہ بات یقینی ہے کہ کثرت اس کے الفاظ اور معانی دونوں کی تبلیغ پر ماسور ہے۔۔۔ اسی وجہ سے آپؐ نے ان حضرات کے بارے میں یہ خبر دی کہ وہ علمی رسوم کے کمال کے ساتھ دلوں کی پاکیزگی میں بھی کامل ہوں گے؛ لیکن متاخرین میں ان کی تعداد بہت کم ہوئی ہے، اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ایک شخص فقیہ بھی ہو، صوفی بھی ہو، عالم اور زاہد بھی ہو، ایسا ہونا غائبانہ محبت سے ہے۔“

اور صفحہ ۸۳ پر لکھتے ہیں:

”بہت کی نفس محبت اس کی عبادت کی جڑ ہے اور اس محبت میں خرابی شرک کی جڑ ہے، اسی بنا پر اہل معرفت مشائخ صوفیہ حصول علم کی بارہاد محبت کرتے تھے۔“

مؤلفات کی چوتھی فصل میں ص ۸۴ پر تحریر فرماتے ہیں:

”جب اصطلاح قلب اور لاشک پہنچانے والے راستہ پر اس کی مستقامت۔۔۔ اور اسباب مجاہدہ و اہل سلوک کی ریاستوں کی فیضان چاروں ارکان پر ہے۔“

(توبہ کو منسوبی سے تھا مانا چاہیے)

**حافظ ابن قیم جوزیؒ اور آپؐ کا تصوف**

آپؐ راہ سلوک کے تمام علوم سے واقف اور اہل تصوف کے کلام اللہ کے اصطلاحات اور اسرار و رموز کے بڑے عالم تھے، آپؐ کثیر انساب کا اور تہجد کے بڑے پابند تھے، بہت لمبی لمبی نمازیں پڑھتے تھے عبادت گزار ذکر الہی کے شہساز، اہل

کی محبت میں فرق، توبہ واستغفار میں منہک، اللہ کے سامنے اپنا عاجزی اور حق سچائی کے اظہار میں اگلے ہوئے اور ہر وقت ان کی دعا کی چوکھٹ پر اپنے آپ کو ڈالے ہوئے رہے، میں نے ان اوصاف میں ان کے جیسا دوسرا نہیں دیکھا۔ اپنے توبہ کے زمانہ میں آپ ہر وقت تدریجاً فکر کے ساتھ قرآن کی تلاوت میں مشغول رہتے، جس کے نتیجے میں آپ کے قلب پر غیر کے بے شمار دروازے کھلے ہوئے اور ذوقِ سلیمہ صحیح و جہان کا کھڑا وافر عطاء ہوا، اسی سبب سے اہل معرفت کے علوم میں کام کرنے اور ان کے اسرار پر مطلق ہونے کی قدرت و مہارت آپ کو حاصل ہوئی، آپ کی کتابیں اس سے بھری پڑی ہیں۔ (۱)

امام احمد بن حنبلؒ ابدال میں سے تھے

علامہ ابن عسینؒ فرماتے ہیں کہ:

”احمد بن بروقی ایک حدیث لکھنے کیلئے ابو زرعہؒ کے پاس آئے، انھوں نے ابو زرعہؒ کے سر میں بہت سے برتن اور گتے پڑے ہوئے دیکھے، جو ان کے بھائی کے تھے جو انھوں نے حدیث لکھنے بغیر لوٹ جانے کا ارادہ کیا، رات کو انھوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک شخص کے کنارے کھڑے ہیں، ایک شخص کا سایہ ان کو پانی میں نکھر آیا، اس نے کہا: کیا تو وہی آدمی ہے جس نے ابو زرعہؒ سے بے قیاس اور بے رہنمائی کی تھی، کیا تجھے پتہ نہیں کہ احمد بن حنبلؒ ابدال میں سے تھے، جب ان کا انتقال ہو گیا، تو اللہ نے ابو زرعہؒ کو ان کا جانشین بنایا۔“ (۲)

پیر کی صفات اور راجہ سلوک میں اس کی اہمیت

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ: جب بھی کوئی شخص کسی آدمی کی رہنمائی اور اہمیت میں زندگی گزارنے کا ارادہ کرے تو سب سے پہلے یہ دیکھے کہ وہ ڈاکرین میں سے ہے یا غافلوں میں سے، وہ خواہشات کا غلام ہے، یا دہی الہی کا بندہ، اگر وہ خواہشات نفسانی کا بندہ اور اہل غفلت میں سے ہو تو اس کا حال حدت گزر رہا ہے۔ تو آدمی اپنے صحیح مستند اور اپنے رہبر کو خوب دیکھ بھال لے، اگر اس کو ایسا (خواہشات میں پڑا ہوا) پائے، تو اس سے دور ہو جائے اور اگر یہ دیکھے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی یاد اور سنت کی اجازت غالب ہے اور وہ حد و حد سے تجاوز کرنے والا نہیں ہے، بلکہ اپنے معاملہ میں بہت ہی محتاط اور چوکنا رہتا ہے تو اس کے واسطے کو حق م لے۔ (۳)

## ذکر الہی ولایت کا منشور

علامہ ابن قیم جوزی فرماتے ہیں کہ:

”سب سے بنیادی اصول تمام سلاسل سلوک کا راستہ اور ولایت کا منشور ذکر الہی ہے۔ جس کو ذکر کا حصہ وافر نصیب ہو گیا، اس کے لئے اللہ کے قرب کا دروازہ کھل گیا! لہذا وہ اپنے دل کو خوب پاک و صاف رکھے اور اپنے رب کریم کا قرب حاصل کر لے۔ پھر مراد کو وہ اللہ کے پس پانے کا! کیونکہ جس نے اللہ کو پایا، اس کو ہر چیز مل گئی اور جس نے اللہ (کی رضا) فوت کر دی، اس نے ہر چیز بھوئی۔ (۱)“

روحوں کی آپس میں ملاقات اور زندوں کے اعمال کا ان کے سامنے پیش ہونا

عالم محمد ربی کی اولاد میں سے ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ میں نے عالم محمد ربی کو ان کے انتقال کے دو سال بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا:

”کیا آپ کو موت نہیں آئی؟ انھوں نے کہا: ہاں! آئی ہے میں نے پوچھا: آپ اب کہاں ہیں؟ جواب دیا: بخدا میں جنت کے ایک باغ میں: دن و رات میں میری دوست احباب بھی ہیں، ہم ہر جمعہ کی رات اور کچھ بکریں عبد اللہ مرنی کے پاس جمع ہوتے ہیں اور تمہارے اعمال سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: تمہارے جسم جمع ہوتے ہیں یا تمہاری روحیں؟ فرمایا: ناممکن ہے کہ (جسم جمع ہوں کیونکہ) جسم تو بوسیدہ ہو جائے، بلکہ روحیں جمع: ولی ہیں۔ میں نے پھر سوال کیا: ہم جب تمہاری زیارت کے لئے قبرستان آتے ہیں، کیا تم کو اس کا علم ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں، جمعہ کی پوری رات اور ہفتہ کے دن سورج کے طلوع ہونے تک (تمہارے آنے کا) ہمیں ظہر ہوتا ہے، میں نے کہا: دوسرے ایام میں کیوں نہیں ہوتا؟ ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن کی فضیلت اور اس کی عظمت کی وجہ سے“ (۲)

علامہ ابن قیم اسی کتاب کے ص ۱۰ پر قلمباز ہیں:

”اس سے آگے کی بات یہ ہے کہ میت کو اپنے عزیز و اقارب اور رشتہ داروں کے اعمال کا علم ہوتا رہتا ہے۔ امام عبداللہ بن المبارکؒ حضرت ابوالیوبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ: زندوں کے اعمال مردوں پر پیش کئے جاتے ہیں، مردے اچھے اعمال دیکھ کر بے حد خوش ہوتے ہیں اور بُرے اعمال دیکھ کر دعا کرتے ہیں کہ: اے اللہ! اس شخص کو اس سے جہادے۔“

**شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ کا حدیث سے ابدال کو ثابت کرنا**  
 علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ:

”وہ لوگ اہل سنت والجماعت ہیں، ان کے اندر صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں، انہیں ہمیں ہدایت کے یمنار اور ظلمتوں میں نور کے چراغ ہیں، وہ ایسے لوگ ہیں جو احادیث میں واروشدہ فضائل و مناقب کے حامل ہیں، ان میں ابدال اور مقتدا ہیں، جن کی صراطِ مستقیم پر حیاتِ قدیم، علم و عمل اور فہم و فراست پر سارے مسلمانوں کا اتفاق ہے اور وہی خانقہ منصورہ ہیں، جن کے متعلق نبی کریم ﷺ نے یہ پیشین گوئی فرمائی کہ: میری امت میں ہر وقت ایک جماعت حق پر ثابت قدم رہے گی، مخالفین و معاندین ان کا بال بھی بیکا نہیں کر سکیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔“ (۱)

**پوشیدہ امور اور دلی خیالات پر اطلاع**

حضرت ابراہیمؑ خواص بیان کرتے ہیں کہ:

”ایک مرتبہ میں جامع مسجد میں تھا، اسی وقت ایک حسین و جمیل نوجوان آیا، جس کے پاس سے محمدؐ خوشبو آ رہی تھی اور چہرہ سے شرافت و پاکیزگی جھلک رہی تھی۔ میں نے اپنے پاس پیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا: مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ یہودی ہے، ان لوگوں کو یہ بات بُری لگی، تھوڑی دیر بعد میں نکل گیا، تو وہ بھی باہر آیا، لیکن وہ پھر ان لوگوں کے پاس لوٹ کر گیا اور کہنے لگا: میرے بارے میں وہ شیخ کیا کہہ رہے تھے؟ لوگ بتانے سے شرمانے لگے، تو وہ اصرار کرنے لگا۔ لوگوں نے بتایا: وہ کہہ رہے تھے کہ تم یہودی ہو۔ وہ فوراً میرے پاس آیا،

میرے ہاتھوں پر جھک گیا اور اسلام لے آیا، میں نے پوچھا کہ: اس کا کیا سبب ہے؟ اس نے کہا: ہم نے اپنی کتاب میں یہ لکھا ہوا دیکھا کہ صدیق کی فراست کبھی نہیں چوکتی، میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں مسلمانوں کا امتحان لوں اور ان کو دیکھوں، پھر میرے دل میں خیال آیا کہ اگر مسلمانوں میں کوئی صدیق ہو سکتا ہے، تو اسی جماعت (صوفیاء) میں ہو سکتا ہے، اسی غرض کے لئے میں نے مسلمانوں کو خالد میں ڈالا، لیکن جب آپ کو میری حالت کی خبر ہو گئی اور مجھ کو پہچان لیا، تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ صدیق ہیں۔“ (۱)

ابوسعید خدری فرماتے ہیں:

”ایک مرتبہ میں مسجد حرام گیا، اسی وقت ایک فقیر بھی داخل ہوا، جس پر دو پہاڑی چادریں تھیں، وہ کچھ مانگ رہا تھا۔ میں نے دل میں کہا: ایسے غی افرو لوگوں پر برا جہ ہوتے ہیں، تو اس نے میری طرف دیکھتے ہوئے یہ آیت پڑھی: ”وَاعْلَمُوا أَن اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا لِيْ بِأَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ“ (۲) ابوسعید فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے دل ہی دل میں توبہ کر لی، اس فقیر نے مجھے پکارا اور یہ آیت پڑھی: ”وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ“ (۳) حضرت ابو الحسن بو شعیب اور حسن حداد دونوں حضرات ابوالقاسم سناوٹی کی عبادت کیلئے نکلے، راستہ میں انھوں نے آدمی درہم کے سیب ادھار قیمت پر خرید لئے، جب یہ حضرات ابوالقاسم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؑ نے فرمایا: یہ کیسی ظلمت ہے؟ یہ سن کر وہ دونوں باہر چلے گئے اور کہنے لگے: ہم سے کون سا مثل ہو گیا؟ شاید ادھار قیمت پر سیب خریدنے کی وجہ سے آپؑ نے یہ فرمایا، پھر انھوں نے قیمت ادا کی اور واپس آپؑ کی خدمت میں آئے۔ جب آپؑ کی ملاقات دونوں پر پڑی تو آپؑ نے فرمایا: کیا یہ ممکن ہے کہ انسان اتنی جلدی ظلمت سے نکل آئے؟ تم دونوں مجھے بتاؤ کہ تمہارا واقعہ کیا ہے؟ تو ان دونوں نے اپنا واقعہ بیان کر دیا، ابوالقاسم سناوٹی نے فرمایا: سچ کہتے ہو، تم میں سے ہر ایک دشمن کی ادائیگی میں یہ چاہتا تھا کہ ہمارا ساتھی ادا کر دے اور میری فروش ادائیگی دشمن کا مطالبہ کرنے سے حیا کر رہا تھا۔“ (۴)

تھا۔ (۴)

حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں ایک نوجوان رہتا تھا، جو (مے) خیالات پر ٹوک دیا کرتا تھا، حضرت جنید بغدادیؒ کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا، تو آپؒ نے اس سے فرمایا: یہ کیا مسئلہ ہے، جو تمہارے متعلق کہا جا رہا ہے؟ اس نے کہا: حضرت آپؒ کچھ سوچ لیجئے؟ جنیدؒ نے فرمایا: میں نے سوچ لیا، نوجوان نے کہا: آپؒ نے ایسی ایسی بات سوچی ہے۔ فرمایا: نہیں، نوجوان نے کہا: دوسری بار اور کچھ سوچ لیجئے! جنیدؒ نے فرمایا: میں نے سوچ لیا، نوجوان بولا: آپؒ نے ظالم غلام بات سوچی ہے، آپؒ نے فرمایا: نہیں، نوجوان نے کہا: کوئی تیسری چیز کا خیال کر لیجئے! فرمایا: میں نے کر لیا، نوجوان نے عرض کیا: آپؒ نے ایسی ایسی بات کا خیال کیا ہے، آپؒ نے فرمایا: نہیں، جب نوجوان بول پڑا، عجیب بات ہے، آپؒ تو جگہ کہہ رہے ہیں اور میں اپنے قلب سے زیادہ واقف ہوں، جنید بغدادیؒ نے فرمایا: پہلی دوسری اور تیسری ہر بار تم نے جگ کہا، لیکن میں نے بطور امتحان کے یہ دیکھنا چاہا کہ تمہارا دل جہد ملی ہوتا ہے، یا نہیں؟ (۱)

ابو ذکر یا غنیؒ کے انتقال سے پہلے ان کے اور ایک عورت کے درمیان کچھ تعلقات تھے۔ ایک مرتبہ آپ ابو عثمان حیرتیؒ کے قریب کھڑے ہو کر اس عورت کے بارے میں کچھ سوچنے لگے، تو ابو عثمانؒ نے ان کی طرف ٹٹو اٹھائی اور فرمایا: کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ (۲)

## مردوں کا خواب میں زندوں کو غیبی امور کی اطلاع دینا

مصعب بن جمادہؒ اور عوف بن مالکؒ کے درمیان مواخاۃ تھی۔ ایک مرتبہ مصعبؒ نے عرفہ چھڑے کہا: ہم میں سے جس کا بھی پہلے انتقال ہو جائے، وہ اپنے کو خواب میں دکھانے کی کوشش کرے۔ مصعبؒ نے کہا: کیا ایسا ہو گا؟ آپؒ نے فرمایا: ہاں! جب مصعبؒ کا پہلے انتقال ہو گیا، تو عوفؒ نے خواب میں دیکھا کہ مصعبؒ آگئے ہیں۔ عوفؒ یقین کرتے ہیں کہ میں کہا: اے بھائی! تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ انھوں نے جواب دیا: مہینوں کے بعد ہماری حقارت کر دی گئی۔ عوفؒ کہتے ہیں کہ میں نے ان کی گردن میں ایک سیاہ دھبہ دیکھ کر پوچھا کہ: بھائی! یہ کیسا نشان ہے؟ انھوں نے بتایا کہ: میں نے لڑائی یزیدی سے لڑ دینا یاد ہمارے لئے تھے، وہ میرے ترکش میں ہیں، ان کو اس یزیدی کو دابھس کر دو۔ عوفؒ کہتے ہیں کہ میرے بھائی نے مجھے یہ بھی بتایا کہ ان کی موت کے بعد خاندان میں جو بھی حادثہ پیش آیا، ان کو اس کی خبر مل گئی، حتیٰ کہ ہماری اس بٹی کی بھی جس کو مرے ہوئے چند دن ہوئے تھے، انھوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کی ایک بیٹی کا چھ دنوں کے اندر انتقال ہو جانے کا، لہذا اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو، جب جمع ہوئی تو میں نے سوچا: اس میں تو کئی غیبی اطلاعات ہیں، پھر میں ان کے گھر والوں کے پاس آیا۔ انھوں نے خوش آمدید کہا اور بولے: کیا اپنے بھائیوں کے پسماندگان کے ساتھ تمہارا یہی

سوک ہے؟ مصعبؓ کے انتقال کے بعد سے اب تک تم ہمارے پاس نہیں آئے، میں نے معذرت خواہی کی، جیسا کہ دوسرے لوگ مسندت خواہی کرتے ہیں، پھر میں نے ترکش پر نظر ڈالی اس کو اتار اور جو کچھ اس میں تھا اس کو نکال لیا تو اس میں وہ ہیرانی مجھے مل گئی، جس میں دینار تھے۔ میں نے وہ دینار اس بیہودی کے پاس بھیج دیئے اور اس سے دریافت کیا کہ اس کے علاوہ تمہارا اور کچھ قرض مصعبؓ پر ہے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ مصعبؓ پر رحم کرے، وہ رسول اللہؐ کے بہترین صحابہ میں سے تھے یہ وہ دینار انہیں کو دے دیے ہیں۔ میں نے کہا: مجھے پوری بات بتا، اس نے کہا: ہاں میں نے ان کو دس دینار قرض دیئے تھے۔ میں نے وہ دینار اس کے آگے پھینک دیئے۔ اس نے وہ دینار بخود دیکھ کر کہا: بخدا یہ اچھے دینار ہیں، جو میں نے ان کو دیے تھے۔ میں نے دل میں سوچا کہ یہ کبلی بات ہے (جو سچ ہوئی) پھر میں نے ان کے گھروانوں سے پوچھا کہ کیا حضرت مصعبؓ کی وفات کے بعد تمہارے گھر میں کوئی حادثہ رونما ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! ہمارے گھر میں ایک حادثہ پیش آیا۔ میں نے ان سے وہ حادثہ بیان کرنے کو کہا، تو انہوں نے بتایا کہ: ہمارے ہاں ایک بلی تھی جس کو مرے ہوئے چند دن گزرے ہیں۔ میں نے اسے نہا جس میں کہا: یہ دونوں بلیں پوری ہوتیں، پھر میں نے دریافت کیا کہ بھائی مصعبؓ کی بڑی کہاں ہے؟ انہوں نے بتایا کہ وہ کھیل رہی ہے۔ میں اس کے پاس گیا اس پر (شفقت سے) ہاتھ بھیرا، اس کو بندھا لیا تھا۔ میں نے اس کے گھر والوں سے کہا کہ اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، چود روز کے اندر وہ بلی اللہ کو پیاری ہو جائے گی۔ (۱)

علامہ ابن عبد البرؒ ثابت بن قیس بن شمسؓ کی صاحبزادی سے نفرت کرتے ہیں کہ: جنگ یمامہ کے موقع پر طاہر بن قیسؓ حضرت خالد بن ولیدؓ کے ساتھ مسیلحہ کذاب سے قتال کے لئے نکلے، جب دونوں فوجوں کا آسا مسامتا ہوا، تو حضرت ثابتؓ اور سالم مویٰ ابی حذیفہؓ نے فرمایا: ہم حضور اکرمؐ کی امراتوں میں اس طرح سے نفرت کرتے تھے، یہ کہہ کر دونوں نے ایک ایک گڑھا کھود لیا اور اس میں بیٹھ کر ثابتؓ کی مدد کے ساتھ لڑتے رہے، اسی دوران ثابتؓ شہید ہو گئے۔ ابن ان حضرت ثابتؓ کے بدن پر ایک نقس زدہ تھی، ایک مسلمان کا وہاں سے گزرا تو انہوں نے وہ زرد لے لی، رات میں حضرت ثابتؓ کے خواب میں آئے اور فرمایا: میری تم کو ایک وصیت ہے، لیکن ایسا نہ ہو کہ تم یہ کہہ کر کہ یہ تو ایک خواب ہے اس وصیت کو ضائع کر دو، کل جب میں شہید کر دیا گیا، تو ایک مسلمان کا میرے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے میری زدہ لے لی، اس شخص کا چادر افواج کے سب سے آخری کنارے پر ہے، ان کے شہید کے پاس ایک گھوڑا ہے، جو غول میں ایک رفتار سے دوڑتا ہے، زدہ پر ہانڈی کو اوندھا کر کے رکھ دیا گیا ہے اور اس ہانڈی پر ایک شخص حسینؑ ہے، تم فوراً حضرت خالدؓ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ میری زدہ کے پاس کسی کو بھیج کر اس کو لے لیں اور جب وہ یہ منورہ پہنچ کر ظہیر رسول اللہؐ

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دربار میں حاضر ہوئے۔ کاسوق ملے، تو ان سے عرض کریں کہ مجھ پر اتنا اتنا قرض ہے اور میرے غلاموں میں سے غلام غلام آزاد ہے، وہ شخص فوراً حضرت خالدؓ کے پاس آیا، ان کو پورا خواب سنایا۔ حضرت خالدؓ نے زرد کے پاس ایک آدمی بھیج کر اس کو منگوا لیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس کا خواب بیان کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی وصیت پوری کر دی۔ علامہ ابن القیمؒ فرماتے ہیں: ہمارے غم میں حضرت ثابت بن قیسؓ کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں، جس کی موت کے بعد کی ہوئی وصیت کو پورا کیا گیا ہو۔ (۱)

## دلی ارادہ کی اطلاع

علامہ ابن جوزیؒ کے نوامہ بیان کرتے ہیں کہ: حضرت ابو عبد اللہ بن فضل الاعرجیؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر میری گنجائش ہوئی، تو میں سونقی الدینؒ کے واسطے ایک مدرسہ تعمیر کرتا اور آپ کی خدمت میں روزانہ ہزار روپے پیش کرتا، اس کے چند دنوں بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے میری طرف دیکھ کر کہا: جب آدمی کوئی نیت کر لیتا ہے، تو اس کا اجر اس کے اعمال سے مل گیا جاتا ہے۔ (۲)

## ایک شیخ کا اپنی موت کے وقت سے باخبر ہونا

علامہ یوسف بن عبد الباقیؒ فرماتے ہیں کہ شیخ، امام، علامہ شمس الدین ناصر الدینؒ کے ہاتھ کی ایک تحریر مجھے ملی، جس میں آپؒ نے قضا کر دیں: حافظ ابن رجبؒ کی قبر کھودنے والے شخص نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ زین بن رجبؒ اپنے انتقال سے چند روز پہلے میرے پاس آئے اور اس جگہ کی طرف اشارہ کر کے جہاں آپؒ مدفون ہیں فرمایا کہ میرے لئے ایک قبر اس جگہ کھودو۔ میں نے آپ کے لئے قبر کھودنا شروع کیا، جب قبر پوری کھدی گئی، تو آپؒ اس میں اترے اور لیٹ مجھے قبر کو آپؒ نے پسند آیا اور فرمایا یہ بہت بڑھیا ہے، پھر آپؒ باہر آ گئے۔ گو کہ کیا بیان ہے کہ: بخدا مجھے گمان بھی نہیں تھا کہ چند ہی دنوں بعد وہ میں آپؒ کا جنازہ لایا جائے گا، مگر ایسا ہوا میں نے آپؒ کی نعش اس قبر میں رکھ کر اوپر سے مٹی ڈال دی۔ (۳)

## مختفی گناہوں پر گنہگاروں کو تسلیہ

شیخ شہاب الدین ابن زینؒ فرماتے ہیں کہ علی بن حسین بن مردہ کی مجلس میں جب کوئی شخص حاضر ہوتا اور اس کے دل میں کوئی خیال ہوتا تو آپؒ اپنی مجلس میں کسی نہ کسی طرح اس مسئلہ میں بھی گفتگو فرماتے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک آدمی

۱۔ کتاب الروح ص ۱۸۔ ۲۔ ابن القیمؒ حلیۃ الاولیاء ص ۱۸۵۔ ۳۔ مناقب شمس الدین ناصر الدین ص ۱۸۵۔

۴۔ دلی حلیۃ العبد ص ۱۸۵۔ ۵۔ مناقب شمس الدین ناصر الدین ص ۱۸۵۔

بھارے سے حضرت جابرؓ میں آپؐ کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ شیخؒ نے ایک شخص کو پکار کر کہا: اس جیسی سے کہہ دو کہ وہ جا کر غسل کر کے آئے۔ میں نے سنا کہ آپؐ پہلے کسی شخص میں کوئی بُرائی دیکھتے تو چپکے سے کہہ دیتے تھے کہ تم فلاں غسل میں جلا ہو، تمہاری آنکھوں میں فلاں گناہ نظر آ رہا ہے، اس پر درست احباب سے آپؐ کو ملامت کی کہ آپؐ لوگوں کو اپنے آپ سے دور کر رہے ہیں، آپؐ نے فرمایا: تو پھر کیا کروں؟ میں انہوں کی نگاہوں میں یہ چیز دیکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا اگر آپؐ کو یہ چیزیں نظر بھی آ رہی ہیں، تب بھی یہ عمل مناسب نہیں ہے، ان کے سب آپؐ لوگوں کو اپنے سے متفرق کرانے کو رسوا کر رہے ہیں، اس کے بعد آپؐ جب بھی کسی شخص کو دیکھتے اردو ہیں یا کوئی دوسرا بھی رہتا تو آپؐ اس شخص کی طرف دوئے سخن کئے بغیر اس کو سرزنس فرماتے اور بول کہتے تھے: بعض لوگ ایسی ایسی چیز دیکھتے ہیں اور یہ یہ عمل کرتے ہیں اور پھر اس عمل کی مذمت بیان فرماتے۔ (۱)

## آخرت کے حالات کا کشف اور حضرت جبریل علیہ السلام سے بات چیت

جعف بن عبد البہارؓ کی مقدمی حضرت جبریل علیہ السلام سے دارالاحمد بن حسن بن احمد بن عبد البہارؓ کے تذکرہ میں تحریر کرتے ہیں کہ: میں نے ان کے مرض العوات میں ایسی کئی باتوں کا مشاہدہ کیا، جو میرے نزدیک ان کی رایت آخرت کے احوال کے کشف اور کی برحقوں پر موت سے ان کی رضا مندی کی علامات دیکھنے کو تھیں، جب بھی ان کو اچھو لگا، وہ حضرت جبریل علیہ السلام سے نعمت طلب کرتے ہوئے کہتے: اے روح اللہ! ان کو مجھ سے بناؤ اور تمہارا جب بھی ان کے پاس دیکھتا ہوں، وہ مجھ سے کچھ کہتے، تو میں ان سے کہتا ہوں: آپؐ بہت اچھے اور خیریت سے ہیں، وہ کہہ کر اترتے اور فرماتے: مجھے نہ تمہاری بات کی خواہش نہیں ہے، نہ تمہارے معمول تھا کہ میں ہر نماز کے بعد ان کے لئے عالت کی دعا کرتا۔ (۲)

## نبیؐ کی امور کی اطلاع

حضرت ربیعؓ فرماتے ہیں کہ: میں، عروزی اور یوسفیؓ، امام شافعیؒ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپؐ نے ہماری طرف نگاہ کی اور مجھ سے فرمایا: تم حدیث شریفؐ کی خدمت کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو جاؤ گے۔ عروزی کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے شیطان! ان سے مناظرہ کر۔ تو یہ اس کو جواب کرایں گے اور اس پر غالب آجائیں گے۔ اس کے بعد یوسفیؓ نے فرمایا: لو ہے میں تمہارا انتقال ہوگا۔ ربیعؓ فرماتے ہیں کہ یوسفیؓ جب قید و بند کے دور سے گزر رہے تھے، میں ان کے پاس گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ (۳)

۱۔ ذیل بیہودت ابن رجب، ص ۱۲۰۔ ۲۔ کہ کہانی بن حسین بن عروہ، ص ۱۱۰۔ ۳۔ ذیل بیہودت ابن رجب، ص ۱۱۰۔ ۴۔ اعلام النبلاء، ص ۱۰۰۔ ۵۔ تذکرہ امام شافعیؒ۔

## ابدا ل واد تاد

علامہ ذہبیؒ نقل کرتے ہیں کہ: زینب بن حراشؓ کی وفات ۱۰۱ھ میں ہوئی۔ آپؓ اس زینب عہد کے علماء و ائمہ کی جماعت اور لوہی خلافت اسلامیہ کے بہادر مجاہدین کی صف میں ایک عظیم انسان تھے دورانِ عابدوں کے سر تاج تھے، جو ابدال یا ادا دس شمار ہوتے ہیں۔ (۱)

خطیب بغدادیؒ محمد بن یحییٰ جو اپنا کفن ہر وقت اپنے ساتھ رکھتے تھے کہ تذکرہ میں سند کے ساتھ ابن کا قون نقل کرتے ہیں کہ: ”رہیہ“ میں عمر ثانی ایک شخص رہا کرتے تھے، جن کے بارے میں لوگوں کا کہنا تھا کہ وہ ابدال میں سے ہیں۔ ایک مرتبہ ان کو بیت میں دو ہوا، میں ان کی حیرت کے لئے گیا، مجھے یہ خبر پہلے بل جکی تھی کہ انھوں نے ایک خراب دیکھا ہے اس واقعہ میں انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ تم نے مسرتِ خاطر کو دیکھا تو ان سے دریافت کیا، آپ قرآن کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: وہ اللہ کا کلام ہے، اور حقوق نہیں۔ (۲) علامہ ذہبیؒ یحییٰ بن سلیم کے تذکرہ میں مابین کئی کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ: یحییٰ بن سلیم اپنے درجہ کے آدمی تھے، ام ان کو ابدال میں شمار کرتے تھے۔ (۳)

انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں

طبقات ابن بلہ کے ساتھ ملحق ابو الفضل حمیدؒ کی کتاب الاعتقاد (۴) میں امام احمد بن حنبلؒ کا یہ قول مذکور ہے کہ: انبیاء انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں۔

شہداء زندہ ہیں ان کو رزق دیا جاتا ہے

امام احمدؒ کا ورثہ ابراہیمی ہے کہ: نقل کے بعد شہداء زندہ رہتے ہیں اور اپنا رزق کھاتے ہیں۔ (۵) مردہ کو زیارت کرنے والے کا عظیم ہوتا ہے۔ امام احمدؒ یہ بھی فرماتے ہیں کہ: مردہ کو جمعہ کے دن بطور فجر کے بعد سے بطور عشاء سے پہنچے تک زیارت کے لئے آنے والے شخص کا ہم ہوتا ہے۔ (۶)

مردہ کا اذان کو سننا اور اس کا جواب دینا

یحییٰ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ: مجھ سے ہمارے قبرستان کے گورکن نے بیان کیا کہ میں نے اس قبرستان میں ایک بڑی

۱ تذکرہ علماء اسلام، ذہبیؒ، مکتبہ المدینہ، ج ۱، ص ۱۴۰  
۲ تاریخ خطیب، ابن عساکر، ص ۱۴۰

۳ کتاب معتاد، ابن عساکر، ص ۱۴۰  
۴ کتاب الاعتقاد، ابن بلہ، ص ۱۴۰

عجیب بات کا مشاہدہ کیا، میں نے ایک قبر سے کراہنے کی آواز سنی، جیسا ایک بچہ دیکھ کر ہوتا ہے اور ایک قبر سے میں اللہ ان کے وقت مؤذن کی اذان کا جواب سنا۔ (۱)

## مردہ کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا

علامہ ذہبیؒ کہتے ہیں کہ امام احمدؒ کا قول ہے: ثابت بخانی حدیث میں ثقہ ہیں، آپ قصہ بھی بیان کرتے تھے اور بڑے محدث تھے۔ حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ثابتؒ یہ دعا دیکھا کرتے تھے کہ ”اے اللہ! اگر آپ کسی کو یہ دولت عطا کریں کہ وہ قبر میں نماز پڑھے، تو مجھے بھی اس دولت سے سرفراز فرما“ کہا جاتا ہے کہ آپؐ کی دعا قبول ہوئی اور موت کے بعد آپؐ قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھے گئے۔ (۲)

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ تحریر فرماتے ہیں کہ: امام مسلمؒ نے انس بن مالکؓ سے یہ حدیث روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ صبراء میں جب حضرت موسیٰؑ کے پاس سے گزرے تو آپؐ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ امام احمد، عثمانؒ سے وہما سے نقل کرتے ہیں کہ ثابتؒ یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! اگر کسی کو آپؐ کی قبر میں نماز ادا کرنے کی توفیق عطا کریں، تو مجھے بھی اپنی قبر میں نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ابو نعیم بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابرؒ نے فرمایا اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے ہی ثابتؒ کو ان کی لحد میں رکھا تھا، اس وقت میرے ساتھ حمید الطویلؒ بھی تھے، جب ہم نے لحد کی ساری اینٹیں حماد بن ابی سہبہؒ کو اٹھائی اور میں نے دیکھا کہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ (۳)

## سرمکا بدن سے جدا ہونے کے باوجود قرآن پڑھنا اور بات کرنا

امیر اہم بن اسماعیل بن خلفؒ فرماتے ہیں کہ: احمد بن نصرؒ کو تنہائی میں ڈال دیا گیا اور اسی آواز، نکل و مصیبت کے زمانہ میں ان کو قتل کر دیا گیا اور ان کے سر کو سولی پر لٹکا دیا گیا، مجھے بتایا گیا کہ ابن کاسرؒ قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہے، میں اس کے پاس قریب گیا اور ساری رات اس پر نگاہ رکھے ہوئے رہا، سر کے پاس اس کی حفاظت کیلئے بہت پیادے اور سوار فوجی تھے۔ جب لوگ سو گئے تو میں نے ان کے سر کو یہ پڑھتے ہوئے سنا: ”اَللّٰہمَّ احسب الناس ان یترکوا ان یقرؤوا احدا وہم لا یفلتوں“۔

یہ سن کر میرے بدن پر کچھ ہادی ہو گئی، کچھ عات بعد میں نے سعد بن نصرؒ کی خواب میں زیارت کی، آپؐ کے جسم پر سندس اور استبرق کی پوشاک تھی اور سر پر تاج تھا، میں نے ان سے پوچھا: بھئی! آپؐ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا۔



## قبر میں حفظ قرآن کریم

شیخ اپنی اس کتاب میں تصریح فرماتا ہے: ابن ابی الدنیا، حضرت حسنؑ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ مومن جب مرجاتا ہے اور ابھی اس کا حفظ مکمل نہیں ہوا تو اس کے حافظہ فرشتوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ قبر میں اس کو قرآن سکھائیں، یعنی کہ قیامت میں حفاظ قرآن کے ساتھ اُٹھے گا۔ ابن ابی الدنیا نے مزید دعا کی سے بھی اس طرح کی روایت نقل کی اور سلی نے علیہ عوفی کے مرسل سے اسی معنی کی روایت کی تخریج کی۔ (۱)

## قبروں کے پاس قرآن پڑھنا

امام احمد بن حنبلؒ ایک جنازہ کے ساتھ تھے، جب قبر کے پاس پہنچے تو ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک قبر کے قریب قرآن پڑھ رہا ہے، آپؒ نے فرمایا: اس کو کھڑا کر دو، آپ کے پہلو میں اس وقت محمد بن قدامہ جبریتی تھے، انھوں نے سوال کیا: اے ابو عبد اللہ! بشر بن اسماعیل آپ کی رائے میں کیسے آدمی ہیں؟ مرثیہ فرمایا: نیک ہیں، مجھ نے عرض کیا: انھوں نے مجھے خبر دی کہ عبدالرحمن بن علاء، ابن الجلال نے مجھ سے کہا: جب میری روح پر جا کر جائے تو مجھے لہجہ میں رکھ کر قبر کو برابر کر دو، پھر میری قبر کے پاس بیٹھ کر سورۃ فاتحہ سورۃ بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیتوں کی تلاوت کرو، کیونکہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ (یرسن کر) امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا: اس شخص کے پاس ایک آدمی بھیج کر کہہ دو کہ وہ تلاوت میں مشغول ہو جائے۔ (۲)

مردوں کا قبروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرنا اور اس کے لیے اپنے رشتہ داروں سے نیا کپڑا منگوانا

شیخ محمد بن عبدالوہابؒ اپنی کتاب میں ایک اور قصہ نقل کرتے ہیں کہ: ابن ابی الدنیا قابل اعتبار سند سے راوی ابن سعد کے واسطے سے یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ: ایک شخص کی بیوی کا انتقال ہو گیا، اس نے خواب میں بہت سی مردوں کو دیکھا: لیکن ان کے ساتھ اس کی بیوی نظر نہیں آئی، اس شخص نے ان مردوں سے اپنی بیوی کے بارے میں دریافت کیا تو ان مردوں نے جواب دیا کہ تم نے اس کو پورا کفن نہیں دیا: اس لئے وہ ہمارے ساتھ لٹکنے سے شرار ہی ہے، یہ شخص حضور اکرم ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہو کر خواب عرض کیا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی کامل بھروسہ راستہ تلاش کر دے، یہ شخص ایک قریب الہامی انصاری ہے۔ پاس آئے اور ان کو واقعہ سے آگاہ کیا، انصاری نے جواب دیا: اگر کوئی مردوں تک پہنچ سکتا ہے، تو میں پہنچ جاؤں گا، کچھ دیر بعد انصاری نے انتقال ہو گیا، یہ شخص زعفران میں رنگے ہوئے دو کپڑے لے کر آئے اور ان کو انصاری کے کفن میں رکھ دیا، جب رات ہوئی تو ان کو خواب میں وہی عورتیں نظر آئیں اور ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی تھیں، جن کے جسم پر دوزخ کپڑے تھے۔ علامہ ابن جوزی نے بھی محمد بن یوسف فریابی سے اس عورت کا قصہ نقل کیا ہے، جس نے اپنی ماں کو خواب میں دیکھا، جو اس سے کفن (کی کمی) کی شکایت کر رہی تھی، لوگوں نے یہ قصہ محمد کے سامنے ذکر کر کے ان سے مسئلہ دریافت کیا: اس قصہ میں یہ بھی ہے کہ ماں نے اس عورت سے کہا: میرے واسطے ایک کفن خریدو اور فلاں عورت کے ساتھ اس کو بھیج دو۔ فرمائی کہتے ہیں کہ یہ حدیث یاد آئی کہ مروے اپنے کفنوں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، چنانچہ میں ان لوگوں سے کہا کہ اس ماں کے لئے ایک کفن خریدو اور اس عورت کا اسی دن انتقال ہو گیا، جو دن اس کی ماں نے بتایا تھا اور لوگوں نے اس کے ساتھ کفن کو رکھ دیا۔ (۱)

## ایک کافر کا شدت عذاب کی بناء پر قبر سے نکل کر پانی مانگنا

ابن ابی الدنیا، حوریت بن الرباب سے نقل کرتے ہیں کہ میں "مقام" مقام سے گزر رہا تھا کہ ایک قبر سے ایک شخص نکلا، اس کا چہرہ اور سر آگ سے جل رہا تھا، اس کے ہاتھ لوہے کی جھکڑوں سے گردن سے بندھے ہوئے تھے وہ کہنے لگا: مجھے پانی پلاؤ، پانی پلاؤ، اس کے پیچھے ایک نور محض نمودار ہوا جو کہ رہا تھا: اس کافر کو پانی مت پلاؤ، پیچھے دوئے شخص نے اس کافر کو دبوچ لیا اور زنجیر سے اس کے ایک حصہ کو جکڑ لیا، پھر اوپر سے منہ کھینچے ہوئے اس کو قبر میں لے کر چلا گیا۔ حوریت فرماتے ہیں: انہی میرے قابو سے باہر ہو گئی، حتیٰ کہ "حرق العصب" نامی مقام پر (اس کا چلنا) دشوار ہو گیا تو وہ بیٹھ گئی۔ میں اس سے اتر، اطرب اور عشاہ کی نماز ادا کی، پھر اس پر سوار ہوا اور صبح کے وقت مدینہ منورہ پہنچ گیا اور فوراً حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر پورا واقعہ آپؓ کے گوش گزار کیا۔ آپؓ نے فرمایا: اے حوریت! بخدا میں تم پر شک تو نہیں کرتا لیکن تم نے بڑی سخت خیر ستائی ہے، پھر حضرت حوریت کو طلب کیا اور ان تمام کے سامنے فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے ایک بات بیان کی ہے، میں ان پر کوئی بدگمانی نہیں کرتا۔ اے حوریت! ان کو بھی وہ واقعہ بتاؤ، جو مجھے بتلایا، میں نے ان کے سامنے بھی وہ واقعہ دہرایا، ان نے مولا علیؓ سے کہنا۔

نہں دیدہ افراد نے کہا: امیر المومنین! ہم نے اس شخص کو پہچان لیا، وہ بنی غفر کا ایک آدمی تھا، جو زمانہ جاہلیت میں مر گیا اور وہ جہانِ نوازی نہیں کیا کرتا تھا۔

ان اپنی اہل بیت نے حضرت مرد سے یہ دکایت بھی نقل کی کہ: کمر سوار و دریند نمودہ کے درمیان ایک سوار جا رہا تھا کہ ایک قبرستان پر سے اس کا گزر ہوا، اچانک ایک شخص اپنی قبر سے نمودار ہوا، جس سے آگ کے شعلے اٹھ رہے تھے، وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا اور کہہ رہا تھا اے اللہ کے بندے! مجھ پر پانی چھڑکو، اے اللہ کے بندے! مجھ پر پانی ڈالو، اس کے پیچھے دوسرا شخص برآمد ہوا، وہ یوں کہہ رہا تھا: اللہ کے بندے مت چھڑکو، اے اللہ کے بندے! پانی مت ڈالو (یہ دیکھ کر) سوار بیہوش ہو گیا، جب صبح کو وہ بیدار ہوا، جو اس کے ہال سفید ہو گئے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع دی گئی، تو آپؐ نے لوگوں کو (اس جگہ) تہا ستر کرنے سے روک دیا۔ (۱)

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ: ایک شخص یمن سے آ رہا تھا وہ راستہ میں تھا کہ اس کا گدھا سر گیا، وہ شخص غصہ میں ہو مضو کیا، اور کھٹکے پر چڑھی، پھر یہ دعا کی: اے اللہ! میں ”دھین“ میں آپ کے راستہ میں پڑنے اور آپ کی خوشنودی کی طلب میں لگا ہوں، مگر گواہی دیتا ہوں کہ توحیدِ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور قبروں میں پڑے ہوئے لوگوں کو دوبارہ جلاتا ہے، اے اللہ! آج میرے دلی کوئی کے احسان سے کراں یا مرمت نہائیے۔ میری آپ سے التجا ہے کہ میرے گدھے کو میرے لئے زندہ کر دیے۔ ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ: اس پر گدھا کان جھاڑتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ (۲)

ضعیف خاتون کی دعا سے مردہ کا زندہ ہونا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم ایک انصاری کے پاس گئے، وہ بہت بیمار تھے، ہم ان کے بیٹا فہیرہؓ سے کہے، یہاں تک کہ ان کی روح پرواز کر گئی، ہم نے ان پر چادرِ اہلِ الہی، ان کے سر کے پاس ان کی بوڑھی والدہ کھڑی ہوئی، فہیرہؓ ایک شخص نے ان کی طرف دیکھ کر کہا: امان جان! اس مصیبت پر اللہ کے پاس ثواب کی امید رکھیں، اس پر اس خاتون نے کہا: کون سی مصیبت؟ کیا میرے بیٹے کا انتقال ہو گیا؟ ہم نے کہا کہ ہاں، انصاریؓ کی ماں نے پوچھا کیا تم بالکل سچ کہہ رہے ہو؟ ہم نے کہا: ہاں! انھوں نے پھر عرضاں کیا کہ کیا تم سچ بول رہے ہو؟ ہم نے کہا: ہاں! حسبِ انھوں نے اللہ کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور دعا کرنے لگیں کہ اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں مسلمان ہوئی اور آپ کے رسولؐ کے طرفِ ہجرت کی (اس امید پر کہ آپ ہر مصیبت و آسانی کے وقت میری مدد فرمائیں گے۔ اے اللہ! آج مجھ پر یہ مصیبت مت

والدہ بھی، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ان کے پیڑہ کو کھولا گیا اور ہم نے ان انساناری سے۔ کے ساتھ کھانا تناول کر کے وہاں سے رخصت ہوئے۔ (۱)

## موت سے پہلے انوار کا مشاہدہ

یوسف بن عبداللہ دوقی، حسن بن احمد بن حسن بن احمد بن عبداللہ دوقی کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ بروذ جہ ۱۹۱۰ء بموافق ۱۲/۱۱/۱۳۳۰ء جب بمقام سافیر، آپ کی وفات ہوئی، تہائی یا نصف شب کو آپ پر نزع کی کیفیت طاری ہو گئی تھی، اس وقت آپ پر انوارات کی بارش ہو رہی تھی، میں نے آپ کے پاس سے شب سے بہت سے میسرات دیکھے، ہم نے ان سے اچھی کسی کی موت نہیں دیکھی اللہ ان پر اور ہم پر اپنی رحمت نزل کرے۔ (۲)

## جنازہ جس کو ملا نکلہ نے کندھا دیا

یوسف بن عبداللہ دوقی اپنے دادا احمد بن حسن بن احمد بن عبداللہ دوقی کے متعلق لکھتے ہیں کہ: میرے دادا کے جنازہ میں شریک رہنے والے کئی افراد نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ لوگ اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے مگر جنازہ تک ان کے ہاتھ نہیں ہٹا رہے تھے، لوگ توقف کرتا پاتے تھے اپنا چوہان و گول کا کہنا ہے کہ ہم دوڑتے تھے، پھر اپنا جنازہ سے قریب نہیں ہو رہے تھے اور کئی لوگوں نے مجھے بتایا: جب میں نے یہ معاملہ دیکھا، تو اپنے ہاتھوں کو جنازہ کے پایوں پر رکھ دیا اور اس سے فک مٹا، تاکہ اس کو نیچے لاؤں لیکن میں خود مرنے لگا۔ (۳)

## مردہ کا اپنے ہاتھوں کو کسترا

ابوالخیریش اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابو نعمر نے جب کوئٹہ کی خندق کھودی، تو لوگوں نے اپنے مردے دوسری جگہ دفن کر دیے، اس اثنا میں ہم نے ایک فوجیان کو دیکھا، جو دوسری قبر میں ختم کیا جا رہا تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو کسترا تھا۔ (۴)

## قبر میں رکھنے کے بعد مردہ کا ہنستا

گورکن قاسم پٹان کرتے ہیں کہ: میں نے اپنے دادا سے سنا کہ جب میں قواش کو دفن کرنے کے لئے ان کی قبر میں اتر اور قبر میں اتارنے کے لئے اپنے ہاتھ پران کو رکھ لیا، تو میں نے ان کی ہنسی کو آواز سنا، آپ کو امام احمد کے قریب دفن کیا گیا۔ (۵)

۱۔ مجمع البحرین ۲/۲۰۷۔ ۲۔ ذیل علی بن ابی طالب ۲/۱۰۰۔ ۳۔ کتاب الدعوی ص ۸۰۔ ۴۔ طبقات ابیہ ۲/۳۴۱۔



جواب دیا وہ کہتے ہیں: "سلام سلام من یوم صانع" یہ واقعہ صحیح سند سے "قول ہے۔ (۱)

احمد بن ابی الکرام مقدسی حنبلی کی تصویف سے صحت کا حاصل ہوتا

احمد بن ابی الکرام مقدسی نے اپنے شیخ امام شلالہ دین کی بہت ساری کرامات کا ذکر فرمایا، مثلاً زیادہ کھانے کی ضرورت کے وقت کھانے کا زیادہ ہو جاتا اور آپ کی گامی بولی تصویف سے مرگ سے نجات کا مل جاتا وغیرہ (۲)

حضور اقدس ﷺ کے موسے مبارک سے شفا حاصل کرنا

عبد اللہ بن احمد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم امام احمد بن حنبلؒ کو دیکھا کہ آپ حضور اقدس ﷺ کا ایک بال مبارک تھامے ہوئے ہیں، اس کو اپنے ہونٹوں پر رکھ کر بوسہ دے رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ نے اس کو آنکھوں پر رکھ کر پانی میں ڈبوایا اور شفا حاصل کرنے کیلئے اس کو پی لیا۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کا مبارک پیالہ لیا ہونٹوں کے پانی سے اس کو دھویا اور اس سے پانی نوش فرمایا۔ میں نے آپ کو طلبِ شفا کے لئے زورم پیچے اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو تر کرتے ہوئے دیکھا۔ علامہ ابنی فرماتے ہیں: امام احمد کی ذات میں علو کرنے والے اور آپ پر تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ حالانکہ صحیح سند سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ حضرت عبداللہ نے اپنے والد (امام احمد) سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا، جو حضور اکرم ﷺ کے منبر شریف کی نگڑی کو ہاتھ لگائے اور حجرہ شریف کو بوسہ دے؟ تو آپ نے جواب دیا میں اس میں کوئی گناہ نہیں سمجھتا (علامہ ابنی نے فرمایا) اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم لوگوں کو خوارق کے نظریہ اور بہرہ نعت سے محفوظ رکھے۔ (۳)

امام ذہبیؒ سند متصل کے ساتھ ذکر کرتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد بن حنبلؒ نے ایک گھوٹھی نکالی، جس کے بارے میں ان کا گمان تھا کہ اسے نبی کریم ﷺ نے پہنا ہے اس پر شیر کی تصویر بنی ہوئی تھی، میں نے یک جماعت کو دیکھا کہ انھوں نے اس گھوٹھی کو دھویا۔ پھر وہ پانی پی لیا۔ (۴)

رسول اکرم ﷺ کی چادر مبارک سے برکت حاصل کر:

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نبی ﷺ کی روانے مبارک پہننے اور عید کے دن اس کے کمر باندھنے کو چاہتے تھے۔ (۵)

۱۔ یہ سلام ۱۱۴ھ میں حضرت عمارؓ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا۔ ۲۔ یہ واقعہ صحیح سند سے "قول ہے۔ ۳۔ یہ واقعہ صحیح سند سے "قول ہے۔ ۴۔ یہ واقعہ صحیح سند سے "قول ہے۔ ۵۔ یہ واقعہ صحیح سند سے "قول ہے۔

یہ واقعہ صحیح سند سے "قول ہے۔ ۶۔ یہ واقعہ صحیح سند سے "قول ہے۔ ۷۔ یہ واقعہ صحیح سند سے "قول ہے۔ ۸۔ یہ واقعہ صحیح سند سے "قول ہے۔ ۹۔ یہ واقعہ صحیح سند سے "قول ہے۔ ۱۰۔ یہ واقعہ صحیح سند سے "قول ہے۔

## حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ٹوپی سے حصول برکت

معاذ بن - حاذق فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابو عوفؓ کے سر پر ان کی ایک ٹوپی دیکھی، جو پتلی اور خوبصورت تھی،  
 لکھا ہے ان سے پوچھا: اے ابو عوف! یہ ٹوپی کونسی ہے؟ جواب دیا: یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ٹوپی ہے، جو آپؓ نے  
 علامہ اس میں سیریت کو پہنائی تھی۔ میں نے آپ کے ترکہ میں سے اس کو خرید لی۔ (۱)

اس لباس سے تبرک حاصل کرنا جس میں جنگ بدر لڑی تھی

امام زہریؒ بیان کرتے ہیں کہ: جب حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بھ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپؓ نے  
 ایک چمنا کوئی مہنگا یا اور فرمایا کہ مجھے اس میں کفن دیں، میں نے اس کپڑے میں بدر کے دن جنگ لڑی تھی اور آج ہی کے  
 دن کے لئے اس کو اٹھا رکھا تھا۔ (۲)

## بچی بن بچی تسمیٰ کے لباس سے حصول برکت

علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ بچیؒ نے امام احمدؒ کے فاسطے اپنے کپڑوں کی وصیت کی، جب یہ  
 کپڑے امام احمدؒ کی خدمت میں پہنچے تو آپؒ نے اس میں سے برکت کے لئے ایک کپڑا لے لیا اور باقی کو لوٹا دیا، پھر فرمایا  
 کہ ان کے لباس کی سلامتی اور ترش خراش ہمارے ملک کی وضع قطع جیسی نہیں ہے۔ (۳)

رسول خدا ﷺ کے بالوں (کی برکت سے) بلا کا فوری ہونا

علامہ ذہبیؒ (۴) کہتے ہیں کہ: مسئلہ خلق قرآن میں جو ابتلاء امام احمد بن حنبلؒ کو پیش آیا تھا قرآنی زمانے میں نبی ﷺ  
 کا ایک بال امام احمدؒ کی قمیص کی آستین میں رہ گیا تھا، جس کی یاد دہانی و حقائق بن اور ایتیمؒ نے کی تھی بلگوں نے مجھ سے در یافت  
 کیا کہ یہ بال کیسا ہے؟ تو امام احمدؒ نے فرمایا کہ: یہ نبی کریم ﷺ کا بال ہے، یہ سن کر بعض لوگوں نے ہنسی قمیص چاک کر لی  
 چائی، لیکن متعصمؒ نے اس سے منع کیا اور کہا کہ یہ قمیص آثار و میراثِ اخیال یہ ہے کہ متعصمؒ نے بھاڑنے سے اس لیے منع کیا کہ اس  
 میں نبی کریم ﷺ کے مونے مبارک تھے۔

۱۔ تذکرۃ الفقہاء، ص ۲۲۱، تذکرہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جلد ۱۔

۲۔ میر اعلامؒ، ص ۶۰، تذکرہ ابو عوفؓ۔

۳۔ میر اعلامؒ، ص ۱۱۰، تذکرہ امام احمدؒ جلد ۱۔

۴۔ میر اعلامؒ، ص ۱۱۰، تذکرہ بچی بن بچی تسمیٰ جلد ۱۔



بائیں اور چہرہ کو چومنے کا مسئلہ

شیخ محمد بن عبدالوہاب منقذات میں رقمطراز ہیں: بہر حال ہاتھوں کو چومنا تو اس ہمیشی چیز کا انکار کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ ایسا اہل سنت ہے جس میں اہل علم کے بائیں اختلاف رہا ہے۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں کو چومنا اور قرآن مجید کو اہل بیتؑ کے ساتھ یہی برتاؤ کا حکم دیا ہے۔ (۱)

حضرات سلف صالحین کا اہتمام تلاوت قرآن

یحییٰ بن اکثرؒ کا بیان ہے کہ میں شروء حضرت بروقت امام دیکھ کر کی صحبت میں جتا تھا، آپ صائم الدھر تھے اور ہر وقت میں ایک قرآن ختم کرتے تھے۔ (۲)

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ لکھتے ہیں کہ: ابوہریرہؓ کی حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور اس بن حدیفؓ سے روایت کی کہ ہر رات دن میں ایک قرآن ختم کرنا مستحب ہے، آپ ہی سے یہ بھی مروی ہے کہ ختم قرآن کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے؛ بلکہ نیکو اور نیک پر اس کا مدار ہے۔ اس لئے کہ حضرت عثمانؓ نے ہر رات میں ایک قرآن پاک ختم کرتے تھے۔ (۳)

حضرت شعبہؒ فرماتے ہیں کہ سعد بن ابی راجمؓ بن عوفؓ زہریؓ موصوفہؓ دیکھتے اور ایک دن رات میں ایک قرآن پڑھتے تھے۔ (۴)

اسامیل بن علیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جتنے لوگوں سے تلاوت کی، ان میں سب سے زیادہ قرآن سے شغف رکھنے والے محمد بن عبدالرحمن بن شبرمہؒ تھے، میں نے ایک مرتبہ ان سے پوچھا کہ آپ نے گرام کے لیے لوگوں میں کسی ایک دن زیادہ سے زیادہ کتنا قرآن پڑھا ہے؛ جبکہ آپ کثرت و سرعت تلاوت میں معروف بھی تھے، آپ نے بتانے سے انکار کیا؛ لیکن میں برابر اصرار کرتا رہا؛ حتیٰ کہ آپ نے مجھے بتا دیا کہ گرام کے طویل ایام میں ایک دن میں نے چار مرتبہ قرآن ختم کئے، پانچویں مرتبہ سورہ فاتحہ تک پہنچا تھا کہ مؤذن نے عصر کی اذان دیدی، آپ کا شمار سچے لوگوں میں ہوتا ہے۔ (۵)

حضرت ربیع بن سلیمانؒ فرماتے ہیں کہ حضرت غلام شافعیؒ ہر رات میں قرآن کا ایک دور پورا کر لے، لیکن ابو رمضان المبارکؒ میں ہر رات میں ایک اور ہر دن میں ایک قرآن ختم فرماتے، اس طرح پورے رمضان میں ساٹھ دور کرتے تھے۔ (۶)

۱۔ منقذات، ۱/۵۸۔ ج ملفوظات ابن زبیر، ۳/۲۸۱۔  
 ۲۔ منقذات، ۱/۵۸۔ ج ملفوظات ابن زبیر، ۳/۲۸۱۔  
 ۳۔ تاریخ خلیفہ بغداد، ۱/۱۰۰۔ ج ملفوظات ابن زبیر، ۳/۲۸۱۔  
 ۴۔ تاریخ خلیفہ بغداد، ۱/۱۰۰۔ ج ملفوظات ابن زبیر، ۳/۲۸۱۔  
 ۵۔ تاریخ خلیفہ بغداد، ۱/۱۰۰۔ ج ملفوظات ابن زبیر، ۳/۲۸۱۔

محدث علی فرماتے ہیں کہ: یحییٰ بن سعید قطان ہرات وولہا میں مغرب و عشاء کے درمیان ایک قرآن پڑھ لیتے تھے اور یحییٰ بن مبین کا قول ہے کہ: یحییٰ بن سعید قطان میں برس تک ہرات نماز میں ایک قرآن پڑھتے تھے اور چالیس سال آپ کا معمول رہا کہ روزانہ سے پہلے مسجد میں رہتے اور کسی آپ کو جماعت کے لیے دہڑاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ (۱)  
ابو ہشام ہرقانی فرماتے ہیں کہ میں نے ابو بکر بن عیاض کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: میرا ایک کمرہ ہے، جس تک پہنچنے سے میں عاجز ہوں اور اس سے فرتے سے مجھے یہ بات روک دلی ہے کہ میں۔ ما بعد سال سے ہر دن ایک قرآن پاک میں ختم کرتا ہوں۔ (۲)

ذوالریاستین سے روایت ہے کہ بادشاہ ماسون الرشید نے ماہ رمضان میں تینتیس ۳۳ قرآن پاک ختم کیے۔ (۳)  
محمد بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد زبیر بن محمد رمضان المبارک میں ہر دن اور رات میں تین مرتبہ ختم قرآن کے وقت ہم لوگوں کو قہقہے تھے، اس طرح چار روزے رمضان میں آپ نے نوے (۹۰) قرآن ختم کیے۔ (۴)  
مسجد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ: محمد بن اسماعیل، رمضان کے مبارک مہینے میں روزانہ دن میں ایک قرآن پڑھتے تھے اور رات کو کے بعد تین راتوں میں ایک قرآن پورا کرتے تھے۔ (۵)

## حور کے ساتھ گفتگو اور چار ہزار ختم قرآن کے عوض خریداری

حضرت ابو یحییٰ النخعی فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک حور قرآن شریف کے چار ہزار ختم کے بدلے میں خریدی، جب آخری روز چل رہا تھا تو میں نے حور کو یہ کہتے ہوئے سنا: تم نے نہاد وعدہ پورا کیا تو لو میں وہی ہوں، جس کی تم نے خریدی وہی کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ (ابو یحییٰ) کا اس کے تھوڑے دن بعد ہی انتقال ہو گیا۔ (۶)

## سلف صالح کا راستہ: فجر سے اشراق تک اور اوادو اوکار

ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی کو دیکھا کہ (فجر کے بعد سے) سورج نکلنے تک مصلے پر ہی ذکر اُٹھائی میں مشغول رہتے اور میں کہتے تھے کہ اسلام کا یہی طریقہ کار رہا ہے۔ جب سورج طلوع ہو جاتا تو وہ ایک دوسرے سے ملنے اور اللہ کے ذکر اور ظلم و ستم حاصل کرنے میں مشغول ہو جاتے۔ (۷)

۱۔ تاریخ خلیفہ بغدادی، ج ۱، ص ۱۰۷، ذکر یحییٰ بن سعید قطان۔  
۲۔ تاریخ خلیفہ بغدادی، ج ۱، ص ۱۰۷، ذکر یحییٰ بن مبین۔

۳۔ تاریخ خلیفہ بغدادی، ج ۱، ص ۱۰۷، ذکر ماسون الرشید۔  
۴۔ تاریخ خلیفہ بغدادی، ج ۱، ص ۱۰۷، ذکر محمد بن زبیر۔

۵۔ تاریخ خلیفہ بغدادی، ج ۱، ص ۱۰۷، ذکر محمد بن اسماعیل۔  
۶۔ تاریخ خلیفہ بغدادی، ج ۱، ص ۱۰۷، ذکر ابو یحییٰ النخعی۔

## ظہر فدیہ کی رات دیگر شہروں میں عرفہ منانے میں کوئی حرج نہیں

نام احمد کا اور شاد کرامی ہے: ہام شہروں میں عرفہ کورات کو جمع ہونے کوئی نمازیں ہے؛ کیونکہ یہ جمع ہونا وہ معذور کرا اللہ  
تسکے لئے ہے اور سب سے پہلے یہ عمل کرنے والے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مروان بن حرث ہیں اور ہر اہم نے بھی ایسا کیا  
ہے۔ (۱)

یعقوب بن زورقی فرماتے ہیں کہ: میں ابو عبد اللہ امام احمد سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا، جو عرفہ کے دن  
مکہ میں حاضر ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: مسلمانوں کی دعاء میں شرکت کے لئے عرفہ کے دن حاضر ہونے میں کوئی گناہ نہیں  
ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی عرفہ کے دن بصرہ میں عرفہ منایا تھا؛ لہذا اس میں کوئی خرابی نہیں ہے کہ آدمی مسجد  
میں آئے اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہو؛ تاکہ اللہ اس پر رحم کرے؛ کیونکہ یہ تو ایک دعاء ہے۔ یعقوب بیان کرتے  
ہیں کہ: میں نے عرفہ کی رات یحییٰ بن یحییٰ کو جامع مسجد میں دیکھا، آپ لوگوں کے ساتھ مسجد میں حاضر ہوئے تھے اور میں  
نے یہ بھی دیکھا کہ آپ نے (عرفہ کے دن) پانی پیا، آپ اس روز روزہ سے نہیں تھے۔ (۲)

## دالوں کی تسبیح اور اس پر تسبیح پڑھنا

اسامیل بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ: میں حضرت سہون کی خدمت میں حاضر ہوا، ان دنوں آپ قاضی تھے، اور آپ  
کے گھر میں تسبیح تھی، میں نے آپ تسبیح پڑھا ہے تھے۔ (۳)

جو شخص دنیا میں مشغول ہوئے بغیر اس کی ضروریات کو پورا کرے اور اس کی دنیوی ضروریات محدود ہوں، تو میں  
اسی کیوں جاؤں؟ جو تباہی سے بچا جائے، عبد العزیز بن ابی الوہید سے کہا تھا کہ ایسا شخص نہ دنیا میں اپنے نصرت سے محروم ہونے والا ہے،  
نہ دنیا کی ذیبت اس کو دین سے غافل کر سکتی ہے۔ (۴)

خالد بن سعدان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ دو ایک دن میں ستر ہزار بار سبحان اللہ پڑھتے تھے۔ (۵)  
حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ارشاد فرمایا: میں ہر روز اپنے گناہوں کے بقدر بارہ ہزار  
مرتب توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ منقول ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس ایک دعا گہ تھا، جس میں دو ہزار مرتب توبہ، سب  
تک آپؐ کے جہنم تسبیح نہ پڑھ لیجئے سوتے نہیں تھے۔ (۶)

۱۔ صحیح ابی داؤد، ۱/۱۹۱، ج ۱، کتاب الدعاء، ۱/۱۹۱، ذکر، حدیث صحیح اور بی۔  
۲۔ صحیح ابی داؤد، ۱/۱۹۱، ج ۱، کتاب الدعاء، ۱/۱۹۱، ذکر، حدیث صحیح اور بی۔

۳۔ صحیح ابی داؤد، ۱/۱۹۱، ج ۱، کتاب الدعاء، ۱/۱۹۱، ذکر، حدیث صحیح اور بی۔  
۴۔ صحیح ابی داؤد، ۱/۱۹۱، ج ۱، کتاب الدعاء، ۱/۱۹۱، ذکر، حدیث صحیح اور بی۔

خواب میں حضرت علیؓ کا ایک شخص کے چہرہ پر مارنا اور اس کے آدھے چہرہ کا کالا ہو جانا

ابن ابی الدنیا نے "کتاب المناقب" میں فرمیش کے ایک عمر رسیدہ شخص سے نقل کیا ہے کہ اس نے بیان کیا: میں نے مکہ شام میں ایک شخص کو دیکھا جس کا آدھا چہرہ سیاہ تھا اور اپنے چہرہ کو دھوئے ہوئے تھا، میں نے اس سے اس کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ میں نے بغداد کے کئی سینڈر مانی ہے کہ جو بھی مجھ سے ملے گا وہ مجھے کاٹے گا، میں اس کو ہتھکڑیاں لگا کر اس نے کہا کہ میں حضرت علیؓ بن ابی طالبؓ کا شہید بن جائے گا، میں ایک رات سو رہا تھا کہ ایک شخص خواب میں آئے اور مجھ سے کہنے لگے "تو میرا شہید بن جائے گا" یہ کہہ کر آپؐ نے میرے آدھے چہرہ پر طمانچہ مارا، جب میں صبح بیدار ہوا تو میرا نصف سیاہ کا ہو چکا تھا، جیسا تم دیکھ رہے ہو۔ (۱)

سونے والے شخص کا خواب میں ایک رافضی کا ذبح کرنا اور اس کا واقعہ مذبح ہو جانا

مذاہبات القریہ وانی نے اپنی "کتاب المستان" میں بعض سلف سے نقل کیا کہ انھوں نے بیان فرمایا: میرا ایک پرہیزگار تھا، جو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو نہ پہچانتا تھا۔ ایک دن جب اس نے بہت زیادہ برا بھلا کہا تو مجھ میں اور اس میں بحث و جھگڑا، رنج کئی ہوئی اور میں قسموں و جھڑپوں سے گھرا ہوا ہوا تھا، رات کو کھانا بھی نہ کھایا اور اسی حالت میں سو گیا، خواب میں مجھ کو کبیر باللہ تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: اے صاحبِ خدا! فلاں شخص آپؐ کے صحابہ کو کالیاں دیتا ہے، آپؐ نے فرمایا میرے کون سے صحابہ؟ میں نے عرض کیا: ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما تو آپؐ نے فرمایا: یہ گھری حوا اور اس سے اس کو ذبح کر دو، میں نے وہ گھری ماری اور اس (گستاخ) شخص کو زمین پر لٹا کر زنگ کر دیا، میں نے دیکھا میرے ہاتھوں کو اس کا خون لگ گیا ہے، تو میں نے گھری پھینک دی اور ان کو پوچھنے کے لئے زمین کی طرف جھکا، اچانک میری آنکھ کھلی مگر اس وقت میں نے اس شخص کے گھری جانب سے ہاتھوں کی آواز سنی۔ میں نے کہا یہ کیسی عجیب چیز؟ لوگوں نے بتایا کہ فلاں (گستاخ) شخص اچانک مر گیا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے اس کے گھر جا کر دیکھا تو اس کے گلے پر نشان تھا۔ (۲)

روحوں کی قوی تاثیرات

طہرہ ابن القیمؒ کہتے ہیں کہ بعض روحوں کا بعض پر اثر انداز ہونا ایسی بات ہے جس کا ذوق صحیح اور عقل سلیم رکھنے والا کوئی شخص انکار نہیں کرتا، خصوصاً جب وہ جسمانی بندھنوں اور رکاوٹوں سے آزاد ہوتی ہے تو اس کی طاقت و قوت اسی

ہزاروں کی گنا بڑھ جاتی ہے، بالخصوص جب خواہشات کی مخالفت کی جاتی ہے اور حسرت و پاکہ راتیں، شجاعت، بہادری، عدل و انصاف پر دردی اور حسرت و فراق، جیسے بلند اخلاق پر اس کی تربیت کی جاتی ہے، گھٹیا اخلاق و رذیل اور شراب عادات سے اس کو دور رکھا جاتا ہے، تو عالم میں اس کی تاثیر بہت قوی ہو جاتی ہے، جس سے بدن اور اس کے اجزاء کامریں، اگر کسی بڑی چٹان پر اس کی نگاہ پڑے، تو وہ پھٹ جائے، اگر کسی طویل القامت جاندہ کو دیکھے، تو وہ ہلاک ہو جائے اور اگر کوئی اچھی چیز نکھر آئے، جو وہ ختم ہو جائے، یا تو ام عالم، یا نہ قدیم سے یہ اثر تو جہات کی تاثیر کا برابر مشاہدہ کرتی آریں ہیں، ہاں سے مدد لی جاتی ہے اور ان کے اثرات سے احتیاط برتی جاتی ہے، لوگوں نے خواب میں روح کے بدن سے علیحدہ ہو جانے کے بعد رُوحوں کے ایک دوسرے پر اثر اندازی کے ایسے عجیب تجربے سنے ہیں، جن کی کتنی مشکل ہے، رُوحوں کی دنیا بالکل ایک الگ دنیا ہے، جو مادی دنیا سے بہت بڑی ہے، اس کے احکام اور تاثیر عالم اجسام سے بہت زیادہ عجیب خیر ہیں، بلکہ دنیا میں انسان کے جتنے حالات ہیں، دوسب رُوحوں کی ہی تاثیر ہے، مگر بدن کے واسطے سے مزدور اور بدن پر دونوں (کسی چیز کے) اثرات کے ظہور پر ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں؛ جیسا کہ دوسری کسی کام میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، لیکن کچھ تاثیرات ایسے ہیں، جو تنہا رُوح کے ساتھ خاص ہیں، ان میں بدن کا کچھ دخل نہیں؛ جبکہ بدن کا کوئی تصرف ایسا نہیں جس میں رُوح کی شرکت نہ ہو۔ (۱)

علامہ ابن تیمیہؒ کا تعویذ لکھنا

علامہ ابن تیمیہؒ تھمیر کے لئے تھمیر زدہ کی پیشانی پر تحریر کرتے تھے: "وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكَ وَيَا سَمَاءُ اقْلَعِي وَغِيضَ الْمَاءِ وَقُلْعِي الْمَاءِ". علامہ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ: ابن تیمیہؒ نے فرمایا: میں نے یہ آیت کئی لوگوں کے لئے لکھی اور اس کو اس مرض سے نجات ملی۔ (۲)

پھڑکنے والی رگ کے لئے نسخہ رشقاء

امام ترمذیؒ حضرت ابن مبارکؒ کی یہ حدیث نقل کی کہ حضور اکرم ﷺ بخارا اور ہرم کے دوروں کے لئے صحابہ کرام کو یہ دعا سکھاتے تھے: "بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ أَحْذِ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مَنْ شَرَّ عَوْفٍ نَعَارَ وَمَنْ شَرَّ حَرِّ النَّارِ". (۳)

داڑھ کے درد کو دور کرنے کے لئے

ورد والے رخسار پر یہ دعا لکھیں: "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُم

السمع والابصار والافئدة ههنا ماتشكرون" اگر چاہے تو یہ بھی لکھ لیں۔ "وله ما سكن في الليل والنهار وهو السميع العليم" (۱)

پھوڑے پھندہ نیوں کے لیے

اس جگہ یہ آیت کریمہ لکھ دی جائے۔ "ويستلونك عن العجايب فقل ينسفها ربي نسفا فيزدها قاعا صفصفا لا تروى فيها عوجا ولا امنا"۔

سر کی تکلیف دہ بھوسی کے لیے

اس پر یہ نکات لکھ دیے جائیں۔ "فأصابها اعضاء فيه نار فاحترقت بحول الله وقوته"۔

اس مرض کی ایک دوسری تعویذ بھی ہے جس کو سر پر سورج کی زردی کے وقت لگنا چاہئے۔ "يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله واتقوا برسوله يركم كنس من رحمته ويحيي لكم نوراً تمشون به ويفض لكم والله غفور رحيم" (۲)

باری والے بخار کے لیے

تمیں باریک کاغذوں پر ستر جہ ذیل دعا لکھ کر ہر دن ایک کاغذ لیں اور اس کو سپتہ منہ میں رکھ کر پانی کے ساتھ نوش کیا کریں۔ دعا یہ ہے۔ "بسم الله فوٹ باسم الله سرت باسم الله فقلت"۔

عرق النساء سے صحت کے لیے

علامہ ابن قیمؒ اس کے لئے یہ دعا تحریر فرماتے ہیں۔ "بسم الله الرحمن الرحيم افرحم الله رب كل شيء وملك كل شيء، وخالق كل شيء، انت خلقت عرق النساء هي فلا تسيطر علي باذني ولا تسلط علي مقتطع واشفي شفاء لا يغادر سقم لا شافي الا انت"۔

تھوڑوں کے فوائد کا بیان علامہ ابن قیمؒ کے قلم سے

آپؒ رقمطراز ہیں جتنی بھی تعویذات پیچھے لکھی گئی ہیں، ان کا لکھنا فائدہ بخش ہے اور نہ چاروں طرف کی ایک جماعت نے قرآن کی کسی آیت کو لکھنا اور اس کو (گھول کر) پینے کی ضرورت دئی ہے اور اس کو شفا یا الی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں رکھی ہے۔ (۳)

## ولادت میں آسانی کے لیے

مکرمہ حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایسی گائے پر گذر ہوا جس کے پیچھے میں چھڑائیں چاہو گیا تھا، اس گائے نے عرض کیا: اے کلمۃ اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے اس منیبت سے نجات مل جائے۔ آپ دفعہ نے فوراً دعا کی کہ اے جان کو جان سے پیدا کرنے والے! اے جان کو جان سے چھٹا کرادنے والے! اے جان کو جان سے نکالنے والے! اس گائے کو نجات دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس گائے نے اس وقت بچہ جن دیا اور اس کو کڑی کھڑی ہو گئے گی۔ آپ فرماتے ہیں ولادت کے وقت جب عورت کو بہت تکلیف ہونے لگے تو یہ دعا اس پر لکھ دو: ”یا خالق النفس من النفس ویا مخلص النفس من النفس ویا مخرج النفس من النفس عصھا“۔

درودِ روزہ کی دوسری دعا

ایک پاک صاف برتن میں ”وذا السماء انشقت وأذنت لربها وحقت ورذا الارض مدت وألفت ما بينها وتحتت“ لکھیں۔ حاملہ عورت کو اس سے پانی پلائیں اور اس کے پیٹ پر اس برتن کے پانی کا چھڑکاؤ کریں۔

امام احمدؒ کا تعویذ دینا

امام ابو بکر مردی بیان کرتے ہیں کہ: ابو عبد اللہ (امام احمدؒ) کی خدمت میں ایک شخص آ کر کہنے لگا: اے ابو عبد اللہ! ایک عورت درودِ روزہ کی تکلیف میں مبتلا ہے، اس کے لئے کوئی تعویذ لکھ دیجئے! آپ نے فرمایا: اس شخص سے کہو کہ دو ایک یہ ذرا مالہ اور عفران لائے، ابو بکر مردی کہتے ہیں کہ میں نے آپؒ کو کئی آدمیوں کے لئے تعویذ لکھتے دیکھا۔ (۱)

عبد اللہ بن اسماعیلؒ نقل کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا ولید محترم درودِ روزہ میں مبتلا عورت کے لئے کسی بڑے سچے بڑے پیر یا کسی پاک صاف چیز پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث تحریر فرماتے: ”لا إله إلا اللہ العظیم الکرم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین کانہم یوم یروہا لم یلبوا الا عشیة أو لیلاً کانہم یوم یرون ما یرون ثم یلبوا الا ساعة من نهار بلاغ لھن یمھلک الا المقرم الفاسقون“۔

بجی رکی تعویذ

غلام مردی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے بخار آ گیا، جب امام احمدؒ کو اس کی خبر ہوئی تو آپؒ نے میرے واسطے

رواہی للملای سرگامہ



فضائل اعمال میں ضعیف احادیث کا حکم

## ضعیف احادیث کا حکم

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب کسی حدیث کی سند بہت زیادہ ضعیف ہو، تو اس پر عمل جائز نہیں ہے۔ یہ قول خاصہ بیوقوفانے، (طائفہ صلتہ الدین) نے حوالہ دیا ہے۔ مگر ائمہ صنف کا خیال ہے کہ بہت زیادہ ضعیف سے مراد وہ ضعیف حدیث ہے، جیسا کہ روایت مکی علماء سے منقول ہے، لیکن جب حدیث کا ضعف بہت شدید نہ ہو، تو وہ ضعیف حدیث علماء و دینی ائمہ کے خلاف طاعنی القاری نے اپنی کتابوں میں فضائل اعمال، شرافت و اخلاق، تقصص و انساب، غیب، تریب اور لسانی امور میں جن کا تعلق عقائد و مسائل سے نہیں ہے، ضعیف حدیث پر عمل (کے جائز ہونے) پر اجماع نقل کیا ہے: چنانچہ علامہ سقوتی اپنی کتاب ”دارالبحرین“ کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں: فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کے جواز پر علماء کرام کا اتفاق ہے۔ (۱)

آپ نے اس رسالہ میں بھی اس پر اتفاق نقل کیا، جس میں اس علم و فہم کے لیے کھڑے ہونے کی حاجت و کامیابی کی: چنانچہ آپ کہتے ہیں: محدثین اور دوسرے علماء نے فضائل اور اس جیسے ابواب میں جس کے اندر عقائد اور عقائد الحی کا ذکر نہ ہو، ضعیف حدیث پر عمل کے جائز دینے پر اتفاق کیا ہے۔

علامہ عاریؒ نے تصحیح ”اب العیالہ“ میں (ایک حدیث کے تحت) کہتے ہیں: کہ اگرچہ اس کی سند ضعیف ہے، لیکن اس بات پر اتفاق ہے کہ فضائل اعمال میں ایسی حدیث پر عمل نہ کرے۔ (۲)

اپنے رسالہ ”الحط الاول فی الصحیح الاکبر“ میں ایک حدیث کے حتم میں تحریر فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند کے متعلق بعض محدثین نے کہا ہے کہ وہ ضعیف ہے، اگر اس کے ضعف کو تسلیم بھی کر لیا جائے، تب بھی مقصود میں کوئی خلل واقع نہیں ہوگا، کیونکہ تمام ہا اعمال علماء کے نزدیک فضائل اعمال میں ضعیف حدیث کا جواز قابل عمل ہے۔ (۳)

سر ۱۶۴۲ء، رقمطراز ہیں: اتفاق فضائل اعمال میں ضعیف روایت پر وہ عمل لائق جاسکتی ہے، چاہے دوسری حدیث

سے اس کو قطعیت نہ ملے، جیسا کہ علامہ نووی کا قول ہے اور اس ضعیف حدیث پر عمل صرف ان ائمال میں کیا جائے جہاں اس کی فضیلت قرآن وحدیث سے ثابت ہو۔ (۱)

دوسری کتاب ”الموضوعات الکبریٰ“ میں ارشاد فرماتے ہیں: فضائل میں ضعیف حدیث بالا جہاں قاطعاً ملے ہے۔ (۲)  
شیخ محمود معین دہستہ کا جزم نکلتے ہیں: اگر اعتراض کیا جائے کہ اس سلسلہ میں یمن نہ سب ہیں۔ پہلا تو یہی (جو ذکر ہوا) دوسرا یہ کہ ضعیف حدیث پر مطلقاً عمل جائز ہے (کوئی قید نہیں ہے) اور تیسرا یہ ہے کہ ضعیف حدیث پر عمل مطلقاً منع ہے، تو اس صورت میں (پہلے مذہب پر) اجماع کیسے ہو سکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ: یہ تینوں قسمیں احکام وغیرہ میں مطلقاً عمل کرنے کے بارے میں ہیں؛ لیکن علامہ نووی نے شرائط کے ساتھ جو جو ائمال فرمایا ہے، وہ عقائد و احکام کے علاوہ فضائل، تزیین و ترغیب وغیرہ سے متعلق ہے جو مستفاد قول ہے۔ (۳)

خلاصہ یہ ہے کہ اس سلسلہ میں جمہور محدثین وفقہاء کے اس مسلک کے علاوہ کہ فضائل اعمال، پند و نصائح، قصص و حکایات، تزیین و ترغیب میں ضعیف حدیث کی سند میں نزاع اختیار کرتے ہیں اور بوقتِ رواہ اس کے ضعف کو بیان کے بغیر بھی لائق عمل ہے کوئی اور رائے یا مذہب ہے ہی نہیں؛ لیکن جہاں تک عقائد کا مسئلہ ہے: جیسے اللہ تعالیٰ کی صفات اور جو اس کی شان کے فائز و مناسب ہے اور جو مناسب نہیں ہے، یا حلال و حرام کے احکام کا دائرہ ہے، تو اس معاملہ میں نہ ضعیف حدیث پر عمل کرنا درست ہے، نہ اس کی اسناد میں تساہل جائز ہے، نہ ضعف کی وضاحت کے بغیر اس کی روایت کرنا روا ہے اور فضائل اعمال سے مراد ان اعمال کے فضائل ہیں: جو ائمال جاہل شدہ ہیں، مستحب ہیں یا ان کو کرنے والا مستحقِ ثواب ہے اور نہ کرنے والا لائقِ عتاب نہیں ہے۔ آئندہ مستقل ایک باب قائم کروں گا جس میں ضعیف حدیث پر عمل کے جواز اور عدم جواز کے متعلق علماء کے اقوال سے بحث کی جائے گی۔

مردست آپ کے سامنے علماء کے دو صریح اقوال پیش کئے جا رہے ہیں، جو جمہور محدثین وفقہاء کے مسلک کی مؤید ہیں۔ محدث خلیفہ ”عمر بن قریظہ“ تھے ہیں: یہ باب احکام کی احادیث میں سختی اور فضائل اعمال میں توسع کے بارے میں ہے۔

یہ قول انہی علماء حنفیہ میں سے منقول ہے کہ حلال و حرام سے متعلق احادیث کو صرف ایسے ہی شخص سے روایت کرنا جائز ہے، جو (جھوٹ کی) تہمت سے پاک ہو اور بدگمانی سے دور ہو (یعنی اس کے متعلق کسی کو بدگمانی بھی نہ ہو) لیکن تزیین و ترغیب اور پند و نصائح وغیرہ کی احادیث کو ہر شخص سے لکھنا درست ہے۔ بخاری و نووی کا ارشاد ہے کہ: حلال و حرام سے متعلق احادیث کا علم صرف ان مشہور و معروف علماء حدیث ہی سے حاصل کرو، جو اس فن میں ہونے والی کمی بیشی سے اچھی طرح

واقف ہیں: اس کے علاوہ دیگر شعبوں سے متعلق احادیث کو کسی بھی استاذ سے حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ علماء میں عینہ کا ارشاد ہے کہ: بغیر سے سنت (احکام والی حدیث) مستثنوہ (ہاں) ثواب وغیرہ سے متعلق احادیث من سکتے ہو۔

نام احمد بن حنبل کا فرمایا ہے کہ: جب ہم رسول اللہ ﷺ سے مروی حلال و حرام، سنن و احکام پر مشتمل احادیث روایت کرتے ہیں، تو اس کی سند میں سختی اور تکرر و اختیار کرتے ہیں اور جب فضائل اعمال اور امر و نہی کے متعلق حدیثیں روایت کرتے ہیں، تو سند (کی جانچ پڑتال کرنے اور قبول کرنے) میں نرمی برتتے ہیں۔

محدث یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ: میں نے ابو عبد اللہ (امام احمد) کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جبریت (صحیح اور پند و نصیحت والی حدیثوں میں اس وقت تک سوال اور نرمی اختیار کی جاسکتی ہے، جب تک کہ اس میں کوئی مسئلہ یہاں نہ کیا گیا ہو۔ اور کیا خبری کا قول ہے کہ: جب کوئی ایسی حدیث آئے، جو حرام کو حلال نہ کرتی ہو، نہ حلال کو حرام، نہ ظہری ہو، نہ کسی حکم کو واجب قرار دیتی ہو، بلکہ اس کا تعلق ترغیب و ترہیب، تاکید و تنہید، یا رخصت و اجازت سے ہو، تو اس (کی سند کے ضعف سے) چشم پوشی کرنا اور اس کے راویوں (کی شرائط) میں نرمی اختیار کرنا واجب ہے۔ (۱)

محدث کبیر عبد الرحمن بن عبد بن قریب فرمایا کرتے تھے: جب ہم (کسی لنگی کا) ثواب یا (کسی منہ کا) عذاب یا کسی عمل کی فضیلت والی احادیث نقل کرتے ہیں، تو سند میں سوال سے کام لیتے ہیں اور راویوں میں سختی نہیں کرتے، لیکن جب طلال و حرام اور مسائل کی حدیثیں روایت کرتے ہیں، تو سند میں کڑی شرطیں لگاتے ہیں اور راویوں کو خوب پرکھتے ہیں۔ (۲)

اخلاق و آداب اور سوا علم و ناسخ میں ضعیف راویوں کی روایت قبول کی جاسکتی ہے۔ محدث عبد الرحمن بن ابی حاتم "کتاب الجرح والتعلیل" کے مقدمہ میں مذکور عنوان کے تحت رقمطراز ہیں: الامام محمد بن عبد اللہ بن مبارک نے ایک شخص کے واسطے سے قلیب حدیث بیان کی، کسی نے کہا کہ یہ ضعیف راوی ہے، تو آپ نے فرمایا: اس شخص سے اتنی مقدار کی احادیث یا نہیں بھی حدیثیں روایت کی جاسکتی ہیں، محدث عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ: میں امام عیسیٰ سے پوچھا: کس طرح کی حدیثیں؟ آپ نے جواب دیا: آداب (صحیح یا بد وغیرہ پر مشتمل حدیثیں)۔ (۳)

علامہ عراقی تحریر کرتے ہیں: جو روایت موضوع نہ ہو، حضرات محدثین نے اس کی سند میں نرمی اختیار کرنے اور اس کے ضعف کی توضاحت کے بغیر اس کو روایت کرنے کی اجازت دی ہے؛ بلکہ وہ احکام و عقائد سے متعلق نہ ہو؛ بلکہ نصیحت و نکایت، فضائل اعمال اور ترغیب و ترہیب کی باتوں سے اس کا تعلق ہو؛ لیکن اگر اس میں حلال و حرام وغیرہ شرعی مسائل کا یا خدا تعالیٰ کی صفات اور کوئی باتیں اس کے شانائے کے لائق ہیں اور کوئی باتیں خلاف شان؟ اس کا بیان ہو، تو ایسی صورت میں

پھر تسلی وزنی کا کوئی بھی روادار نہیں ہے۔ اس حدیث میں سے عبد الرحمن بن مہدی، احمد بن حنبل اور عبد اللہ بن ابی ہریرہ وغیرہ حضرات نے اس کی صراحت کی ہے۔ (۵)

حافظ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: امام ترمذی نے جو بات کہی اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف احکام شرعیہ اور ملکی معاملات میں (ان راویوں سے) استدلال نہیں کیا جائے گا؛ کیونکہ آپؐ انھیں میں سے ایک راویوں سے ترفیع و تزیین میں حدیث روایت کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں: آداب و انصاف کے باب میں سید شارح حدیث نے ضعیف راویوں سے حدیث روایت کرنے کی مصلحت دی ہے، جن میں عبد الرحمن بن مہدی اور احمد بن حنبل بھی ہیں، پھر آپؐ آگے لکھتے ہیں: ترفیع و تزیین، آداب میں ان اہل غفلت راویوں کی روایات بھی لی جاسکتی ہیں، جو ہم با کذب نہ ہوں؛ لیکن جو ہم با کذب ہوں ان کی حدیثیں چھوڑ دی جائیں گی؛ جیسا کہ ابن ابی حاتم کا قول ہے۔ (۶)

نظام میں ضعیف حدیث پر عمل کے جواز کے قائل علماء کی مراد کو واضح کرتے ہوئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ تحریر فرماتے ہیں (اس سے): ان علماء کی مراد وہ اہل ہیں، جن کا اللہ کو پسند یا ناپسند ہونا انھیں یا انھما سے ثابت ہو چکا ہے۔ مثلاً: صلوات قرآن، تسبیح، دعاء، صدقات اور غلاموں کو آزاد کرنا وغیرہ۔

چنانچہ جب کسی مستحب عمل کی فضیلت اور اس کا ثواب یا کسی عمل کی مذمت اور اس کا عذاب کسی حدیث میں بیان کیا جائے اور ثواب و عذاب کی مقدار اور اس کی اقسام میں کوئی ایسی روایت ذکر کی جائے، جس کا موضوع ہونا علم میں نہ ہو، جو اس کو روایت کرنا اور اس پر عمل کرنا اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ آدمی اس ثواب کی امید رکھتا ہو اور عذاب سے ڈرتا ہو؛ جیسے ایک شخص یہ جانتا ہو کہ تجارت سے نفع بخش ہے، پھر اس کو معلوم ہو کہ تجارت میں بے اہتمام نفع ہے، اگر یہ خبر سچی ہو تو اس کا ناکارہ ہے اور اگر جھوٹی ہو تو اس کا کوئی نقصان نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے: جیسے اسرائیلی روایتوں، خواہوں حضرات ملت اور علماء کے اقوال اور اہل علم کے واقعات وغیرہ ایسی چیزوں سے ترفیع و عذاب پیدا کرنا کہ محض ان سے کسی حکم شرعی یا ان کے استحباب کو ثابت کرنا ہو تو درست نہیں ہے؛ لیکن رجعت و شوق کو ابھارنے خوف و خشیت پیدا کرنے (رحمہم اللہ) سے امید لگانے اور (فاسق و فاجر کو) خوف دلانے کے واسطے ان کو نقل کرنا درست ہے، پھر اس کے بعد آپؐ نے پوری تفصیل کے ساتھ اس بحث پر روشنی ڈالتے ہوئے آخر میں فرمایا: خلاصہ یہ ہے کہ مذکورہ چیزیں (اسرائیلیات اور خواب وغیرہ) صرف ترفیع و تزیین کے لئے روایت کی جاسکتی ہیں ابدان پر عمل کیا جاسکتا ہے، مستحب سمجھتے ہوئے ان کو کرنا درست نہیں ہے، بلکہ ان کے اثرات یعنی ثواب و عذاب کی مقدار کے اعتقاد کے لئے کسی ایسی شرعی کا ہونا ضروری ہے۔ (۷)

شیخ الاسلام ذکریا انصاریؒ فرماتے ہیں: (اس کا) فائدہ اس پر عمل کا جائز ہونا ہے؛ کیونکہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل جائز ہے۔ (۱)

علامہ نوویؒ (ایک مسئلہ کے ضمن میں) فرماتے ہیں: بخلاف قول یہ ہے کہ (جو مصلیٰ سترہ نہ پائے اس کا اپنے سامنے) لکیر کھینچ ستم ہے، اگرچہ (اس کی) حدیث ثابت نہیں ہے؛ کیونکہ اس صورت میں مصلیٰ کے واسطے نماز کی جگہ کا احاطہ ہو جائے اور ماٹلس میں ہم اس پر علماء کا اتفاق نقل کر آئے ہیں کہ حرام و حلال کے علاوہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل جائز ہے اور یہ مسئلہ بھی فضائل اعمال کی مانند ہے۔ (۲)

ایک دوسری کتاب میں آپؒ رقمطراز ہیں: ضعیف سندوں میں شامل کرنا اور موضوع کے علاوہ ضعیف حدیثوں کو ان کا ضعف جاننے کے بغیر روایت کرنا اور ان پر عمل کرنا: "بیکردہ" فائدہ احکام کے بارے میں نہ ہو، وہ اصل حدیث کے نزدیک جائز ہے۔ (۳)

اپنی کتاب "کاملاً نکاح" میں لکھتے ہیں: محدثین و فقہاء کرامؒ کا قول ہے کہ: ضعیف حدیث اگر موضوع نہ ہو، تو فضائل اعمال اور ترغیب و ترہیب میں اس پر عمل کرنا جائز اور مستحب ہے؛ لیکن جہاں تک احکام کا معاملہ ہے: جیسے حلال و حرام، خرید و فروخت، نکاح و طلاق وغیرہ، ان میں صرف صحیح یا حسن حدیث پر عمل کیا جائے گا، والا یہ کہ ان معاملات میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے میں (زیادہ) احتیاط ہو۔ (۴)

شہاب نقاویؒ تحریر کرتے ہیں: کیا تمہیں اس بات کی خبر نہیں ہے کہ اگر کسی ایسے عمل کے ثواب اور اس کی ترغیب میں کوئی ضعیف حدیث مروی ہو، جس کا انتخاب دوسری حدیث سے ثابت ہو، یا کسی صحابی کی فضیلت ضعیف احادیث میں آئی ہو، مسنونہ از کار وادعہ میں کوئی ضعیف روایت آئی ہو، تو اس سے لازم نہیں آتا کہ ضعیف احادیث سے حکم بھی ثابت ہو سکتا ہے، ایسی صورت میں احکام و اعمال کی تخصیص کی بھی ضرورت نہیں ہے؛ کیونکہ اعمال اور فضائل اعمال میں فرق واضح ہے۔

علامہ عینیؒ اس بات کو یوں رقم فرماتے ہیں: کوئی کوئی چھٹی بات نہیں ہے کہ سیرت و سوانح کی کتابیں موضوع کے علاوہ ضعیف، کمزور، بلاغات و دروہاتل، متعلقہ اور معطل ہر طرح کی روایتوں کو شامل ہیں۔ امام احمدؒ اور دیگر محدثین کا فرمانا ہے کہ: حلال و حرام کی روایت میں ہم نے سختی سے کام لیا اور فضائل میں نرمی سے کام چلایا۔ (۵)

علامہ محمد بن سید الناسؒ کا کہنا ہے کہ: اہل عرب کے انساب، گزشتہ لوگوں کے حالات، عرب کی جنگوں کے واقعات

۱: جامع اعلام ص ۱۰۷۔ ۲: اگرچہ علامہ ج ۲/۱۰۸۔ ۳: شرح ترمذی ص ۱۰۷۔

۴: تذکرہ ص ۱۰۷۔ ۵: ابن الجوزی ص ۱۰۷۔

اور ان کے احوال زندگی اور اس طرح کی دیگر چیزیں جو کبھی سے مروی ہیں ان کا بہت بڑا حصہ وہ ہے جس کو لوگوں نے ہنر پختہ کرنے ہوئے ایسے راویوں سے نقل کیا ہے جن سے احکام نقل نہیں کئے جاتے اور اس کی جن حضرات نے اجازت دی ہے ان میں امام احمد بن حنبل بھی ہیں۔ (۱)

امام بیہقی، یحییٰ بن سعید بن قتیبہ کا یہ قول حوالہ قرطاس کرتے ہیں کہ: محدثین تفسیر میں ایسے افراد سے بھی سوال کے ساتھ روایت لے لیتے ہیں جن پر حدیث کے معاملہ میں اعتماد نہیں کرتے بلکہ یہ حال آپؐ نے ایب بن ابی سلیم، حمید بن سعید، شاکب اور محمد بن سائب کبھی کا نام لیا اور فرمایا: یہ ایسے لوگ ہیں جن کی (بیان کردہ) احادیث لائق تخریف ہیں اور ان کا تفسیری روایت لکھی جاسکتی ہیں۔ (۲)

خلاصہ ابن عبد البر: حدیث کے ساتھ راوی ہیں: تمام اہل علم فضائل (کی احادیث میں) قابل اختیار کرتے ہیں اور ہر طرح کے راوی کی احادیث نقل کرتے ہیں؛ جبکہ احکام کی احادیث میں سخت شرائط لگاتے ہیں۔ (۳) آپؐ کا یہ بھی اثر ہے کہ: فقہ نقل کی احادیث میں راوی کا قائل اعتماد و جست ہونا ضروری نہیں ہے۔ (۴)

حافظ ابن عساکر وضاحت کے ساتھ لکھتے ہیں: اہل حدیث اور دیگر علماء کے قول کے مطابق موضوع حدیث کے علاوہ ضعیف احادیث کی دیگر اقسام کی سندوں میں نرمی اختیار کرنا اور ضعف کو بیان کے بغیر ان کو روایت کرنا جائز ہے؛ بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور علل و حرام وغیرہ شرعی احکام سے متعلق نہ ہوں۔ (۵)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ: فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کے جائز ہونے پر علماء کا اتفاق ہے؛ ہاں اسے کہ اگر وہ نفس الامری (حقیقت) میں صحیح ہو، تو اس پر عمل کا حق ہو، مگر اگر صحیح نہ ہو تو کوئی ایسی خرابی وجود میں نہیں آئے گی جس سے حرام حلال ہو جائے، یا حلال حرام ہو جائے، یا کسی کا حق ضائع ہو جائے۔ (۶)

علامہ ابن وزیمؒ فرمائی کا ارشاد ہے کہ موضوع حدیث اس کی نوع کو کہتے بغیر ذکر کرنا جائز نہیں ہے اور غیر موضوع ضعیف احادیث جو احکام و مسئلہ اور اللہ کی ذات و صفات سے متعلق نہ ہوں ان کی سند میں آسانی روا رکھتے اور بغیر بیان منتف کے ان کی روایت کو علماء نے جائز قرار دیا ہے، لیکن عقائد و احکام میں اس کی اجازت نہیں دی۔ امام محمدؒ میں سے امام عبد الرحمن بن حبیبؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اور عبد اللہ بن مبارکؒ وغیرہ حضرات نے اس اصول کی صراحت فرمائی ہے۔ (۷)

علامہ سیوطیؒ ایک واقعہ نقل کرنے کے بعد رقمطراز ہیں: ماضی و حال کے تمام علماء و محدثین اس واقعہ کو نقل فرماتے ہیں

۱۔ بیہقی، ۱/۱۵۰۔ ۲۔ ابن عبد البر، ۱/۲۵۰۔ ۳۔ بیہقی، ۱/۱۵۰۔ ۴۔ بیہقی، ۱/۱۵۰۔ ۵۔ بیہقی، ۱/۱۵۰۔ ۶۔ بیہقی، ۱/۱۵۰۔ ۷۔ بیہقی، ۱/۱۵۰۔

اس کو (حضور اکرم ﷺ کی) خصوصیات اور معجزات کی فہرست میں شمار کرتے ہیں اور آپ کے مناقب و اعزازات کی صفحہ میں جگہ دیتے ہیں۔ ان حضرات کا کہنا یہ ہے کہ اس مقام پر سند کا ضعف ملنا حق چشم پوشی ہے اور فضائل و مناقب میں ایسی احادیث کو اڑ کر رکھا جوسند صحیح نہ ہوں درست ہے۔ (۱)

”طلوع الشمس باطنھا و ما کان خفيا“ میں لکھتے ہیں۔ ”جسور علماء کا مسلک یہ ہے کہ (حدیث بیان کرنے کے دوران) تحقیق (تقریر دینا) بدعت ہے۔ علامہ عزالدین بن عبد السلام آخری شخص ہیں، جنہوں نے اس کے بدعت ہونے کا فتویٰ دیا لیکن چونکہ فضائل و احوال میں ضعیف حدیث کو قبول کر دیا جاتا ہے، اسی لئے علامہ ابن صلاح اور ان کے بعد علامہ نووی نے تقیہ کو مستحب قرار دیا ہے۔ (۲)

اپنے ایک رسالہ میں تحریر کرتے ہیں کہ: ”میں نے فتویٰ دیا تھا کہ حدیث ”اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے واسطے آپ کی والدہ و حمیرہ کو (نہہ کر دیا تھا“ موضوع نہیں ہے، جیسا کہ حفاظ حدیث کی ایک جماعت کا دعویٰ ہے، بلکہ یہ اس ضعیف کی قبیل سے ہے، جس کی فضائل میں روایت قابل قبول ہے۔ (۳)

علامہ ابن قدامہ شافری فرماتے ہیں کہ: ”نوافل اور فضائل کی احادیث میں سند کا صحیح ہونا شرط نہیں ہے۔ (۴)  
شیخ ابو محمد مقدسی کا قول ہے کہ (علاء التبیح کے پڑھنے سے) کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ فضائل میں حدیث کا صحیح ہونا شرط نہیں ہے۔ (۵)

حافظ ابن ناصر الدین دمشقی کا فرمان ہے کہ: ”وہ احادیث جو ایسے فضائل کو پوری تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان کرتی ہیں، جن کے حصول کی رغبت اور خواہش ہوتی ہے، تو انہی حدیثوں نے ان میں سے بعض حدیثوں کی سند اور متن کو صحیح قرار دیا ہے اور بعض کو بحیثیت استدلال صحیح کے ساتھ لایا ہے اگرچہ وہ صحیح سے کم درجہ کی ہیں اور بعض قسمیں ان کے علاوہ ہیں اور حدیث کی سب سے بری قسم (ضعیفین) (گھڑنے والوں) کی احادیث ہیں جن کو اختلاف کی صراحت یا مضمون ہونے کی وضاحت کے بغیر مرفوعاً روایت کرنا حلال نہیں ہے، یعنی ابن راویوں کی احادیث جن کو کچھ شیخ نے ضعیف قرار دیا ہے، مگر وہ فضائل احوال سے متعلق ہوں، تو عبد اللہ بن مبارک، عبد الرحمن بن مہدی اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ نے متفقہ میں کی ایک بڑی تعداد سے اور صحیح مشائخین سے روایت کیا ہے کہ وہ اس ضعیف حدیث کی روایت میں تساہل سے کام لیتے تھے، جس کی حد میں کلام ہو؛ جبکہ وہ ترغیب و ترہیب قصص و اشعار جو اعتدال اور فضائل احوال کے سلسلے میں وارد ہوئی ہو اور جس طرح ان افسوس میں وارد شدہ ضعیف حدیث کی روایت جائز ہے، اسی طرح جمہور علماء کے نزدیک اس پر عمل بھی درست ہے۔ (۶)

عالمکتاب و سنت: علامہ  
عالمکتاب و سنت: علامہ  
عالمکتاب و سنت: علامہ  
عالمکتاب و سنت: علامہ  
عالمکتاب و سنت: علامہ  
عالمکتاب و سنت: علامہ  
عالمکتاب و سنت: علامہ  
عالمکتاب و سنت: علامہ  
عالمکتاب و سنت: علامہ  
عالمکتاب و سنت: علامہ

”شرح الکوکب السعیر“ میں مذکور ہے کہ: امام احمد عظامہ مولیٰ اور اکثر احمد کے نزدیک فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ امام احمد کا ارشاد ہے کہ: طائل و حرام میں جب ہم نے حضور اکرم ﷺ سے کوئی حدیث نقل کی تو اس کی سند میں سخت شرطیں لگائیں اور جب فضائل اہمال یا مردودہ کی کے علاوہ میں آپ ﷺ سے کوئی حدیث نقل کی تو سند میں کچھ نرم شرائط اختیار کیں: نیز امام احمدؒ نے ایک روایت میں عید کی رات میں جمع ہونے کو مستحب قرار دیا جو ضعیف حدیث کے کھلی عمل ہونے پر دلیل ہے۔ (۱)

علامہ شاکانی لکھتے ہیں: اس باب میں مذکور آیات اور احادیث مغرب اور عشاء کے درمیان نماز کی کثرت کرنے پر دلالت کرتی ہیں: اگرچہ اکثر حدیثیں ضعیف ہیں، لیکن ان کا مجموعہ قابل اعتبار ہے خصوصاً فضائل اعمال میں۔ (۲)

علامہ سید عبد اللہ بن حمد بنی بنیاری ”ریاض الصالحین“ کے مقدمہ اور ”القول المفید“ میں تحریر کرتے ہیں: فضائل اہمال میں ضعیف حدیث پر عمل کے جواز پر حفاظ حدیث کا اتفاق ہے۔ صرف قاضی ابوبکر بن العربی نے اس کے خلاف کہا۔ ان کا کہنا ہے کہ احکام کی طرح فضائل میں بھی ضعیف حدیث پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ سید صدیقی خان قزوینی نے اپنی کتاب ”نزل الابرار“ میں انھیں کی تقلید کی ہے، لیکن ان دونوں حضرات کی رائے مردودہ اور ناقابل قبول ہے اور درست بات یہ ہے کہ حدیث ہی کی ہے، انھیں کے ساتھ چاروں سالک کے فقہاء ہیں اور انہی حضرات کی رائے ہے کہ ”مستحبات کی حد تک نرمی اختیار کی جائے گی اور فرائض میں شدت برتی جائے“ یہی حضرت قابل اقتداء اور الٰہی اتباع ہیں۔ (۳)

کیا فضائل کے باب میں ضعیف حدیث پر عمل مطلقاً ناجائز ہے؟

شیخ جمال الدین قاضی نے (۲۰) یہ قول امام بخاری، مسلم، یحییٰ بن یحییٰ اور ابوبکر ابن العربی رحمہم اللہ کی طرف منسوب کیا ہے کہ فضائل کے باب میں بھی حدیث ضعیف پر عمل نہیں کیا جائے گا، اسی طرح علامہ ابن سہداس نے (۵) یحییٰ بن یحییٰ کی طرف، علامہ سخاوی نے (۶) ابن العربی مالکی کی طرف، ابن رجب حنفی نے (۷) امام مسلم کی طرف اور علامہ شہرستانی نے ”المکمل والمختل“ میں علامہ ابن خزیمہ کی طرف اس قول کی بہت کی ہے۔

مگر حقیقت یہاں تک کا دعویٰ مذکورہ اماموں میں سے کسی بھی امام سے صراحت کے ساتھ ثابت نہیں ہے، جہاں تک امام بخاری کا تعلق ہے تو صحیح بخاری میں آپ کا طرز خود فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل کے جواز کی نشاندہی کرتا ہے: جیسا کہ حافظ ابن حجر ”فتح الباری“ کے مقدمہ میں محمد بن عبد الرحمن نقادانی کے تذکرہ میں حدیث شریف ”یمن لہی اللہیا

۱۔ شرح الکوکب السعیر ۲۸/۲۔ ج ۱ صفحہ ۲۸۲۔ ج ۲ صفحہ ۲۸۲۔ ج ۳ صفحہ ۲۸۲۔

۲۔ حنفی ۲۸/۲۔ ج ۱ صفحہ ۲۸۲۔

۳۔ شرح منہج ترویج ۱/۲۸۲۔

۴۔ فتح الباری ۱/۲۸۲۔ ج ۱ صفحہ ۲۸۲۔

تاکان غریب“ کے تحت درج فرما رہے ہیں:

”اس حدیث کو لغوی اعتبار سے بیان کرتے ہیں اور وہ صحیح غریب حدیثوں میں سے ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے ترفیب و تریب سے متعلق ہونے کی وجہ سے اس میں اپنی شرائط کی رعایت نہیں فرمائی“۔ (۱)

اور راوی طبع بن سلیمان خزاعی کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

”کلام بخاری نے ان پر اس طرح اعتراض کیا: جیسا امام مالک اور ابن عیینہ وغیرہ پر کیا، ان سے جو روایات آپؐ نے لی ہیں، ان کا بڑا حصہ مناقب میں ہے اور کچھ رقائق سے متعلق ہے“۔ (۲)

نیز اسید بن زید، رجال کے تذکرہ میں تحریر فرماتے ہیں:

”کسی محدث سے ان کی توثیق میری نظر سے نہیں گزری، ہاں امام بخاریؒ نے ”کتاب الرقاق“ میں ایک دوسری حدیث کے ساتھ ان سے بھی ایک حدیث نقل کی“۔ (۳)

صحن بن ذکوان کے تذکرہ میں رقم ہیں:

”امام بخاریؒ نے ان سے ”کتاب الرقاق“ میں ایک روایت ذکر کی“۔ (۴)

حافظ ابن حجرؒ کی کتاب ”دعی الساری مقدمہ فتح الباری“ کا یہ چند مثالیں ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے بخاری کے راویوں پر کئے جانے والے اعتراضات کے جواب کے لئے اس کتاب میں ایک باب قائم کیا، بعض اعتراضات کا جواب تو آپؒ نے معترضین کی تردید کرتے ہوئے دیا اور بعض کے متعلق فرمایا کہ وہ متابعات کے طور پر ہیں اور بعض کے بارے میں کہا کہ یہ ترفیب و تریب اور رقائق سے متعلق ہیں۔ علامہ نظیر احمد عثمانیؒ ”قواعد علوم الحدیث“ میں ”مسائل المصنوعی فی احادیث الترهیب و الترفیب“ کے عنوان کے تحت حافظ ابن حجرؒ کے جواب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس میں اس مشہور بات کی تائید ملتی ہے کہ محدثین فضائل کی احادیث میں نرمی برتتے ہیں؛ جبکہ بعض لوگ بے جا اس مسئلہ میں الجھ مکے۔ ان انھوں نے فضائل کے باب میں بھی سخت شرائط کو واجب قرار دیا۔ (۵)

اور جہاں تک صحیح بخاری کے علاوہ دیگر کتابوں مثلاً: کتاب التعلیق، کتاب الاحکام، کتاب الادب اور کتاب الترمذی

۱۔ دعی الساری ص ۳۳۰۔ ۲۔ ابن عساکر ص ۳۵۷۔ ۳۔ ابن عساکر ص ۳۱۰۔

۴۔ دعی الساری ص ۳۳۹، دیکھئے تذکرہ اصحاب و تالیف ابی نعیم ص ۲۰۶، تذکرہ اصحاب و تالیف ابی نعیم ص ۲۰۶۔ ۵۔ قواعد علوم الحدیث ص ۲۲۶۔



(۶) صالح بن حمیر، یہ راوی مشہور نہیں ہے۔ (۱) انہیں مصلحت سے ان کو لکھ کر کہا: لیکن یہ معروف راوی نہیں ہے، ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: الجھول، (۲) ان سے ہے۔ (۳)

(۷) ابو نعیم شراہ بن مرداس نام سنائی اور دوسرے محدثین کا قول ہے: یہ شخص متروک ہے۔ (۳) امام بخاری و ترمذی و غیرہ کا بھی کہنا ہے کہ یہ متروک راوی ہے۔ (۴) لیکن ان میں فرماتے ہیں: کہہ میں روایت کرنے میں ایک یہ (ابو نعیم شراہ) اور دوسرا ابو نعیم علی، امام نہائی کا اور شاہ ہے: فقہ نہیں ہے۔ ابو حاتم کا قول ہے: صدوق ہے، لیکن ذائق و مستدرک لال نہیں ہے۔ ورنہ قطعی کا قرائن ہے کہ یہ ضعیف ہے، ابن عدی (۵) لکھتے ہیں: وہ کوثر کے شیعوں میں سے ہے۔

(۸) عاصم بن عبد اللہ بن عاصم بن عمر بن الخطاب عدوی، نسائی و غیرہ کہتے ہیں کہ یہ متروک ہے۔ (۱) امام، لکھنے لکھنے سے روایت فی الجہان کو ضعیف قرار دیا، لیکن ان میں مصلحت لکھتے ہیں کہ: وہ ضعیف ہے، وہ ان سے استنباط نہیں کیا جاسکتا۔ ابن حبانؒ کہتے ہیں کہ: وہ کثیر الوهم ہے، غلطی بہت کرتے تھے، اس لئے ان کو ترک کر دیا گیا، امام احمد، ابن عساکرؒ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ: اکابر محدثین عاصم بن عبد اللہؒ کا حدیث نقل کرنے سے ہتھ پٹے تھے۔ نسائی کا کہنا ہے کہ وہ ضعیف ہے۔ ابو ذر و عمار اور ابو حاتم نے ان کو منکر الحدیث کہا ہے۔ دارقطنی کا کہنا ہے کہ: وہ متروک اور بہت غافل ہے۔ محدث ابن خزیمہؒ کہتے ہیں کہ: ان کے حافظہ کے خراب ہونے کی وجہ سے میں ان سے استدلال نہیں کرتا۔ (۲)

(۹) عمارہ بن یزید ابو ہریرہؓ مہدی، ذہبی کا کہنا ہے کہ: وہ بالافاق ضعیف ہے، حماد بن زیدؒ کہتے ہیں کہ: وہ کذاب ہے۔ (۱) ذہبیؒ نے بھی کہتے ہیں کہ: وہ ہاشمی میں شیخ حرامی کی وجہ سے ضعیف قرار دئے گئے اور حماد بن زید نے ان کو کذاب کہا۔ شعبہؒ کا کہنا تھا کہ: میں آگے بڑھوں، ورنہ میری نروں پر چیت لگاؤ، یہ مجھے ابو ہریرہؓ سے حدیث نقل کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ امام احمدؒ کہتے ہیں کہ: عمارہ کو کچھ بھی نہیں ہے، ان میں مصلحت کہتے ہیں کہ: وہ ضعیف ہے، حدیث میں ان کا تصدیق نہ کی جائے۔ نسائی کا کہنا ہے کہ: وہ متروک الحدیث ہے۔ دارقطنیؒ کہتے ہیں کہ: وہ درستی حجاج آدمی ہے، غاریؒ اور شعبیؒ سے۔ جو نہ جانی کا کہنا ہے کہ: کذاب، ورنہ آخر اور پرداز نہیں ہے۔ (۲)

(۱۰) عمرو بن مالک بخری، انہیں عدلیؒ کہتے ہیں کہ: یہ شخص حدیثوں کی چوری کرتا ہے۔ (۱) ابوہریرہؓ کا کہنا ہے کہ: وہ

درجہ ضعیف (ص ۱۱۵)	درجہ ضعیف (ص ۱۱۵)	درجہ ضعیف (ص ۱۱۵)	درجہ ضعیف (ص ۱۱۵)
درجہ ضعیف (ص ۱۱۵)	درجہ ضعیف (ص ۱۱۵)	درجہ ضعیف (ص ۱۱۵)	درجہ ضعیف (ص ۱۱۵)
درجہ ضعیف (ص ۱۱۵)	درجہ ضعیف (ص ۱۱۵)	درجہ ضعیف (ص ۱۱۵)	درجہ ضعیف (ص ۱۱۵)
درجہ ضعیف (ص ۱۱۵)	درجہ ضعیف (ص ۱۱۵)	درجہ ضعیف (ص ۱۱۵)	درجہ ضعیف (ص ۱۱۵)

ضعیف ہے۔ ابن ہرثیہ بھی کہتے ہیں کہ: وہ احادیث کو چرات تھا۔ ابو ذرؓ نے اس سے حدیث لے کر دیا تھا؛ لیکن ابن حبان نے مرؤ کو نکالتے میں ذکر کیا۔ (۱)

(۱۱) قاسم بن محمد بن حمید سمیری: ابن معین کہتے ہیں کہ: وہ کذاب اور ضعیف ہے۔ (۲) محدث تھیبہؓ نے ان کو ثقہ قرار دیا۔  
مکان داری کا کہنا ہے کہ: وہ ایسے نہیں ہیں؛ جیسا کئی ابن معین نے کہا ہے، میں بخدا قسم ان سے ملا ہوں۔ (۳)  
ابن ہرثیہ تحریر کرتے ہیں، مشہور راوی نہیں ہے۔ (۴)

(۱۲) ولید بن مغیرہ بخاری: زہبی کہتے ہیں کہ: وہ مجہول ہے۔ (۵)

(۱۳) یزید بن ابو زیاد کوفی: علامہ ذہبیؒ نے ان کے بارے میں سکوت اختیار کیا۔ (۶) ذہبی یہ بھی کہتے ہیں کہ: وہ حافظہ کی کمزوری میں کوفہ کے معروف علماء میں سے ہے۔ کئی ابن معین کہتے ہیں کہ: وہ قوی نہیں ہے، ان سے استدلال نہ کیا جائے۔ ابن مبارکؒ کا کہنا ہے کہ: ان کو بھینک دو۔ امام احمدؒ کہتے ہیں کہ: ان کی حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ (۷)

## امام بخاریؒ کی کتاب "جزء رفع الیہدین" کے بعض ضعیف راویوں کے نام

(۱) اسماعیل بن عبد الملک بن ابی صالح غیر اسدی: امام نسائیؒ کا کہنا ہے کہ: وہ قوی نہیں ہے۔ (۸) ابو داؤدؒ اور ابن معینؒ کہتے ہیں کہ: وہ قوی نہیں ہے اور محدث ابن سہبؒ نے ان کو انتہائی کمزور قرار دیا ہے۔ کئی مکان کا کہنا ہے کہ: میں نے ترک کر دیا، پھر سفیانؒ کے واسطے سے ان کی احادیث نقل کیں۔ (۹)

(۲) اسماعیل بن عیاض ابو عقبہ: ذہبیؒ کا کہنا ہے کہ: وہ ثانی حضرات کے علاوہ دوسروں سے روایت کرنے میں ضعیف ہیں۔ (۱۰)

(۳) قاسم بن نجیح: ابن ہرثیہؒ کہتے ہیں کہ: وہ ثقہ نہیں ہے۔ (۱۱) مجتبیٰؒ نے ان کی توثیق کی۔ امام بخاریؒ کا کہنا ہے کہ: ان میں کلام ہے۔ ابن ہرثیہؒ یہ بھی کہتے ہیں کہ: یہ جو روایات بیان کرتے ہیں اس میں ثقہ راوی ان کی متابعت نہیں کرتے اور یہ راوی خود بھی ثقہ نہیں ہے۔ ابو حاتمؒ کہتے ہیں کہ: وہ ذاہب الحدیث ہے۔ ابو ذرؓ کا کہنا ہے کہ: وہ ضعیف ہے۔ ابن حبانؒ کہتے ہیں کہ: وہ جان بوجھ کر ثقہ افراد کی سند سے سوسوسے ہائیں بیان کرتے ہیں۔ (۱۲)

۱۔ میزان ص ۲۲۵۔ ۲۔ میزان الفضل ص ۳۲۲۔ ۳۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۴۔ میزان ص ۵۸۵۔ ۵۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۶۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۷۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۸۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۹۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۱۰۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۱۱۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۱۲۔ میزان ص ۶۸۳۔

۱۳۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۱۴۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۱۵۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۱۶۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۱۷۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۱۸۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۱۹۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۲۰۔ میزان ص ۶۸۳۔

۲۱۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۲۲۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۲۳۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۲۴۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۲۵۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۲۶۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۲۷۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۲۸۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۲۹۔ میزان ص ۶۸۳۔ ۳۰۔ میزان ص ۶۸۳۔

(۳) حیدر بن مسلمہ ان ذی النکاح کہتا ہے کہ دو تہوں ہے۔ (۱) اور "میزان الاعتدال" میں ابن کثیر نے کہا ہے "مگر ابن کثیر کے نزدیک تہ ہیں۔" (۲)

(۵) فضیل بن مرزوق کوئی ذی النکاح کہتا ہے کہ دو کوئی تہی ہے۔ امام نسائی وغیرہ نے ضعیف قرار دیا۔ حاکم کہتے ہیں کہ امام مسلم پر یہ شبہ لگایا جاتا ہے کہ آپ نے ان سے حدیث نقل کی ہے۔ (۳) سفیان بن حیث اور ابن مسین نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ ابن عدی کا کہنا ہے کہ: "مجھے اُمیہ ہے کہ ان کے اندر کوئی عیب نہیں ہے۔" عثمان بن سعید نے ان کو ضعیف کہا۔ میں (۴) میں کہتے ہیں کہ فضیل کا عیب ہونا مشہور ہے، لیکن وہ صحابہ پر سب و شتم نہیں کرتے۔ ان حبان کہتے ہیں کہ وہ بڑے مشرک تھے ہیں، ثقہ راویوں سے بطور روایات، نیز عقیقہ سے موضوعات حدیث نقل کرتے ہیں۔ میں (۵) میں کہتے ہیں کہ فضیل سے زیادہ ضعیف ہیں اور امام ابن ابی شیبہ نے امام احمد سے نقل کیا کہ وہ ضعیف ہیں۔ (۶)

(۶) موسیٰ بن دہقان راوی نقلی نے ابن کو ضعیف کہا۔ (۷) اور "میزان الاعتدال" میں ہے کہ دار قطنی نے ان کو ضعیف قرار دیا اور ابن مسین نے فرمایا کہ وہ کچھ سچی نہیں ہے۔ (۸)

(۷) عیسیٰ بن عکیم ازہری کا کہنا ہے کہ: "ان کی احادیث میں نکارت ہے۔" (۹) ابن مسین وغیرہ نے ان کو ثقہ کہا، ازہری کے قول کے مطابق ان کی احادیث منکر ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ امام نسائی کا کہنا ہے کہ وہ ذی نہیں ہے۔ (۱۰)

### امام بخاری کی کتاب "جزء القراءة" کے بعض ضعیف روایات

(۱) ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی شیبہ کا کہنا ہے کہ وہ ضعیف ہے۔ (۱۱) ابن مسین نے ان پر جرح کیا اور انہیں نے ان کو ضعیف قرار دیا۔ (۱۲) ابن عدی فرماتے ہیں: "میں آپ کے کئی اجزاء ہیں، میں نے ان کی کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی، البتہ ابن پرارہادی تہمت لگائی جاتی تھی۔" (۱۳)

(۲) ابو اسحاق خزرجی میں کسی ذی النکاح کہتا ہے کہ ان کی اکثر حدیثیں منکر ہیں۔ (۱۴) ابن مسین کہتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں ہے۔ ابو داؤد کہتے ہیں کہ منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ (۱۵) ابن عدی (۱۶) (۱۷) بطریقہ ہیں ان کے

۱۔ دیلمی الاعتدال ص ۲۶۱۔ ۲۔ میزان ص ۹۵۔ ۳۔ دیلمی الاعتدال ص ۳۲۹۔ ۴۔ میزان ص ۱۷۱۔ ۵۔ دیلمی الاعتدال ص ۲۶۱۔

۶۔ دیلمی الاعتدال ص ۲۶۱۔ ۷۔ میزان ص ۸۹۶۔ ۸۔ دیلمی الاعتدال ص ۳۲۹۔ ۹۔ میزان ص ۱۷۱۔ ۱۰۔ دیلمی الاعتدال ص ۲۶۱۔

۱۱۔ دیلمی الاعتدال ص ۲۶۱۔ ۱۲۔ میزان ص ۸۹۶۔ ۱۳۔ دیلمی الاعتدال ص ۳۲۹۔ ۱۴۔ میزان ص ۱۷۱۔ ۱۵۔ دیلمی الاعتدال ص ۲۶۱۔

اکثر حدیثوں کا کوئی متابع نہیں ہے اور ان کی غریب حدیثوں کے مشابہ ہیں، خازنم کا کہنا ہے کہ: اگرچہ ضعیف ہیں؛ لیکن ان کی احادیث کبھی جاتی ہیں۔

(۳) زیادہ بن ابی زید جصاص، بصری: ذہبی کا کہنا ہے کہ: محدثین نے ان کو ترک کر دیا۔ (۱) ابن معین اور ابن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ: ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ابو ذررہ کا کہنا ہے کہ: بالکل دایمات ہوا ان کرنے والا ہے۔ نسائی اور ابی حنبلہ کہتے ہیں کہ: زیادہ متروک راوی ہے۔ میں (ذہبی) کہتا ہوں: زیادہ کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے۔ (۲) ابن ہشام کہتے ہیں: متروک الحدیث ہے۔ (۳)

(۴) معقل بن مالک، بصری: ازہدی فرماتے ہیں: منکر الحدیث ہے۔ ازہدی اور دوسرے محدثین ان کو منکر الحدیث کہتے ہیں۔ (۴) ابن حبان نے ان کو کجیات میں شمار کیا ہے۔ (۵)

(۵) عبداللہ بن یحییٰ ابو خلف: ذہبی کا کہنا ہے کہ: ان کے ائمہ ضعیف ہے۔ (۱) ابو ذررہ کہتے ہیں کہ: وہ منکر الحدیث ہے۔ نسائی کہتے ہیں کہ: وہ ثقہ نہیں ہے۔ (۲) ابن عدی (۸) تحریر فرماتے ہیں: مضطرب الحدیث ہے، ان کی تمام احادیث افروادات ہیں۔ (یعنی اس راوی کا کسی حدیث میں کوئی متابع نہیں ہے) یہ شخص قاطب الاستدلال راویوں میں سے نہیں ہے۔

(۶) ہمارے ابن یزید: ذہبی کا کہنا ہے کہ: وہ مجہول راوی ہے۔ ان سے حاد بن سلمہ کے علاوہ کسی محدث نے روایت نہیں کی، اس وجہ سے یہ مجہول ہیں۔ (۷)

(۷) عمرو بن دوسب: ابو حاتم کا کہنا ہے کہ: یہ مضطرب الحدیث راوی ہے۔ (۱۰)

الادب المفرد کے علاوہ بیہائی والے نسخے کی ضعیف احادیث کی تعداد (۹۹) تک پہنچ جاتی ہے، باختصار کی خاطر ذیل میں صرف ان کے لمبرات لکھے جاتے ہیں: تاہم اہل علم ان کی طرف مراجعت کر سکیں: (۱) مکمل نسخہ پر لکھ فرمائیں: (۲)

۱۔ دیلمی، بغداد، ۱۳۹۷ھ	۲۔ بیہقی، ۲۲۳ھ	۳۔ ابی حاتم، ۲۸۸ھ	۴۔ دیلمی، بغداد، ۱۳۹۸ھ
۵۔ بیہقی، ۲۲۳ھ	۶۔ بیہقی، ۲۲۳ھ	۷۔ ابی حاتم، ۲۸۸ھ	۸۔ دیلمی، بغداد، ۱۳۹۸ھ
۹۔ دیلمی، بغداد، ۱۳۹۸ھ	۱۰۔ بیہقی، ۲۲۳ھ	۱۱۔ ابی حاتم، ۲۸۸ھ	۱۲۔ دیلمی، بغداد، ۱۳۹۸ھ







[illegible]

(۸۷/۱۹/۷) (۷۵۰/۲۲۹/۵) (۶۴/۲۵/۵) (۳۱۴۴/۳۹۰/۴) (۳۱۴۲/۳۶۰/۱)  
 (۱۴۰۵/۳۲۷/۷) (۱۰۲۶/۲۳۸/۷) (۹۵۶/۲۲۲/۷) (۷۸۲/۱۷۳/۷) (۸۷/۲۰/۱)  
 (۲۱۷۱/۶۵/۸) (۲۰۷۹/۴۰/۸) (۱۷۰۶/۲۹۲/۷) (۱۷۰۶/۳۹۲/۷) (۱۵۲۰/۲۵۵/۴)  
 (۳۳۸۹/۳۷۸/۸) (۳۳۴۹/۳۶۶/۸) (۳۱۱۹/۳۰۸/۸) (۲۹۹۳/۲۷۸/۸) (۲۸۵۱/۲۳۸/۸)  
 (۳۵۹۰/۱۲۸/۸)

امام مسلم نے ”صحیح مسلم“ کے مقدمہ میں احادیث کو تین قسموں میں تقسیم فرمایا:

**پہلی قسم:** جس حدیث کو ثقہ حافظ بیان کریں۔

**دوسری قسم:** دو حدیث جسکو مستور اور حقیقہ و اتقان میں متوسط درجہ کے محدثین روایت کریں۔

**تیسری قسم:** جس حدیث کے راوی ضعیف اور مترک ہوں۔

امام مسلم تیسرے طبقہ کے افراد سے بھی متابعات اور شواہد کے طور پر نقل کرتے ہیں۔ صحیح مسلم میں امام مسلم کا کیا اثر ملے ہے۔

صحیح مسلم کے مقدمہ میں (۱) آپ ”قطر ازہب“، ”جان لو، خدا تم کو توفیق دے، جو شخص صحیح اور ضعیف روایت کے درمیان اور ثقہ اور غیر ثقہ راویوں کے درمیان تمیز کرنے کی قہر دست رکھتا ہو، اس کے ذمہ واجب ہے کہ صرف انہیں روایتوں کو چن کرے، جن باقیین کے حقیقہ و عدالت کے اوزان کے مستور لحاظ ہونے کو جانتا ہو اور مسلم (غیر ثقہ) اور متعصب قسم کے جتنی افراد کی حدیثوں کو نقل کرنے سے احتراز کرے۔“

امام مسلم کی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص صرف احادیث صحیحہ پر مشتمل کتاب تصنیف کر رہا ہو تو اس پر واجب ہے کہ صرف مشہور و معروف ثقہ اور قابل اعتماد راویوں ہی سے روایت کرے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ضعیف راویوں سے بالکل روایت نہ کرے؛ کیونکہ طلب حدیث کی خاطر اور رشتہ دہان کی آبلہ پائی کرنے والے کسی کثیر الاسفار و ثقہ حدیث کی ایسی ایک مثال بھی پیش نہیں کی جاسکتی جس نے سارے کے سارے ضعیف راویوں کی روایت کو چھوڑ دیا ہو؛ حتیٰ کہ امام مسلم (نے بھی ضعیف راوی کی روایت کو ترک نہیں فرمایا) جمہور ائمہ حدیث تو مختلف وجود کی بناء پر بھولے اور ماتم راویوں سے بھی روایت لے لیتے ہیں۔

۱۔ تصحیح مسلم ص ۱۸۱۔





کو علم تھا، تو ان کے واسطے مناسب تھا کہ وہ اس کی حقیقت بیان کر دیتے، ورنہ وہ حضور اکرم ﷺ کی اس وحید کے مستحق ہو جاتیں گے۔ جو شخص میری طرف منسوب کر کے ایسی بات بیان کرے، جس کو وہ جھوٹ سمجھتا ہو تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ علامہ شبیر احمد عثمانی مقدمہ ”فتح المصلحہ“ میں علامہ جزائری کی اس بات کا رد کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ: جزائری نے ابوشامہ کا جوقول نقل کیا، اس کے اندر فعل کمل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے پر کوئی تکمیر نہیں ہے۔ بلکہ امام ابوشامہ نے ابن عساکر کی مذکورہ بالا روایت پر اور ان کے اس عمل پر اعتراض کیا کہ وہ ضعیف اور منکر احادیث ان کے ضعیف اور نکات کو واضح کرنے بغیر روایت کرتے چلے جاتے ہیں، باوجودیکہ وہ جلیل القدر محدث اور حافظ حدیث ہیں اور انہوں نے اس حدیث کا انہار کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کچھ لوگ جن کو کم حدیث میں بوسوخ اور مہارت حاصل تھیں، وہ ابن عساکر کے نقل و روایت پر اعتماد کرتے ہوئے متن منکر اور بالکل باہیات و کمزور حدیثوں کو ثابت تسلیم کر لیں؛ حالانکہ محدثین کرام کے نزدیک یہ احادیث حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہی نہیں ہیں۔ (۱)

اسی طرح (۲) قاضی شوکانی کی عبارتوں سے دعوہ کہ میں مت پر ہے؛ کیونکہ انہوں نے (۳) صراحت کے ساتھ اس کے خلاف تحریر فرمایا ہے۔ فصل نقول کے آخر میں قاضی صاحب کی یہ صراحت آچکی ہے، اگرچہ ہیں تو وہاں دیکھ لیں اور جہاں تک یہ سوال ہے کہ کیا ”نقل لاوطار“، ”تقدیر الذاکرین“ اور ”فتح القدر“ وغیرہ میں قاضی صاحب نے صحت کی شرط لگائی ہے؟ تو جو شخص ان کتابوں کو پڑھتا ہے، وہ ضعیف احادیث سے ان کو لہر بڑاتا ہے اور ان ضعیف احادیث کو شاف کہتے ہوئے شرماتا ہے۔ ابو محمد علامہ ابن خزیمہ اپنی کتاب ”الإحکام فی اصول الأحکام“ پر قلمکرا رہے ہیں: امام ابو حنیفہؒ کا ارشاد ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے مروی ضعیف روایت بھی قیاس سے اولیٰ ہے اور اس کے ہوتے ہوئے قیاس کرنا جائز نہیں ہے۔ (۴)

علامہ ابن حزم اس سختی اور تشدد کے باوجود اس مسئلہ میں امام اعظمؒ کی کوئی مخالفت نہیں کر رہے ہیں، پھر آگے نکلیے ہیں: گویا امام صاحب کا مذہب یہ ہے کہ ضعیف حدیث پر عمل کیا جائے گا؛ جبکہ اس باب میں کوئی دوسری حدیث نہ ہو، دوسری کتاب ”المحلی“ میں تحریر کرتے ہیں:

یہ روایت اگرچہ اس درجہ کی نہیں ہے، جس سے استدلال کیا جائے؛ لیکن ہم اس مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی اور حدیث نہیں پاتے کہ امام احمد بن حنبلؒ کا ارشاد ہے کہ: ضعیف حدیث ہمیں ماننے کے مقابلہ میں زیادہ پسندیدہ ہے، ابن خزیمہ کہتے ہیں کہ ہم بھی اسی کے قائل ہیں۔ (۵)

## صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں (مصدق کتاب) کہتا ہوں کہ یہ اس مسئلہ میں بالکل قول صریح ہے، لہذا اب دوسرا احتمال ہی نہیں رہا۔

**ابوبکر بن عربی مالکی:** محدث محمود سعید نقطۃ اللہ "تعریف" (۱) پر تحریر فرماتے ہیں: فقہا کی میں ضعیف حدیث پر عمل سے منع کرنے والی کوئی مزاحمت ابوبکر ابن العربی سے منقول نہیں ہے (اور آپ سے مراد کسے "قول ہو سکتی ہے جبکہ") آپ فقہاء کے ضریقہ کے مخالف اور حدیث مزس پر اس کی عام شرائط کے ساتھ عمل کرنے کے مسئلہ میں اپنے ماہی مذہب پر کاربند ہیں، حالانکہ حدیث مزس حدیثیں کے نزدیک ضعیف ہے۔ میں نے دیکھا کہ "جاسم ترمذی" کی "کتاب الادب" کی شرح میں (۲) آپ نے ضعیف حدیث پر عمل کی صراحت فرمائی ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔ "ابو یوسف (۳) ترمذی نے ایک مجہول حدیث نقل کی ہے، مگر تم یہ دو ان کے لئے وضو کی بات سے حفاظت کی دعا کرو ورنہ یہ ہوتا کرو، یہ حدیث گرد مجہول ہے، مگر اس پر عمل مستحب ہے، کیونکہ اس میں بطلانی کی دعا، بہرہ نیشوں کے ساتھ مسلمہ جی اور اس کے لئے محبت کا اظہار ہے" (محمود سعید نقطۃ اللہ نصیحتیں ہیں) غرض کہ لو اگر ابوبکر ابن العربی سے مراد کسے ثابت تھی ہوتی، تو وہ شذ قول ہوگا، نہ اس پر عمل واجب نہ اس میں کچھ غور ملے گا، نہ اس کا کتب و امان سے تھوٹنے کے اذعان کے خلاف ہوگا۔

سید صدیقی حسنا خان قزوینی نے اپنی کتاب "نزل الابرار" کے آغاز میں دعویٰ ہے کہ تھا کہ وہ اس کتاب میں ضعیف احادیث نقل کرنے سے احتراز کریں گے اور آپ نے جہد جہد عامہ و فوق کے طرز میں کاربہ بھی کیا، لیکن اس سے وجود مذکورہ کتاب و ضعیف اور کمزور حدیثوں سے بھر دیا، جیسا کہ وہ غفلتاً ان کے لفظ "تخلف" کے ویراچہ (۴) میں اس ارادہ کا ظہور کیا تھا کہ میری شرط یہ ہے کہ میں صرف صحیح حدیث ذکر کروں گا، ضعیف احادیث نہیں کروں گا، لیکن پھر ضعیف حدیثوں کو ذکر کر دیا، اور یہ کہتے ہوئے اذہار سے کہنے لگے کہ شدید ضرورت کی بناء پر کہیں کہیں میں نے ضعیف حدیثوں کو ان کے ضعف کی بناء ہی کرتے ہوئے ذکر کر دیا ہے۔ (اس کتاب کے) مقدمہ کے آخر میں میں نے مذکورہ کتاب کی ضعیف احادیث کی بھی تحریر کر دی ہے۔

تنبیہ

حضرات محدثین کرام نے ضعیف حدیث پر عمل کے لئے اس کے ضعف کو بیان کرنے کو شرط قرار نہیں دیا، بلکہ یہ فرمایا کہ ضعف کو بیان کرنا مطلوب نہیں ہے۔

علامہ ابن الصلاحؒ "مقدمہ" میں فرماتے ہیں: اس کے ضعف کے بیان کے اہتمام کے بغیر بھی عمل کیا جاسکتا ہے۔ (۱)  
اور علامہ عراقیؒ لکھتے ہیں: بضعف کی وضاحت کے بغیر بھی عمل کرنا جائز ہے۔ (۲)

علامہ ابن الصلاحؒ تحریر فرماتے ہیں: جب تم ضعیف حدیث کو سند کے بغیر بیان کرنا چاہو تو یہیں مت کہو کہ رسول اللہؐ کا یہ ارشاد ہے، یا ان کے مانند ایسے الفاظ جن سے محسوس ہوتا ہو کہ رسول خداؐ نے یقیناً یہ بات فرمائی ہے، بلکہ یہ کہو کہ رسول کریمؐ سے ایسی حدیث روایت کی گئی ہے، یا ہم تک آپؐ کی طرف سے خلاص بات پہنچی ہے، یا آپؐ سے ایسی بات منقول ہے، یا آپؐ کی طرف سے اس طرح کی بات آئی ہے، یا بعض لوگوں نے روایت کیا ہے، یا اسی کے مشابہ الفاظ استعمال کرو۔ یہ قسم اس حدیث کا ہے۔ جس کے صحیح یا ضعیف ہونے میں شک ہو، لیکن اگر کسی حدیث کی صحت اس طریقہ سے ظاہر ہو جائے، جس کو ہم شروع میں بیان کر چکے ہیں، تو پھر تم یہ کہہ سکتے ہو: "رسول اللہؐ نے فرمایا" واللہ اعلم۔ (۳)

علاقہ مکہ کی کتابوں میں درج شدہ ضعیف اور موضوع احادیث

فصل اول میں علامہ نوویؒ (۴) حافظ ابن صلاحؒ (۵) علامہ عراقیؒ (۶) علامہ ابن الوزیری الہمالیؒ (۷) وغیرہ حضرات کے حوالہ سے یہ بات گزر چکی ہے کہ ضعیف حدیث فضائل میں قابل عمل ہے نہ کہ عقائد و احکام میں اور یہ بات اصول کے مطابق ہے؛ کیونکہ عقائد وہ بنیاد ہے، جس پر دین کی عمارت قائم ہے، درہی سے اعمال و دست جوئے ہیں۔ صحیح عقائد کے بغیر اعمال بے لاکھ اور سو بے ہلاکت ہیں اور غلط عقیدہ کے ساتھ کوئی عمل درست نہیں ہوتا، عقائد تو یقینی ہوتے ہیں (یعنی ان کا قطعی دلیل سے ہوتا ہے) اجتہاد و رائے کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا؛ لہذا عقائد کا کتاب و سنت کی قطعی دلیلوں سے ثابت ہونا ضروری ہے اور حدیث بھی ایسی ہو، جس میں کسی طرح کا کوئی ضعف نہ ہو۔ علامہ عبدالحق کھنصریؒ کا ارشاد گرامی ہے کہ: اگر کوئی ضعیف حدیث حق تعالیٰ کی کسی صفت پر دلالت کر رہی ہے اور وہ صفت دوسری کسی معتبر دلیل سے ثابت نہ ہو تو اس حدیث کا کوئی اعتبار نہیں ہے؛ کیونکہ کسی معتبر دلیل کے بغیر ہادی تعالیٰ کی صفات اور اسما کے متعلق کچھ کہنے کی خطرناک جرات نہیں کی جاسکتی، اس لئے کہ اس کا رشتہ اعمال کے دائرہ میں نہیں؛ بلکہ عقائد کے شعبہ سے ہے اور بقیہ تمام دینی عقائد کو سرانجامی صفات الہیہ سے جا کر ملتا ہے، اسی لئے عقائد کا ثبوت صحیح یا حسن لذاتہ یا حسن ظہرہ حدیث ہی کے ذریعہ ہو سکتا، ضعیف حدیث سے عقائد کا ثبوت ہو بھی کیسے سکتا ہے؛ جبکہ محدثین نے صراحت کی ہے کہ غیر واحد اگرچہ صحیح ہو تب بھی عقائد کے باپ میں کوئی نہیں ہے، تو ضعیف حدیث کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ اور غیر واحد کے کوئی نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے قطعی یقین

۱۔ مقدمہ ابن الصلاحؒ ص ۱۱۳۔ ۲۔ الفہم الحدیث ص ۳۳۳۔ ۳۔ حرمہ و احکام ابن الصلاحؒ ص ۱۱۲۔ ۴۔ حرمہ و احکام ابن الصلاحؒ ص ۱۱۶۔

۵۔ شرح المصابیح ص ۲۸۵۔ ۶۔ تنقیح الاثر ص ۱۰۶۔

کا قاعدہ نہیں ہونا، اسی وجہ سے ایسے عقائد میں اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا، جن میں جندوں کو جنت اور معذیہ طریقہ سے ایمان کا حلف دیا گیا ہو۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ ضعیف حدیث مسند میں بھی نہیں ہے اور نہ یہ معنی ہے کہ اس کا حقا قاعدہ سرے سے کوئی اعتبار ہی نہیں ہے، بلکہ ہمارے زمانہ کے اکثر لوگوں کا گمان ہے۔ وہی معراج میں حضور اکرم ﷺ کی رویت باری تعالیٰ کی بحث میں، مہرخصی کا قول کیا نظر سے نہیں گزرا؟ جس میں وہ رقمطراز ہیں: ”چونکہ اس مسئلہ کا تعلق ثقل سے نہیں ہے کہ فنی دلائل ہی پر اکتفا کر لیا جائے؛ بلکہ اس کا تعلق اعتقادات سے ہے، لہذا اس مسئلہ میں صرف قطعی دلائل پر ہی اکتفا کر جائے گا۔“ (۱)

اور علامہ کلن فرماتے ہیں: اس کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ حدیث قطعی اور متواتر ہو؛ بلکہ جو حدیث صحیح ہو چاہے وہ غیر واحد کے قبیل سے ہو تو ایسی روایت پر بھی اعتقاد کرنا درست ہے؛ کیونکہ یہ ایسا مسئلہ نہیں ہے، جس کا تعلق ان عقائد سے ہو، جس میں قطعیت کی شرط لگانا کلی ہے۔ (۲)

علامہ تفتازانی قصصت ملائمہ پر بحث کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: یہ جو کہا جاتا ہے کہ اعتقادات کے باب میں ظہرات کا کوئی اعتبار نہیں ہے، اگر اس کے یہ معنی لئے جائیں کہ اس سے اعتقاد جازم اور پختہ یقین حاصل نہیں ہوتا اور اس کے ذریعہ کوئی قطعی علم لگا اور مست نہیں ہے، تو اس میں کوئی دوسرے نہیں ہے، لیکن اس اگر اس کا یہ مفہوم لیا جائے کہ (یہ حدیث) اس علم کے ظن کا بھی قاعدہ نہیں دیتی، تو اس کا غلط ہونا بالکل ظاہر ہے۔ (۳)

مذہبہ مطروحات میں ہم نے ائمہ محدثین سے بطور نمونہ۔ مثلاً مسند احمد میں ہے: جو کچھ نقل کیا اس کو چڑھئے، پھر یہ بھی دیکھئے کہ اس کے برخلاف کچھ اکابر اہل علم اور جلیل القدر محدثین نے صفات باری میں ضعیف اور منکر احادیث سے بھی استدلال کیا ہے۔ محدث جلیل عبدالفتاح ابو نعیمہ (نظر الانبیاء) کے حاشیہ میں راقم ہیں: اسی لئے شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ نے اس مہلک اور ہلاکت خیز غلطی میں چڑھنے سے ارایا تھا، اور اس شخص پر شدید نکیر کی تھی، جو جس خطرناک، مجنوں میں پھنسا ہے۔ آپؒ کا ارشاد ہے کہ: یہ طریقہ بدترین سزاؤں کی سخت بدعات اور گمراہیوں کا ہے، آپؒ نے اپنی کئی کتابوں میں اس پر متنبہ کیا اور اس نکیر کو دہرایا۔ یہاں ایک کتاب سے آپؒ کے کلام کو نقل کرتے ہیں۔ علامہ ابن تیمیہؒ (تحریر فرماتے ہیں: جب ہم اہل حدیث اور اہل کلام کی دو جماعتوں کا موازنہ کرتے ہیں، تو کچھ لوگ بعض محدثین اور اہل کلمہ امت پر اعتراض کرتے ہیں کہ انھوں نے کتابوں میں ہر طرح کے اقوال بھر لئے ہیں اور وہ کچھ معنی اور کچھ فنی کا بھی التزام ان کو دیتے ہیں۔ پہلا التزام (کا ثبوت یہ ہے کہ) وہ ضعیف، موضوع اور ناقابل استدلال آثار سے استدلال کرتے ہیں اور دوسرا التزام بھی راست ہے:

۱۔ نظریاتی علم، ص ۳۰۰۔ ۲۔ الجہف المسلول علی من سب الرسول ص ۳۰۔ ۳۔ شرح عقائد اسلام، ص ۳۰۰۔ ۴۔ مجموعہ فتاویٰ، ص ۳۳۰۔

کیونکہ وہ صحیح حدیثوں کے معنی نہیں سمجھتے؛ بلکہ وہ متضاد باتیں کہہ دیتے ہیں اور اس کا کوئی جواب بھی نہیں پاتے۔ اس کی وجہ بات باتیں ہیں؛ پہلی بات یہ ہے کہ موضوع احادیث کی طرح غیر مستبر باتوں کو بھی قابل اعتقاد سمجھ کر بیان کر دیتے ہیں؛ دوسری بات یہ ہے کہ وہ اقوال کو مستبر سمجھتے ہیں؛ لیکن وہ حضرات اس کے صحیح مفہوم سے واقف نہیں ہوتے؛ جبکہ حدیث کی اتباع کے لئے سب سے پہلے حدیث کے صحیح ہونے کی اور پھر اس کے معنی کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے؛ جیسا کہ اتباع قرآن کے لئے بھی یہ چیز ضروری ہے، ان دونوں بنیادی باتوں میں سے کسی ایک بات کو ترک کر دینے کی وجہ سے وہ چالاکت کا شکار ہو جاتے ہیں، جو لوگ ان پر اتنی اٹھاتے ہیں، اس کی وجہ یہی ہوتی ہے اور اس میں کوئی شہ نہیں ہے کہ یہ بات بعض اہل حدیث حضرات میں موجود ہے، وہ لوگ اصولی اور فروعی تمام مسائل میں موضوع احادیث، گھڑی ہوئی روایات اور غیر صحیح حکایات سے استدلال کر لیتے ہیں اور قرآن (حدیث کا بغیر سمجھ کر) نہ کرنے لگتے ہیں، بسا اوقات اس کی غلط سلط تاول کر دیتے ہیں اور کبھی غلط حمل پر اس کو کھینچ کر دیتے ہیں، ان ضعیف روایات اور پھر تادیب پر مزید یہ کہ وہ امت کے ضلیل اللہ را کا برین و اسلامانی کو کافر و کمراد اور جاہل قرار دیتے ہیں، ان میں بعض لوگ کا حق کے بارے میں کوئی اور مخلوق پر ظلم میں گرفتار ہیں، جو کبھی غلط معافی غلطی کی حد تک رہتا ہے اور کبھی قول زور جیسے حرام کام تک جا پہنچتا ہے اور کبھی اسکی بدعت و کمرای کا سبب بن جاتا ہے، جس پر سخت سزا دی جانی چاہئے اور یہ ایک بدیہی بات ہے، تمہا کو سوائے جاہل یا ظالم کے کوئی نہیں کہتا اور اس کے نتیجے میں میں نے بہت سی عجیب و غریب باتیں دیکھیں۔ (۱)

علامہ ابن تیمیہؒ تحریر لکھتے ہیں: ظالم کا کہنا کہ فرقہ مشرک کے افراد کی وہ قسمیں ہیں: ایک وہ ہے جو مشرک و تشکیک اور تقسیم باری تعالیٰ (کے عقائد) سے گریز نہیں کرتا اور دوسرا وہ جو اسلام و کفر کے مذہب کا پیرو ہے اور اسلام کا مذہب تو حید و توحید ہے نہ کہ تشکیک و تقسیم، پس اس کلام میں حق اور باطل ملا ہوا ہے۔ حق وہ ہے جس میں اس شخص کی مذمت کی گئی ہے، جو اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوقات کے مثل قرار دیتا ہے اور جس کی صفات کو مخلوق کی صفات کی قبیل سے گردانتا ہے، حالانکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ٹرائی ہے: "لیس کعقلہ شیء" "ولم یکن لہ کلوا احد" "لم نعلم لہ معبدا" یقیناً اس میں اس شخص کی تردید ہے، جو اسلام کے اقوال سے ناواقف ہونے یا کسی نشی کے ذریعہ ان کی مخالفت کے باوجود ان حضرات کے مذہب پر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے مانند قرار دینا اور اسلام پر جھوٹ بولنا منکر و حرام افعال میں سے ہے چاہے اس کو خوشگیا جائے یا نہ کہا جائے اور یہ بات ان بہت سے لوگوں کو شامل ہے، جو صفات باری میں موضوع حدیثوں پر یقین رکھتے ہیں: جیسے حدیث "عنوفی الخیل" ہے، یا "جعل اورق" پر عزم کی رات اللہ کا ارشاد اور بیدل چلنے والوں سے مصافحہ کرنا اور

سواروں سے مخالفت کرنا اور زمین میں اپنے حق کے لیے اللہ کی قہقہ کی ہونا یا نبی ﷺ کا اللہ تعالیٰ کو زمین اور آسمان کے درمیان بیٹھا ہوا دیکھنا، یا طواف کے دوران یا بعد میں متورہ کی کسی گلی میں نبی ﷺ کا اللہ تعالیٰ کا پکار کرنا اور اس کے علاوہ دیگر موضوعات اہمادیت، میں نے اس کی وجہ سے ایسے امور دیکھے، جو بڑی دست منکرات اور کفریات ہیں، میرے پاس کی ایک لوگوں کے کہے ہوئے رسالے اور ایسی کتابیں پیش کی گئیں، جس میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء تھا اور ان احادیث کی سند بھی جان کی گئی تھی، حتیٰ کہ بعض لوگوں نے شیخ ابو الفرج مقدسی کی کتاب کا بھی سہرا لیا، جس میں آپؐ نے سنی اور بدعتی کے درمیان فرق بیان کیا اور اس کتاب کے بارے میں یہ بیان کیا کہ یہ وہ کتاب ہے، جو اللہ تعالیٰ نے وہب معراج میں حضور ﷺ کی طرف اتنی کی اور آپ ﷺ کو حکم دیا کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو آزمائیں، جو اس کا اقرار کرے وہ سنی ہے اور جو اس کا اقرار نہ کرے وہ بدعتی ہے، اس کے علاوہ انھوں نے شیخ ابو الفرج کی طرف ایسی ایسی جھوٹی باتیں منسوب کیں، جن کو وہ یا کوئی عقل مند شخص نہیں کہہ سکتا۔ (۱)

اپنی اسی کتاب میں آپؐ نے طراز ہیں: فصل: اصول و فروع میں ائمہ کی اتباع سے انحراف کرنے والے لوگ: بھیجے جیلان کے بعض خراسانی افراد ہیں اور ان کے علاوہ جو امام احمدؒ یا کسی دوسرے امام کی طرف منسوب ہیں، ان کا انحراف آٹھ طرح کا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ان کا ایسی باتوں کا قائل ہونا، جس کو نہ امام احمدؒ نے فرمایا اور نہ آپؐ کے مشہور اصحاب ہم میں سے کسی نے کہا ہے ان مشرکین میں سے متاخرین کا کہنا ہے کہ انسان کا کلام قدیم ہے اور جب قرآن اٹھایا جائے گا، تو لوگ گونگے ہو جائیں گے، وہ اہل الرائے کی تکفیر کرتے ہیں اور طلائع کے باپ پر لعنت کرتے ہیں اسی طرح مصنف کی بدعتی قدامت ماننے ہیں، وہ لوگ ان اقوال کو بھی مانتے ہیں، جو امام احمدؒ کے اصحاب میں بعض علماء نے کہا اور اس میں ان سے خطا ہوئی: جیسے بندہ کی آواز کا قدیم ہونا، ضعیف حدیث کی روایت کرنا اور ان کے ذریعہ منکرات بارئ، تقدیر، نیز قرآن اور نذائل وغیرہ میں استدلال کرنا وغیرہ۔ (خلاصہ) (۲)

جان لو کہ سنت اور توحید کے دوسرے جیسے ہیں:

- (۱) وہ کتابیں جو اسی موضوع پر لکھی گئی، جیسے امام عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل شیبانی (وفات ۲۴۰ھ) کی کتاب "السنن" اور حافظ ابو بکر عمر بن ابومعص شاک بن خالد شیبانی (وفات ۲۹۷ھ) کی کتاب "السنن" نیز امام ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون خلانی (وفات ۳۱۳ھ) کی کتاب "السنن" اسی طرح امام ابو بکر محمد بن حسین بن عبد اللہ آجری بغدادی تہی (وفات ۳۶۰ھ) کی کتاب "الشرائع" اور امام حافظ ابو بکر احمد بن حسین ہمدانی (وفات ۳۵۸ھ) کی کتاب "السنن"۔

والصغائر، امام بخاری (وفات ۲۵۶ھ) کی کتاب ”مطلق وصال العباد“، امام ابو داؤد سجستانی (وفات ۲۷۵ھ) کی ”کتاب القدر“۔

(۲) وہ کتابیں جو کسی جامع کتاب میں ضمناً تحریر کی گئیں، جیسے ”سنن ابن ماجہ“ اس کے شروع میں کتاب السنہ ہے اور ”سنن ابوداؤد“ اس کے آخر میں کتاب السنہ ہے۔ اس کے علاوہ وہ کتابیں جو اس پہلو کو بھی شامل ہیں اور اس کے علی الرغم سنت و حدیث پر کتابیں ضعیف منکر اور موضوع احادیث سے بھری ہوئی ہیں۔ یہ امام اہل سنت و الجماعت، امام احمد بن حنبل شیبانی ہیں جن کے ساتھ مزادہ نے ”کتاب السنہ“ تحریر کی اور اس کو ضعیف منکر موضوع حدیثوں سے پر کر دیا۔

یہاں میں سنت و حدیث کے نہ گورہ ان پانچ کتابوں پر گفتاؤ کرتا ہوں، ان کی اہمیت کے سبب اور اس وجہ سے کہ اس موضوع پر بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں، نیز میں نے ان کتابوں کی تحقیق کرنے والوں اس کی احادیث کی تخریج کرنے اور اس پر تعلیقات لکھنے والوں سے اس کے حوالے سے ان کی احادیث پر ضعیف کا حکم لگایا ہے۔

حافظ ابو بکر محمد بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی (وفات ۲۸۷ھ) کی ”کتاب السنہ“ کی ضعیف اور موضوع کی تعداد (۲۹۸) ہے، اختصار کی خاطر صرف ان احادیث کے نمبرات ذکر کیے جاتے ہیں۔ (اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے!)

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۱	۳۰۳ م	۲۳	۶۸
۲	۴	۲۴	۷۰
۳	۳۰۷ م	۲۵	۷۱
۴	۹	۲۶	۷۹
۵	۱۰	۲۷	۸۰
۶	۱۱	۲۸	۸۱
۷	۱۲	۲۹	۸۲
۸	۱۵	۳۰	۸۳
۹	۱۶	۳۱	۸۴
۱۰	۲۳	۳۲	۸۶
۱۱	۲۵	۳۳	۱۰۰
۱۲	۲۶	۳۴	۱۱۲
۱۳	۲۷	۳۵	۱۱۴
۱۴	۲۸	۳۶	۱۱۵
۱۵	۲۹	۳۷	۱۱۸
۱۶	۴۰	۳۸	۱۲۵
۱۷	۴۱	۳۹	۱۲۷
۱۸	۴۲	۴۰	۱۲۸
۱۹	۴۳	۴۱	۱۳۱
۲۰	۴۵	۴۲	۱۳۲
۲۱	۴۹	۴۳	۱۳۵
۲۲	۵۰	۴۴	۱۳۶

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۷۰	۳۲۹	۴۵	۱۷۰
۷۱	۳۳۰	۴۶	۱۷۲
۷۲	۳۳۱	۴۷	۱۷۳
۷۳	۳۳۲	۴۸	۱۷۸
۷۴	۳۳۳	۴۹	۱۸۱
۷۵	۳۳۴	۵۰	۱۹۲
۷۶	۳۳۵	۵۱	۱۹۶
۷۷	۳۳۶	۵۲	۲۰۱
۷۸	۳۳۷	۵۳	۲۰۱
۷۹	۳۴۰	۵۴	۲۰۳
۸۰	۳۴۱	۵۵	۲۱۳
۸۱	۳۴۳	۵۶	۲۱۷
۸۲	۳۴۴	۵۷	۲۲۵
۸۳	۳۴۵	۵۸	۲۳۹
۸۴	۳۴۶	۵۹	۲۴۹
۸۵	۳۵۹	۶۰	۲۵۰
۸۶	۳۶۴	۶۱	۲۵۳
۸۷	۳۶۹	۶۲	۲۵۸
۸۸	۳۷۱	۶۳	۲۷۹
۸۹	۳۷۲	۶۴	۲۹۶
۹۰	۳۷۳	۶۵	۳۰۳
۹۱	۳۷۴	۶۶	۳۱۵
۹۲	۳۷۵	۶۷	۳۲۴
۹۳	۳۷۶	۶۸	۳۲۵
۹۴	۳۷۷	۶۹	۳۲۶

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۹۵	۲۷۸	۱۲۰	۵۰۸
۹۶	۲۷۹	۱۲۱	۵۰۹
۹۷	۲۸۷	۱۲۲	۵۱۰
۹۸	۲۸۹	۱۲۳	۵۱۲
۹۹	۳۹۱	۱۲۴	۵۱۵
۱۰۰	۴۰۸	۱۲۵	۵۱۷
۱۰۱	۴۰۹	۱۲۶	۵۱۸
۱۰۲	۴۱۴	۱۲۷	۵۲۱
۱۰۳	۴۱۵	۱۲۸	۵۲۴
۱۰۴	۴۱۶	۱۲۹	۵۲۵
۱۰۵	۴۱۷	۱۳۰	۵۲۷
۱۰۶	۴۱۸	۱۳۱	۵۴۰
۱۰۷	۴۲۳	۱۳۲	۵۴۵
۱۰۸	۴۲۶	۱۳۳	۵۵۰
۱۰۹	۴۳۱	۱۳۴	۵۵۱
۱۱۰	۴۳۷	۱۳۵	۵۷۸
۱۱۱	۴۳۸	۱۳۶	۵۷۹
۱۱۲	۴۳۷	۱۳۷	۵۸۵
۱۱۳	۴۳۸	۱۳۸	۵۸۶
۱۱۴	۴۷۱	۱۳۹	۵۸۷
۱۱۵	۴۸۴	۱۴۰	۶۰۳
۱۱۶	۴۸۶	۱۴۱	۶۰۷
۱۱۷	۴۸۸	۱۴۲	۶۱۲
۱۱۸	۵۰۲	۱۴۳	۶۱۰
۱۱۹	۵۰۶	۱۴۴	۶۳۰

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۱۴۵	۶۳۶	۱۷۲	۶۹۰
۱۴۶	۶۳۷	۱۷۳	۶۹۱
۱۴۷	۶۳۸	۱۷۴	۶۹۳
۱۴۸	۶۳۹	۱۷۵	۶۹۴
۱۴۹	۶۴۰	۱۷۶	۶۹۵
۱۵۰	۶۴۱	۱۷۷	۶۹۶
۱۵۱	۶۴۲	۱۷۸	۶۹۷
۱۵۲	۶۴۳	۱۷۹	۷۰۲
۱۵۳	۶۴۵	۱۸۰	۷۰۳
۱۵۴	۶۴۹	۱۸۱	۷۰۷
۱۵۵	۶۵۰	۱۸۲	۷۱۰
۱۵۶	۶۶۰	۱۸۳	۷۱۷
۱۵۷	۶۶۱	۱۸۴	۷۲۰
۱۵۸	۶۶۴	۱۸۵	۷۲۳
۱۵۹	۶۶۴	۱۸۶	۷۲۹
۱۶۰	۶۶۵	۱۸۷	۷۳۰
۱۶۱	۶۶۷	۱۸۸	۷۳۴
۱۶۲	۶۶۸	۱۸۹	۷۴۶
۱۶۳	۶۶۹	۱۹۰	۷۴۸
۱۶۴	۶۷۰	۱۹۱	۷۵۰
۱۶۵	۶۷۶	۱۹۲	۷۵۴
۱۶۶	۶۷۷	۱۹۳	۷۵۸
۱۶۷	۶۷۸	۱۹۴	۷۶۰
۱۶۸	۶۸۱	۱۹۵	۷۶۵
۱۶۹	۶۸۴	۱۹۶	۷۶۶
۱۷۰	۶۸۵	۱۹۷	۷۶۹
۱۷۱	۶۸۶	۱۹۸	۷۷۴

نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۹۴۶	۲۲۶	۷۷۶	۱۹۹
۹۴۷	۲۲۷	۷۸۴	۲۰۰
۹۴۸	۲۲۸	۷۸۸	۲۰۱
۹۴۹	۲۲۸	۷۹۰	۲۰۲
۹۵۰	۲۲۰	۷۹۱	۲۰۲
۹۵۲, ۹۵۱	۲۳۱	۷۹۵	۲۰۴
۹۵۴	۲۳۲	۸۰۱	۲۰۵
۹۶۰	۲۳۳	۸۱۴	۲۰۶
۹۶۷	۲۳۴	۸۱۵	۲۰۷
۹۶۹	۲۳۵	۸۲۲	۲۰۸
۹۷۲	۲۳۶	۸۲۳	۲۰۹
۹۷۴	۲۳۷	۸۲۷	۲۱۰
۹۷۶	۲۳۸	۸۲۹	۲۱۱
۹۷۷	۲۳۹	۸۳۳	۲۱۲
۹۷۸	۲۴۰	۸۴۶	۲۱۳
۹۷۹	۲۴۱	۸۵۶	۲۱۴
۹۸۰	۲۴۲	۸۵۹	۲۱۵
۹۸۱	۲۴۳	۸۷۷	۲۱۶
۹۸۲	۲۴۴	۹۰۷	۲۱۷
۹۸۵	۲۴۵	۹۱۱	۲۱۸
۹۸۷	۲۴۶	۹۱۸	۲۱۹
۹۹۲	۲۴۷	۹۱۹	۲۲۰
۹۹۴	۲۴۸	۹۲۰	۲۲۱
۹۹۵	۲۴۹	۹۲۶	۲۲۲
۹۹۹	۲۵۰	۹۲۷	۲۲۳
۱۰۰۰	۲۵۱	۹۴۰	۲۲۴
۱۰۰۲	۲۵۲	۹۴۳	۲۲۵

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۲۵۳	۱۰۰۴	۲۸۰	۱۱۴۵
۲۵۴	۱۰۰۵	۲۸۱	۱۱۵۰ م
۲۵۵	۱۰۱۳	۲۸۲	۱۱۵۲
۲۵۶	۱۰۱۶	۲۸۳	۱۱۵۵
۲۵۷	۱۰۱۹	۲۸۴	۱۱۵۷
۲۵۸	۱۰۲۰	۲۸۵	۱۱۵۸
۲۵۹	۱۰۲۳	۲۸۶	۱۱۶۵
۲۶۰	۱۰۴۶	۲۸۷	۱۱۶۸ م
۲۶۱	۱۰۴۷	۲۸۸	۱۱۶۹
۲۶۲	۱۰۵۰	۲۸۹	۱۱۷۰ م
۲۶۳	۱۰۵۱	۲۹۰	۱۱۷۱
۲۶۴	۱۰۵۸	۲۹۱	۱۱۷۴
۲۶۵	۱۰۵۹	۲۹۲	۱۱۸۲
۲۶۶	۱۰۷۳	۲۹۳	۱۱۸۳ م
۲۶۷	۱۰۸۸	۲۹۴	۱۱۸۴
۲۶۸	۱۰۹۵	۲۹۵	۱۱۸۶
۲۶۹	۱۰۹۹	۲۹۶	۱۱۸۹
۲۷۰	۱۱۰۴	۲۹۷	۱۲۰۰
۲۷۱	۱۱۰۵	۲۹۸	۱۲۰۲
۲۷۲	۱۱۱۶		
۲۷۳	۱۱۱۷		
۲۷۴	۱۱۲۳		
۲۷۵	۱۱۲۶		
۲۷۶	۱۱۲۷		
۲۷۷	۱۱۳۴		
۲۷۸	۱۱۴۱		
۲۷۹	۱۱۴۲		

امام ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل شیعانی متوفی ۲۴۰ھ کی "کتاب السنۃ" میں ضعیف اور موقوف حدیث کی تعداد (۳۰۳) ہے۔ اختصار کی خاطر صرف ان کے نمبرات درج کیے جاتے ہیں۔

تبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۱	۱۲	۲۳	۱۶۰
۲	۲۴	۲۴	۱۶۵
۳	۲۹	۲۵	۱۹۰
۴	۳۶	۲۶	۱۹۳
۵	۴۳	۲۷	۲۰۱
۶	۶۵	۲۸	۲۰۲
۷	۷۳	۲۹	۲۱۵
۸	۸۴	۳۰	۲۱۷
۹	۹۱	۳۱	۲۱۸
۱۰	۱۱۷	۳۲	۲۲۸
۱۱	۱۱۸	۳۳	۲۳۵
۱۲	۱۱۹	۳۴	۲۳۹
۱۳	۱۲۲	۳۵	۲۴۳
۱۴	۱۲۳	۳۶	۲۴۶
۱۵	۱۲۵	۳۷	۲۶۱
۱۶	۱۲۶	۳۸	۲۷۴
۱۷	۱۲۷	۳۹	۲۹۶
۱۸	۱۲۸	۴۰	۳۰۱
۱۹	۱۲۹	۴۱	۳۱۴
۲۰	۱۳۲	۴۲	۳۱۷
۲۱	۱۳۳	۴۳	۳۱۸
۲۲	۱۴۶	۴۴	۳۲۸

تبر شمار	حدیث نمبر	تبر شمار	حدیث نمبر
۴۵	۳۳۶	۴۹۴	۷۲
۴۶	۳۶۵	۱۹۸	۷۳
۴۷	۳۶۷	۵۰۴	۷۴
۴۸	۳۸۵	۵۲۳	۷۵
۴۹	۳۸۹	۵۲۴	۷۶
۵۰	۳۹۱	۵۳۸	۷۷
۵۱	۳۹۳	۵۳۹	۷۸
۵۲	۴۱۱	۵۴۰	۷۹
۵۳	۴۱۷	۵۴۲	۸۰
۵۴	۴۱۸	۵۴۳	۸۱
۵۵	۴۵۰	۵۴۴	۸۲
۵۶	۴۵۱	۵۴۵	۸۳
۵۷	۴۵۲	۵۴۷	۸۴
۵۸	۴۵۳	۵۶۴	۸۵
۵۹	۴۵۶	۵۶۸	۸۶
۶۰	۴۶۰	۶۷۲	۸۷
۶۱	۴۶۱	۵۷۳	۸۸
۶۲	۴۶۲	۵۸۵	۸۹
۶۳	۴۶۴	۵۸۸	۹۰
۶۴	۴۶۵	۵۸۹	۹۱
۶۵	۴۶۹	۵۹۳	۹۲
۶۶	۴۷۰	۵۹۵	۹۳
۶۷	۴۷۳	۵۹۶	۹۴
۶۸	۴۷۷	۶۳۰	۹۵
۶۹	۴۸۴	۶۴۰	۹۶
۷۰	۴۸۵	۶۴۲	۹۷
۷۱	۴۸۶	۶۵۶	۹۸

نمبر	سہ ماہی	نمبر	سہ ماہی
۷۸۹	۱۱۷	۶۶۵	۹۶
۷۹۲	۱۱۸	۶۶۶	۱۰۰
۸۰۱	۱۲۸	۶۶۷	۱۰۱
۸۰۷	۱۲۹	۶۷۱	۱۰۲
۸۱۹	۱۳۰	۶۷۲	۱۰۳
۸۲۰	۱۳۱	۶۷۶	۱۰۴
۸۲۹	۱۳۲	۶۸۱	۱۰۵
۸۳۶	۱۳۳	۷۰۵	۱۰۶
۸۳۸	۱۳۴	۷۰۶	۱۰۷
۸۴۱	۱۳۵	۷۱۴	۱۰۸
۸۴۶	۱۳۶	۷۱۵	۱۰۹
۸۴۹	۱۳۷	۷۲۲	۱۱۰
۸۵۵	۱۳۸	۷۲۵	۱۱۱
۸۵۷	۱۳۹	۷۲۷	۱۱۲
۸۶۳	۱۴۰	۷۲۹	۱۱۳
۸۶۵	۱۴۱	۷۳۰	۱۱۴
۸۷۶	۱۴۲	۷۳۱	۱۱۵
۸۹۶	۱۴۳	۷۳۲	۱۱۶
۹۰۰	۱۴۴	۷۴۱	۱۱۷
۹۱۵	۱۴۵	۷۴۶	۱۱۸
۹۲۵	۱۴۶	۷۵۱	۱۱۹
۹۳۸	۱۴۷	۷۵۷	۱۲۰
۹۳۹	۱۴۸	۷۶۲	۱۲۱
۹۳۸	۱۴۹	۷۶۵	۱۲۲
۹۵۵	۱۵۰	۷۸۰	۱۲۳
۹۵۹	۱۵۱	۷۸۱	۱۲۴
۹۷۱	۱۵۲	۷۸۶	۱۲۵

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۱۵۳	۹۷۵	۱۸۰	۱۰۷۰
۱۵۴	۹۷۶	۱۸۱	۱۰۷۲
۱۵۵	۹۷۷	۱۸۲	۱۰۸۱
۱۵۶	۹۸۳	۱۸۳	۱۰۸۵
۱۵۷	۹۸۹	۱۸۴	۱۰۸۷
۱۵۸	۹۹۱	۱۸۵	۱۰۸۹
۱۵۹	۹۹۴	۱۸۶	۱۰۹۳
۱۶۰	۱۰۰۱	۱۸۷	۱۰۹۴
۱۶۱	۱۰۰۴	۱۸۸	۱۰۹۶
۱۶۲	۱۰۰۵	۱۸۹	۱۰۹۷
۱۶۳	۱۰۰۶	۱۹۰	۱۰۹۸
۱۶۴	۱۰۰۷	۱۹۱	۱۰۹۹
۱۶۵	۱۰۰۸	۱۹۲	۱۱۰۰
۱۶۶	۱۰۱۳	۱۹۳	۱۱۰۳
۱۶۷	۱۰۱۸	۱۹۴	۱۱۱۳
۱۶۸	۱۰۱۹	۱۹۵	۱۱۱۸
۱۶۹	۱۰۲۲	۱۹۶	۱۱۲۰
۱۷۰	۱۰۲۳	۱۹۷	۱۱۲۱
۱۷۱	۱۰۲۵	۱۹۸	۱۱۲۲
۱۷۲	۱۰۲۸	۱۹۹	۱۱۲۴
۱۷۳	۱۰۳۳	۲۰۰	۱۱۵۴
۱۷۴	۱۰۳۵	۲۰۱	۱۱۵۶
۱۷۵	۱۰۴۰	۲۰۲	۱۱۵۷
۱۷۶	۱۰۴۶	۲۰۳	۱۱۶۲
۱۷۷	۱۰۴۹	۲۰۴	۱۱۶۸
۱۷۸	۱۰۵۵	۲۰۵	۱۱۶۹
۱۷۹	۱۰۶۴	۲۰۶	۱۱۷۱

نمبر شمار	صفحہ شمار	نمبر شمار	صفحہ شمار
۱۲۹۰	۲۳۴	۱۱۷۵	۲۰۷
۱۲۹۶	۲۳۵	۱۱۸۱	۲۰۸
۱۲۹۷	۲۳۶	۱۱۸۲	۲۰۹
۱۲۹۸	۲۳۷	۱۱۸۴	۲۱۰
۱۲۹۹	۲۳۸	۱۱۸۵	۲۱۱
۱۳۰۰	۲۳۹	۱۱۸۶	۲۱۲
۱۳۰۱	۲۴۰	۱۲۰۴	۲۱۳
۱۳۰۴	۲۴۱	۱۲۰۶	۲۱۴
۱۳۰۵	۲۴۲	۱۲۰۹	۲۱۵
۱۳۰۶	۲۴۳	۱۲۲۳	۲۱۶
۱۳۰۹	۲۴۴	۱۲۲۵	۲۱۷
۱۳۱۱	۲۴۵	۱۲۲۶	۲۱۸
۱۳۱۲	۲۴۶	۱۲۳۵	۲۱۹
۱۳۱۳	۲۴۷	۱۲۴۱	۲۲۰
۱۳۱۸	۲۴۸	۱۲۴۴	۲۲۱
۱۳۲۰	۲۴۹	۱۲۵۲	۲۲۲
۱۳۲۳	۲۵۰	۱۲۶۲	۲۲۳
۱۳۲۴	۲۵۱	۱۲۶۳	۲۲۴
۱۳۲۵	۲۵۲	۱۲۶۷	۲۲۵
۱۳۲۸	۲۵۳	۱۲۶۸	۲۲۶
۱۳۲۹	۲۵۴	۱۲۶۹	۲۲۷
۱۳۳۰	۲۵۵	۱۲۷۰	۲۲۸
۱۳۳۱	۲۵۶	۱۲۷۱	۲۲۹
۱۳۳۲	۲۵۷	۱۲۷۲	۲۳۰
۱۳۳۴	۲۵۸	۱۲۸۱	۲۳۱
۱۳۳۵	۲۵۹	۱۲۸۳	۲۳۲
۱۳۳۷	۲۶۰	۱۲۸۷	۲۳۳

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۲۶۱	۱۳۳۹	۲۸۸	۱۴۴۴
۲۶۲	۱۳۴۲	۲۸۹	۱۴۴۵
۲۶۳	۱۳۴۱	۲۹۰	۱۴۴۹
۲۶۴	۱۳۴۵	۲۹۱	۱۴۵۵
۲۶۵	۱۳۵۶	۲۹۲	۱۴۶۰
۲۶۶	۱۳۶۰	۲۹۳	۱۴۶۲
۲۶۷	۱۳۶۱	۲۹۴	۱۴۷۰
۲۶۸	۱۳۶۴	۲۹۵	۱۴۹۷
۲۶۹	۱۳۶۵	۲۹۷	۱۴۹۹
۲۷۰	۱۳۶۷	۲۹۷	۱۵۰۳
۲۷۱	۱۳۶۸	۲۹۸	۱۵۰۴
۲۷۲	۱۳۷۳	۲۹۹	۱۵۰۶
۲۷۳	۱۳۸۴	۳۰۰	۱۵۱۱
۲۷۴	۱۳۸۵	۳۰۱	۱۵۱۴
۲۷۵	۱۳۸۶	۳۰۲	۱۵۱۵
۲۷۶	۱۳۸۸	۳۰۳	۱۵۱۷
۲۷۷	۱۳۸۹		
۲۷۸	۱۳۹۳		
۲۷۹	۱۳۹۴		
۲۸۰	۱۳۹۸		
۲۸۱	۱۳۹۹		
۲۸۲	۱۴۰۵		
۲۸۳	۱۴۰۶		
۲۸۴	۱۴۰۷		
۲۸۵	۱۴۱۰		
۲۸۷	۱۴۱۲		
۲۸۷	۱۴۱۳		

ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون خلانی (متوفی: ۳۱۱ھ) کی "کتاب السنۃ" کی ضعیف اور موضوع روایت کی تعداد (۲۸۶) ہے۔ اختصار کی خاطر صرف ان کے شمراۃ ذیل میں لکھے جاتے ہیں:

شمراۃ	حدیث نمبر	شمراۃ	حدیث نمبر
۱	۲	۲۳	۷۷
۲	۲۰	۲۴	۷۹
۳	۲۱	۲۵	۸۰
۴	۲۲	۲۶	۸۲
۵	۲۳	۲۷	۸۳
۶	۲۴	۲۸	۸۵
۷	۲۵	۲۹	۸۸
۸	۲۶	۳۰	۹۰
۹	۲۷	۳۱	۹۴
۱۰	۲۸	۳۲	۹۶
۱۱	۲۹	۳۳	۹۸
۱۲	۳۰	۳۴	۱۰۵
۱۳	۳۱	۳۵	۱۰۷
۱۴	۳۲	۳۶	۱۱۹
۱۵	۳۳	۳۷	۱۲۳
۱۶	۳۴	۳۸	۱۲۴
۱۷	۳۵	۳۹	۱۳۶
۱۸	۳۶	۴۰	۱۳۸
۱۹	۳۷	۴۱	۱۴۰
۲۰	۳۸	۴۲	۱۴۶
۲۱	۳۹	۴۳	۱۴۹
۲۲	۴۰	۴۴	۱۶۸

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۴۵	۱۷۱	۷۰	۲۲۳
۴۶	۱۷۶	۷۱	۲۴۴
۴۷	۱۸۶	۷۲	۲۴۵
۴۸	۱۹۲	۷۳	۲۴۶
۴۹	۱۹۳	۷۴	۲۴۸
۵۰	۱۹۴	۷۵	۲۵۲
۵۱	۱۹۵	۷۶	۲۵۵
۵۲	۱۹۶	۷۷	۲۶۱
۵۳	۲۰۱	۷۸	۲۶۷
۵۴	۲۱۰	۷۹	۲۷۰
۵۵	۲۱۲	۸۰	۲۷۶
۵۶	۲۱۳	۸۱	۲۷۷
۵۷	۲۱۵	۸۲	۲۷۸
۵۸	۲۱۶	۸۳	۲۷۹
۵۹	۲۲۲	۸۴	۲۸۰
۶۰	۲۲۴	۸۵	۲۸۲
۶۱	۲۲۸	۸۶	۲۸۴
۶۲	۲۳۰	۸۷	۲۸۵
۶۳	۲۳۲	۸۸	۲۸۶
۶۴	۲۳۵	۸۹	۲۸۸
۶۵	۲۳۶	۹۰	۲۹۲
۶۶	۲۳۷	۹۱	۲۹۳
۶۷	۲۳۹	۹۲	۲۹۴
۶۸	۲۴۱	۹۳	۲۹۵
۶۹	۲۴۲	۹۴	۲۹۶

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۹۵	۲۹۷	۱۲۰	۲۵۰
۹۶	۲۹۸	۱۲۱	۲۵۱
۹۷	۲۹۹	۱۲۲	۲۵۲
۹۸	۳۰۰	۱۲۳	۲۵۵
۹۹	۳۰۲	۱۲۴	۲۵۹
۱۰۰	۳۰۳	۱۲۵	۲۶۲
۱۰۱	۳۰۶	۱۲۶	۲۶۳
۱۰۲	۳۰۷	۱۲۷	۲۷۱
۱۰۳	۳۰۸	۱۲۸	۲۷۲
۱۰۴	۳۰۹	۱۲۹	۲۸۳
۱۰۵	۳۱۴	۱۳۰	۲۸۶
۱۰۶	۳۱۵	۱۳۱	۲۸۷
۱۰۷	۳۱۸	۱۳۲	۲۸۸
۱۰۸	۳۱۹	۱۳۳	۲۹۱
۱۰۹	۳۲۱	۱۳۴	۲۹۶
۱۱۰	۳۲۲	۱۳۵	۲۹۸
۱۱۱	۳۲۳	۱۳۶	۳۰۰
۱۱۲	۳۲۴	۱۳۷	۳۰۱
۱۱۳	۳۲۵	۱۳۸	۳۰۳
۱۱۴	۳۲۸	۱۳۹	۳۱۵
۱۱۵	۳۴۱	۱۴۰	۳۱۷
۱۱۶	۳۴۲	۱۴۱	۳۲۰
۱۱۷	۳۴۵	۱۴۲	۳۳۴
۱۱۸	۳۴۶	۱۴۳	۳۴۰
۱۱۹	۳۴۹	۱۴۴	۳۴۱

نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۶۱۶	۱۷۰	۱۴۸	۱۴۵
۶۱۷	۱۷۱	۱۴۹	۱۴۶
۶۱۹	۱۷۲	۱۵۱	۱۴۷
۶۵۶	۱۷۳	۱۵۲	۱۴۸
۶۶۵	۱۷۴	۱۵۳	۱۴۹
۶۶۶	۱۷۵	۱۵۴	۱۵۰
۶۶۹	۱۷۶	۱۵۵	۱۵۱
۶۷۲	۱۷۷	۱۵۶	۱۵۲
۶۷۳	۱۷۸	۱۵۷	۱۵۳
۶۷۴	۱۷۹	۱۵۸	۱۵۴
۶۸۱	۱۸۰	۱۵۹	۱۵۵
۶۸۶	۱۸۱	۱۶۰	۱۵۶
۶۸۷	۱۸۲	۱۶۱	۱۵۷
۶۸۸	۱۸۳	۱۶۲	۱۵۸
۶۸۹	۱۸۴	۱۶۳	۱۵۹
۶۹۴	۱۸۵	۱۶۴	۱۶۰
۶۹۵	۱۸۶	۱۶۵	۱۶۱
۶۹۸	۱۸۷	۱۶۶	۱۶۲
۶۹۹	۱۸۸	۱۶۷	۱۶۳
۷۰۰	۱۸۹	۱۶۸	۱۶۴
۷۰۱	۱۹۰	۱۶۹	۱۶۵
۷۰۲	۱۹۱	۱۷۰	۱۶۶
۷۰۳	۱۹۲	۱۷۱	۱۶۷
۷۰۴	۱۹۳	۱۷۲	۱۶۸
۷۰۸	۱۹۴	۱۷۳	۱۶۹

نمبر شمار	صفحہ نمبر	نمبر شمار	صفحہ نمبر
۱	۲۹	۲۳	۲۹۹
۲	۷۱	۲۴	۳۰۰
۳	۷۷	۲۵	۳۰۵
۴	۸۳	۲۶	۳۱۵
۵	۸۹	۲۷	۳۱۰
۶	۹۰	۲۸	۳۶۲
۷	۱۰۳	۲۹	۳۶۹
۸	۱۰۲	۳۰	۳۷۰
۹	۱۲۲	۳۱	۳۷۳
۱۰	۱۵۱	۳۲	۳۸۸
۱۱	۱۵۲	۳۳	۳۹۰
۱۲	۱۶۴	۳۴	۴۱۲
۱۳	۱۶۷	۳۵	۴۱۳
۱۴	۲۰۱	۳۶	۴۱۵
۱۵	۲۰۸	۳۷	۴۴۱
۱۶	۲۱۷	۳۸	۴۵۸
۱۷	۲۳۷	۳۹	۴۶۸
۱۸	۲۵۶	۴۰	۴۶۹
۱۹	۲۷۲	۴۱	۴۷۰
۲۰	۲۷۳	۴۲	۴۷۲
۲۱	۲۷۸	۴۳	۴۷۹
۲۲	۲۸۹	۴۴	۴۸۱

نمبر شمار	صفحہ نمبر	نمبر شمار	صفحہ نمبر
۲۴۵	۱۱۰۱	۲۷۰	۱۱۷۰
۲۴۶	۱۱۰۲	۲۷۱	۱۱۷۱
۲۴۷	۱۱۰۳	۲۷۲	۱۱۷۲
۲۴۸	۱۱۰۵	۲۷۳	۱۱۷۵
۲۴۹	۱۱۰۶	۲۷۴	۱۱۸۱
۲۵۰	۱۱۱۳	۲۷۵	۱۱۸۵
۲۵۱	۱۱۱۴	۲۷۶	۱۱۸۶
۲۵۲	۱۱۱۵	۲۷۷	۱۱۸۸
۲۵۳	۱۱۱۶	۲۷۸	۱۱۹۰
۲۵۴	۱۱۱۷	۲۷۹	۱۱۹۵
۲۵۵	۱۱۱۸	۲۸۰	۱۱۹۸
۲۵۶	۱۱۱۹	۲۸۱	۱۱۹۹
۲۵۷	۱۱۲۲	۲۸۲	۱۲۰۱
۲۵۸	۱۱۲۹	۲۸۳	۱۲۰۲
۲۵۹	۱۱۳۴	۲۸۴	۱۲۰۳
۲۶۰	۱۱۳۶	۲۸۵	۱۲۰۴
۲۶۱	۱۱۳۹	۲۸۶	۱۲۰۵
۲۶۲	۱۱۴۱	۲۸۷	۱۲۰۶
۲۶۳	۱۱۴۳	۲۸۸	۱۲۰۷
۲۶۴	۱۱۴۵	۲۸۹	۱۲۱۲
۲۶۵	۱۱۵۹	۲۹۰	۱۲۲۱
۲۶۶	۱۱۶۱	۲۹۱	۱۲۲۲
۲۶۷	۱۱۶۵	۲۹۲	۱۲۲۳
۲۶۸	۱۱۶۷	۲۹۳	۱۲۲۶
۲۶۹	۱۱۶۸	۲۹۴	۱۲۲۹

شماره	تاریخ	شماره	تاریخ
۱۳۰۰	۳۲۰	۱۳۳۰	۳۹۵
۱۳۰۱	۳۲۱	۱۳۳۱	۳۹۶
۱۳۰۲	۳۲۲	۱۳۳۲	۳۹۷
۱۳۰۳	۳۲۳	۱۳۳۳	۳۹۸
۱۳۰۴	۳۲۴	۱۳۳۴	۳۹۹
۱۳۰۵	۳۲۵	۱۳۳۵	۴۰۰
۱۳۰۶	۳۲۶	۱۳۳۶	۴۰۱
۱۳۰۷	۳۲۷	۱۳۳۷	۴۰۲
۱۳۰۸	۳۲۸	۱۳۳۸	۴۰۳
۱۳۰۹	۳۲۹	۱۳۳۹	۴۰۴
۱۳۱۰	۳۳۰	۱۳۴۰	۴۰۵
۱۳۱۱	۳۳۱	۱۳۴۱	۴۰۶
۱۳۱۲	۳۳۲	۱۳۴۲	۴۰۷
۱۳۱۳	۳۳۳	۱۳۴۳	۴۰۸
۱۳۱۴	۳۳۴	۱۳۴۴	۴۰۹
۱۳۱۵	۳۳۵	۱۳۴۵	۴۱۰
۱۳۱۶	۳۳۶	۱۳۴۶	۴۱۱
۱۳۱۷	۳۳۷	۱۳۴۷	۴۱۲
۱۳۱۸	۳۳۸	۱۳۴۸	۴۱۳
۱۳۱۹	۳۳۹	۱۳۴۹	۴۱۴
۱۳۲۰	۳۴۰	۱۳۵۰	۴۱۵
۱۳۲۱	۳۴۱	۱۳۵۱	۴۱۶
۱۳۲۲	۳۴۲	۱۳۵۲	۴۱۷
۱۳۲۳	۳۴۳	۱۳۵۳	۴۱۸
۱۳۲۴	۳۴۴	۱۳۵۴	۴۱۹

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۳۷۰	۱۳۹۲	۳۸۰	۱۳۸۰
۳۷۱	۱۳۹۳	۳۸۱	۱۳۷۹
۳۷۲	۱۳۹۴	۳۸۲	۱۳۷۸
۳۷۳	۱۳۹۵	۳۸۳	۱۳۷۷
۳۷۴	۱۳۹۶	۳۸۴	۱۳۷۶
۳۷۵	۱۴۰۱	۳۸۵	۱۳۷۵
۳۷۶	۱۴۰۲	۳۸۶	۱۳۷۴
۳۷۷	۱۴۰۶	۳۸۷	۱۳۷۳
۳۷۸	۱۴۰۷	۳۸۸	۱۳۷۲
۳۷۹	۱۴۱۱	۳۸۹	۱۳۷۱
۳۸۰	۱۴۱۵	۳۹۰	۱۳۷۰
۳۸۱	۱۴۱۹	۳۹۱	۱۳۶۹
۳۸۲	۱۴۲۴	۳۹۲	۱۳۶۸
۳۸۳	۱۴۲۷	۳۹۳	۱۳۶۷
۳۸۴	۱۴۳۰	۳۹۴	۱۳۶۶
۳۸۵	۱۴۳۲	۳۹۵	۱۳۶۵
۳۸۶	۱۴۴۷	۳۹۶	۱۳۶۴
۳۸۷	۱۴۴۸	۳۹۷	۱۳۶۳
۳۸۸	۱۴۴۹	۳۹۸	۱۳۶۲
۳۸۹	۱۴۵۰	۳۹۹	۱۳۶۱

ابو بکر محمد بن حسین آجری بغدادی کی "کتاب الشرحۃ" میں مذکور ضعیف اور موضوع روایات کی تعداد (۲۵۷) ہے۔ اختصار کی خاطر صرف ان کے نمبرات ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۱	۱	۲۳	۷۹
۲	۲	۲۴	۸۲
۳	۳	۲۵	۸۳
۴	۱۴	۲۶	۸۵
۵	۱۷	۲۷	۹۹
۶	۱۸	۲۸	۱۰۰
۷	۲۳	۲۹	۱۰۲
۸	۲۴	۳۰	۱۰۴
۹	۲۵	۳۱	۱۰۵
۱۰	۲۹	۳۲	۱۱۷
۱۱	۳۰	۳۳	۱۲۸
۱۲	۳۵	۳۴	۱۳۵
۱۳	۳۶	۳۵	۱۴۴
۱۴	۴۱	۳۶	۱۵۱
۱۵	۴۲	۳۷	۱۵۲
۱۶	۴۶	۳۸	۱۵۴
۱۷	۵۱	۳۹	۱۵۶
۱۸	۵۳	۴۰	۱۶۲
۱۹	۵۴	۴۱	۱۶۵
۲۰	۵۸	۴۲	۱۶۸
۲۱	۶۳	۴۳	۱۷۲
۲۲	۶۵	۴۴	۱۹۲

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۴۵	۱۹۵	۷۰	۳۳۰
۴۶	۱۹۶	۷۱	۳۳۱
۴۷	۱۹۸	۷۲	۳۳۲
۴۸	۲۰۸	۷۳	۳۳۴
۴۹	۲۱۴	۷۴	۳۳۵
۵۰	۲۲۰	۷۵	۳۴۳
۵۱	۲۲۸	۷۶	۳۴۶
۵۲	۲۳۱	۷۷	۳۴۷
۵۳	۲۳۸	۷۸	۳۴۸
۵۴	۲۴۱	۷۹	۳۵۳
۵۵	۲۵۴	۸۰	۳۵۸
۵۶	۲۵۵	۸۱	۳۵۵
۵۷	۲۶۵	۸۲	۳۶۰
۵۸	۲۷۴	۸۳	۳۶۱
۵۹	۲۷۶	۸۴	۳۶۴
۶۰	۲۷۷	۸۵	۳۶۹
۶۱	۲۷۸	۸۶	۳۷۰
۶۲	۲۷۹	۸۷	۳۸۱
۶۳	۲۸۰	۸۸	۳۸۳
۶۴	۲۸۷	۸۹	۳۸۶
۶۵	۳۰۰	۹۰	۳۹۲
۶۶	۳۰۶	۹۱	۴۰۱
۶۷	۳۱۱	۹۲	۴۰۳
۶۸	۳۱۴	۹۳	۴۰۴
۶۹	۳۲۹	۹۴	۴۰۷

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۹۵	۴۰۸	۱۲۰	۴۹۵
۹۶	۴۱۹	۱۲۱	۴۹۶
۹۷	۴۲۱	۱۲۲	۴۹۷
۹۸	۴۲۲	۱۲۳	۴۹۸
۹۹	۴۲۴	۱۲۴	۵۰۲
۱۰۰	۴۲۵	۱۲۵	۵۲۱
۱۰۱	۴۲۷	۱۲۶	۵۲۲
۱۰۲	۴۳۰	۱۲۷	۵۲۳
۱۰۳	۴۳۱	۱۲۸	۵۲۵
۱۰۴	۴۳۲	۱۲۹	۵۲۶
۱۰۵	۴۳۳	۱۳۰	۵۲۹
۱۰۶	۴۵۲	۱۳۱	۵۳۴
۱۰۷	۴۵۳	۱۳۲	۵۳۷
۱۰۸	۴۵۴	۱۳۳	۵۳۸
۱۰۹	۴۵۷	۱۳۴	۵۳۹
۱۱۰	۴۵۹	۱۳۵	۵۴۲
۱۱۱	۴۶۰	۱۳۶	۵۴۴
۱۱۲	۴۶۴	۱۳۷	۵۷۲
۱۱۳	۴۷۲	۱۳۸	۵۷۳
۱۱۴	۴۷۴	۱۳۹	۵۷۶
۱۱۵	۴۷۷	۱۴۰	۵۷۹
۱۱۶	۴۸۰	۱۴۱	۵۸۴
۱۱۷	۴۸۲	۱۴۲	۵۸۶
۱۱۸	۴۸۷	۱۴۳	۵۸۸
۱۱۹	۴۹۱	۱۴۴	۵۹۴

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۱۴۵	۵۹۵	۱۷۰	۶۸۳
۱۴۶	۶۰۹	۱۷۱	۷۰۶
۱۴۷	۶۱۰	۱۷۲	۷۱۰
۱۴۸	۶۱۲	۱۷۳	۷۱۳
۱۴۹	۶۱۳	۱۷۴	۷۱۹
۱۵۰	۶۱۴	۱۷۵	۷۲۰
۱۵۱	۶۲۳	۱۷۶	م۷۳۲
۱۵۲	۶۲۴	۱۷۷	م۷۳۳
۱۵۳	۶۲۵	۱۷۸	۷۳۴
۱۵۴	۶۲۶	۱۷۹	۷۳۷
۱۵۵	۶۲۹	۱۸۰	۷۶۳
۱۵۶	۶۳۰	۱۸۱	۷۶۵
۱۵۷	۶۴۱	۱۸۲	۷۷۰
۱۵۸	۶۴۹	۱۸۳	۷۷۴
۱۵۹	۶۵۲	۱۸۴	۸۰۰
۱۶۰	۶۵۳	۱۸۵	۸۱۱
۱۶۱	۶۵۷	۱۸۶	۸۲۵
۱۶۲	۶۵۸	۱۸۷	۸۳۰
۱۶۳	۶۶۲	۱۸۸	۸۳۴
۱۶۴	۶۶۳	۱۸۹	۸۳۶
۱۶۵	۶۶۶	۱۹۰	۸۴۹
۱۶۶	۶۶۷	۱۹۱	۸۵۰
۱۶۷	۶۶۸	۱۹۲	۸۵۱
۱۶۸	۶۷۸	۱۹۳	۸۶۱
۱۶۹	۶۸۱	۱۹۴	م۸۶۹

نمبر	صفحہ نمبر	نمبر	صفحہ نمبر
۱۹۵	۸۷۰	۲۲۰	۹۸۸
۱۹۶	۸۷۲	۲۲۱	۹۹۶
۱۹۷	۸۷۹	۲۲۲	۱۰۰۵
۱۹۸	۸۷۸	۲۲۳	۱۰۰۶
۱۹۹	۸۸۰	۲۲۴	۱۰۰۷
۲۰۰	۸۹۲	۲۲۵	۱۰۰۸
۲۰۱	۸۹۶	۲۲۶	۱۰۱۲
۲۰۲	۹۰۱	۲۲۷	۱۰۱۷
۲۰۳	۹۰۹	۲۲۸	۱۰۱۸
۲۰۴	۹۱۲	۲۲۹	۱۰۱۹
۲۰۵	۹۳۳	۲۳۰	۱۰۲۰
۲۰۶	۹۴۰	۲۳۱	۱۰۳۱
۲۰۷	۹۴۶	۲۳۲	۱۰۷۵
۲۰۸	۹۴۸	۲۳۳	۱۰۷۹
۲۰۹	۹۵۷	۲۳۴	۱۰۳۰
۲۱۰	۹۵۹	۲۳۵	۱۰۳۱
۲۱۱	۹۶۰	۲۳۶	۱۰۳۵
۲۱۲	۹۶۱	۲۳۷	۱۰۳۸
۲۱۳	۹۶۲	۲۳۸	۱۰۴۰
۲۱۴	۹۶۶	۲۳۹	۱۰۴۳
۲۱۵	۹۶۷	۲۴۰	۱۰۴۴
۲۱۶	۹۶۸	۲۴۱	۱۰۴۵
۲۱۷	۹۷۶	۲۴۲	۱۰۵۵
۲۱۸	۹۸۴	۲۴۳	۱۰۵۶
۲۱۹	۹۸۷	۲۴۴	۱۰۶۶

نمبر شمار	صفحہ نمبر	نمبر شمار	صفحہ نمبر
۲۷۰	۱۱۸۷	۲۴۵	۱۰۷۲
۲۷۱	۱۱۹۰	۲۴۶	۱۰۷۳
۲۷۲	۱۱۹۲	۲۴۷	۱۰۷۷
۲۷۳	۱۱۹۳	۲۴۸	۱۰۷۹
۲۷۴	۱۱۹۴	۲۴۹	۱۰۸۲
۲۷۵	۱۲۰۸	۲۵۰	۱۰۸۳
۲۷۶	۱۲۱۳	۲۵۱	۱۰۸۵
۲۷۷	۱۲۱۷	۲۵۲	۱۰۸۹
۲۷۸	۱۲۱۹	۲۵۳	۱۰۹۳
۲۷۹	۱۲۲۳	۲۵۴	۱۰۹۵
۲۸۰	۱۲۲۵	۲۵۵	۱۰۹۷
۲۸۱	۱۲۲۶	۲۵۶	۱۱۱۰
۲۸۲	۱۲۲۷	۲۵۷	۱۱۱۲
۲۸۳	۱۲۲۸	۲۵۸	۱۱۱۳
۲۸۴	۱۲۳۱	۲۵۹	۱۱۱۸
۲۸۵	۱۲۴۱	۲۶۰	۱۱۲۱
۲۸۶	۱۲۴۸	۲۶۱	۱۱۳۰
۲۸۷	۱۲۴۹	۲۶۲	۱۱۵۰
۲۸۸	۱۲۵۱	۲۶۳	۱۱۵۵
۲۸۹	۱۲۵۲	۲۶۴	۱۱۵۶
۲۹۰	۱۲۵۳	۲۶۵	۱۱۵۷
۲۹۱	۱۲۵۵	۲۶۶	۱۱۶۰
۲۹۲	۱۲۵۶	۲۶۷	۱۱۶۶
۲۹۳	۱۲۶۲	۲۶۸	۱۱۷۷
۲۹۴	۱۲۶۴	۲۶۹	۱۱۸۵

نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار
۱۳۶۲	۳۲۰	۱۳۶۷	۲۹۵
۱۳۶۳	۳۲۱	۱۳۷۰	۲۹۶
۱۳۶۴	۳۲۲	۱۳۷۶	۲۹۷
۱۳۶۹	۳۲۳	۱۳۸۱	۲۹۸
۱۳۷۰	۳۲۴	۱۳۸۲	۲۹۹
۱۳۷۲	۳۲۵	۱۳۸۴	۳۰۰
۱۳۷۳	۳۲۶	۱۳۹۲	۳۰۱
۱۳۷۴	۳۲۷	۱۳۹۹	۳۰۲
۱۳۷۹	۳۲۸	۱۴۰۴	۳۰۳
۱۳۸۰	۳۲۹	۱۴۰۶	۳۰۴
۱۳۸۱	۳۳۰	۱۴۱۶	۳۰۵
۱۳۸۲	۳۳۱	۱۴۱۸	۳۰۶
۱۳۸۵	۳۳۲	۱۴۲۰	۳۰۷
۱۳۸۶	۳۳۳	۱۴۲۵	۳۰۸
۱۳۸۷	۳۳۴	۱۴۲۸	۳۰۹
۱۳۸۸	۳۳۵	۱۴۲۹	۳۱۰
۱۳۸۹	۳۳۶	۱۴۳۵	۳۱۱
۱۳۹۳	۳۳۷	۱۴۳۶	۳۱۲
۱۳۹۴	۳۳۸	۱۴۳۷	۳۱۳
۱۳۹۵	۳۳۹	۱۴۴۳	۳۱۴
۱۳۹۶	۳۴۰	۱۴۴۵	۳۱۵
۱۳۹۷	۳۴۱	۱۴۴۶	۳۱۶
۱۳۹۸	۳۴۲	۱۴۵۰	۳۱۷
۱۴۰۶	۳۴۳	۱۴۵۱	۳۱۸
۱۴۰۸	۳۴۴	۱۴۵۵	۳۱۹

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۲۴۵	۱۴۰۹	۲۴۶	۱۴۱۴
۲۴۷	۱۴۱۵	۲۴۸	۱۴۱۶
۲۴۹	۱۴۱۶	۲۵۰	۱۴۲۷
۲۵۱	۱۴۲۹	۲۵۲	۱۴۴۵
۲۵۳	۱۴۴۹	۲۵۴	۱۴۵۰
۲۵۵	۱۴۵۱	۲۵۶	۱۴۵۷
۲۵۷	۱۴۵۸	۲۵۸	۱۴۵۹
۲۵۹	۱۴۶۱	۲۶۰	۱۴۶۳
۲۶۱	۱۴۶۴	۲۶۲	۱۴۶۵
۲۶۳	۱۴۶۶	۲۶۴	۱۴۶۷
۲۶۵	۱۴۷۱	۲۶۶	۱۴۷۲
۲۶۷	۱۴۷۸	۲۶۸	۱۴۸۱
۲۶۹	۱۴۸۳		

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۳۹۵	۱۵۲۹	۴۲۰	۱۵۶۸
۳۹۶	۱۵۳۰	۴۲۱	۱۵۶۹
۳۹۷	۱۵۳۲	۴۲۲	۱۵۷۰
۳۹۸	۱۵۳۳	۴۲۳	۱۵۷۳
۳۹۹	۱۵۳۵	۴۲۴	۱۵۷۴
۴۰۰	۱۵۳۷	۴۲۵	۱۵۷۵
۴۰۱	۱۵۳۸	۴۲۶	۱۵۷۶
۴۰۲	۱۵۳۹	۴۲۷	۱۵۷۸
۴۰۳	۱۵۴۲	۴۲۸	۱۵۸۰
۴۰۴	۱۵۴۳	۴۲۹	۱۵۸۲
۴۰۵	۱۵۴۵	۴۳۰	۱۵۸۴
۴۰۶	۱۵۴۶	۴۳۱	۱۵۸۹
۴۰۷	۱۵۴۸	۴۳۲	۱۵۹۳
۴۰۸	۱۵۵۱	۴۳۳	۱۵۹۴
۴۰۹	۱۵۵۲	۴۳۴	۱۵۹۶
۴۱۰	۱۵۵۳	۴۳۵	۱۶۰۰
۴۱۱	۱۵۵۴	۴۳۶	۱۶۰۲ م کتب
۴۱۲	۱۵۵۵	۴۳۷	۱۶۰۳
۴۱۳	۱۵۵۶	۴۳۸	۱۶۰۴ م
۴۱۴	۱۵۵۸	۴۳۹	۱۶۰۵
۴۱۵	۱۵۵۹	۴۴۰	۱۶۰۶
۴۱۶	۱۵۶۰	۴۴۱	۱۶۰۷ م
۴۱۷	۱۵۶۱	۴۴۲	۱۶۰۸ م
۴۱۸	۱۵۶۲	۴۴۳	۱۶۰۹ م
۴۱۹	۱۵۶۵	۴۴۴	۱۶۱۱

نمبر شمار	صفحہ شمار	نمبر شمار	صفحہ شمار
۴۴۵	۱۶۱۵	۴۷۰	۱۶۷۳ م
۴۴۶	۱۶۱۶	۴۷۱	۱۶۷۴ م
۴۴۷	۱۶۱۷	۴۷۲	۱۶۷۵ م
۴۴۸	۱۶۱۸	۴۷۳	۱۶۷۷ م
۴۴۹	۱۶۱۹	۴۷۴	۱۶۷۸
۴۵۰	۱۶۲۴	۴۷۵	۱۶۷۹
۴۵۱	۱۶۲۸	۴۷۶	۱۶۸۰
۴۵۲	۱۶۳۳	۴۷۷	۱۶۸۱ م
۴۵۳	۱۶۳۴	۴۷۸	۱۶۸۲ م
۴۵۴	۱۶۳۵	۴۷۹	۱۶۸۵
۴۵۵	۱۶۳۶	۴۸۰	۱۶۸۸
۴۵۶	۱۶۳۷	۴۸۱	۱۶۹۳
۴۵۷	۱۶۳۸ م	۴۸۲	۱۶۹۶
۴۵۸	۱۶۳۹	۴۸۳	۱۶۹۸
۴۵۹	۱۶۴۰	۴۸۴	۱۶۹۹
۴۶۰	۱۶۴۳	۴۸۵	۱۷۰۱
۴۶۱	۱۶۴۴	۴۸۶	۱۷۰۷
۴۶۲	۱۶۴۵	۴۸۷	۱۷۰۸
۴۶۳	۱۶۴۸ م	۴۸۸	۱۷۱۱
۴۶۴	۱۶۵۰ م	۴۸۹	۱۷۱۲
۴۶۵	۱۶۵۲	۴۹۰	۱۷۲۱
۴۶۶	۱۶۵۷	۴۹۱	۱۷۲۲
۴۶۷	۱۶۶۳	۴۹۲	۱۷۲۳
۴۶۸	۱۶۶۵ م	۴۹۳	۱۷۲۵
۴۶۹	۱۶۷۲	۴۹۴	۱۷۲۶

نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار
۱۷۷۹	۵۲۰	۱۷۲۸	۴۹۵
۱۷۸۰	۵۲۱	۱۷۲۹	۴۹۶
۱۷۸۲	۵۲۲	۱۷۳۰	۴۹۷
۱۷۸۳	۵۲۳	م ۱۷۳۱	۴۹۸
۱۷۸۴	۵۲۴	۱۷۳۳	۴۹۹
۱۷۸۵	۵۲۵	۱۷۳۴	۵۰۰
۱۷۸۶	۵۲۶	۱۷۳۷	۵۰۱
۱۷۸۷	۵۲۷	۱۷۳۹	۵۰۲
۱۷۸۹	۵۲۸	م ۱۷۴۲	۵۰۳
۱۷۹۰	۵۲۹	۱۷۴۱	۵۰۴
۱۷۹۳	۵۳۰	م ۱۷۴۷	۵۰۵
۱۷۹۴	۵۳۱	۱۷۴۸	۵۰۶
۱۷۹۵	۵۳۲	۱۷۴۹	۵۰۷
۱۷۹۷	۵۳۳	۱۷۵۰	۵۰۸
۱۷۹۸	۵۳۴	۱۷۵۱	۵۰۹
۱۷۹۹	۵۳۵	۱۷۵۷	۵۱۰
۱۸۰۰	۵۳۶	۱۷۵۸	۵۱۱
۱۸۰۱	۵۳۷	۱۷۵۹	۵۱۲
۱۸۰۳	۵۳۸	۱۷۶۰	۵۱۳
۱۸۰۴	۵۳۹	۱۷۶۱	۵۱۴
۱۸۰۵	۵۴۰	۱۷۶۳	۵۱۵
۱۸۰۹	۵۴۱	۱۷۷۳	۵۱۶
۱۸۱۰	۵۴۲	۱۷۷۵	۵۱۷
۱۸۱۹	۵۴۳	۱۷۷۷	۵۱۸
۱۸۲۰	۵۴۴	۱۷۷۸	۵۱۹

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۵۶۰	۱۹۰۰	۵۶۱	۱۸۲۲
۵۶۱	۱۹۰۱	۵۶۲	۱۸۲۱
۵۶۲	۱۹۰۲	۵۶۳	۱۸۲۴
۵۶۳	۱۹۰۴	۵۶۴	۱۸۲۵
۵۶۴	۱۹۰۸	۵۶۵	۱۸۲۷
۵۶۵	۱۹۰۹	۵۶۶	۱۸۳۲
۵۶۶	۱۹۱۱	۵۶۷	۱۸۳۴
۵۶۷	۱۹۲۱	۵۶۸	۱۸۴۵
۵۶۸	۱۹۲۲	۵۶۹	۱۸۴۶
۵۶۹	۱۹۲۵	۵۷۰	۱۸۴۹
۵۷۰	۱۹۲۶	۵۷۱	۱۸۵۴
۵۷۱	۱۹۲۷	۵۷۲	۱۸۵۵
۵۷۲	۱۹۲۸	۵۷۳	۱۸۶۱
۵۷۳	۱۹۳۲	۵۷۴	۱۸۶۲
۵۷۴	۱۹۳۷	۵۷۵	۱۸۶۵
۵۷۵	۱۹۴۵	۵۷۶	۱۸۷۲
۵۷۶	۱۹۵۰	۵۷۷	۱۸۸۲
۵۷۷	۱۹۵۳	۵۷۸	۱۸۸۳
۵۷۸	۱۹۶۹	۵۷۹	۱۸۸۴
۵۷۹	۱۹۷۰	۵۸۰	۱۸۸۵
۵۸۰	۱۹۷۱	۵۸۱	۱۸۸۸
۵۸۱	۱۹۷۲	۵۸۲	۱۸۸۹
۵۸۲	۱۹۷۳	۵۸۳	۱۸۹۱
۵۸۳	۱۹۷۷	۵۸۴	۱۸۹۲
۵۸۴	۱۹۷۸	۵۸۵	۱۸۹۳

نمبر شمار	حصہ شمار	نمبر شمار	حصہ شمار
۵۹۵	۱۹۷۹	۶۲۰	۲۰۳۹
۵۹۶	۱۹۸۲	۶۲۱	۲۰۴۰
۵۹۷	۱۹۸۳	۶۲۲	۲۰۴۱
۵۹۸	۱۹۸۵	۶۲۳	۲۰۴۲
۵۹۹	۱۹۸۴	۶۲۴	۲۰۴۳
۶۰۰	۱۹۸۶	۶۲۵	۲۰۴۴
۶۰۱	۱۹۸۷	۶۲۶	۲۰۴۵
۶۰۲	۱۹۸۸	۶۲۷	۲۰۴۶
۶۰۳	۱۹۸۹	۶۲۸	۲۰۴۷
۶۰۴	۱۹۹۰	۶۲۹	۲۰۵۳
۶۰۵	۱۹۹۱	۶۳۰	۲۰۵۵
۶۰۶	۱۹۹۲	۶۳۱	۲۰۵۶
۶۰۷	۱۹۹۳	۶۳۲	۲۰۵۷
۶۰۸	۱۹۹۸	۶۳۳	۲۰۵۸
۶۰۹	۲۱۹۹۹	۶۳۴	۲۰۵۹
۶۱۰	۲۰۰۱	۶۳۵	۲۰۶۰
۶۱۱	۲۰۰۹	۶۳۶	۲۰۶۱
۶۱۲	۲۰۱۰	۶۳۷	۲۰۶۲
۶۱۳	۲۰۱۳	۶۳۸	۲۰۶۴
۶۱۴	۲۰۱۵	۶۳۹	۲۰۶۵
۶۱۵	۲۰۲۳	۶۴۰	۲۰۶۶
۶۱۶	۲۰۲۴	۶۴۱	۲۰۶۷
۶۱۷	۲۰۳۰	۶۴۲	۲۰۶۸
۶۱۸	۲۰۳۱	۶۴۳	۲۰۷۰
۶۱۹	۲۰۳۳	۶۴۴	۲۰۷۳

نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار
		۲۰۸۰	۶۴۵
		۲۰۸۱	۶۴۶
		۲۰۸۵	۶۴۷
		۲۰۹۰	۶۴۸
		۲۰۹۱	۶۴۹
		۲۰۹۲	۶۵۰
		۲۰۹۳	۶۵۱
		۲۰۹۴	۶۵۲
		۲۰۹۵	۶۵۳
		۲۱۰۵	۶۵۴
		۲۱۰۸	۶۵۵
		۲۱۱۲۸	۶۵۶
		۲۱۱۹	۶۵۷

امام بیہقی کی "کتاب الاموال والصفات" کی موضوع اور ضمیمہ روایات کی تعداد (۳۳۹) ہے۔ اختصار کی غرض سے صرف ان کے نمبرات ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۱	۳	۲۳	۲۴
۲	۴	۲۴	۲۵
۳	۵	۲۵	۲۶
۴	۷	۲۶	۲۷
۵	۸	۲۷	۲۸
۶	۱۱	۲۸	۲۹
۷	۱۲	۲۹	۳۰
۸	۱۳	۳۰	۳۱
۹	۱۴	۳۱	۳۲
۱۰	۱۵	۳۲	۳۳
۱۱	۱۷	۳۳	۳۴
۱۲	۱۸	۳۴	۳۵
۱۳	۱۹	۳۵	۳۶
۱۴	۲۰	۳۶	۳۷
۱۵	۲۱	۳۷	۳۸
۱۶	۲۲	۳۸	۳۹
۱۷	۲۳	۳۹	۴۰
۱۸	۲۵	۴۰	۴۱
۱۹	۲۶	۴۱	۴۲
۲۰	۲۸	۴۲	۴۳
۲۱	۳۰	۴۳	۴۴
۲۲	۳۳	۴۴	۴۵

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۷۰	۲۰۵	۷۱	۲۰۸
۷۲	۲۱۱	۷۳	۲۱۲
۷۴	۲۱۴	۷۵	۲۱۵
۷۶	۲۱۶	۷۷	۲۱۷
۷۸	۲۲۴	۷۹	۲۲۵
۸۰	۲۲۶	۸۱	۲۲۸
۸۲	۲۳۰	۸۳	۲۳۱
۸۴	۲۳۲	۸۵	۲۳۳
۸۶	۲۳۴	۸۷	۲۳۶
۸۸	۲۳۸	۸۹	۲۴۱
۹۰	۲۴۲	۹۱	۲۴۵
۹۲	۲۴۶	۹۳	۲۴۷
۹۴	۲۴۸		

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۹۵	۲۴۹	۱۲۰	۳۴۲
۹۶	۲۵۰	۱۲۱	۳۴۳
۹۷	۲۵۲	۱۲۲	۳۴۵
۹۸	۲۵۳	۱۲۳	۳۴۷
۹۹	۲۵۴	۱۲۴	۳۶۳
۱۰۰	۲۶۵	۱۲۵	۳۶۴
۱۰۱	۲۶۶	۱۲۶	۳۶۸
۱۰۲	۲۶۷	۱۲۷	۳۷۰
۱۰۳	۲۷۲	۱۲۸	۳۷۲
۱۰۴	۲۷۴	۱۲۹	۳۷۴
۱۰۵	۲۸۹	۱۳۰	۳۷۷
۱۰۶	۲۹۱	۱۳۱	۳۷۸
۱۰۷	۳۰۶	۱۳۲	۳۷۹
۱۰۸	۳۰۷	۱۳۳	۳۸۷
۱۰۹	۳۰۸	۱۳۴	۳۸۸
۱۱۰	۳۲۲	۱۳۵	۴۱۰
۱۱۱	۳۲۳	۱۳۶	۴۱۸
۱۱۲	۳۲۴	۱۳۷	۴۱۹
۱۱۳	۳۲۵	۱۳۸	۴۲۴
۱۱۴	۳۲۶	۱۳۹	۴۲۵
۱۱۵	۳۲۷	۱۴۰	۴۳۰
۱۱۶	۳۳۴	۱۴۱	۴۳۸
۱۱۷	۳۳۵	۱۴۲	۴۶۵
۱۱۸	۳۳۸	۱۴۳	۴۸۱
۱۱۹	۳۴۲	۱۴۴	۴۸۲

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۱۴۵	۴۸۴	۱۷۰	۵۳۰
۱۴۶	۴۸۵	۱۷۱	۵۳۳
۱۴۷	۴۸۶	۱۷۲	۵۳۵
۱۴۸	۴۸۷	۱۷۳	۵۳۹
۱۴۹	۴۸۸	۱۷۴	۵۴۰
۱۵۰	۴۹۱	۱۷۵	۵۴۱
۱۵۱	۵۰۲	۱۷۶	۵۴۸
۱۵۲	۵۰۳	۱۷۷	۵۴۹
۱۵۳	۵۰۵	۱۷۸	۵۵۱
۱۵۴	۵۰۶	۱۷۹	۵۶۳
۱۵۵	۵۰۷	۱۸۰	۵۶۴
۱۵۶	۵۰۸	۱۸۱	۵۷۲
۱۵۷	۵۰۹	۱۸۲	۵۷۳
۱۵۸	۵۱۲	۱۸۳	۵۷۸
۱۵۹	۵۱۷	۱۸۴	۵۸۱
۱۶۰	۵۱۸	۱۸۵	۵۸۲
۱۶۱	۵۱۹	۱۸۶	۵۸۶
۱۶۲	۵۲۰	۱۸۷	۵۹۴
۱۶۳	۵۲۱	۱۸۸	۵۹۵
۱۶۴	۵۲۲	۱۸۹	۶۰۱
۱۶۵	۵۲۳	۱۹۰	۶۰۲
۱۶۶	۵۲۴	۱۹۱	۶۰۳
۱۶۷	۵۲۵	۱۹۲	۶۰۴
۱۶۸	۵۲۶	۱۹۳	۶۰۶
۱۶۹	۵۲۷	۱۹۴	۶۰۷

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۱۹۵	۶۰۸	۲۲۰	۶۹۲
۱۹۶	۶۱۰	۲۲۱	۷۰۰
۱۹۷	۶۱۱	۲۲۲	۷۰۱
۱۹۸	۶۱۲	۲۲۳	۷۰۳
۱۹۹	۶۱۳	۲۲۴	۷۰۶
۲۰۰	۶۱۴	۲۲۵	۷۰۹
۲۰۱	۶۱۸	۲۲۶	۷۱۰
۲۰۲	۶۱۹	۲۲۷	۷۱۱
۲۰۳	۶۴۰	۲۲۸	۷۱۳
۲۰۴	۶۴۳	۲۲۹	۷۲۱
۲۰۵	۶۵۲	۲۳۰	۷۲۵
۲۰۶	۶۵۷	۲۳۱	۷۲۶
۲۰۷	۶۵۹	۲۳۲	۷۲۸
۲۰۸	۶۶۰	۲۳۳	۷۲۹
۲۰۹	۶۶۱	۲۳۴	۷۳۵
۲۱۰	۶۶۳	۲۳۵	۷۳۷
۲۱۱	۶۶۴	۲۳۶	۷۴۶
۲۱۲	۶۶۶	۲۳۷	۷۵۰
۲۱۳	۶۶۷	۲۳۸	۷۵۲
۲۱۴	۶۷۳	۲۳۹	۷۵۷
۲۱۵	۶۷۴	۲۴۰	۷۶۱
۲۱۶	۶۸۲	۲۴۱	۷۶۴
۲۱۷	۶۸۸	۲۴۲	۷۶۵
۲۱۸	۶۸۹	۲۴۳	۷۶۶
۲۱۹	۶۹۱	۲۴۴	۷۷۰

نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار
۸۵۱	۲۷۰	۷۷۲	۲۴۵
۸۵۸	۲۷۱	۷۷۳	۲۴۶
۸۵۹	۲۷۲	۷۸۰	۲۴۷
۸۶۱	۲۷۳	۷۸۱	۲۴۸
۸۶۲	۲۷۴	۷۸۲	۲۴۹
۸۶۴	۲۷۵	۷۸۴	۲۵۰
۸۷۳	۲۷۶	۷۸۵	۲۵۱
۸۷۳	۲۷۷	۷۸۸	۲۵۲
۸۸۲	۲۷۸	۷۹۲	۲۵۳
۸۸۳	۲۷۹	۸۰۱	۲۵۴
۸۸۵	۲۸۰	۸۰۷	۲۵۵
۸۸۶	۲۸۱	۸۰۸	۲۵۶
۸۸۷	۲۸۲	۸۱۴	۲۵۷
۸۸۸	۲۸۳	۸۲۰	۲۵۸
۸۹۲	۲۸۴	۸۲۳	۲۵۹
۸۹۳	۲۸۵	۸۲۴	۲۶۰
۸۹۴	۲۸۶	۸۲۶	۲۶۱
۸۹۹	۲۸۷	۸۲۸	۲۶۲
۹۰۰	۲۸۸	۸۳۰	۲۶۳
۹۰۵	۲۸۹	۸۳۱	۲۶۴
۹۰۷	۲۹۰	۸۳۲	۲۶۵
۹۱۰	۲۹۱	۸۳۹	۲۶۶
۹۱۱	۲۹۲	۸۴۷	۲۶۷
۹۱۴	۲۹۳	۸۴۹	۲۶۸
۹۱۵	۲۹۴	۸۵۰	۲۶۹

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۲۹۵	۹۱۸	۲۲۰	۱۰۵۱
۲۹۶	۹۲۷	۲۲۱	۱۰۵۳
۲۹۷	۹۳۴	۲۲۲	۱۰۵۶
۲۹۸	۹۳۵	۲۲۳	۱۰۶۵
۲۹۹	۹۴۲	۲۲۴	۱۰۶۹
۳۰۰	۹۴۳	۲۲۵	۱۰۷۰
۳۰۱	۹۶۴	۲۲۶	۱۰۷۳
۳۰۲	۹۶۵	۳۲۷	۱۰۷۵
۳۰۳	۹۷۰	۳۲۸	۱۰۷۶
۳۰۴	۹۶۱	۳۲۹	۱۰۷۷
۳۰۵	۹۷۴		
۳۰۶	۹۷۶		
۳۰۷	۹۸۰		
۳۰۸	۹۸۳		
۳۰۹	۹۸۵		
۳۱۰	۹۸۷		
۳۱۱	۹۹۳		
۳۱۲	۱۰۰۴		
۳۱۳	۱۰۱۶		
۳۱۴	۱۰۱۷		
۳۱۵	۱۰۱۸		
۳۱۶	۱۰۲۳		
۳۱۷	۱۰۲۷		
۳۱۸	۱۰۳۰		
۳۱۹	۱۰۴۶		

## احکام شرعیہ اور ضعیف احادیث

مسائل شرعیہ اور احکام فقہیہ میں حدیث سے استدلال کرنے کے سلسلے میں ضعیف احادیث کی تین قسمیں ہیں:

(۱) وہ حدیث ضعیف ہو، یا اس کو ضعیف قرار دیا گیا ہو، یا اس میں کچھ ضروری اور محض پایا جاتا ہو۔

(۲) وہ حدیث متوسط الفصح ہو، یعنی اس حدیث کی سند میں کوئی راوی کمزور نہ فقط ذالہ ہو، یا مختلف فیہ ہو، یا منکر

الحدیث ہو۔

(۳) وہ حدیث بالکل بے اہم اور موقوف ہو، یعنی اس میں کوئی ایسا راوی پایا نہ جاتا ہو، جو تمام بالکذب (جس پر

بھوث ہونے کی بہت لگائی گئی) ہو اور اصولی حدیث میں یہ بات طے ہو چکی ہے کہ مسائل میں صحیح اور حسن درجہ کی حدیثوں

سے استدلال کیا جاسکتا ہے اور بہت سے ائمہ و فقہاء کرام مسائل شرعیہ میں پہلے درجہ کی ضعیف حدیث سے بھی استدلال

فرماتے ہیں، یہ حدیث ”مقبول احادیث“ کی قیاس سے ہے اور اس طرح کی احادیث کو ”حالی“ یعنی قابل استدلال کہا جاتا

ہے۔ ثواب و عذاب اور فضائل اعمال میں دوسرے درجہ کی ضعیف حدیث بھی قابل قبول ہوتی ہے، لیکن تیسرے درجہ کی

احادیث سے مسائل اور نفع کلی کسی میں بھی استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

### علماء کی تصریحات

علامہ عبراہیم بن محمد تحریر فرماتے ہیں کہ: (اوپر) ذکر کردہ اور اس طرح کی دیگر کتابوں میں جو احادیث ہیں، ان

سے استدلال درست نہیں ہے، وجہ یہ کہ خود فکر نہ کر دیا جائے اور صحیح اور غلط میں امتیاز پیدا نہ کر لیا جائے؛ کیونکہ کچھ صنفیات

میں یہ بات آچکی ہے کہ ان کتابوں میں صحیح، حسن اور ضعیف حدیثیں بھی شامل ہوئی ہیں؛ لہذا ضروری ہے کہ صحیح لذلیلہ، صحیح لغیرہ،

حسن لذلیلہ، حسن لغیرہ، کئے درمیان اور ضعیف اور اس کی قسموں کے درمیان لائق و ملحوظ رکھا جائے۔ صحیح و حسن اور اس کی دونوں

قسموں سے استدلال کیا جائے اور ضعیف اور اس کی قسموں سے استدلال نہ کیا جائے۔ پس (قاری) حسن کو اس کی جگہوں

سے لے کر صحیح کو اس سے ماخذ سے حاصل کرے اور قابل اعتماد محققین کی تصریحات کی طرف رجوع کرے، اگر وہ خود اس کی



علم ہے۔ امام احمد کے بارے میں منقول ہے کہ اگر آپؑ کو کسی باب میں صرف ضعیف حدیث علیٰ لفظی اور کوئی دوسری حدیث اس کے خلاف نہ ہوتی، تو آپؑ اس ضعیف حدیث پر عمل کر لیتے۔ حضرت اثرمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ (امام احمد بن حنبل)ؒ کو دیکھا کہ آپؑ کے پاس بی کریمؒ کی کوئی ایسی حدیث آتی، جس میں کچھ ضعیف ہوتا (جیسے عمرو بن شعیب بن ابیہر) جد اور ابراہیم، جہری وغیرہ کی احادیث) تو جب تک اس سے زیادہ صحیح حدیث نہ آ جاتی، آپؑ اس سے استدلال کرتے تھے۔ ایسا اوقات مرسل حدیث پر بھی آپؑ عمل فرماتے، جبکہ کوئی صحیح حدیث اس کے مخالف نہ ہو۔ قاضی ابویعلیٰ کا قول ہے کہ امام احمدؒ حدیث ضعیف پر عمل کرنے میں کوئی شرط نہیں لگاتے۔ حضرت معاذ کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ) امام احمدؒ نے فرمایا: تمام لوگ ایک دوسرے کے کھو (یعنی درجہ میں برابر) ہیں سوائے سوہلی (جیلوں کی اصطلاح کر لے والے) سمجھتے لگانے والے اور پالنے والے۔ لوگوں نے عرض کیا: آپؑ یہ بات حدیث شریف "کلمی الناصح اکفاء" کے تحت کہہ رہے ہیں، حالانکہ آپؑ تو اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں؟ تو امام احمدؒ نے فرمایا: ہم اس کی سند کو ضعیف قرار دیتے ہیں، لیکن ہمارا عمل اسی پر ہے۔ حدیث ان شعیبؒ کی روایت میں بھی اسی طرح کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ آپؑ نے امام احمدؒ سے پوچھا کہ: ایک شخص کے لیے زکوٰۃ صدقات کا لینا حلال ہو گیا، تو اس مسئلہ میں آپؑ کس حدیث پر عمل کریں گے؟ آپؑ نے جواب میں فرمایا: حکیم بن جہری کی حدیث پر۔ ان شعیبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: آپؑ کے نزدیک حکیم ثقہ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: میرے نزدیک وہ حدیث میں ثقہ نہیں ہیں۔ قاضی فرماتے ہیں: ان واقعات میں امام احمدؒ کے ضعیف کہنے کا مطلب یہ تھا کہ یہ حدیث حضرات محدثین کی شرائط کے اعتبار سے ضعیف ہے؛ کیونکہ یہ حضرات اس سبب سے بھی احادیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں، جس کی وجہ سے فقہاء کے نزدیک حدیث ضعیف نہیں ہوتی۔ مثلاً ارسال، تدلیس اور تخریج ایک شخص کا حدیث کو کچھ زیادتی کے ساتھ بیان کرنا اور "اسی پر عمل" کا مطلب ہے فقہاء کی شرائط کے مطابق۔

حضرت محمدؐ فرماتے ہیں: میں نے حضرت احمد بن حنبلؒ سے حدیث رسول ﷺ "معمّر عن الزہری عن سالم عن ابن عمر عن النبی ان غیلان اسلم وعنده عشرة نسوة" کے بارے میں دریافت کیا: تو آپؐ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح نہیں ہے! لیکن منقول یہ ہے یعنی (اس پر عمل چاہی ہے) محدث کبیر عبد الرزاق اس حدیث کو صحیحین اثر ہری کی سند سے مرسل روایت کرتے تھے۔ (۱)

مصنف لکھتے ہیں: علامہ ظلال کا قول ہے کہ امام احمدؒ کا مذہب یہ ہے کہ جب حدیث ضعیف کے مخالف کوئی حدیث نہ ہو، تو اس سے استدلال کیا جائیگا۔ علامہ نے حاشیہ سے دلی کر کے پر کفارہ کے مسئلہ کے تحت فرمایا: احادیث کے متعلق امام

یہ ظاہر ہے کہ یہ ہے کہ اگر وہ مضطرب ہو اور کوئی حدیث اس کے مخالف نہ ہو تو آپ اس سے استدلال کرتے تھے۔  
 بہت عبادت کی روایت میں ہے کہ امام احمدؒ نے فرمایا: میرا مسلک یہ ہے کہ اگر کسی باب میں ضعیف حدیث ہو اور کوئی دوسری  
 بیٹا ان کے خلاف نہ ہو تو میں اس ضعیف حدیث کی مخالفت نہیں کرتا (بلکہ اس پر عمل کرتا ہوں)۔ (۱)

۱) حاکم ابن قدیمہ تحریر فرماتے ہیں: خطبہ کے دوران اعتقاد (کوٹ) ذکر کیا کر اور بیروں نے گروہ پسند کر  
 بیٹے اکثر کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور صحابہ کی ایک جماعت سے جو بہت ہے۔ آگے لکھتے ہیں:  
 کچھ بچہ یہ بت کر یہاں بیٹھا جائے: کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کے دن: اور ان خطبہ اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا ہے: ابھرا  
 کو حدیث کی وجہ سے ایسا نہ ٹھہرا ہے، اگرچہ یہ روایت ضعیف ہے۔ (۲)

حاکم ابن القیم لکھتے ہیں: امام احمدؒ نے جن اصولوں پر اپنے فتاویٰ کی بنیاد رکھی ہے، ان میں جو بھی اصل یہ ہے کہ  
 مرس اور ضعیف حدیث پر عمل کیا جائے گا، اگر اس باب میں کوئی حدیث اس کے خلاف نہ ہو۔ امام احمدؒ ضعیف حدیث کو  
 قیام دے دے (پر ترجیح دیتے ہیں) آپ کے نزدیک ضعیف سے مراد ایسی حدیث ہے جو جھوٹی نہ ہو، منکر نہ ہو، اس میں کوئی  
 عیب (وادی) نہ ہو، جو کذب ہو (یعنی جس پر تصدیق نہ ہو) لگائی گئی ہو، آپ ایسی احادیث سے استدلال کرنے اور ان پر  
 عمل کرنے کو ناجائز نہیں سمجھتے تھے، بلکہ آپ کی نگاہ میں ضعیف حدیث صحیح کی قسم (مقابل) اور حسن کی قسموں میں سے ایک قسم  
 تھا، آپ حدیث کو صحیح، حسن اور ضعیف میں تقسیم نہیں کرتے تھے، بلکہ صحیح اور ضعیف دو قسم کرتے، پھر ضعیف سے درجے مقرر  
 فرماتے، کسی باب میں ضعیف حدیث کے مخالف نہ کوئی دوسری حدیث ہو، نہ کسی صحابی کا قول: واور: اس کے خلاف اجماع ہو،  
 تو آپ کے نزدیک ایسی ضعیف حدیث پر عمل کرنا قیاس پر عمل کرنے سے بہتر ہے، درحقیقت احمدؒ نے حدیث کی اہمیت اس اصل  
 میں آپ کے موافق ہیں، اگر امام میں سے ہر نام لے حدیث ضعیف کو قیاس پر ترجیح دی ہے۔

پتا چاہا: امام ابو حنیفہؒ نماز میں تہجد والی حدیث کو قیاس پر ترجیح دیتے ہیں، جبکہ امام محمدؒ ان کے ضعف پر متفق ہیں اور  
 چارترستہ وضو کرنے کی حدیث کو آپؒ نے قیاس پر مقدم کیا: حالانکہ اکثر محدثین اسکو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ بعض کی اکثر  
 حدیث کی ان بیان کرنے والی حدیث، جو باخلاق محدثین ضعیف ہے، آپؒ نے قیاس میں پر اسکو مقدم فرمایا: کیونکہ عورت  
 جو عین دن جو خون نہ کھلتی ہے، وہ تہریف، حقیقت اور صفت قیوں میں دوسری دن کے خون سے یہاں ہوتا ہے، اسی طرح  
 آپؒ نے حدیث شریف: "مہر منیٰ مقدس" اور ہم سے کہ نہیں ہے، کو اپنی رائے ٹھن پر ترجیح دی: حالانکہ اس حدیث کے ضعیف  
 نہ سب عمل کرنے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ مہر، منکب، صبح کا زمانہ اور سوا وقت ہے، تو طرفین (مرد و عورت) جس مقدار پر بھی

راضی ہو جائیں جائز ہے، چاہے وہ مقدار کمزوری ہو یا زیادہ، اسی طرح امام شافعی نے صید و حج کو قرار دینے والی حدیث کو اس کے ضعیف ہونے کے باوجود قیاس پر ترجیح دی، نیز انھوں نے مکہ المکرمہ میں منسوج اوقات کے نہر داہنگی نماز کو جو نہ قرار دینے والی حدیث کو قیاس پر مقدم کیا۔ حالانکہ وہ ضعیف ہے اور دوسرے مقامات کے اعتبار سے قیاس کے بھی خلاف ہے۔ اسی طرح آپؐ نے اپنے ایک قول میں حدیث شریف ”جس کو (ذوہان نواز) قتل جائے، ہذاک سے خون بہنے لگے، تو وہ وضو کرے اور پانی کا بھی نماز پڑھنا کرے“ کو قیاس پر مقدم کیا، جبکہ یہ ضعیف اور عرس روایت ہے اور حضرت امام مالکؒ کو حدیث مرسل، منقطعہ، بلاغات اور صحابی کے قول کو بھی قیاس پر ترجیح دیتے ہیں۔

والفرض کسی مسئلہ میں اگر امام احمدؒ کے علم میں نہ کوئی نص، آیت یا حدیث، ہوتی، مثلاً م صحابہ یا کسی ایک صحابی کا قول ہوتا، نہ کوئی مرسل یا ضعیف روایت ہوتی تو آپؐ یا پھر میں اصل ”قیاس“ کی طرف متوجہ ہوتے اور ضرورتاً اس سے کام لیتے تھے۔ ”کتاب اختلاف“ میں آپؐ کا یہ قول مذکور ہے کہ: میں نے امام شافعیؒ سے قیاس کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے جواب دیا ضرورت کے موقع پر اس کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ یہ لفظ یہ اس کے قریب قریب لفظ انھوں نے ارشاد فرمائے۔ (۱)

علامہ ابن القیمؒ نے امام احمدؒ کی طرف نسبت کر کے صحیح اور ضعیف کے متعلق جوئی اصطلاح ایجاد کی ہے، اس بحث کے ”خرمیں“ ”ثوث“ کے تحت ہم اس پر تفصیلی گفتگو کریں گے۔ ان شاء اللہ

علامہ ابن حزمؒ تحریر فرماتے ہیں: امام عظیم ابو حنیفہؒ کا ارشاد دُرّانی ہے: رسول اللہ ﷺ سے مروی ضعیف روایت قیاس سے بھر ہے اور اس ضعیف روایت کے ہوتے ہوئے قیاس کو نادرست نہیں ہے۔ (۲)

امام شوکانیؒ کے اُستاد شیخ عبدالقادر بن احمدؒ لکھ کر اپنی کسی تالیف میں لکھتے ہیں: جب متاخرین محدثین (جد کے زمانے کے محدثین) کو ائمہؒ یہ کہیں ”یہ حدیث غیر صحیح ہے، یا صحیح نہیں ہے“ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس حدیث سے استدلال کرنا مردود ہے اور نہ یہ مطلب ہے کہ اس حدیث پر عمل جاری نہیں ہے، امام ابن حجرؒ نے کہا ایسا ایک لفظ بھی نہیں پائے جو اس مطلب کی صراحت کرے ہو اللہ! جب متاخرین میں سے کوئی محدث کسی حدیث کے متعلق یہ کہہ دے کہ یہ حدیث غیر صحیح ہے یا صحیح نہیں ہے، اس سے زیادہ کچھ نہ کہہ، تو اس کا قول قائل قبول ہوگا، پھر اس حدیث کی تحقیق کی جائے گی، اگر وہ حسن، ضعیف اور معمول ہے، تو اس پر عمل کیا جائے گا اور نہ اس کو چھوڑ دیا جائے گا۔ (۳)

شیخ محمد بن عبد بن رطلہ اذہب:

حکام و مسائل میں ضعیف احادیث سے استدلال کرنا صرف اگلیہ کے ساتھ عام نہیں ہے، بلکہ تمام ائمہ کرام حدیث ضعیف سے استدلال کرتے ہیں، اسی وجہ سے کئی کرام کا یہ قول کہ "حکام میں ضعیف احادیث پر عمل نہیں کیا جائے گا" مطلق نہیں ہے، جیسے کہ اکثر یا تمام لوگوں کا خیال ہے، اس لیے کہ جب تمام حکام و مسائل سے متعلق احادیث میں غور کرو گے، جن سے تمام ائمہ کرام نے اتفاق طور پر یا بغیر کسی غور پر استدلال فرمایا ہے، تو آدھے آدھے سے زیادہ حدیثیں کو ضعیف قرار دی گئی ہیں اور باقی احادیث ان میں منکر اور مضعوع سے قریب درجہ کی سابقہ حدیثیں بھی، یکسو گئے، ان ہمیں احادیث کے سلسلے میں بعض کے متعلق دوسرا ذکر مقرر ہے جس کہ یہ حدیث قبول ہوئی ہے، بعض کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: اس کے مضمون (کے) صحیح ہونے پر اتفاق ہے، اور بعض کے متعلق کہتے ہیں: یہ حدیث قیاس کے موافق ہے اور جس حدیث میں وہ کوئی ایسا سبب نہ پاتے، جس سے اس کو رد یا ملے (یعنی کچھ نہ ہو، لیکن اس میں پیدا ہو جائے) تو اپنے ذہن کو وہ قاعدہ "حکام میں ضعیف حدیث پر عمل نہیں کیا جائے گا" سے صرف نظر کرتے ہوئے اس حدیث کے غیر واحد اور معقول ہونے کے باوجود اس سے استدلال کرتے تھے، اس لیے کہ شرع (اللہ) سے اب بھی متعلق ہے، اگرچہ اس کی سند ضعیف ہے، تب بھی اس سے تہذیب نہیں کیا جائے گا، کیونکہ شریعت دینی ہے، جو آپ ﷺ نے مقرر فرمائی اور قطعی تعلیمات تو وہی ہے، جو آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی، وہ ضعیف حدیث کی رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت نہ ہونے کی وجہ سے وہ مضعوع نہیں ہوتی، جب تک کہ وہ بالکل ہے اصل یا اس سے زیادہ قوی اصل کے خلاف نہ ہو، لہذا جب کسی مسئلہ میں صرف ضعیف حدیث ہی موجود ہو تو ہم اس سے استدلال کو مطلقاً اور ٹھیک دیتے، بلکہ ہمارا کہنا یہ ہے کہ اس سے استدلال کرنا ہی بہتر اور واجب ہے، ایسی احادیث کے متعلق شک و شبہ اور اضطراب میں رہنے (یعنی شک و گمان کے وقت اس کو چھوڑ دینے اور اس سے استدلال کو مانع نہ کرنے اور ساقط دانستن کے وقت اس پر عمل کرنے) کو ہم ناقد قرار دیتے ہیں۔

مزید سمجھتے ہیں۔

علامہ خطابی نے مطلقہ ضعیف حدیث سے استدلال کرنے کو منع قرار دیا ہے، جو ہے وہ موافق دوسرے مخالفین: آپ کی یہ بات خود آپ کے مسلک کے اصولوں سے میل نہیں کھاتی، چنانچہ امام شافعی نے اپنی کتابوں میں فقہی ضعیف حدیثوں سے استدلال فرمایا ہے، بلکہ شاہ محمد بن اسماعیل مرتبہ آپ سے درخواست کی کہ میں کچھ احادیث لکھ دوں، تو آپ نے قبول نہیں کیا، اور فرمایا صحیح احادیث بہت کم ہیں، اسی طرح آپ نے ایسے راویوں (کی احادیث) سے بھی استدلال فرمایا ہے، جن کا دوسرے محدثین کے نزدیک ضعیف ہونا مشہور تھا، اور امام شافعی کو ان کے بخروج دوسلہ کا علم تھا، لیکن اس بات نے آپ کو ان کی روایتوں سے استدلال کرنے سے نہیں روکا، اسی طرح امام مالک ایسے راویوں کی روایات اور مسائل روایت

بے بھی استدلال فرماتے ہیں، جن کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ چچہ حضرات کی بھی یہی حالت ہے، تمام ائمہ کرام بہت سے احکام میں ضعیف حدیث کو قبول کرنے پر مجبور ہیں، بعض حضرات نے صاف کہہ دیا ہے کہ ان کے نزدیک ایضاً حدیث اپنی روایت سے قوی اور قیاس پر مقدم ہے۔ امام ابو حنیفہؒ نے کئی مسائل میں حدیث ضعیف کو قیاس پر ترجیح دی ہے، جس کی تفصیل طوالت کا باعث ہے، اس بات کی سچی اور حقیقت جاننے کا سب سے آسان راستہ وہ ہے، جس کو امام ترمذیؒ، بیہ سن میں احادیث کے بعد ذکر کرتے ہیں۔ آپؒ پہلے حدیث کے ضعیف یا غریب ہونے کی صراحت کرتے ہیں، پھر فرماتے ہیں: اہل علم اسی پر عمل کریں۔ (۱)

### امام احمد بن حنبلؒ اور حدیث ضعیف

علامہ ابن تیمیہؒ تحریر فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبلؒ اور ان سے پہلے واسے علماء کے عرف میں حدیث کی روایتیں تھیں: (۱) صحیح (۲) ضعیف۔ پھر ضعیف کی دو قسمیں ہیں: (الف) ضعیف متروک (جس کو چھوڑ دیا گیا) (ب) ضعیف حسن (جو قابل عمل ہے) سب سے پہلے امام ترمذیؒ نے اپنی جامع ترمذیؒ میں حدیث کی تین قسمیں صحیح، حسن اور ضعیف سے متعارف کروایا۔ آپؒ کے نزدیک حسن وہ حدیث ہے، جس کی ایک سے زیادہ سندیں ہوں، اس کے راویوں میں کوئی راوی مضبوط، کذب نہ ہو اور وہ حدیث شانہ ہو، اس طرح کی احادیث کو امام احمدؒ ضعیف کہتے ہیں اور اس سے استدلال بھی فرماتے ہیں، اسی وجہ سے آپؒ نے ان ضعیف احادیث کو بہن سے استدلال کیا جاسکتا ہے (اپنی سند میں) نقل فرمایا ہے، جیسے مرویہ بن شعبہ اور یزید بن ابی مریم الخمری وغیرہ کی احادیث۔ جو شخص امام احمدؒ کے بارے میں یہ کہے کہ آپؒ اس ضعیف حدیث سے بھی استدلال فرماتے تھے، جو صحیح ہے، نہ حسن تو اس نے غلط کہا۔ (۲) لیکن تیمیہؒ کے شاگرد رشید علامہ ابن تیمیہؒ نے بھی (۳) ایسی بات اٹھائی ہے۔

لیکن میرا خیال یہ ہے کہ ابن تیمیہؒ اور ابن تیمیہؒ کا یہ کہنا کہ جو حدیث امام ترمذیؒ کے نزدیک حسن ہے، وہ امام احمدؒ کے نزدیک ضعیف ہے، دینی حدیث کی اصطلاح میں کوئی صریح اور حتمی کاغذ نہیں ہے؛ بلکہ ان دونوں حضرات نے دیکھا کہ محدثین نے حدیث کی دو قسمیں صحیح اور ضعیف بیان کیں اور سب سے پہلے امام ترمذیؒ نے بین قسمیں صحیح، حسن اور ضعیف بیان فرمایا، تو ان حضرات نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ جو حدیث امام ترمذیؒ کے پاس حسن ہے، وہ امام احمدؒ کے پاس ضعیف ہے، لیکن یہ بات در اعتبار سے غلط ہے۔ (الف) حدیث حسن کا ذکر ابی بن مدینیؒ اور بعض پرانے محدثین کے کلام میں بھی

موجود ہے۔ (ب) امام ترمذی نے ایسی احادیث کو بھی حسن قرار دیا ہے، جو صحیح مسلم یا صحیح بخاری میں موجود ہیں؛ نیز حدیث حسن کی تعریف امام ترمذی فرماتے ہیں: ”وہ حدیث ضعیف کی اس تعریف کے خلاف ہے، جو تیسرے محدثین بیان کرتے ہیں؛ اس کی بھی امام ترمذی کی حسن حدیث درجہ میں امام احمد کی ضعیف حدیث کے مانند ہو جاتی ہے؛ لیکن ایسا ہمیشہ یا اکثر نہیں ہوتا۔ یہ بات علامہ سید عبد اللہ بن عبد القادر عسکری نے شیخ علامہ سید محمد وسیر محمود دامت برکاتہم کے نام اپنے ایک خط میں لکھی ہے۔ (۱)“

حافظ عراقی ”قطر از چین“ حدیث حسن کی اصطلاح اور تعبیر امام احمد سے پہلے کے طہذیب علماء میں بھی پائی جاتی ہے: ”جیسے امام شافعی ہیں۔ چنانچہ آپ اپنی کتاب ”اختلاف الحدیث“ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث شریف ”لقد اربعنا علی ظہر یوم لئلا“ کے تحت تحریر فرماتے ہیں: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سند ہے اور اس کی سند حسن درجہ کی ہے“ اسی کتاب میں ایک جگہ آپ لکھتے ہیں: ”میں نے حسن درجہ کی سند سے روایت کرنے والے شخص سے سنا کہ حضرت ابو بکرؓ نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا کہ وہ ہدف میں پھنسنے سے پہلے رکوع میں چلے گئے تھے۔ (۲)“

علامہ ابن الصلاح (۳) لکھتے ہیں: ”امام ابویوسف ترمذی کی کتاب ”مجموع حدیث میں بنیادی کتاب ہے، وہ امام ترمذی کا ہیں، جنہوں نے حدیث (کی دوسری قسم) حسن کو مشہور کیا اور اپنی ”جامع ترمذی“ میں بے شمار جگہ اس کو ذکر فرمایا۔ حدیث حسن کا تذکرہ آپ کے بعض اساتذہ اور آپ سے پہلے کے علماء جیسے امام احمد بن حنبل اور امام بخاری وغیرہ کے کلام میں بھی مختلف مقامات پر ہوتا ہے۔“

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ: ”امیر المؤمنین فی الحدیث علی بن ابی حمزہؒ اور ”کتاب العلل“ میں بے شمار احادیث کو صحیح اور حسن قرار دیتے ہیں، اس سے ظاہر کیا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اصطلاحی معنی ہی مراد لئے ہیں، گویا آپ اس اصطلاح کے سب سے پہلے امام (موسد) ہیں اور امام بخاری، یعقوب بن شیبہ وغیرہ حضرات نے آپ ہی سے یہ اصطلاح لی اور پھر امام بخاری نے اس ترمذی کے اسامہ ترمذی سے اخذ کیا۔ (۴)“

علامہ بخاریؒ لکھتے ہیں: ”بعض حضرات نے ابن مندہؒ کے کوئی کو اس معنی پر محسوس کیا کہ یہاں ضعیف کہہ کر حسن حدیث کو برا لیا گیا ہے؛ جیسا کہ مؤلف (ابن حجرؒ) نے اپنی کتاب ”الاستیعاب“ میں ”عن یحییٰ بن یونس“ کے تحت لکھا ہے: ”کی بحث میں جان کیے؛ لیکن یہ بات حقیقت سے بہت بعید ہے، اسی طرح امام ابو داؤدؒ نے اپنی کتاب ”البرہان شریف“ کے اصناف بیان کرتے ہوئے جرح اہل سند کے نام تحریر فرمایا ہے، اس نہج کا مضمون بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔ (۵)“

۱۔ علامہ سید عبد اللہ بن عبد القادر عسکری، ج ۱، ص ۱۰۰۔ ۲۔ ابن حجرؒ، ص ۱۰۰۔ ۳۔ ابن الصلاح، ج ۱، ص ۱۰۰۔ ۴۔ ابن حجرؒ، ص ۱۰۰۔ ۵۔ ابن حجرؒ، ص ۱۰۰۔

حضرت نے حدیث ضعیف اور اس پر عمل سے متعلق یہ بات کہہ کر نقل کیا اور حضرت اثرم سے نقل کیا اور فرماتے ہیں کہ: میں نے ابو عبد اللہ (رحمہ اللہ) کو دیکھا ہے کہ اگر کسی کو کچھ حدیث سے مروی کسی حدیث کی سند میں کچھ ضعف ہو، پھر آپ اس حدیث ضعیف پر عمل فرماتے، جب تک کہ آپ کے پاس اس کے مخالف اس سے زیادہ صحیح حدیث نہ آتی، جیسے عمر بن عقیب اور ابیہر الجہنی کی احادیث اور کبھی آپ اس مسئلہ حدیثوں سے استدلال فرماتے تھے، جس کے خلاف کوئی دوسری حدیث آپ کے پاس نہ ہوتی، آپ سے صاحبزادہ عبد اللہ فرماتے ہیں کہ والد محترم سے میں نے دریافت کیا کہ ابیہر جہنی کی حدیث کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ تو آپ نے پوچھا: جس کو عبد اللہ بن عمر بن ابی رزاق بیان کرتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں! تو آپ نے جواب دیا: اس کے خلاف کوئی حدیث نہیں ہے اور اس روایت کو حفاظ حدیث نے ابیہر کے واسطے سے روایت کیا ہے اور وہ ایسے آدمی سے روایت کرتے ہیں، جس کا حال حدیث میں تو معلوم نہیں ہے۔ عبد اللہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: آپ نے اس روایت کو سند میں ذکر کیا ہے؟ امام احمد نے فرمایا: میں نے سند میں مشکوٰۃ و ابیہر کو درج کیا اور لوگوں کو اللہ کے غفور کریم پر چھوڑ دیا، اگر میں صرف ان احادیث کو یہاں کرنا چاہتا تو جو میرے نزدیک صحیح ہیں، تو میں سند میں بہت کم روایت بیان کر سکوں گا! لیکن میرے بچے! حدیث میں یہ طریقہ یہ ہے کہ میں ضعیف حدیث کی مخالفت نہیں کرتا ہوں، جب تک کہ اس باب میں اس کے مخالف کوئی دوسری حدیث نہ آئے۔ اثرم فرماتے ہیں: میں نے ابو عبد اللہ (رحمہ اللہ) کو یہ کہتے ہوئے سنا: جب کسی مسئلہ میں نبی کریم ﷺ سے کوئی حدیث منقول ہو، تو ہم اس مسئلہ میں حدیث کے خلاف کسی منقول یا تابعی کے قول کو نہیں لیتے اور جب کسی مسئلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مختلف اقوال منقول ہوں، تو ہم ان میں سے کسی ایک قول کو اختیار کرتے ہیں اور ان کے قول کو چھوڑ کر بعد والوں کے قول کو اختیار نہیں کرتے اور اگر کسی مسئلہ میں نہ نبی کریم ﷺ سے کوئی بات مروی ہو نہ آپ رضی اللہ عنہ کے صحابہ سے کوئی صراحت منقول ہو، پھر ہم تابعین کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور جب نبی کریم ﷺ کی حدیث کی سند میں کچھ کمزوری ہوتی ہے، تو ہم اس پر عمل کرتے ہیں، جب تک کہ اس کے مخالف اس سے زیادہ صحیح حدیث نہ آجائے اور کبھی ہم مسئلہ حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں، دیکھیں! اس سے زیادہ صحیح حدیث نہ ہو۔ (۱)

امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ احکام شریعہ اور علوم ضروریہ کے تحت داخل نہ ہونے والے حوادث و مسائل میں اللہ کے احکام کے داخل پانچ اصولوں سے لئے جائیں گے: پہلے نمبر پر کتاب اللہ، دوسرے نمبر پر سنت رسولی اللہ ﷺ، تیسرے نمبر پر علماء زمانہ کا اجماع، چوتھے نمبر پر کسی صحابی کا قول مشہور، پانچویں نمبر پر قیاس اور خبر واحد، تیسرا اور خبر واحد کا قیاس کے بغیر ان کے حکم پر عمل کرنا اور عدول کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔ (۲)

امام احمدؒ کے یہاں سنت کی دو قسمیں ہیں: معتد (جو صحیح سند سے ثابت ہے) آپؒ نے اس کو قرآن کے ساتھ ذکر کیا۔ دوسری وہ سنت جو صحیح سند سے ثابت نہیں ہے، اس کو آپؒ نے اخیر میں قیاس کے ساتھ ذکر فرمایا۔ امام احمدؒ کا حکم دینا اس کے استخراج (خلاصے) میں اس طریقہ اختیار کرنا صاف غور سے اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ ضعیف حدیث پر اس کے ضعف کا غم ہونے کے باوجود بھی عمل کیا جائے گا، اگر امام احمدؒ کے نزدیک ضعیف سے مراد وہ حدیث ہوئی، جو امام ترمذیؒ کے ہاں حسن ہے، تو امام احمدؒ اس کو اخیر میں ذکر فرماتے؛ بلکہ اصل دلیل (کتاب اللہ) کے ساتھ اس کو ذکر کرتے۔ علامہ شیخ محمود عیدہ رحمہ اللہ نے (۱) یہی بات استدلال میں پیش فرمائی ہے۔ تفصیل کیلئے مذکورہ کتاب کا مطالعہ کیجئے؛ علامہ غلال نے فرمایا: امام احمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ جب حدیث ضعیف کے خلاف کوئی ردہ ہی حدیث نہ ہو، تو اس پر عمل کیا جائے گا۔ آپ مائتہ ست وٹھٹی پر کفار دس بحث میں فرماتے ہیں۔ احادیث کے باب میں امام احمدؒ کا طریقہ کار یہ ہے کہ اگر وہ مضطرب (ضعیف) ہے اور اس کے مخالف کوئی اور حدیث نہ ہو، تو اس پر عمل کیا جائے گا۔ بروایت (صاحبزادہ) عبد اللہ امام احمدؒ کا ارشاد ہے: میرا طریقہ یہ ہے کہ میں ضعیف حدیث کو نہیں چھوڑتا ہوں، اگر اس باب میں اس کے مخالف کوئی حدیث نہ ہو۔ (۲)

عجم طوطی بیان کرتے ہیں کہ: ابن تیمیہؒ نے فرمایا: میں نے مسند احمدؒ کی تحقیق کی، تو اس کو لوہا و لوہ کی شراب کے مافقی پایہ۔ مقدمہ ابن الصلاحؒ پر حافظ ابن حجرؒ کی مکتب (۳) میں یہی لکھا ہوا ہے؛ جبکہ مسند احمدؒ میں احکام و مسائل والی کئی احادیث کی سندیں بہت زیادہ ضعیف ہیں اور خصوصاً جبکہ منہ کے مصنف و جامع کی نظر میں بھی مسند کی یہی حالت ہو۔ امام احمدؒ نے اپنی مسند میں ایسے راویوں سے بھی روایتیں لی ہیں، جو جھوٹ بولتے تھے۔ یا منہم، کذب تھے؛ جیسے ابراہیم بن ابی الیث جس کو یحییٰ بن یحییٰ نے جھوٹا کہا، حسین بن عبد اللہ بن ضمیر و حمیری جس کو امام نوکؒ نے جھوٹا قرار دیا، رشید الفجرؒ کی الگونی جس نے حضرت علیؓ پر جھوٹ بانہا۔ مسلم بن فضالؒ کی واضح حدیث اور عبد الوہاب بن زیدؒ جو جس کو امام بخاریؒ نے منکر الحدیث کہا۔ علامہ ابن عبد البرؒ کا قضا ہے کہ: محدثین اس کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں، اسی طرح عمر بن موسیٰ الوائلیؒ واضح حدیث۔ الغرض امام احمدؒ نے احکام میں ضعیف حدیث کی تمام قسموں کی تخریج کی ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ضعیف احادیث کی بعض قسمیں کا بھی استدلال ہیں اور امام ابو داؤدؒ کا بھی یہی نہ ہو ہے۔ گو یا ابن تیمیہؒ (یہ کہ گراچی بات کی) خود تردید فرما رہے ہیں اسے محمود عیدہ رحمہ اللہ غلال نے اس بات کا خلاصہ یہی ہے۔

عقائد کے علاوہ میں ضعیف حدیث پر عمل کے شرائط

حافظ غزالیؒ، رقمراز ہیں: میں نے اپنے شیخ ابن حجرؒ کو بار بار یہ کہتے ہوئے سنا کہ ضعیف حدیث پر عمل کی نہیں

اگرچہ اس میں سے پہلے شرط تمام محدثین کے نزدیک متفق ہے اور وہ یہ کہ اس حدیث کا ضعف بہت زیادہ ہے۔ پس احادیث کُل نہیں، جس کو کذاب یا متهم، کذاب یا بہت زیادہ ضعیف کرنے والے راویوں نے روایت کیا ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ ضعیف حدیث شریعت کے کسی عمومی قاعدہ اور اصل کے تحت ہو۔ پس وہ موضوع احادیث دہگ، دہنیں، جن کی کوئی عمل نہیں ہے اور تیسری شرط یہ ہے کہ اس حدیث پر عمل کے وقت رسول اللہ ﷺ سے اس حدیث کے ثابت ہونے کا اعتقاد نہ رکھا جائے تاکہ آپ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب نہ ہو جائے، جو آپ ﷺ نے نہیں فرمائی۔ اخیر کی دو شرطیں ابن عبد السلام اور ابن دینار القلیب سے منقول ہیں اور پہلی شرط کے بارے میں علامہ طحاوی نے (۴) معلامہ کا اتفاق نقل کیا ہے۔ (۵)

### ضعیف حدیث اور اسکی تصحیح کے غیر معروف قواعد

علامہ خطیبؒ لکھتے ہیں: کبھی کسی روایت کے صحیح ہونے پر یہ دلیل بھی بیان کی جاتی ہے کہ اس میں ایسی بات بیان کی گئی ہو، جو قرآن یا حدیث متواتر کے مضمون کے موافق ہو، پوری اُمت اس کی سمیت پر متفق ہو، یا تمام مسلمانوں نے اس کو قبول کر لیا ہو اور اس وجہ سے اس کے حکم پر عمل بھی ہو رہا ہو۔ (۶)

حافظ ابن حجرؒ تحریر فرماتے ہیں: تجویہ حدیث کی جملہ شرائط میں سے ایک شرط جس کو علامہ ابن الصلاحؒ نے بیان نہیں کیا، یہ بھی ہے کہ علماء اُمت اس حدیث کے حکم پر عمل کرنے پر متفق ہوں، تو ایسی حدیث کو بھی قبول کیا جائے گا، حتیٰ کہ اس پر عمل کرنا واجب ہوگا۔ (۷) اصول کی ایک جماعت نے اس شرط کو مبرا حائین کیا ہے۔ (۸)

اور علامہ سیوطیؒ تحریر فرماتے ہیں: حدیث متبولہ کہناتی ہے، جس کو علماء قبول کر لیں، اگرچہ اس کی کوئی سند صحیح نہ ہو، اس بات کو علماء کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے، جن میں علامہ ابن عبد البرؒ بھی ہیں، ان حضرات نے بطور مثال حضرت ہارونؒ کی حدیث "الدینار اربعة وعشرون قبراطا" کو پیش فرمایا ہے۔ یا محدثین کے درمیان کی تفسیر والعراض کے لغیر وہ حدیث مشہور ہو جائے، اس اصل کو استاذ الیوم الحق الاسفراحنیؒ اور ابن نورکؒ نے بیان کیا ہے، جیسے حدیث "فی الرقة الفضة الخائصة ربع العشر" اور حدیث "لا وصية لوارث" یا وہ حدیث کسی اُمت قرآنی یا کسی قاعدہ شرعی کے موافق ہو اور اس کی سند میں کوئی جھوٹا راوی نہ ہو، جیسا کہ ابن کھنکارؒ نے ذکر کیا ہے۔ (۹)

علامہ سیوطیؒ لکھتے ہیں کہ: بعض علماء نے فرمایا: حدیث پر بھیج ہونے کا حکم دیا جائے گا، جبکہ لوگ اس کو قبول کر لیں، اگرچہ اس کی سند صحیح نہ ہو۔ (۱۰)



ابن عبد اللہ عمرانی المعروف بابن تیمیہ و مساند کی کتاب ہے۔ آپ اس کتاب کے شروع میں تحریر فرماتے ہیں: یہ کتاب ابن حاتم رحمہ اللہ کا مجموعہ ہے جن پر اصول فقہ کی بنیاد ہے اور ان پر علماء اسلام کا اعتقاد ہے۔ میں نے صحیح بخاری، مسلم، مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابوداؤد اور ابن ماجہ سے ان احادیث کا انتخاب کیا۔ ہر حدیث کا حوالہ میں نے دیدیا ہے، جس کی وجہ سے اس حدیث کے مکرر کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ آگے لکھتے ہیں: میں نے اس ضمن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کچھ آثار بھی ذکر کئے اور ہمارے زمانہ کے فقہاء کی تزیین پر اس کتاب کی احادیث کو مرتب کیا: تاکہ تلاش کرنے والے کو آسانی ہو: نیز احادیث سے پہلے مفید حوالہ بھی قائم کئے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بردار ہوں کہ وہ صحیح باتوں کی ہمیں توفیق دے اور غلطیوں سے بچائے۔

بے شک وہ بڑا نیک و نادر صاحبِ خود کرم ہے۔

مذاہب شیعہ کا فی تحریر فرماتے ہیں: فی حدیث کے ماہرین کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ "المستطی" کے مؤلف اگر اکثر مقامات پر حدیث کی سخت و حسن اور ضعف کو بیان کرنے سے عرض نہ کرتے تو یہ فی حدیث میں کبھی بھی بہترین کتابوں میں سے ہوتی اور "البیرو، العنبر" میں آپ کے الفاظ ہیں: حافظ محمد المدین، عبد السلام ابن تیمیہ کی کتاب "احکام" جس کا نام "المستطی" ہے، یقیناً اسم بائسی ہے، اگر ملامہ ابن تیمیہ اکثر جگہوں پر احادیث کو صرف محدثین کی طرف منسوب کر دینے پر اکتفا نہ کرتے، بلکہ اس کے حسن یا ضعف ہونے کو بیان فرماتے تو زیادہ بہترین کتاب ثابت ہوتی؛ لیکن آپ صرف رواد احمد، رواد دارقطنی، رواد ابوداؤد کہہ دیتے ہیں؛ حالانکہ وہ حدیث ضعیف ہوتی ہے، اس سے بڑی بات یہ ہے کہ "ماہر ترمذی" میں ایک حدیث کے ضعیف ہونے کی صراحت دیتی ہے؛ لیکن آپ حدیث نقل کر کے "ترمذی" کا حوالہ لکھ دیتے ہیں اور اس کے ضعیف ہونے کو بیان نہیں کرتے۔ بہتر ہوگا اگر کوئی حافظ حدیث ایسے مقامات کو تلاش کرے کہ اس کتاب کے حاشیہ پر ان کو لکھ دے، یا کسی علیحدہ تصنیف میں لکھا کر کر دے، تاکہ اس کتاب کا مکمل فائدہ ہو۔ (۱)

"المستطی" میں وارد شدہ ضعیف احادیث کی تعداد جبکہ میں نے زیادہ تفصیل و تلاش سے کام نہیں لیا ہے (۲۶۲) تک پہنچی ہے۔ انتصار کی غرض سے ذیل میں صرف چھوڑ دہ حدیث نمبر کے لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ (اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں!)

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۱۰۴/۱	۲۹۹/۱	۱۸۷/۱	۴۴/۱
۱۰۴/۱	۳۰۳/۱	۱۸۸/۱	۳۹/۱
۱۱۶/۲	۳۲۰/۱	۱۹۰/۱	۵۴/۱
۱۲۳/۲	۳۲۱/۱	۱۹۴/۱	۵۵/۱
۷/۴	۳۲۳/۱	۱۹۵/۱	۵۵/۱
۱۸/۴	۳۴۶/۱	۲۰۲/۱	۳۶/۱
۲۱/۴	۳۴۶/۱	۲۰۶/۱	۶۳/۱
۲۳/۴	۳۵۷/۱	۲۱۶/۱	۹۱/۱
۲۶/۴	۳۸۱/۱	۲۲۰/۱	۱۰۰/۱
۴۶/۴	۴۰۹/۱	۲۲۸/۱	۱۰۳/۱
۵۲/۴	۴۰۹/۱	۲۳۲/۱	۱۰۴/۱
۵۲/۴	۴۱۰/۱	۲۳۸/۱	۱۰۹/۱
۵۵/۴	۴۲۳/۱	۲۴۱/۱	۱۲۳/۱
۵۶/۴	۴۶/۲	۲۴۳/۱	۱۲۳/۱
۵۸/۴	۴۷/۲	۲۴۴/۱	۱۲۳/۱
۶۲/۴	۴۸/۲	۲۴۶/۱	۱۳۱/۱
۷۰/۴	۴۱/۲	۲۵۹/۱	۱۳۲/۱
۷۳/۴	۴۲/۲	۲۶۵/۱	۱۴۰/۱
۷۷/۴	۴۶/۲	۵۶۵/۱	۱۴۹/۱
۷۸/۴	۴۸/۲	۲۷۲/۱	۱۵۲/۱
۹۶/۴	۵۰/۲	۲۷۹/۱	۱۵۲/۱
۱۱۴/۴	۵۳/۲	۲۸۱/۱	۱۵۹/۱
۱۱۷/۴	۶۸/۲	۲۸۴/۱	۱۵۹/۱
۱۱۸/۴	۸۵/۲	۲۸۵/۱	۱۶۵/۱
۱۲۵/۴	۹۳/۲	۲۹۷/۱	۱۸۴/۱

حدیث نمبر	حدیث نمبر	حدیث نمبر	حدیث نمبر
۳۶/۶	۲۱۱/۵	۳۵۷/۴	۱۴۷/۴
۳۷/۶	۲۲۹/۵	۱۴/۵	۱۳۲/۴
۴۷/۶	۲۳۳/۵	۱۳/۵	۱۴۴/۴
۵۰/۶	۲۴۵/۵	۱۳/۵	۱۴۶/۴
۵۳/۶	۲۵۴/۵	۱۹/۵	۱۹۱/۴
۶۲/۶	۲۷۳/۵	۳۵/۵	۳۰۳/۴
۱۰۴/۶	۳۱۵/۵	۴۷/۵	۳۰۵/۴
۱۵۱/۶	۳۱۷/۵	۵۴/۵	۳۰۵/۴
۱۶۸/۶	۳۱۸/۵	۸۱/۵	۳۰۸/۴
۱۷۲/۶	۳۲۳/۵	۸۸/۵	۳۱۶/۴
۱۸۴/۶	۳۲۴/۵	۱۱۵/۵	۳۱۷/۴
۱۸۵/۶	۳۳۶/۵	۱۰۸/۵	۳۲۱/۴
۲۱۷/۶	۳۳۶/۵	۱۰۸/۵	۳۲۸/۴
۲۲۱/۶	۳۴۴/۵	۱۱۵/۵	۳۷۳/۴
۲۲۱/۶	۳۴۷/۵	۱۲۰/۵	۳۸۰/۴
۲۵۲/۶	۳۴۹/۵	۱۲۰/۵	۳۸۱/۴
۲۶۴/۶	۳۷۵/۵	۱۲۲/۵	۳۸۷/۴
۲۶۸/۶	۳۷۸/۵	۱۲۵/۵	۳۰۲/۴
۲۷۵/۶	۳۸۴/۵	۱۲۵/۵	۳۱۱/۴
۲۸۸/۶	۳۸۹/۵	۱۳۸/۵	۳۱۷/۴
۲۹۸/۶	۳۹۲/۵	۱۸۸/۵	۳۱۷/۴
۳۰۴/۶	۳۹۲/۵	۱۹۱/۵	۳۳۰/۴
۳۰۹/۶	۵/۶	۳۰۷/۵	۳۴۶/۴
۳۱۲/۶	۱/۶	۳۰۹/۵	۳۴۶/۴
۳۱۵/۶	۳۲/۶	۴۱۱/۵	۳۵۲/۴

۲۵۲/۸

۲۵۲/۸

۲۵۵/۸

۲۸۵/۸

۱۸/۹

۲۰/۹

۷۲/۹

۹۳/۹

۱۱۶/۹

۲۱۱/۹

۲۴۲/۷

۲۹۰/۷

۳۱۰/۷

۳۳۱/۷

۳۵۸/۷

۳۶۲/۷

۳۰/۸

۳۴/۸

۲۳/۸

۴۷/۸

۵۸/۸

۶۱/۸

۶۲/۸

۶۸/۸

۷۲/۸

۷۷/۸

۱۲۰/۸

۱۳۰/۸

۱۳۲/۸

۱۳۸/۸

۱۷۶/۸

۲۰۸/۸

۲۳۳/۸

۲۴۸/۸

۲۴۹/۸

۲۲۵/۶

۲۲۸/۶

۲۳۶/۶

۲۴۶/۶

۲۴۵/۶

۲۵۱/۶

۲۵۲/۶

۲۵۲/۶

۶۵/۷

۴۶/۷

۸۲/۷

۹۰/۷

۹۰/۷

۱۰۸/۷

۱۱۰/۷

۱۴۸/۷

۱۷۷/۷

۱۹۶/۷

۲۳۲/۷

۲۳۹/۷

۲۴۲/۷

۲۴۷/۷

۲۶۰/۷

۲۷۱/۷

۲۷۱/۷

## حافظ ابن حجرؒ کی کتاب (بلوغ المرام من أدلة الأحكام)

اس کتاب کے آغاز میں حافظؒ رقمطراز ہیں: احادیث نبویہ ﷺ میں مذکور احکام شریعہ کے اصولی دلائل پر مشتمل اس رسالہ کو میں نے اس مقصد سے تحریر کیا ہے کہ اس کو یاد کرنے والا شخص اپنے ہم عمروں میں ذائقہ و تکمال عالم بن جائے۔ غالب علم بھی اس سے مدد لے اور صاحب ذوق اہل علم افراد بھی اس کتاب سے استفادہ کریں۔ اہل سنت مسلمہ کی خیر خواہی کے پیش نظر میں نے ہر حدیث کے بعد یہ بھی بتا دیا ہے کہ کس امام نے یہ حدیث نقل کی ہے۔ اس کتاب کا نام میں نے ”بلوغ المرام من أدلة الأحكام“ تجویز کیا۔

اس کتاب میں موجود ضعیف حدیثوں کو میں (لڑکیں میں) اختصار کے ساتھ ذکر کروں گا۔ بلوغ المرام میں درج شدہ ضعیف احادیث کی تعداد (۱۱۷) تک پہنچ جاتی ہے۔ اختصار کی خاطر صرف ان کے نمبرات درج کیے جاتے ہیں۔ (اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں!)

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۸۸۲	۱۳۸	۱۴۶	۱۵
۹۰۲	۱۵۱	۱۴۷	۳۵
۹۲۸	۱۵۲	۱۴۸	۵۴
۹۲۹	۱۶۵	۱۶۰	۵۵
۹۳۹	۱۶۶	۱۶۷	۵۶
۹۴۸	۱۹۲	۱۶۸	۵۷
۹۵۰	۱۹۶	۱۸۴	۶۴
۹۶۳	۱۹۷	۱۸۵	۷۱
۹۹۱	۵۰۸	۲۰۶	۷۶
۹۹۲	۵۰۹	۲۱۲	۸۰
۱۰۴۲	۵۸۶	۲۱۳	۸۳
۱۰۶۴	۶۳۱	۲۱۴	۸۶
۱۰۶۶	۶۳۸	۲۱۵	۸۷
۱۰۷۷	۶۴۸	۲۱۶	۸۸
۱۱۱۱	۶۸۸	۲۲۵	۹۳
۱۱۱۲	۷۱۱	۲۲۹	۹۸
۱۱۱۴	۷۲۹	۲۳۰	۹۹
۱۱۱۸	۷۳۱	۲۵۰	۱۱۰
۱۱۱۹	۷۶۱	۲۷۰	۱۰۱
۱۱۴۶	۷۸۶	۲۳۰	۱۱۱
۱۱۴۷	۸۳۱	۲۶۰	۱۱۲
۱۱۴۹	۸۴۲	۳۶۱	۱۱۳
۱۲۰۳	۸۴۵	۳۶۲	۱۲۷
۱۲۱۵	۸۶۳	۳۶۸	۱۳۴
۱۲۱۵	۸۶۷	۴۰۰	۱۳۵

صفحہ نمبر

صفحہ نمبر

صفحہ نمبر

۱۲۲۳

۱۲۴۶

۱۲۴۷

۱۲۶۲

۱۲۶۵

۱۳۰۷

۱۳۲۳

۱۳۴۲

۱۳۵۲

۱۳۷۰

۱۴۳۱

۱۴۴۵

۱۴۴۶

۱۴۵۶

۱۵۲۸

۱۵۲۸

۱۵۳۷

۱۵۴۲

۱۵۳۶

## امام نوویؒ کی کتاب ”خلاصۃ الأحکام من مہمات السنن و قواعد الإسلام“

امام نوویؒ نے احکام سے متعلق تمام احادیث کو جمع کر کے ان کی چھان بین کی اور بن میں سے صحیح بخاری و مسلم کو ”خلاصۃ الأحکام“ میں درج فرمایا، نیز ہر باب کے آخر میں ضعیف احادیث کے لئے مستقل فصولہ فرمائی۔

اس کتاب کے شروع میں اُردو ۶۰،۵۹ پر آپؒ تحریر کرتے ہیں: احکام میں ضعیف احادیث سے استدلال کرنے اور اس پر عمل کرنے کے سلسلے میں تہذیبی (نہری) برائے والوں سے دھوکا مت کھاؤ، چاہے وہ حضرات (برائی کتابوں کے) مصنف اور ائمہ فقیہ وغیرہ کے امام ہوں۔ ان حضرات نے اپنی کتابوں میں انہماک سے ضعیف روایات نقل کر دی ہیں اور بسبب ان سے (اس دور میں) اچھا بھلا ہوتا ہے، تو وہ کہتے ہیں کہ اس کتاب میں ضعیف حدیثوں کو نہیں لیا گیا ہے۔ علماء نے صرف واقعہ و حکایات و روایات نقل و عمل میں ایسی ضعیف روایات کو قبول کرنے کی اجازت دی ہے، جو (صحیح روایات کے) خلاف نہ ہوں؛ جیسا کہ اصول میں طے ہو چکا ہے۔ مثلاً: تصبیح اور دیگر اذکار کے فضائل والی حدیثیں، اسی طرح اچھے اخلاق اور دنیا سے بے رغبتی پر بھارنے والی روایتیں، جن کے اصولی قواعد معلوم اور متعین ہیں۔ احکام کے متعلق اس رسالہ کی جمع و ترتیب میں، میں اتنے رکوع و رسم سے خیر و بھلائی کا حاسب گار دے رہا ہوں کہ اس کتاب میں صحیح و حسن احادیث پر میں نے اکتفا کیا اور ہر باب کے آخر میں ضعیف حدیثوں کو ان کے ضعف کو بتانے کے لئے الگ ذکر کیا: کہ دھوکہ نہ ہو۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ: یہ امام نوویؒ کی طرف سے اس بات کا اعتراف ہے کہ فقہاء احکام و مسائل میں ضعیف روایتوں سے استدلال کرتے ہیں۔

امام نوویؒ کی کتاب ”خلاصۃ الأحکام من مہمات السنن و قواعد الإسلام“ میں نقل کردہ احادیث ضعیف کی تعداد (۶۵۳) تک پہنچ جاتی ہے۔ اختصار کی غرض سے صرف ان کے نمبرات درج کیے جاتے ہیں۔ (گلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں!)

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۱۵۹	۲۳	۱۶۰	۲۴
۱۶۰	۲۴	۱۶۱	۲۵
۱۶۱	۲۵	۱۶۲	۲۶
۱۶۲	۲۶	۱۶۳	۲۷
۱۶۳	۲۷	۱۶۴	۲۸
۱۶۴	۲۸	۱۶۵	۲۹
۱۶۵	۲۹	۱۶۶	۳۰
۱۶۶	۳۰	۱۶۷	۳۱
۱۶۷	۳۱	۱۶۸	۳۲
۱۶۸	۳۲	۱۶۹	۳۳
۱۶۹	۳۳	۱۷۰	۳۴
۱۷۰	۳۴	۱۷۱	۳۵
۱۷۱	۳۵	۱۷۲	۳۶
۱۷۲	۳۶	۱۷۳	۳۷
۱۷۳	۳۷	۱۷۴	۳۸
۱۷۴	۳۸	۱۷۵	۳۹
۱۷۵	۳۹	۱۷۶	۴۰
۱۷۶	۴۰	۱۷۷	۴۱
۱۷۷	۴۱	۱۷۸	۴۲
۱۷۸	۴۲	۱۷۹	۴۳
۱۷۹	۴۳	۱۸۰	۴۴

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۴۵	۲۳۵	۷۱	۲۹۲
۴۶	۲۳۶	۷۲	۲۹۳
۴۷	۲۳۷	۷۳	۲۹۴
۴۸	۲۳۸	۷۴	۲۹۵
۴۹	۲۳۹	۷۵	۲۹۶
۵۰	۲۴۰	۷۶	۳۲۲
۵۱	۲۵۱	۷۷	۳۲۳
۵۲	۲۵۲	۷۸	۳۲۴
۵۳	۲۵۳	۷۹	۳۲۵
۵۴	۲۵۴	۸۰	۳۲۶
۵۵	۲۵۵	۸۱	۳۲۷
۵۶	۲۷۷	۸۲	۳۲۸
۵۷	۲۷۸	۸۳	۳۲۹
۵۸	۲۷۹	۸۴	۳۳۰
۵۹	۲۸۰	۸۵	۳۵۸
۶۰	۲۸۱	۸۶	۳۵۹
۶۱	۲۸۲	۸۷	۳۶۰
۶۲	۲۸۳	۸۸	۳۶۱
۶۳	۲۸۴	۸۹	۳۶۲
۶۴	۲۹۵	۹۰	۳۷۷
۶۵	۲۸۶	۹۱	۳۷۸
۶۶	۲۸۷	۹۲	۳۷۹
۶۷	۲۸۸	۹۳	۳۸۰
۶۸	۲۸۹	۹۴	۳۸۱
۶۹	۲۹۰	۹۵	۳۸۲
۷۰	۲۹۱	۹۶	۳۸۳

نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار
۵۱۰	۱۲۳	۳۸۴	۹۷
۵۱۱	۱۲۴	۳۹۵	۹۸
۵۱۷	۱۲۵	۳۹۶	۹۹
۵۲۱	۱۲۶	۳۹۷	۱۰۰
۵۳۰	۱۲۷	۴۱۵	۱۰۱
۵۳۱	۱۲۸	۴۱۶	۱۰۲
۵۳۲	۱۲۹	۴۱۷	۱۰۳
۵۳۳	۱۳۰	۴۳۵	۱۰۴
۵۳۴	۱۳۱	۴۳۶	۱۰۵
۵۳۵	۱۳۲	۴۳۷	۱۰۶
۵۳۶	۱۳۳	۴۳۸	۱۰۷
۵۳۷	۱۳۴	۴۳۹	۱۰۸
۵۳۸	۱۳۵	۴۴۰	۱۰۹
۵۳۹	۱۳۶	۴۴۱	۱۱۰
۵۴۰	۱۳۷	۴۴۲	۱۱۱
۵۴۳	۱۳۸	۴۴۳	۱۱۲
۵۴۴	۱۳۹	۴۵۸	۱۱۳
۵۷۵	۱۴۰	۴۸۳	۱۱۴
۵۷۶	۱۴۱	۴۸۴	۱۱۵
۵۷۷	۱۴۲	۴۸۵	۱۱۶
۵۷۸	۱۴۳	۴۸۶	۱۱۷
۵۷۹	۱۴۴	۴۸۷	۱۱۸
۵۸۰	۱۴۵	۴۹۶	۱۱۹
۵۸۱	۱۴۶	۴۹۷	۱۲۰
۵۸۲	۱۴۷	۴۹۸	۱۲۱
۵۸۳	۱۴۸	۴۹۹	۱۲۲

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۱۴۹	۵۸۱	۱۷۵	۷۱۶
۱۵۰	۵۸۵	۱۷۶	۷۱۷
۱۵۱	۵۹۷	۱۷۷	۷۵۳
۱۵۲	۶۰۱	۱۷۸	۷۵۴
۱۵۳	۶۰۵	۱۷۹	۷۵۵
۱۵۴	۶۰۷	۱۸۰	۷۵۷
۱۵۵	۶۰۸	۱۸۱	۷۷۴
۱۵۶	۶۱۶	۱۸۲	۷۷۵
۱۵۷	۶۱۷	۱۸۳	۷۷۶
۱۵۸	۶۱۸	۱۸۴	۷۸۵
۱۵۹	۶۱۹	۱۸۵	۷۸۶
۱۶۰	۶۳۹	۱۸۶	۷۸۷
۱۶۱	۶۴۲	۱۸۷	۷۸۸
۱۶۲	۶۴۳	۱۸۸	۷۸۹
۱۶۳	۶۴۴	۱۸۹	۷۹۰
۱۶۴	۶۴۵	۱۹۰	۷۹۱
۱۶۵	۶۴۶	۱۹۱	۷۹۵
۱۶۶	۶۴۷	۱۹۲	۸۰۸
۱۶۷	۶۴۸	۱۹۳	۸۰۹
۱۶۸	۶۴۵	۱۹۴	۸۱۳
۱۶۹	۶۶۶	۱۹۵	۸۱۴
۱۷۰	۶۶۷	۱۹۶	۸۱۵
۱۷۱	۶۸۳	۱۹۷	۸۱۶
۱۷۲	۶۸۸	۱۹۸	۸۲۴
۱۷۳	۷۱۴	۱۹۹	۸۲۵
۱۷۴	۷۱۵	۲۰۰	۸۲۶

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۲۰۱	۸۲۷	۲۲۷	۹۹۸
۲۰۲	۸۳۲	۲۲۸	۱۰۲۱
۲۰۳	۸۳۳	۲۲۹	۱۰۲۲
۲۰۴	۸۴۲	۲۳۰	۱۰۲۳
۲۰۵	۸۴۳	۲۳۱	۱۰۲۸
۲۰۶	۸۴۵	۲۳۲	۱۰۳۸
۲۰۷	۸۴۶	۲۳۳	۱۰۳۹
۲۰۸	۸۴۸	۲۳۴	۱۰۴۹
۲۰۹	۸۴۹	۲۳۵	۱۰۸۰
۲۱۰	۸۶۴	۲۳۶	۱۰۸۱
۲۱۱	۸۸۰	۲۳۷	۱۰۸۲
۲۱۲	۸۸۱	۲۳۸	۱۰۸۳
۲۱۳	۸۸۴	۲۳۹	۱۰۸۴
۲۱۴	۸۹۵	۲۴۰	۱۰۸۵
۲۱۵	۸۹۶	۲۴۱	۱۰۸۶
۲۱۶	۸۹۷	۲۴۲	۱۰۹۷
۲۱۷	۸۹۸	۲۴۳	۱۱۰۲
۲۱۸	۸۹۹	۲۴۴	۱۱۰۳
۲۱۹	۹۳۸	۲۴۵	۱۱۰۴
۲۲۰	۹۳۹	۲۴۶	۱۱۰۵
۲۲۱	۹۴۰	۲۴۷	۱۱۰۶
۲۲۲	۹۴۱	۲۴۸	۱۱۰۷
۲۲۳	۹۵۷	۲۴۹	۱۱۱۶
۲۲۴	۹۸۵	۲۵۰	۱۱۱۷
۲۲۵	۹۹۶	۲۵۱	۱۱۱۸
۲۲۶	۹۹۷	۲۵۲	۱۱۱۹

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۲۵۲	۲۷۹	۱۱۲۰	۱۳۶۲
۲۵۱	۲۸۰	۱۱۲۲	۱۳۶۷
۲۵۰	۲۸۱	۱۱۵۹	۱۳۶۸
۲۵۶	۲۸۲	۱۱۶۰	۱۳۶۹
۲۵۷	۲۸۳	۱۱۶۱	۱۳۷۰
۲۵۸	۲۸۴	۱۱۷۳	۱۳۷۱
۲۵۹	۲۸۵	۱۱۷۴	۱۳۹۳
۲۶۰	۲۸۶	۱۱۷۵	۱۳۹۴
۲۶۱	۲۸۷	۱۱۷۶	۱۳۹۵
۲۶۲	۲۸۸	۱۱۷۷	۱۳۹۶
۲۶۳	۲۸۹	۱۱۷۸	۱۴۱۱
۲۶۴	۲۹۰	۱۱۹۴	۱۴۱۲
۲۶۵	۲۹۱	۱۱۹۵	۱۴۱۳
۲۶۶	۲۹۲	۱۱۹۸	۱۴۱۴
۲۶۷	۲۹۳	۱۲۴۳	۱۴۱۵
۲۶۸	۲۹۴	۱۲۵۸	۱۴۶۰
۲۶۹	۲۹۵	۱۲۵۹	۱۴۶۱
۲۷۰	۲۹۶	۱۲۹۸	۱۴۶۲
۲۷۱	۲۹۷	۱۲۹۹	۱۴۶۳
۲۷۲	۲۹۸	۱۳۰۰	۱۴۷۶
۲۷۳	۲۹۹	۱۳۰۳	۱۴۷۷
۲۷۴	۳۰۰	۱۳۰۴	۱۴۷۸
۲۷۵	۳۰۱	۱۳۰۵	۱۴۷۹
۲۷۶	۳۰۲	۱۳۲۴	۱۴۸۰
۲۷۷	۳۰۳	۱۳۶۳	۱۴۸۶
۲۷۸	۳۰۴	۱۳۶۵	۱۴۸۷

تبر شماره	حدیث نمبر	تبر شماره	حدیث نمبر
۲۰۵	۱۴۸۸	۲۴۱	۱۶۵۹
۲۰۶	۱۴۸۹	۲۴۲	۱۶۶۰
۲۰۷	۱۵۱۸	۲۴۳	۱۶۶۱
۲۰۸	۱۵۱۹	۲۴۴	۱۶۶۲
۲۰۹	۱۵۲۰	۲۴۵	۱۶۶۳
۲۱۰	۱۵۲۱	۲۴۶	۱۶۶۴
۲۱۱	۱۵۲۲	۲۴۷	۱۶۷۵
۲۱۲	۱۵۲۳	۲۴۸	۱۶۷۶
۲۱۳	۱۵۲۴	۲۴۹	۱۶۸۷
۲۱۴	۱۵۲۵	۲۵۰	۱۶۸۸
۲۱۵	۱۵۲۶	۲۵۱	۱۶۸۹
۲۱۶	۱۵۶۵	۲۵۲	۱۷۰۳
۲۱۷	۱۵۶۶	۲۵۳	۱۷۰۴
۲۱۸	۱۵۸۰	۲۵۴	۱۷۳۹
۲۱۹	۱۵۸۱	۲۵۵	۱۷۴۰
۲۲۰	۱۵۸۲	۲۵۶	۱۷۴۱
۲۲۱	۱۵۹۹	۲۵۷	۱۷۴۲
۲۲۲	۱۶۰۰	۲۵۸	۱۷۴۳
۲۲۳	۱۶۰۱	۲۵۹	۱۷۴۴
۲۲۴	۱۶۰۲	۲۵۰	۱۷۴۵
۲۲۵	۱۶۱۰	۲۵۱	۱۷۶۶
۲۲۶	۱۶۳۱	۲۵۲	۱۷۶۷
۲۲۷	۱۶۳۴	۲۵۳	۱۷۷۱
۲۲۸	۱۶۳۵	۲۵۴	۱۷۷۲
۲۲۹	۱۶۳۶	۲۵۵	۱۸۱۷
۲۳۰	۱۶۳۷	۲۵۶	۱۸۳۷

نمبر شمار	صفحہ نمبر	نمبر شمار	صفحہ نمبر
۲۵۷	۱۸۳۸	۳۸۳	۱۹۷۳
۲۵۸	۱۸۳۹	۳۸۴	۲۰۴۱
۲۵۹	۱۸۴۰	۳۸۵	۲۰۴۲
۳۶۰	۱۸۴۱	۳۸۶	۲۰۵۳
۳۶۱	۱۸۵۱	۳۸۷	۲۰۵۴
۳۶۲	۱۸۶۰	۳۸۸	۲۰۶۰
۳۶۳	۱۸۶۱	۳۸۹	۲۰۶۱
۳۶۴	۱۸۶۲	۳۹۰	۲۰۷۹
۳۶۵	۱۸۶۳	۳۹۱	۲۰۸۰
۳۶۶	۱۸۶۴	۳۹۲	۲۰۸۱
۳۶۷	۱۸۸۷	۳۹۳	۲۰۸۲
۳۶۸	۱۸۸۸	۳۹۴	۲۱۱۷
۳۶۹	۱۸۸۹	۳۹۵	۲۱۱۸
۳۷۰	۱۹۱۲	۳۹۶	۲۱۱۹
۳۷۱	۱۹۱۳	۳۹۷	۲۱۲۰
۳۷۲	۱۹۱۴	۳۹۸	۲۱۲۱
۳۷۳	۱۹۱۵	۳۹۹	۲۱۲۵
۳۷۴	۱۹۳۶	۴۰۰	۲۱۴۸
۳۷۵	۱۹۳۷	۴۰۱	۲۱۴۹
۳۷۶	۱۹۳۸	۴۰۲	۲۱۵۰
۳۷۷	۱۹۳۹	۴۰۳	۲۱۵۱
۳۷۸	۱۹۴۰	۴۰۴	۲۱۵۲
۳۷۹	۱۹۴۱	۴۰۵	۲۱۵۳
۳۸۰	۱۹۴۲	۴۰۶	۲۱۵۴
۳۸۱	۱۹۷۱	۴۰۷	۲۱۵۵
۳۸۲	۱۹۷۲	۴۰۸	۲۱۵۶

نمبر شمار	صحت نمبر	نمبر شمار	صحت نمبر
۲۳۲۶	۴۳۵	۲۱۷۲	۴۰۹
۲۳۲۷	۴۳۶	۲۱۷۳	۴۱۰
۲۳۲۸	۴۳۷	۲۲۱۶	۴۱۱
۲۳۲۹	۴۳۸	۲۲۱۷	۴۱۲
۲۳۳۰	۴۳۹	۲۲۱۸	۴۱۳
۲۳۳۱	۴۴۰	۲۲۱۹	۴۱۴
۲۳۳۵	۴۴۱	۲۲۲۰	۴۱۵
۲۳۳۶	۴۴۲	۲۲۲۱	۴۱۶
۲۳۴۲	۴۴۳	۲۲۲۲	۴۱۷
۲۳۴۳	۴۴۴	۲۲۲۳	۴۱۸
۲۳۵۹	۴۴۵	۲۲۲۴	۴۱۹
۲۳۶۰	۴۴۶	۲۲۲۵	۴۲۰
۲۳۷۴	۴۴۷	۲۲۲۶	۴۲۱
۲۴۲۴	۴۴۸	۲۲۲۷	۴۲۲
۲۴۲۵	۴۴۹	۲۲۲۸	۴۲۳
۲۴۲۶	۴۵۰	۲۲۴۱	۴۲۴
۲۴۲۷	۴۵۱	۲۲۶۲	۴۲۵
۲۴۶۸	۴۵۲	۲۲۶۳	۴۲۶
۲۴۳۲	۴۵۳	۲۲۶۴	۴۲۷
۲۴۳۳	۴۵۴	۲۲۶۵	۴۲۸
۲۴۳۴	۴۵۵	۲۳۰۹	۴۲۹
۲۴۴۶	۴۵۶	۲۳۱۰	۴۳۰
۲۴۶۰	۴۵۷	۲۳۱۱	۴۳۱
۲۴۹۳	۴۵۸	۲۳۱۲	۴۳۲
۲۵۰۰	۴۵۹	۲۳۲۴	۴۳۳
۲۵۰۷	۴۶۰	۲۳۲۵	۴۳۴

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۴۶۱	۲۵۰۸	۴۸۷	۲۶۷۸
۴۶۲	۲۵۰۹	۴۸۸	۲۶۷۹
۴۶۳	۲۵۲۰	۴۸۹	۲۶۹۰
۴۶۴	۲۵۵۷	۴۹۰	۲۶۹۱
۴۶۵	۲۵۵۸	۴۹۱	۲۶۹۲
۴۶۶	۲۵۷۲	۴۹۲	۲۶۹۳
۴۶۷	۲۵۷۳	۴۹۳	۲۶۹۴
۴۶۸	۲۵۷۴	۴۹۴	۲۶۹۵
۴۶۹	۲۵۷۵	۴۹۵	۲۶۹۶
۴۷۰	۲۵۷۶	۴۹۶	۲۷۱۰
۴۷۱	۲۵۹۸	۴۹۷	۲۷۳۸
۴۷۲	۲۵۹۹	۴۹۸	۲۷۳۹
۴۷۳	۲۶۱۲	۴۹۹	۲۷۴۰
۴۷۴	۲۶۳۹	۵۰۰	۲۷۵۸
۴۷۵	۲۶۴۰	۵۰۱	۲۷۵۹
۴۷۶	۲۶۴۱	۵۰۲	۲۷۷۲
۴۷۷	۲۶۴۲	۵۰۳	۲۷۸۷
۴۷۸	۲۶۴۳	۵۰۴	۲۸۰۳
۴۷۹	۲۶۵۵	۵۰۵	۲۸۴۵
۴۸۰	۲۶۵۶	۵۰۶	۲۸۴۶
۴۸۱	۲۶۶۲	۵۰۷	۲۸۴۷
۴۸۲	۲۶۶۳	۵۰۸	۲۸۴۸
۴۸۳	۲۶۶۴	۵۰۹	۲۸۵۴
۴۸۴	۲۶۷۵	۵۱۰	۲۸۷۲
۴۸۵	۲۶۷۶	۵۱۱	۲۸۷۵
۴۸۶	۲۶۷۷	۵۱۲	۲۸۷۶

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۵۱۳	۲۸۷۷	۵۱۴	۲۸۸۵
۵۱۵	۲۸۹۳	۵۱۶	۲۸۹۶
۵۱۷	۲۸۹۵	۵۱۸	۲۸۹۶
۵۱۹	۲۸۹۷	۵۲۰	۲۸۹۸
۵۲۱	۲۸۹۹	۵۲۲	۲۹۰۰
۵۲۳	۲۹۱۵	۵۲۴	۲۹۱۹
۵۲۵	۲۹۵۲	۵۲۶	۲۹۵۳
۵۲۷	۲۹۵۴	۵۲۸	۲۹۵۵
۵۲۹	۲۹۵۶	۵۳۰	۲۹۵۷
۵۳۱	۲۹۵۸	۵۳۲	۲۹۵۹
۵۳۳	۲۹۶۰	۵۳۴	۲۹۶۱
۵۳۵	۲۹۸۳	۵۳۷	۲۹۸۵
۵۳۸	۲۹۸۶		

نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار
۳۴۱۰	۵۹۱	۳۴۶۰	۵۶۵
۳۴۲۲	۵۹۲	۳۴۷۸	۵۶۶
۳۴۳۹	۵۹۳	۳۴۷۹	۵۶۷
۳۴۵۰	۵۹۴	۳۴۹۸	۵۶۸
۳۴۵۱	۵۹۵	۳۴۹۹	۵۶۹
۳۵۱۲	۵۹۶	۳۵۰۰	۵۷۰
۳۵۱۳	۵۹۷	۳۵۱۷	۵۷۱
۳۵۱۴	۵۹۸	۳۵۱۸	۵۷۲
۳۵۱۹	۵۹۹	۳۵۲۴	۵۷۳
۳۵۴۶	۶۰۰	۳۵۴۵	۵۷۴
۳۵۴۸	۶۰۱	۳۵۴۹	۵۷۵
۳۵۴۲	۶۰۲	۳۵۴۰	۵۷۶
۳۵۵۳	۶۰۳	۳۵۴۱	۵۷۷
۳۵۵۴	۶۰۴	۳۵۴۲	۵۷۸
۳۵۵۵	۶۰۵	۳۵۴۳	۵۷۹
۳۵۵۶	۶۰۶	۳۵۴۵	۵۸۰
۳۵۵۷	۶۰۷	۳۵۵۲	۵۸۱
۳۵۶۲	۶۰۸	۳۵۵۳	۵۸۲
۳۵۶۳	۶۰۹	۳۵۵۸	۵۸۳
۳۵۶۴	۶۱۰	۳۵۵۹	۵۸۴
۳۵۹۱	۶۱۱	۳۵۶۰	۵۸۵
۳۵۹۴	۶۱۲	۳۵۶۱	۵۸۶
۳۵۹۵	۶۱۳	۳۵۶۲	۵۸۷
۳۶۰۸	۶۱۴	۳۵۶۳	۵۸۸
۳۶۰۹	۶۱۵	۳۵۷۵	۵۸۹
۳۶۱۳	۶۱۶	۳۵۷۶	۵۹۰

نمبر شمار	صفحہ شمار	نمبر شمار	صفحہ شمار
۶۱۷	۳۶۱۶	۶۱۷	۳۸۰۹
۶۱۸	۳۶۱۷	۶۱۸	۳۸۱۰
۶۱۹	۳۶۱۸	۶۱۹	۳۸۱۱
۶۲۰	۳۶۱۸	۶۲۰	۳۸۳۷
۶۲۱	۳۶۱۹	۶۲۱	۳۸۳۸
۶۲۲	۳۶۲۰	۶۲۲	۳۸۳۹
۶۲۳	۳۶۲۱	۶۲۳	۳۸۴۰
۶۲۴	۳۶۲۰	۶۲۴	۳۸۴۱
۶۲۵	۳۶۲۱	۶۲۵	۳۸۴۲
۶۲۶	۳۶۲۲	۶۲۶	۳۸۴۳
۶۲۷	۳۶۲۳	۶۲۷	۳۸۶۸
۶۲۸	۳۶۲۴	۶۲۸	۳۸۷۵
۶۲۹	۳۶۲۵		
۶۳۰	۳۶۲۳		
۶۳۱	۳۶۲۴		
۶۳۲	۳۶۲۵		
۶۳۳	۳۶۲۶		
۶۳۴	۳۶۲۷		
۶۳۵	۳۶۲۸		
۶۳۶	۳۶۲۹		
۶۳۷	۳۷۴۰		
۶۳۸	۳۷۴۱		
۶۳۹	۳۷۴۲		
۶۴۰	۳۷۵۲		
۶۴۱	۳۷۶۳		
۶۴۲	۳۷۶۴		



## صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان

علامہ سیوطی تحریر فرماتے ہیں: صحیح ابن خزیمہ کا درجہ صحیح ابن حبان سے بالا ہوتا ہے، کیونکہ ان کے تحریر کردہ شرائط سخت ہیں، حتیٰ کہ وہ سند میں معمولی کام کی وجہ سے بھی حدیث کو صحیح نہیں کہتے، بلکہ ”ہن صحیح المصنوع، یا ابن بیت کذا“ وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ (۱) علامہ ابن عماد رقمطراز ہیں: اکثر ناقدین حدیث (علماء جرح و تعدیل) کی رائے یہ ہے کہ صحیح ابن خزیمہ کا درجہ ابن ماجہ سے اونچا ہے۔ (۲)

علامہ ابن الصلاح لکھتے ہیں: (کسی روایت کے صحیح ہونے کے واسطے) اس کا ان کتابوں میں لکھا ہونا کافی ہے، جن کے مصنفین نے اپنی کتابوں میں صحیح احادیث کو جمع کرنے کی شرط لگائی ہے، مثلاً: صحیح ابن خزیمہ۔ (۳)

حافظ ابن حجر رقمطراز ہے: صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان کے حقیقی ذخیرہ خیال بحسن نظر ہے، کیونکہ محدث ابن خزیمہ اور محدث ابن حبان ان محدثین میں سے ہیں، جو صحیح اور حسن کے درمیان تفریق نہیں کرتے، بلکہ ان کے نزدیک حسن، صحیح حدیث کی ایک قسم ہے، نہ کہ مدخل مائل۔ (۴)

علامہ عماد دین کبیر لکھتے ہیں: ابن خزیمہ اور ابن حبان نے (اپنی کتابوں میں) صحیح احادیث نقل کرنے کا التزام کیا ہے اور یہ دونوں کتابیں بہت سی خصوصیات کی وجہ سے مستدرک حاکم سے بہتر اور سند و متن کے اعتبار سے اس سے صاف ستھری ہیں۔ (۵)

حافظ ابن حجر رقمطراز ہیں: جو احادیث ابن خزیمہ اور ابن حبان میں ہیں، ان کا حکم یہ ہے کہ وہ مستدرک ابن حبان کے قائل ہیں، جب تک ان کے احادیث کوئی طبعی قاعدہ ظاہر نہ ہو، کیونکہ یہ کتابیں صحیح احادیث پر مشتمل ہیں۔ (۶)

علامہ سیوطی لکھتے ہیں: میں نے صحیح بخاری کے لیے ”خ“ اور صحیح مسلم کے لیے ”م“ ابن حبان کے لیے ”حب“ مستدرک حاکم کے لیے ”ک“ اور بخاری و ضیاء مقدسی کے لیے ”ض“ کا نشان اختیار کیا ہے۔ ان کتابوں کی تمام حدیثیں صحیح ہیں، لہذا ان کتابوں میں سے کسی کتاب کا حوالہ دینا اس حدیث کے صحیح ہونے کی علامت ہوگی، سوائے مستدرک حاکم کی ان حدیثوں کے جن میں امام حاکم پر تنقید کی گئی، جن کی میں صراحت کر دوں گا، اسی طرح سواطنا لک، صحیح ابن خزیمہ اور ابو عماد کی طرف کسی حدیث کو مطلوب کرنا اس کی صحت کی نشانی ہوگی۔ (۷)

محدث احمد شاہ تحریر کرتے ہیں: صحیح ابن خزیمہ، ابن حبان کی ”صحیح علی التماسیم والألوانع“ اور حاکم کی ”مستدرک علی الصحیحین“ یہ تینوں کتابیں بخاری اور مسلم کے بعد وہ اہم ترین کتب ہیں، جو صرف صحیح احادیث پر مشتمل ہیں۔ (۸)

۱۔ تقدیر ابن ماجہ ۲۔ تقدیر ابن حبان ۳۔ تقدیر ابن عماد ۴۔ تقدیر ابن حجر ۵۔ تقدیر ابن خزیمہ ۶۔ تقدیر ابن حبان ۷۔ تقدیر ابن خزیمہ ۸۔ تقدیر ابن حبان

علامہ سجاد حق لکھتے ہیں: صحیح ابن خزیمہ میں کئی حدیثیں ایسی ہیں، جن پر امام ابن خزیمہ نے صحیح ہونے کا حکم لگایا، مگر وہ حسن کے مرتبہ سے آگے نہیں بڑھیں! بلکہ اس میں ایک تعداد ایسی احادیث کی بھی ہے، جن کو ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے، مگر انکے امام ترمذی صحیح اور حسن کے درمیان فرقی کرتے ہیں۔ (۱)

علامہ صنعانی لکھتے ہیں: ابن الجوزی نے "المعجم الصغير" میں تحریر فرمایا ہے کہ: صحیح ابن حبان کا بڑا حصہ ان کے شیخ محمد بن خزیمہ کی صحیح سے لیا گیا ہے، مگر ان صلاح کا کہنا ہے کہ صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم دونوں کی حیثیت تقریباً برابر ہے۔ ابن جریر قسطنطنیہ اپنی کتاب "المعجم المست" میں نقل کرتے ہیں کہ: امام حاکم نے فرمایا: محدث ابن حبان بسا اوقات بظہول راہوں سے بھی حدیث روایت کرتے ہیں اور خاص بات یہ ہے کہ ابن حبان کے نزدیک حدیث حسن، حدیث صحیح کی ایک قسم ہے۔ بہر حال ماہرین فہم کو چاہیے کہ وہ استہزاء اور بحث و تحقیق سے کام لیں۔ ان حضرات (ابن حبان، امام حاکم جیسے محدثین) دوران کے قطعین کی پیروی نہ کرے، کتنی ہی ایسی حدیثوں کو ابن حبان نے صحیح کہہ دیا ہے، جو حسن کے درجہ سے دو پر نہیں اٹھیں۔ (۲)

محدث شیخ عبدالمناج ابو نعیم "الاجوبة" پر اپنی تعلیقات میں لکھتے ہیں: یہ بطور مثال صحیح ابن خزیمہ کی فہم ضعیف احادیث ہیں۔ (۳)

محقق عصر عالمی جناب ڈاکٹر مصطفیٰ سبائی اور عالمی مقام شعیب ارناؤظ ابن خزیمہ کی ضعیف احادیث (۳۵۴) بیان کی ہیں، انصاف کی غرض سے صرف ان کے نمبرات لکھے جاتے ہیں۔ (اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں!)

نمبر شمار	صفحہ شمار	نمبر شمار	صفحہ شمار
۲۹۹	۶۳	۲۹	۱
۳۰۰	۶۴	۷۱	۲
۳۰۵	۶۵	۷۷	۳
۳۱۵	۶۶	۸۳	۴
۳۴۰	۶۷	۸۹	۵
۳۶۲	۶۸	۹۰	۶
۳۶۹	۶۹	۱۰۲	۷
۳۷۰	۷۰	۱۰۲	۸
۳۷۳	۷۱	۱۲۲	۹
۳۸۸	۷۲	۱۴۱	۱۰
۳۹۰	۷۳	۱۵۲	۱۱
۴۱۲	۷۴	۱۶۴	۱۲
۴۱۳	۷۵	۱۶۷	۱۳
۴۱۵	۷۶	۲۰۰	۱۴
۴۴۱	۷۷	۲۰۸	۱۵
۴۵۸	۷۸	۲۱۷	۱۶
۴۶۸	۷۹	۲۳۷	۱۷
۴۶۹	۸۰	۲۵۶	۱۸
۴۷۰	۸۱	۲۷۲	۱۹
۴۷۲	۸۲	۲۷۳	۲۰
۴۷۹	۸۳	۲۷۸	۲۱
۴۸۱	۸۴	۲۸۹	۲۲

تبر شماره	حدیث نمبر	تبر شماره	حدیث نمبر
۷۱	۶۸۹	۷۱	۷۸۹
۷۲	۷۰۹	۷۲	۷۰۹
۷۳	۷۱۵	۷۳	۷۱۵
۷۴	۷۲۷	۷۴	۷۲۷
۷۵	۷۲۸	۷۵	۷۲۸
۷۶	۷۲۹	۷۶	۷۲۹
۷۷	۷۳۴	۷۷	۷۳۴
۷۸	۷۳۵	۷۸	۷۳۵
۷۹	۷۴۵	۷۹	۷۴۵
۸۰	۷۶۶	۸۰	۷۶۶
۸۱	۷۷۳	۸۱	۷۷۳
۸۲	۷۷۹	۸۲	۷۷۹
۸۳	۷۸۰	۸۳	۷۸۰
۸۴	۷۹۷	۸۴	۷۹۷
۸۵	۸۰۸	۸۵	۸۰۸
۸۶	۸۱۰	۸۶	۸۱۰
۸۷	۸۱۱	۸۷	۸۱۱
۸۸	۸۱۵	۸۸	۸۱۵
۸۹	۸۲۱	۸۹	۸۲۱
۹۰	۸۳۸	۹۰	۸۳۸
۹۱	۸۶۵	۹۱	۸۶۵
۹۲	۸۹۷	۹۲	۸۹۷
۹۳	۹۱۶	۹۳	۹۱۶
۹۴	۹۴۰	۹۴	۹۴۰
۹۵	۹۸۲	۹۵	۹۸۲
۹۶	۹۹۸	۹۶	۹۹۸
۹۷	۷۸۲	۹۷	۷۸۲
۹۸	۷۹۸	۹۸	۷۹۸
۹۹	۸۱۲	۹۹	۸۱۲
۱۰۰	۸۱۵	۱۰۰	۸۱۵
۱۰۱	۸۲۱	۱۰۱	۸۲۱
۱۰۲	۸۳۸	۱۰۲	۸۳۸
۱۰۳	۸۶۵	۱۰۳	۸۶۵
۱۰۴	۸۹۷	۱۰۴	۸۹۷
۱۰۵	۹۱۶	۱۰۵	۹۱۶
۱۰۶	۹۴۰	۱۰۶	۹۴۰
۱۰۷	۹۸۲	۱۰۷	۹۸۲
۱۰۸	۹۹۸	۱۰۸	۹۹۸

نمبر	صفحہ نمبر	نمبر	صفحہ نمبر
۹۷	۱۰۰۶	۱۲۳	۲۱۷/۲
۹۸	۱۰۲۷	۱۲۴	۲۱۱۲
۹۹	۱۰۳۳	۱۲۵	۲۲۱۴
۱۰۰	۱۰۲۶	۱۲۶	۲۲۱۵
۱۰۱	۱۰۴۷	۱۲۷	۲۲۱۶
۱۰۲	۱۰۵۱	۱۲۸	۲۲۱۸
۱۰۳	۱۰۶۳	۱۲۹	۲۲۲۰
۱۰۴	۱۰۶۷	۱۳۰	۲۲۲۳
۱۰۵	۱۰۷۹	۱۳۱	۲۲۳۴
۱۰۶	۱۰۸۰	۱۳۲	۲۲۵۲
۱۰۷	۱۰۸۵	۱۳۳	۲۲۵۴
۱۰۸	۱۰۹۳	۱۳۴	۲۲۶۰
۱۰۹	۱۰۹۴	۱۳۵	۲۲۶۱
۱۱۰	۱۱۰۴	۱۳۶	۲۲۷۵
۱۱۱	۱۱۱۵	۱۳۷	۲۲۹۷
۱۱۲	۱۱۱۹	۱۳۸	۲۳۱۹
۱۱۳	۱۱۲۴	۱۳۹	۲۳۲۰
۱۱۴	۱۱۳۶	۱۴۰	۲۳۳۱
۱۱۵	۱۱۴۳	۱۴۱	۲۳۴۵
۱۱۶	۱۱۵۸	۱۴۲	۲۳۲۶
۱۱۷	۱۱۵۹	۱۴۳	۲۳۲۷
۱۱۸	۱۱۶۵	۱۴۴	۲۳۲۸
۱۱۹	۱۱۸۱	۱۴۵	۲۳۳۱
۱۲۰	۱۱۹۰	۱۴۶	۲۳۳۴
۱۲۱	۱۱۹۵	۱۴۷	۲۳۴۰
۱۲۲	۱۲۰۱	۱۴۸	۲۳۶۴

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۱۴۹	۱۲۶۵	۱۵۷۸	۱۷۵
۱۵۰	۱۲۷۲	۱۵۸۱	۱۷۶
۱۵۱	۱۲۸۵	۱۵۸۶	۱۷۷
۱۵۲	۱۲۹۳	۱۵۹۲	۱۷۸
۱۵۳	۱۲۹۷	۱۵۹۵	۱۷۹
۱۵۴	۱۳۰۰	۱۶۸۴	۱۸۰
۱۵۵	۱۳۰۲	۱۷۱۰	۱۸۱
۱۵۶	۱۳۰۳	۱۷۱۱	۱۸۲
۱۵۷	۱۳۰۴	۱۷۲۸	۱۸۳
۱۵۸	۱۳۰۹	۱۷۲۹	۱۸۱
۱۵۹	۱۳۲۸	۱۷۴۱	۱۸۵
۱۶۰	۱۳۳۱	۱۷۴۶	۱۸۶
۱۶۱	۱۳۳۵	۱۷۶۶	۱۸۷
۱۶۲	۱۳۳۸	۱۷۹۷	۱۸۸
۱۶۳	۱۳۳۹	۱۷۷۶	۱۸۹
۱۶۴	۱۳۵۰	۱۷۷۸	۱۹۰
۱۶۵	۱۳۵۲	۱۷۸۰	۱۹۱
۱۶۶	۱۳۵۵	۱۸۰۹	۱۹۲
۱۶۷	۱۳۶۲	۱۸۱۵	۱۹۳
۱۶۸	۱۳۶۴	۱۸۱۷	۱۹۴
۱۶۹	۱۳۶۸	۱۸۱۹	۱۹۵
۱۷۰	۱۳۸۶	۱۸۲۴	۱۹۶
۱۷۱	۱۵۲۰	۱۸۳۸	۱۹۷
۱۷۲	۱۵۳۵	۱۸۴۹	۱۹۸
۱۷۳	۱۵۵۲	۱۸۵۹	۱۹۹
۱۷۴	۱۵۵۹	۱۸۶۱	۲۰۰

نمبر شمار	صفحہ شمار	نمبر شمار	صفحہ شمار
۲۰۰۷	۲۲۷	۱۸۶۲	۲۰۱
۵۲۰۰۸	۲۲۸	۱۸۶۳	۲۰۲
۲۰۰۹	۲۲۹	۱۸۶۸	۲۰۳
۲۰۱۱	۲۳۰	۱۸۸۲	۲۰۴
۲۰۱۲	۲۳۱	۱۸۸۵	۲۰۵
۲۰۱۳	۲۳۲	۱۸۸۶	۲۰۶
۲۰۱۴	۲۳۳	۱۸۸۷	۲۰۷
۲۰۱۶	۲۳۴	۱۸۹۲	۲۰۸
۲۰۱۷	۲۳۵	۱۸۹۳	۲۰۹
۲۰۲۲	۲۳۶	۱۹۰۱	۲۱۰
۲۰۲۳	۲۳۷	۱۹۳۸	۲۱۱
۲۰۲۵	۲۳۸	۱۹۳۹	۲۱۲
۲۰۲۷	۲۳۹	۱۹۴۹	۲۱۳
۲۰۸۹	۲۴۰	۱۹۵۰	۲۱۴
۲۰۹۵	۲۴۱	۱۹۵۱	۲۱۵
۲۱۰۱	۲۴۲	۱۹۷۲	۲۱۶
۲۱۱۹	۲۴۳	۱۹۷۳	۲۱۷
۲۱۲۷	۲۴۴	۱۹۷۴	۲۱۸
۲۱۳۶	۲۴۵	۱۹۷۵	۲۱۹
۲۱۳۸	۲۴۶	۱۹۷۶	۲۲۰
۲۱۳۹	۲۴۷	۱۹۷۷	۲۲۱
۲۱۴۵	۲۴۸	۱۹۷۸	۲۲۲
۲۱۴۷	۲۴۹	۱۹۸۱	۲۲۳
۲۱۵۳	۲۵۰	۱۹۸۷	۲۲۴
۲۱۵۶	۲۵۱	۱۹۸۸	۲۲۵
۲۱۶۲	۲۵۲	۲۰۰۳	۲۲۶

نمبر شمار	صورت شمار	نمبر شمار	صورت شمار
۲۴۴۱	۲۷۹	۲۱۲۶۷	۲۵۲
۲۴۵۱	۲۸۰	۲۱۷۱	۲۵۳
۲۴۵۶	۲۸۱	۲۱۹۰	۲۵۵
۲۴۵۷	۲۸۲	۲۱۹۵	۲۵۶
۲۴۶۸	۲۸۳	۲۲۰۱	۲۵۷
۲۴۷۰	۲۸۴	۲۲۳۵	۲۵۸
۲۴۷۸	۲۸۵	۲۲۳۶	۲۵۹
۲۴۷۹	۲۸۶	۲۲۴۷	۲۶۰
۲۵۱۶	۲۸۷	۲۲۴۹	۲۶۱
۲۵۳۵	۲۸۸	۲۲۵۸	۲۶۲
۲۵۴۰	۲۸۹	۲۲۶۰	۲۶۳
۲۵۵۸	۲۹۰	۲۲۷۲	۲۶۴
۲۵۴۹	۲۹۱	۲۲۸۲	۲۶۵
۲۵۶۴	۲۹۲	۲۲۹۲	۲۶۶
۲۵۶۸	۲۹۳	۲۳۰۴	۲۶۷
۲۵۷۲	۲۹۴	۲۳۱۰	۲۶۸
۲۵۷۹	۲۹۵	۲۳۱۶	۲۶۹
۲۵۸۱	۲۹۶	۲۳۱۷	۲۷۰
۲۵۹۵	۲۹۷	۲۳۲۳	۲۷۱
۲۶۱۲	۲۹۸	۲۳۳۲	۲۷۲
۲۶۲۸	۲۹۹	۲۳۳۷	۲۷۳
۲۶۳۱	۳۰۰	۲۳۹۰	۲۷۴
۲۶۴۱	۳۰۱	۲۴۱۲	۲۷۵
۲۶۵۲	۳۰۲	۲۴۲۰	۲۷۶
۲۶۷۹	۳۰۳	۲۴۳۳	۲۷۷
۲۶۹۱	۳۰۴	۲۴۳۵	۲۷۸

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۳۰۵	۲۶۹۷	۲۸۷۱	۲۳۱
۳۰۶	۲۷۰۳	۲۸۸۸	۲۳۲
۳۰۷	۲۷۰۴	۲۸۹۱	۲۳۳
۳۰۸	۲۷۰۵	۲۹۰۶	۲۳۴
۳۰۹	۲۷۱۲	۲۹۱۱	۲۳۵
۳۱۰	۲۷۱۳	۲۹۱۳	۲۳۶
۳۱۱	۲۷۲۱	۲۹۵۶	۲۳۷
۳۱۲	۲۷۲۷	۲۹۶۷	۲۳۸
۳۱۳	۲۷۲۸	۲۹۶۹	۲۳۹
۳۱۴	۲۷۳۲	۲۹۷۳	۲۴۰
۳۱۵	۲۷۳۴	۲۹۷۴	۲۴۱
۳۱۶	۲۷۳۷	۳۰۱۲	۲۴۲
۳۱۷	۲۷۴۸	۳۰۱۳	۲۴۳
۳۱۸	۲۷۶۳	۳۰۳۷	۲۴۴
۳۱۹	۲۷۷۳	۳۰۳۸	۲۴۵
۳۲۰	۲۷۹۱	۳۰۴۶	۲۴۶
۳۲۱	۲۷۹۲	۳۰۴۷	۲۴۷
۳۲۲	۲۷۹۳	۳۰۵۶	۲۴۸
۳۲۳	۲۸۳۲	۳۰۵۹	۲۴۹
۳۲۴	۲۸۳۴	۳۰۶۲	۲۵۰
۳۲۵	۲۸۳۵	۳۰۶۴	۲۵۱
۳۲۶	۲۸۳۶	۳۰۶۸	۲۵۲
۳۲۷	۲۸۴۰		
۳۲۸	۲۸۴۱		
۳۲۹	۲۸۴۶		
۳۳۰	۲۸۵۶		

صحیح ابن حبان کی ضعیف احادیث: اس کتاب میں ۱۰۰۰ احادیث کی تصریح کی گئی ہے۔  
 نقدی فرقہ سے صرف ان کے نمبرات دیئے گئے ہیں۔

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۱	۱	۲۳	۴۸۳
۲	۲	۲۴	۴۸۹
۳	۸۸	۲۵	۵۳۰
۴	۱۹۲	۲۶	۵۸۵
۵	۱۹۳	۲۷	۶۱۲
۶	۲۲۹	۲۸	۶۱۳
۷	۲۷۱	۲۹	۶۱۶
۸	۲۹۰	۳۰	۶۲۶
۹	۳۰۳	۳۱	۶۲۷
۱۰	۳۰۹	۳۲	۶۶۸
۱۱	۳۱۵	۳۳	۶۷۱
۱۲	۳۵۷	۳۴	۷۰۹
۱۳	۳۶۶	۳۵	۷۲۶
۱۴	۳۶۸	۳۶	۷۴۵
۱۵	۳۷۸	۳۷	۷۸۰
۱۶	۳۹۸	۳۸	۸۰۸
۱۷	۴۰۳	۳۹	۸۰۹
۱۸	۴۱۸	۴۰	۸۱۶
۱۹	۴۲۲	۴۱	۸۱۷
۲۰	۴۴۶	۴۲	۸۴۰
۲۱	۴۵۸	۴۳	۸۴۷
۲۲	۴۷۱	۴۴	۸۶۴

نمبر شمار	مدد شمار	نمبر شمار	مدد شمار
۴۵	۸۷۱	۷۱	۱۶۴۶
۴۶	۹۰۳	۷۲	۱۶۴۹
۴۷	۹۱۵	۷۳	۱۶۴۳
۴۸	۹۲۶	۷۴	۱۶۶۲
۴۹	۹۳۶	۷۵	۱۸۴۹
۵۰	۹۵۱	۷۶	۱۸۸۷
۵۱	۹۸۱	۷۷	۱۹۳۳
۵۲	۱۰۰۶	۷۸	۱۹۷۴
۵۳	۱۰۲۵	۷۹	۱۹۹۵
۵۴	۱۰۳۶	۸۰	۲۰۳۱
۵۵	۱۰۹۶	۸۱	۲۰۶۳
۵۶	۱۱۰۱	۸۲	۲۱۶۸
۵۷	۱۱۰۶	۸۳	۲۱۷۰
۵۸	۱۱۸۹	۸۴	۲۲۰۷
۵۹	۱۲۱۹	۸۵	۲۲۳۷
۶۰	۱۳۴۴	۸۶	۲۲۴۰
۶۱	۱۴۰۵	۸۷	۲۲۷۷
۶۲	۱۴۱۰	۸۸	۲۲۸۹
۶۳	۱۴۱۳	۸۹	۲۳۶۱
۶۴	۱۴۲۲	۹۰	۲۳۶۵
۶۵	۱۴۲۳	۹۱	۲۳۷۶
۶۶	۱۴۴۱	۹۲	۲۴۰۹
۶۷	۱۴۹۰	۹۳	۲۴۱۵
۶۸	۱۴۹۹	۹۴	۲۴۴۶
۶۹	۱۵۶۳		

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۹۵	۲۴۸۴	۱۲۰	۲۹۶۶
۹۶	۲۵۱۴	۱۲۱	۲۹۴۵
۹۷	۲۵۴۱	۱۲۲	۲۹۶۱
۹۸	۲۵۴۹	۱۲۳	۳۰۰۲
۹۹	۲۵۵۰	۱۲۴	۳۰۲۰
۱۰۰	۲۵۶۴	۱۲۵	۳۰۳۵
۱۰۱	۲۶۲۸	۱۲۶	۳۱۱۸
۱۰۲	۲۶۳۵	۱۲۷	۳۱۲۱
۱۰۳	۲۶۳۹	۱۲۸	۳۱۴۰
۱۰۴	۲۶۴۰	۱۲۹	۳۱۵۷
۱۰۵	۲۶۵۲	۱۳۰	۳۱۷۷
۱۰۶	۲۶۵۵	۱۳۱	۳۲۱۵
۱۰۷	۲۷۶۸	۱۳۲	۳۲۵۲
۱۰۸	۲۷۸۸	۱۳۳	۳۲۷۸
۱۰۹	۲۷۸۹	۱۳۴	۳۲۷۹
۱۱۰	۲۷۹۴	۱۳۵	۳۲۸۰
۱۱۱	۲۸۱۳	۱۳۶	۳۳۰۹
۱۱۲	۲۸۲۴	۱۳۷	۳۳۲۵
۱۱۳	۲۸۵۱	۱۳۸	۳۳۳۱
۱۱۴	۲۸۵۲	۱۳۹	۳۳۳۱
۱۱۵	۲۸۵۶	۱۴۰	۳۳۴۸
۱۱۶	۲۸۸۳	۱۴۱	۳۳۸۲
۱۱۷	۲۸۸۸	۱۴۲	۳۳۸۳
۱۱۸	۲۹۱۰	۱۴۳	۳۳۸۴
۱۱۹	۲۹۲۲	۱۴۴	۳۳۹۱

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۱۴۵	۲۴۱۵	۱۷۰	۱۱۵۹
۱۴۶	۲۴۲۲	۱۷۱	۱۲۳۶
۱۴۷	۲۴۴۰	۱۷۲	۱۲۶۲
۱۴۸	۲۴۷۹	۱۷۳	۱۲۷۴
۱۴۹	۲۵۰۷	۱۷۴	۱۲۷۸
۱۵۰	۲۵۱۴	۱۷۵	۱۳۱۲
۱۵۱	۲۶۸۳	۱۷۶	۱۳۲۱
۱۵۲	۲۶۹۷	۱۷۷	۱۳۴۳
۱۵۳	۲۷۰۱	۱۷۸	۱۳۵۶
۱۵۴	۲۷۰۶	۱۷۹	۱۳۹۸
۱۵۵	۲۷۳۶	۱۸۰	۱۳۹۹
۱۵۶	۲۷۵۲	۱۸۱	۱۴۰۰
۱۵۷	۲۷۸۳	۱۸۲	۱۵۲۵
۱۵۸	۲۹۱۵	۱۸۳	۱۵۸۶
۱۵۹	۲۹۱۶	۱۸۴	۱۶۵۶
۱۶۰	۲۹۷۱	۱۸۵	۱۶۸۱
۱۶۱	۳۰۳۴	۱۸۶	۱۶۸۹
۱۶۲	۳۰۴۲	۱۸۷	۱۷۴۳
۱۶۳	۳۰۴۶	۱۸۸	۱۷۵۴
۱۶۴	۳۰۷۶	۱۸۹	۱۷۵۵
۱۶۵	۳۰۷۷	۱۹۰	۱۸۵۶
۱۶۶	۳۱۰۸	۱۹۱	۱۸۶۴
۱۶۷	۳۱۳۰	۱۹۲	۵۰۲۳
۱۶۸	۳۱۳۵	۱۹۳	۵۰۵۵
۱۶۹	۳۱۴۹	۱۹۴	۵۰۵۶

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۱۹۵	۵۰۶۵	۲۲۰	۵۶۷۸
۱۹۶	۵۱۱۴	۲۲۱	۵۶۸۸
۱۹۷	۵۲۰۱	۲۲۲	۵۷۳۵
۱۹۸	۵۲۰۲	۲۲۳	۵۷۴۹
۱۹۹	۵۲۲۲	۲۲۴	۵۷۵۳
۲۰۰	۵۲۳۰	۲۲۵	۵۷۹۶
۲۰۱	۵۲۳۳	۲۲۶	۵۸۸۲
۲۰۲	۵۲۹۶	۲۲۷	۵۸۸۸
۲۰۳	۵۳۶۴	۲۲۸	۶۰۱۹
۲۰۴	۵۳۴۶	۲۲۹	۶۰۱۱
۲۰۵	۵۳۴۸	۲۳۰	۶۱۲۰
۲۰۶	۵۳۵۵	۲۳۱	۶۱۳۱
۲۰۷	۵۴۵۳	۲۳۲	۶۱۳۷
۲۰۸	۵۴۸۸	۲۳۳	۶۱۴۱
۲۰۹	۵۵۱۹	۲۳۴	۶۲۸۶
۲۱۰	۵۵۵۰	۲۳۵	۶۱۹۷
۲۱۱	۵۵۶۶	۲۳۶	۶۱۹۸
۲۱۲	۵۵۷۵	۲۳۷	۶۲۱۸
۲۱۳	۵۵۷۶	۲۳۸	۶۲۳۶
۲۱۴	۵۵۹۷	۲۳۹	۶۲۴۴
۲۱۵	۵۵۹۸	۲۴۰	۶۲۹۴
۲۱۶	۵۶۳۰	۲۴۱	۶۲۹۵
۲۱۷	۵۶۴۱	۲۴۲	۶۳۰۲
۲۱۸	۵۶۴۶	۲۴۳	۶۳۱۹
۲۱۹	۵۶۴۷	۲۴۴	۶۳۳۵

نمبر شمار	صفحہ شمار	نمبر شمار	صفحہ شمار
۷۱۴۹	۲۷۲	۶۲۲۲	۲۴۵
۷۱۵۵	۲۷۳	۶۵۲۲	۲۴۶
۷۲۱۰	۲۷۴	۶۶۱۳	۲۴۷
۷۲۱۴	۲۷۵	۶۶۴۳	۲۴۸
۷۲۳۰	۲۷۶	۶۶۴۴	۲۴۹
۷۲۴۸	۲۷۷	۶۶۵۲	۲۵۰
۷۲۵۶	۲۷۸	۶۶۶۸	۲۵۱
۷۲۵۷	۲۷۹	۶۶۶۹	۲۵۲
۷۲۳۱	۲۸۰	۶۶۹۶	۲۵۳
۷۲۳۵	۲۸۱	۶۷۱۶	۲۵۴
۷۲۴۹	۲۸۲	۶۷۴۲	۲۵۵
۷۳۶۰	۲۸۳	۶۷۵۸	۲۵۶
۷۳۸۱	۲۸۴	۶۷۶۱	۲۵۷
۷۳۹۷	۲۸۵	۶۷۷۶	۲۵۸
۷۴۰۱	۲۸۶	۶۷۷۸	۲۵۹
۷۴۰۵	۲۸۷	۶۸۳۵	۲۶۰
۷۴۱۳	۲۸۸	۶۸۴۴	۲۶۱
۷۴۳۸	۲۸۹	۶۸۸۲	۲۶۲
۷۴۶۴	۲۹۰	۶۸۸۳	۲۶۳
۷۴۶۵	۲۹۱	۶۸۹۹	۲۶۴
۷۴۶۷	۲۹۲	۶۹۲۳	۲۶۵
۷۴۷۳	۲۹۳	۶۹۴۱	۲۶۶
۷۴۸۱	۲۹۴	۶۹۴۲	۲۶۷
		۶۹۴۴	۲۶۸
		۶۹۶۷	۲۶۹
		۶۹۸۰	۲۷۰
		۷۰۳۴	۲۷۱



نمبر شمار	صورت نمبر	نمبر شمار	صورت نمبر
۱	۶	۱۸۳	۲۳
۲	۷	۱۸۹	۲۴
۳	۸	۱۹۰	۲۵
۴	۹	۱۹۵	۲۶
۵	۱۰	۱۹۶	۲۷
۶	۱۱	۲۰۳	۲۸
۷	۱۲	۲۰۶	۲۹
۸	۱۳	۲۱۰	۳۰
۹	۱۴	۲۱۷	۳۱
۱۰	۱۵	۲۱۸	۳۲
۱۱	۱۶	۲۷۱	۳۳
۱۲	۱۷	۳۰۹	۳۴
۱۳	۱۸	۳۲۶	۳۵
۱۴	۱۹	۳۴۵	۳۶
۱۵	۲۰	۳۶۸	۳۷
۱۶	۲۱	۳۷۸	۳۸
۱۷	۲۲	۳۹۸	۳۹
۱۸	۲۳	۴۰۳	۴۰
۱۹	۲۴	۴۱۸	۴۱
۲۰	۲۵	۴۲۷	۴۲
۲۱	۲۶	۴۴۰	۴۳
۲۲	۲۷	۴۴۷	۴۴
۲۳	۲۸	۴۶۱	۴۵

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۱۵	۲۴۷	۷۱	۳۷۶
۱۶	۲۴۸	۷۲	۳۸۱
۱۷	۲۷۸	۷۳	۳۸۲
۱۸	۲۷۹	۷۴	۳۸۷
۱۹	۲۸۰	۷۵	۳۹۵
۵۰	۲۸۹	۷۶	۳۹۶
۵۱	۲۹۶	۷۷	۳۹۷
۵۲	۳۰۰	۷۸	۳۹۸
۵۳	۳۰۱	۷۹	۳۹۹
۵۴	۳۰۲	۸۰	۴۰۲
۵۵	۳۰۳	۸۱	۴۰۳
۵۶	۳۰۴	۸۲	۴۱۰
۵۷	۳۳۴	۸۳	۴۱۱
۵۸	۳۳۵	۸۴	۴۵۴
۵۹	۳۳۶	۸۵	۴۶۹
۶۰	۳۴۳	۸۶	۴۷۰
۶۱	۳۴۴	۸۷	۴۷۱
۶۲	۳۴۵	۸۸	۴۷۲
۶۳	۳۴۶	۸۹	۴۸۴
۶۴	۳۶۱	۹۰	۴۸۵
۶۵	۳۶۲	۹۱	۴۹۳
۶۶	۳۶۹	۹۲	۵۰۰
۶۷	۳۷۲	۹۳	۵۰۱
۶۸	۳۷۳	۹۴	۵۰۲
۶۹	۳۷۴	۹۵	۵۱۹
۷۰	۳۷۵	۹۶	۵۳۵

نمبر شمار	صفحہ شمار	نمبر شمار	صفحہ شمار
۷۱۷	۱۲۳	۵۳۶	۹۷
۷۲۵	۱۲۴	۵۴۵	۹۸
۷۱۲	۱۲۵	۵۴۶	۹۹
۷۳۰	۱۲۶	۵۴۸	۱۰۰
۷۳۶	۱۲۷	۵۴۹	۱۰۱
۷۳۷	۱۲۸	۵۵۰	۱۰۳
۷۳۸	۱۲۹	۵۶۳	۱۰۴
۷۳۹	۱۳۰	۵۸۸	۱۰۵
۷۴۰	۱۳۱	۶۲۰	۱۰۵
۷۶۲	۱۳۲	۶۳۲	۱۰۶
۷۷۱	۱۳۳	۶۵۱	۱۰۷
۷۷۲	۱۳۴	۶۵۴	۱۰۸
۷۷۳	۱۳۵	۶۵۸	۱۰۹
۷۹۲	۱۳۶	۶۷۲	۱۱۰
۸۲۰	۱۳۷	۶۷۴	۱۱۱
۸۲۱	۱۳۸	۶۷۵	۱۱۲
۸۲۶	۱۳۹	۶۷۹	۱۱۳
۸۲۷	۱۴۰	۶۸۵	۱۱۴
۸۲۸	۱۴۱	۶۹۸	۱۱۵
۸۲۹	۱۴۲	۶۹۹	۱۱۶
۸۲۸	۱۴۳	۷۰۲	۱۱۷
۸۷۳	۱۴۴	۷۰۳	۱۱۸
۸۸۱	۱۴۵	۷۱۳	۱۱۹
۸۸۴	۱۴۶	۷۱۴	۱۲۰
۸۸۵	۱۴۷	۷۱۵	۱۲۱
۸۸۶	۱۴۸	۷۱۶	۱۲۲

نمبر شمار	صديت نمبر	نمبر شمار	صديت نمبر
۱۴۹	۸۸۷	۱۷۵	۹۶۸
۱۵۰	۸۸۸	۱۷۶	۹۷۲
۱۵۱	۸۸۹	۱۷۷	۹۷۳
۱۵۲	۸۹۰	۱۷۸	۹۷۴
۱۵۳	۹۰۱	۱۷۹	۹۸۲
۱۵۴	۹۰۲	۱۸۰	۹۸۳
۱۵۵	۹۰۵	۱۸۱	۹۸۴
۱۵۶	۹۱۲	۱۸۲	۱۰۱۴
۱۵۷	۹۲۰	۱۸۳	۱۰۲۴
۱۵۸	۹۲۱	۱۸۴	۱۰۲۵
۱۵۹	۹۲۲	۱۸۵	۱۰۲۶
۱۶۰	۹۲۵	۱۸۶	۱۰۳۹
۱۶۱	۹۲۷	۱۸۷	۱۰۴۹
۱۶۲	۹۲۸	۱۸۸	۱۰۵۰
۱۶۳	۹۲۹	۱۸۹	۱۰۵۱
۱۶۴	۹۳۳	۱۹۰	۱۰۵۲
۱۶۵	۹۳۹	۱۹۱	۱۰۵۳
۱۶۶	۹۴۰	۱۹۲	۱۰۶۸
۱۶۷	۹۴۱	۱۹۳	۱۰۹۹
۱۶۸	۹۴۹	۱۹۴	۱۱۰۰
۱۶۹	۹۵۰	۱۹۵	۱۱۰۸
۱۷۰	۹۵۵	۱۹۶	۱۱۱۴
۱۷۱	۹۵۶	۱۹۷	۱۱۱۵
۱۷۲	۹۵۷	۱۹۸	۱۱۱۶
۱۷۳	۹۶۵	۱۹۹	۱۱۲۳
۱۷۴	۹۶۷	۲۰۰	۱۱۳۴

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۲۰۱	۱۱۳۵	۲۲۷	۱۲۸۶
۲۰۲	۱۱۳۶	۲۲۸	۱۲۸۹
۲۰۳	۱۱۳۷	۲۲۹	۱۲۹۵
۲۰۴	۱۲۰۶	۲۳۰	۱۲۹۶
۲۰۵	۱۲۰۷	۲۳۱	۱۲۹۷
۲۰۶	۱۲۰۸	۲۳۲	۱۲۹۸
۲۰۷	۱۲۱۳	۲۳۳	۱۳۰۰
۲۰۸	۱۲۱۴	۲۳۴	۱۳۰۳
۲۰۹	۱۲۳۷	۲۳۵	۱۳۰۴
۲۱۰	۱۲۴۷	۲۳۶	۱۳۰۷
۲۱۱	۱۲۴۸	۲۳۷	۱۳۰۸
۲۱۲	۱۲۴۹	۲۳۸	۱۳۰۹
۲۱۳	۱۲۵۰	۲۳۹	۱۳۱۰
۲۱۴	۱۲۵۱	۲۴۰	۱۳۱۱
۲۱۵	۱۲۵۲	۲۴۱	۱۳۱۲
۲۱۶	۱۲۵۳	۲۴۲	۱۳۱۳
۲۱۷	۱۲۶۳	۲۴۳	۱۳۱۵
۲۱۸	۱۲۶۴	۲۴۴	۱۳۳۶
۲۱۹	۱۲۶۵	۲۴۵	۱۳۳۷
۲۲۰	۱۲۶۶	۲۴۶	۱۳۴۲
۲۲۱	۱۲۶۷	۲۴۷	۱۳۵۹
۲۲۲	۱۲۶۸	۲۴۸	۱۳۷۳
۲۲۳	۱۲۶۹	۲۴۹	۱۳۷۴
۲۲۴	۱۲۷۰	۲۵۰	۱۳۷۷
۲۲۵	۱۲۸۴	۲۵۱	۱۳۷۸
۲۲۶	۱۲۸۵	۲۵۲	۱۳۹۱

نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۱۴۶۰	۲۷۹	۱۴۶۲	۲۵۲
۱۴۶۲	۲۸۰	۱۴۶۸	۲۵۴
۱۴۷۱	۲۸۱	۱۴۶۹	۲۵۵
۱۴۷۷	۲۸۲	۱۴۷۰	۲۵۶
۱۴۹۰	۲۸۳	۱۴۷۱	۲۵۷
۱۴۹۱	۲۸۴	۱۴۷۲	۲۵۸
۱۴۹۲	۲۸۵	۱۴۷۳	۲۵۹
۱۵۴۶	۲۸۶	۱۴۷۴	۲۶۰
۱۵۵۲	۲۸۷	۱۴۷۵	۲۶۱
۱۵۵۳	۲۸۸	۱۴۷۶	۲۶۲
۱۶۰۹	۲۸۹	۱۴۷۷	۲۶۳
۱۶۲۵	۲۹۰	۱۴۷۸	۲۶۴
۱۶۹۹	۲۹۱	۱۴۷۰	۲۶۵
۱۷۱۳	۲۹۲	۱۴۷۱	۲۶۶
۱۷۱۴	۲۹۳	۱۴۷۲	۲۶۷
۱۷۳۱	۲۹۴	۱۴۷۵	۲۶۸
۱۷۵۲	۲۹۵	۱۴۷۶	۲۶۹
۱۷۵۳	۲۹۶	۱۴۷۷	۲۷۰
۱۷۵۴	۲۹۷	۱۴۷۸	۲۷۱
۱۷۵۵	۲۹۸	۱۴۷۹	۲۷۲
۱۸۴۷	۲۹۹	۱۴۵۰	۲۷۳
۱۸۴۸	۳۰۰	۱۴۵۱	۲۷۴
۱۸۵۶	۳۰۱	۱۴۵۲	۲۷۵
۱۸۶۴	۳۰۲	۱۴۵۷	۲۷۶
۱۹۳۹	۳۰۳	۱۴۵۸	۲۷۷
۱۹۴۰	۳۰۴	۱۴۵۹	۲۷۸

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۲۲۴۵	۲۳۱	۱۹۴۱	۳۰۵
۲۲۴۶	۲۳۲	۲۰۳۷	۳۰۶
۲۲۴۷	۲۳۳	۲۰۶۵	۳۰۷
۲۲۵۶	۲۳۴	۲۰۷۸	۳۰۸
۲۲۶۱	۲۳۵	۲۰۸۱	۳۰۹
۲۲۶۲	۲۳۶	۲۰۸۴	۳۱۰
۲۲۶۳	۲۳۷	۲۰۸۸	۳۱۱
۲۲۶۴	۲۳۸	۲۰۸۹	۳۱۲
۲۲۶۵	۲۳۹	۲۰۹۰	۳۱۳
۲۲۶۶	۲۴۰	۲۰۹۱	۳۱۴
۲۲۷۰	۲۴۱	۲۱۰۱	۳۱۵
۲۲۷۱	۲۴۲	۲۱۱۰	۳۱۶
۲۲۷۲	۲۴۳	۲۱۱۱	۳۱۷
۲۲۷۳	۲۴۴	۲۱۱۲	۳۱۸
۲۲۹۹	۲۴۵	۲۱۱۳	۳۱۹
۲۳۰۰	۲۴۶	۲۱۱۴	۳۲۰
۲۳۰۷	۲۴۷	۲۱۱۵	۳۲۱
۲۳۱۰	۲۴۸	۲۱۳۷	۳۲۲
۲۳۱۲	۲۴۹	۲۱۸۲	۳۲۳
۲۳۱۳	۲۵۰	۲۲۱۱	۳۲۴
۲۳۷۵	۲۵۱	۲۲۱۲	۳۲۵
۲۴۰۷	۲۵۲	۲۲۱۳	۳۲۶
۲۴۱۷	۲۵۳	۲۲۱۴	۳۲۷
۲۴۶۸	۲۵۴	۲۲۱۹	۳۲۸
۲۴۷۴	۲۵۵	۲۲۴۳	۳۲۹
۲۴۷۵	۲۵۶	۲۲۴۴	۳۳۰

نمبر شمار	محدث نمبر	نمبر شمار	محدث نمبر
۲۵۷	۲۴۷۶	۲۵۸	۲۴۷۷
۲۵۹	۲۴۷۸	۲۶۰	۲۴۸۸
۲۶۱	۲۴۸۹	۲۶۲	۲۴۹۰
۲۶۳	۲۵۰۸	۲۶۴	۲۵۰۹
۲۶۵	۲۵۱۰	۲۶۶	۲۵۱۱
۲۶۷	۲۵۱۴	۲۶۸	۲۵۱۵
۲۶۹	۲۵۱۶	۲۷۰	۲۵۲۱
۲۷۱	۲۵۳۹	۲۷۲	۲۵۵۰
۲۷۳	۲۵۵۱	۲۷۴	۲۵۵۲
۲۷۵	۲۵۵۳	۲۷۶	۲۵۵۴
۲۷۷	۲۵۵۵	۲۷۸	۲۵۵۷
۲۷۹	۲۵۵۹	۲۸۰	۲۵۶۵
۲۸۱	۲۵۶۶	۲۸۲	۲۵۹۶
۲۸۳	۲۸۳		
۲۸۴	۲۸۴		
۲۸۵	۲۸۵		
۲۸۶	۲۸۶		
۲۸۷	۲۸۷		
۲۸۸	۲۸۸		
۲۸۹	۲۸۹		
۲۹۰	۲۹۰		
۲۹۱	۲۹۱		
۲۹۲	۲۹۲		
۲۹۳	۲۹۳		
۲۹۴	۲۹۴		
۲۹۵	۲۹۵		
۲۹۶	۲۹۶		
۲۹۷	۲۹۷		
۲۹۸	۲۹۸		
۲۹۹	۲۹۹		
۳۰۰	۳۰۰		
۳۰۱	۳۰۱		
۳۰۲	۳۰۲		
۳۰۳	۳۰۳		
۳۰۴	۳۰۴		
۳۰۵	۳۰۵		
۳۰۶	۳۰۶		
۳۰۷	۳۰۷		
۳۰۸	۳۰۸		
۳۰۹	۳۰۹		
۳۱۰	۳۱۰		
۳۱۱	۳۱۱		
۳۱۲	۳۱۲		
۳۱۳	۳۱۳		
۳۱۴	۳۱۴		
۳۱۵	۳۱۵		
۳۱۶	۳۱۶		
۳۱۷	۳۱۷		
۳۱۸	۳۱۸		
۳۱۹	۳۱۹		
۳۲۰	۳۲۰		
۳۲۱	۳۲۱		
۳۲۲	۳۲۲		
۳۲۳	۳۲۳		
۳۲۴	۳۲۴		
۳۲۵	۳۲۵		
۳۲۶	۳۲۶		
۳۲۷	۳۲۷		
۳۲۸	۳۲۸		
۳۲۹	۳۲۹		
۳۳۰	۳۳۰		
۳۳۱	۳۳۱		
۳۳۲	۳۳۲		
۳۳۳	۳۳۳		

نمبر شمار	صفحہ نمبر	نمبر شمار	صفحہ نمبر
۴۰۹	۲۷۴۰	۴۱۰	۲۷۴۱
۴۱۱	۲۷۴۲	۴۱۲	۲۷۵۱
۴۱۳	۳۱	۴۱۴	۳۴
۴۱۵	۳۵	۴۱۶	۳۶
۴۱۷	۳۷	۴۱۸	۳۸
۴۱۹	۷۱	۴۲۰	۷۲
۴۲۱	۷۳	۴۲۲	۱۱۶
۴۲۳	۱۱۷	۴۲۴	۱۱۸
۴۲۵	۱۳۳	۴۲۶	۱۴۵
۴۲۷	۱۶۱	۴۲۸	۲۳۱
۴۲۹	۲۳۲	۴۳۰	۲۳۳
۴۳۱	۲۷۵	۴۳۲	۲۷۶
۴۳۳	۲۷۷	۴۳۴	۲۷۸
۴۳۵	۲۷۹	۴۳۶	۲۸۰
۴۳۷	۲۸۱	۴۳۸	۲۸۲
۴۳۹	۲۸۳	۴۴۰	۲۸۴
۴۴۱	۲۸۵	۴۴۲	۲۸۷
۴۴۳	۲۸۹	۴۴۴	۲۹۰
۴۴۵	۲۹۱	۴۴۶	۲۹۶
۴۴۷	۲۹۷	۴۴۸	۳۰۲
۴۴۹	۳۰۲	۴۵۰	۳۰۳
۴۵۱	۳۰۴	۴۵۲	۳۰۸
۴۵۳	۳۱۸	۴۵۴	۳۱۹
۴۵۵	۳۲۸	۴۵۶	۳۳۸
۴۵۷	۳۳۸	۴۵۸	۳۴۹
۴۵۹	۳۴۹	۴۶۰	۳۵۰
۴۶۱	۳۵۱	۴۶۲	۳۵۲
۴۶۳	۳۵۳	۴۶۴	۳۵۴
۴۶۵	۳۵۵	۴۶۶	۳۵۷
۴۶۷	۳۵۹	۴۶۸	۳۵۸
۴۶۹	۳۵۹	۴۷۰	۳۵۹
۴۷۱	۳۶۰	۴۷۲	۳۶۰

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۴۶۱	۴۷۷	۴۸۷	۱۱۷
۴۶۲	۴۷۸	۴۸۸	۱۱۸
۴۶۳	۴۷۹	۴۸۹	۱۱۹
۴۶۴	۴۸۰	۴۹۰	۱۲۰
۴۶۵	۴۸۱	۴۹۱	۱۲۱
۴۶۶	۴۸۲	۴۹۲	۱۲۲
۴۶۷	۴۸۳	۴۹۳	۱۲۳
۴۶۸	۴۸۴	۴۹۴	۱۲۴
۴۶۹	۴۸۵	۴۹۵	۱۲۵
۴۷۰	۴۸۶	۴۹۶	۱۲۶
۴۷۱	۴۸۷	۴۹۷	۱۲۷
۴۷۲	۴۸۸	۴۹۸	۱۲۸
۴۷۳	۴۸۹	۴۹۹	۱۲۹
۴۷۴	۴۹۰	۵۰۰	۱۳۰
۴۷۵	۴۹۱	۵۰۱	۱۳۱
۴۷۶	۴۹۲	۵۰۲	۱۳۲
۴۷۷	۴۹۳	۵۰۳	۱۳۳
۴۷۸	۴۹۴	۵۰۴	۱۳۴
۴۷۹	۴۹۵	۵۰۵	۱۳۵
۴۸۰	۴۹۶	۵۰۶	۱۳۶
۴۸۱	۴۹۷	۵۰۷	۱۳۷
۴۸۲	۴۹۸	۵۰۸	۱۳۸
۴۸۳	۴۹۹	۵۰۹	۱۳۹
۴۸۴	۵۰۰	۵۱۰	۱۴۰
۴۸۵	۵۰۱	۵۱۱	۱۴۱
۴۸۶	۵۰۲	۵۱۲	۱۴۲

نمبر شمار	صفحہ شمار	نمبر شمار	صفحہ شمار
۵۳۳	۲۵۸	۵۳۹	۲۵۸
۵۱۴	۲۷۹	۵۴۰	۲۵۹
۵۱۵	۲۸۰	۵۴۱	۲۶۰
۵۱۶	۲۸۱	۵۴۲	۲۶۴
۵۱۷	۲۸۲	۵۴۳	۲۶۵
۵۱۸	۲۸۳	۵۴۴	۲۶۸
۵۱۹	۲۸۷	۵۴۵	۲۶۹
۵۲۰	۲۸۸	۵۴۶	۲۷۰
۵۲۱	۲۸۹	۵۴۷	۲۷۱
۵۲۲	۲۹۰	۵۴۸	۲۹۱
۵۲۳	۳۱۴	۵۴۹	۳۹۲
۵۲۴	۳۱۵	۵۵۰	۴۰۵
۵۲۵	۳۱۶	۵۵۱	۴۰۶
۵۲۶	۳۱۷	۵۵۲	۴۰۷
۵۲۷	۳۲۷	۵۵۳	۴۲۲
۵۲۸	۳۲۸	۵۵۴	۴۲۳
۵۲۹	۳۲۹	۵۵۵	۴۲۴
۵۳۰	۳۴۰	۵۵۶	۴۶۰
۵۳۱	۳۴۱	۵۵۷	۴۶۵
۵۳۲	۳۴۲	۵۵۸	۴۶۶
۵۳۳	۳۴۳	۵۵۹	۵۰۵
۵۳۴	۳۴۸	۵۶۰	۵۵۱
۵۳۵	۳۴۹	۵۶۱	۴۴
۵۳۶	۳۵۰	۵۶۲	۴۷
۵۳۷	۳۵۱	۵۶۳	۱۴۶
۵۳۸	۳۵۲	۵۶۴	۱۵۶

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۵۶۵	۱۵۷	۵۹۱	۳۲۸
۵۶۶	۱۶۹	۵۹۲	۳۳۴
۵۶۷	۱۷۷	۵۹۳	۳۵۲
۵۶۸	۲۲۹	۵۹۴	۳۵۳
۵۶۹	۲۶۴	۵۹۵	۳۵۴
۵۷۰	۲۶۹	۵۹۶	۳۵۵
۵۷۱	۲۷۱	۵۹۷	۳۵۶
۵۷۲	۲۸۴	۵۹۸	۳۶۲
۵۷۳	۲۸۵	۵۹۹	۳۷۹
۵۷۴	۲۸۶	۶۰۰	۳۸۱
۵۷۵	۲۸۷	۶۰۱	۳۸۸
۵۷۶	۲۹۳	۶۰۲	۳۹۹
۵۷۷	۲۹۴	۶۰۳	۴۰۰
۵۷۸	۲۹۵	۶۰۴	۴۰۱
۵۷۹	۳۰۰	۶۰۵	۴۰۴
۵۸۰	۲۹۹	۶۰۶	۴۲۵
۵۸۱	۳۰۱		
۵۸۲	۳۰۵		
۵۸۳	۳۰۶		
۵۸۴	۳۰۷		
۵۸۵	۳۰۸		
۵۸۶	۳۱۲		
۵۸۷	۳۱۳		
۵۸۸	۳۱۶		
۵۸۹	۳۲۵		
۵۹۰	۳۲۶		

## امام ابو عبد اللہ حاکم کی کتاب "المستدرک علی الصحیحین"

علامہ عراقی تحریر فرماتے ہیں: صحیح حاشیوں کو ان کتابوں سے بھی لیا جاسکتا ہے، جن میں صرف صحیح احادیث کو جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے، جیسے "صحیح ابن خزمہ"، "ابن مہبان کی"، "الطفاویہ والامواع"، "ابو عبد اللہ الحاکم کی" "المستدرک علی الصحیحین"۔ اسی طرح جن کتابوں میں صحیحین کی احادیث کی تخریج کر کے ان میں کچھ زیادتی کی گئی، یا تحریف و حد کو غلط بنون کیا گیا ہو (کتابیں) بھی صحیح کے حکم میں ہیں۔ (۱)

علامہ سیوطی نقل کرتے ہیں کہ: حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا: ابن جوزیؒ کی کتاب کا بڑا حصہ موضوع ہے اور جن حدیثوں پر انہوں نے جرح نہیں کی، اس کی تعداد ان حدیثوں سے زیادہ ہے، جن پر انہوں نے جرح فرمائی اور اس صورت میں اس بات کا اندیشہ ہے کہ غیر موضوع حدیث کو موضوع سمجھ لیا جائے، برخلاف "مستدرک حاکم" کے کہ اس میں اس بات کا خوف ہے کہ غیر صحیح حدیث کو صحیح بنا کر لیا جائے۔ (۲)

"معناخ السنہ" کی احادیث کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ اپنی کتاب "الاجزۃ" میں (جو مشکوٰۃ الاصباح مطبوعہ دمشق کے ذخیر میں چھپی ہوئی ہے) فرماتے ہیں: امام حاکم حدیثوں کو صحیح قرار دیتے ہیں، تاہم ان میں مشہور ہیں اور احادیث کو موضوع قرار دینے میں علامہ ابن الجوزیؒ کا تساہل معروف ہے۔ (۳)

حافظ سیوطی لکھتے ہیں: حافظ ابوبکرؒ نے "مستدرک حاکم" کی تخلیق میں اور اس کی بہت سی حدیثوں کو ضعیف قرار دیکر قرار دیا، اس میں جو موضوع حدیثیں ہیں، ان کا کوئی سبب نام میں جمع فرمایا، جن کی تعداد تقریباً سو ہے۔ (۴)

علامہ ذہبیؒ تحریر فرماتے ہیں: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ "مستدرک" کی بہت ساری احادیث شرائط صحت پر پوری نہیں اترتیں، بلکہ اس میں موضوع حدیثیں بھی ہیں۔ احادیث کی تخریج میں "مستدرک" کی یہی عادت ہے، کاشی کہ امام حاکم "مستدرک" کو تصنیف نہ کرتے، ان کے غلط فیصلوں نے اس کتاب کی خرابیوں کو کم کر دیا۔ (۵)

حدیث کبیر علامہ انور شاہ کشمیریؒ (۶) ایسا ب کثرت کا کہنا ہے کہ "مستدرک حاکم" میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے، جبکہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ روافض نے "مستدرک" میں اپنی طرف سے اضافہ کر دیا ہے، لیکن انھوں نے اس بات کو دیکھا ہے، جو علامہ ذہبیؒ نے کہی کہ اس کی آگے احادیث صحیح اور حسن ہیں، وہو یا اس سے کچھ زیادہ حدیثیں وہ ہیں، جن پر عمل درست نہیں ہے اور پائی حدیث ضعیف اور موضوع روافضوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ شرح النیۃ، ۱/۱۰۷۔ ۲۔ المستدرک، ۱/۱۸۱۔ ۳۔ المستدرک، ۱/۱۸۱۔ ۴۔ المستدرک، ۱/۱۸۱۔ ۵۔ المستدرک، ۱/۱۸۱۔

۶۔ تذکرۃ الفقہ، ۱/۱۰۷۔ ۷۔ المستدرک، ۱/۱۸۱۔ ۸۔ المستدرک، ۱/۱۸۱۔

۱۔ عہدِ نڈ مارگریٹ کی کتاب "المسجد الحرام" میں ضعیف اور موضوع اعماء کی تعداد بقول ابنِ کثیر در علمہ  
 (۹۰۷) ہے۔ اختصار کی قرض سے صرف ان کے نمبر مت دونی لیے جاتے ہیں۔

نمبر شمار۔ حدیث نمبر۔ نمبر شمار۔ حدیث نمبر۔

۳۱	۲۳	۳	۱
۳۵	۲۴	۴	۲
۳۶	۲۵	۵	۳
۳۷	۲۶	۶	۴
۳۸	۲۷	۸	۵
۴۰	۲۸	۱۱	۶
۴۱	۲۹	۱۲	۷
۴۲	۳۰	۱۳	۸
۴۳	۳۱	۱۴	۹
۴۵	۳۲	۱۵	۱۰
۴۷	۳۳	۱۷	۱۱
۴۶	۳۴	۱۸	۱۲
۴۹	۳۵	۱۹	۱۳
۵۰	۳۶	۲۰	۱۴
۵۱	۳۷	۲۱	۱۵
۵۲	۳۸	۲۲	۱۶
۵۴	۳۹	۲۳	۱۷
۵۶	۴۰	۲۵	۱۸
۵۷	۴۱	۲۶	۱۹
۵۸	۴۲	۲۸	۲۰
۵۹	۴۳	۳۰	۲۱
۶۰	۴۴	۳۲	۲۲

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۴۵	۶۲	۷۱	۹۵
۴۶	۶۳	۷۲	۹۶
۴۷	۶۶	۷۳	۹۸
۴۸	۶۷	۷۴	۱۰۰
۴۹	۶۸	۷۵	۱۰۴
۵۰	۶۹	۷۶	۱۰۵
۵۱	۷۱	۷۷	۱۰۶
۵۲	۷۲	۷۸	۱۰۷
۵۳	۷۳	۷۹	۱۰۸
۵۴	۷۵	۸۰	۱۰۹
۵۵	۷۶	۸۱	۱۱۰
۵۶	۷۷	۸۲	۱۱۱
۵۷	۷۸	۸۳	۱۱۲
۵۸	۷۹	۸۴	۱۱۳
۵۹	۸۰	۸۵	۱۱۴
۶۰	۸۱	۸۶	۱۱۶
۶۱	۸۲	۸۷	۱۱۷
۶۲	۸۳	۸۸	۱۱۸
۶۳	۸۴	۸۹	۱۱۹
۶۴	۸۵	۹۰	۱۲۰
۶۵	۸۶	۹۱	۱۲۱
۶۶	۹۰	۹۲	۱۲۲
۶۷	۹۱	۹۳	۱۲۴
۶۸	۹۲	۹۴	۱۲۵
۶۹	۹۴	۹۵	۱۳۰

نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار
۱۶۶	۱۲۰	۱۳۱	۹۵
۱۶۷	۱۲۱	۱۳۲	۹۶
۱۶۸	۱۲۲	۱۳۳	۹۷
۱۶۹	۱۲۳	۱۳۶	۹۸
۱۷۰	۱۲۴	۱۳۷	۹۹
۱۷۱	۱۲۵	۱۳۸	۱۰۰
۱۷۲	۱۲۶	۱۳۹	۱۰۱
۱۷۳	۱۲۷	۱۴۰	۱۰۲
۱۷۴	۱۲۸	۱۴۱	۱۰۳
۱۷۵	۱۲۹	۱۴۲	۱۰۴
۱۷۶	۱۳۰	۱۴۳	۱۰۵
۱۷۷	۱۳۱	۱۴۴	۱۰۶
۱۷۸	۱۳۲	۱۴۵	۱۰۷
۱۷۹	۱۳۳	۱۴۶	۱۰۸
۱۸۰	۱۳۴	۱۴۷	۱۰۹
۱۸۱	۱۳۵	۱۴۸	۱۱۰
۱۸۲	۱۳۶	۱۴۹	۱۱۱
۱۸۳	۱۳۷	۱۵۰	۱۱۲
۱۸۴	۱۳۸	۱۵۱	۱۱۳
۱۸۵	۱۳۹	۱۵۲	۱۱۴
۱۸۶	۱۴۰	۱۵۳	۱۱۵
۱۸۷	۱۴۱	۱۵۴	۱۱۶
۱۸۸	۱۴۲	۱۵۵	۱۱۷
۱۸۹	۱۴۳	۱۵۶	۱۱۸
۱۹۰	۱۴۴	۱۵۷	۱۱۹
۱۹۱	۱۴۵	۱۵۸	۱۲۰
۱۹۲	۱۴۶	۱۵۹	۱۲۱

نمبر شمار	سہ ماہی شمار	نمبر شمار	سہ ماہی شمار
۱۴۵	۱۹۵	۲۲۳	۱۷۰
۱۴۶	۱۹۶	۲۲۴	۱۷۱
۱۴۷	۱۹۸	۲۲۷	۱۷۲
۱۴۸	۲۰۰	۲۲۸	۱۷۳
۱۴۹	۲۰۱	۲۳۰	۱۷۴
۱۵۰	۲۰۲	۲۳۱	۱۷۵
۱۵۱	۲۰۳	۲۳۳	۱۷۶
۱۵۲	۲۰۴	۲۳۴	۱۷۷
۱۵۳	۲۰۵	۲۳۵	۱۷۸
۱۵۴	۲۰۶	۲۳۶	۱۷۹
۱۵۵	۲۰۷	۲۳۸	۱۸۰
۱۵۶	۲۰۸	۲۳۹	۱۸۱
۱۵۷	۲۰۹	۲۴۰	۱۸۲
۱۵۸	۲۱۰	۲۴۱	۱۸۳
۱۵۹	۲۱۲	۲۴۲	۱۸۴
۱۶۰	۲۱۳	۲۴۳	۱۸۵
۱۶۱	۲۱۴	۲۴۵	۱۸۶
۱۶۲	۲۱۵	۲۵۲	۱۸۷
۱۶۳	۲۱۶	۲۵۳	۱۸۸
۱۶۴	۲۱۷	۲۵۵	۱۸۹
۱۶۵	۲۱۸	۲۵۶	۱۹۰
۱۶۶	۲۱۹	۲۵۹	۱۹۱
۱۶۷	۲۲۰	۲۶۰	۱۹۲
۱۶۸	۲۲۱	۲۶۱	۱۹۳
۱۶۹	۲۲۲	۲۶۲	۱۹۴

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۱۹۵	۲۶۳	۲۲۰	۲۹۸
۱۹۶	۲۶۵	۲۲۱	۲۹۹
۱۹۷	۲۶۶	۲۲۲	۳۰۰
۱۹۸	۲۶۷	۲۲۳	۳۰۱
۱۹۹	۲۶۸	۲۲۴	۳۰۲
۲۰۰	۲۶۹	۲۲۵	۳۰۳
۲۰۱	۲۷۰	۲۲۶	۳۰۴
۲۰۲	۲۷۱	۲۲۷	۳۰۵
۲۰۳	۲۷۲	۲۲۸	۳۰۶
۲۰۴	۲۷۳	۲۲۹	۳۰۸
۲۰۵	۲۷۴	۲۳۰	۳۱۴
۲۰۶	۲۷۵	۲۳۱	۳۱۵
۲۰۷	۲۷۷	۲۳۲	۳۱۹
۲۰۸	۲۷۹	۲۳۳	۲۲۳
۲۰۹	۲۸۱	۲۳۴	۲۲۴
۲۱۰	۲۸۳	۲۳۵	۲۲۵
۲۱۱	۲۸۵	۲۳۶	۲۲۶
۲۱۲	۲۸۶	۲۳۷	۲۲۷
۲۱۳	۲۸۸	۲۳۸	۲۲۸
۲۱۴	۲۸۹	۲۳۹	۲۳۰
۲۱۵	۲۹۰	۲۴۰	۲۳۱
۲۱۶	۲۹۲	۲۴۱	۲۳۲
۲۱۷	۲۹۴	۲۴۲	۲۳۳
۲۱۸	۲۹۶	۲۴۳	۲۳۴
۲۱۹	۲۹۷	۲۴۴	۲۳۵



نمبر شمار	صفحہ نمبر	نمبر شمار	صفحہ نمبر
۲۹۵	۴۰۵	۲۹۶	۴۰۶
۲۹۷	۴۰۷	۲۹۸	۴۰۸
۲۹۹	۴۱۱	۳۰۰	۴۱۲
۳۰۱	۴۱۳	۳۰۲	۴۱۴
۳۰۳	۴۱۵	۳۰۴	۴۱۶
۳۰۵	۴۱۷	۳۰۶	۴۱۸
۳۰۷	۴۱۹	۳۰۸	۴۲۱
۳۰۹	۴۲۲	۳۱۰	۴۲۴
۳۱۱	۴۲۵	۳۱۲	۴۲۷
۳۱۳	۴۲۸	۳۱۴	۴۲۹
۳۱۵	۴۳۰	۳۱۶	۴۳۱
۳۱۷	۴۳۲	۳۱۸	۴۳۴
۳۱۹	۴۳۵	۳۲۰	۴۳۷
۳۲۱	۴۳۹	۳۲۲	۴۴۰
۳۲۳	۴۴۱	۳۲۴	۴۴۲
۳۲۵	۴۴۳	۳۲۶	۴۴۴
۳۲۷	۴۴۵	۳۲۸	۴۴۷
۳۲۹	۴۴۹	۳۳۰	۴۵۰
۳۳۱	۴۵۱	۳۳۲	۴۵۱
۳۳۳	۴۵۲	۳۳۴	۴۵۳
۳۳۵	۴۵۴	۳۳۶	۴۵۷
۳۳۷	۴۵۸	۳۳۸	۴۶۰
۳۳۹	۴۶۰	۳۴۰	۴۶۱
۳۴۱	۴۶۴	۳۴۲	۴۶۶
۳۴۳	۴۶۷	۳۴۴	۴۶۸
۳۴۵	۴۶۸	۳۴۶	۴۶۹

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۳۲۵	۴۶۹	۵۰۱	۳۷۰
۳۲۶	۴۷۰	۵۰۲	۳۷۱
۳۲۷	۴۷۳	۵۰۳	۳۷۲
۳۲۸	۴۷۴	۵۰۶	۳۷۳
۳۲۹	۴۷۵	۵۰۷	۳۷۴
۳۵۰	۴۷۶	۵۱۰	۳۷۵
۳۵۱	۴۷۸	۵۱۱	۳۷۶
۳۵۲	۴۷۹	۵۱۲	۳۷۷
۳۵۳	۴۸۲	۵۱۳	۳۷۸
۳۵۴	۴۸۳	۵۱۴	۳۷۹
۳۵۵	۴۸۴	۵۱۵	۳۸۰
۳۵۶	۴۸۵	۵۱۶	۳۸۱
۳۵۷	۴۸۶	۵۱۸	۳۸۲
۳۵۸	۴۸۷	۵۱۹	۳۸۳
۳۵۹	۴۸۸	۵۲۰	۳۸۴
۳۶۰	۴۸۹	۵۲۱	۳۸۵
۳۶۱	۴۹۰	۵۲۲	۳۸۶
۳۶۲	۴۹۱	۵۲۴	۳۸۷
۳۶۳	۴۹۲	۵۲۵	۳۸۸
۳۶۴	۴۹۳	۵۲۶	۳۸۹
۳۶۵	۴۹۵	۵۲۷	۳۹۰
۳۶۶	۴۹۶	۵۲۸	۳۹۱
۳۶۷	۴۹۷	۵۲۹	۳۹۲
۳۶۸	۴۹۹	۵۳۲	۳۹۳
۳۶۹	۵۰۰	۵۳۳	۳۹۴

نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار
۵۶۱	۴۲۰	۵۳۴	۳۹۵
۵۶۲	۴۲۱	۵۳۵	۳۹۶
۵۶۳	۴۲۲	۵۳۶	۳۹۷
۵۶۴	۴۲۳	۵۳۷	۳۹۸
۵۶۵	۴۲۴	۵۳۸	۳۹۹
۵۶۶	۴۲۵	۵۳۹	۴۰۰
۵۶۷	۴۲۶	۵۴۰	۴۰۱
۵۶۸	۴۲۷	۵۴۱	۴۰۲
۵۶۹	۴۲۸	۵۴۲	۴۰۳
۵۷۰	۴۲۹	۵۴۳	۴۰۴
۵۷۱	۴۳۰	۵۴۴	۴۰۵
۵۷۲	۴۳۱	۵۴۵	۴۰۶
۵۷۳	۴۳۲	۵۴۶	۴۰۷
۵۷۴	۴۳۳	۵۴۷	۴۰۸
۵۷۵	۴۳۴	۵۴۸	۴۰۹
۵۷۶	۴۳۵	۵۴۹	۴۱۰
۵۷۷	۴۳۶	۵۵۰	۴۱۱
۵۷۸	۴۳۷	۵۵۱	۴۱۲
۵۷۹	۴۳۸	۵۵۲	۴۱۳
۵۸۰	۴۳۹	۵۵۳	۴۱۴
۵۸۱	۴۴۰	۵۵۴	۴۱۵
۵۸۲	۴۴۱	۵۵۵	۴۱۶
۵۸۳	۴۴۲	۵۵۶	۴۱۷
۵۸۴	۴۴۳	۵۵۷	۴۱۸
۵۸۵	۴۴۴	۵۵۸	۴۱۹
۵۸۶	۴۴۵	۵۵۹	۴۲۰
۵۸۷	۴۴۶	۵۶۰	۴۲۱
۵۸۸	۴۴۷		
۵۸۹	۴۴۸		
۵۹۰	۴۴۹		

نمبر	صفحہ نمبر	نمبر	صفحہ نمبر
۴۱۵	۵۹۱	۴۷۰	۶۲۰
۴۱۶	۵۹۳	۴۷۱	۶۲۲
۴۱۷	۵۹۴	۴۷۲	۶۲۳
۴۱۸	۵۹۵	۴۷۳	۶۲۴
۴۱۹	۵۹۶	۴۷۴	۶۲۵
۴۲۰	۵۹۷	۴۷۵	۶۲۷
۴۲۱	۵۹۸	۴۷۶	۶۲۸
۴۲۲	۵۹۹	۴۷۷	۶۲۹
۴۲۳	۶۰۰	۴۷۸	۶۳۰
۴۲۴	۶۰۱	۴۷۹	۶۳۱
۴۲۵	۶۰۲	۴۸۰	۶۳۲
۴۲۶	۶۰۳	۴۸۱	۶۳۳
۴۲۷	۶۰۴	۴۸۲	۶۳۴
۴۲۸	۶۰۵	۴۸۳	۶۳۵
۴۲۹	۶۰۶	۴۸۴	۶۳۶
۴۳۰	۶۰۷	۴۸۵	۶۳۷
۴۳۱	۶۱۰	۴۸۶	۶۳۸
۴۳۲	۶۱۱	۴۸۷	۶۳۹
۴۳۳	۶۱۲	۴۸۸	۶۴۰
۴۳۴	۶۱۳	۴۸۹	۶۴۲
۴۳۵	۶۱۴	۴۹۰	۶۴۳
۴۳۶	۶۱۵	۴۹۱	۶۴۴
۴۳۷	۶۱۶	۴۹۲	۶۴۵
۴۳۸	۶۱۷	۴۹۳	۶۴۶
۴۳۹	۶۱۸	۴۹۴	۶۴۸

نمبر شمار	صدمت نمبر	نمبر شمار	صدمت نمبر
۴۹۵	۶۴۹	۵۲۰	۶۹۶
۴۹۶	۶۵۰	۵۲۱	۶۹۷
۴۹۷	۶۵۳	۵۲۲	۶۹۸
۴۹۸	۶۵۴	۵۲۳	۶۹۹
۴۹۹	۶۵۶	۵۲۴	۷۰۰
۵۰۰	۶۵۷	۵۲۵	۷۰۱
۵۰۱	۶۵۸	۵۲۶	۷۰۲
۵۰۲	۶۵۹	۵۲۷	۷۰۳
۵۰۳	۶۶۰	۵۲۸	۷۰۴
۵۰۴	۶۶۳	۵۲۹	۷۰۵
۵۰۵	۶۶۴	۵۳۰	۷۰۶
۵۰۶	۶۶۵	۵۳۱	۷۰۷
۵۰۷	۶۶۶	۵۳۲	۷۰۸
۵۰۸	۶۶۷	۵۳۳	۷۰۹
۵۰۹	۶۶۹	۵۳۴	۷۱۰
۵۱۰	۶۷۰	۵۳۵	۷۱۱
۵۱۱	۶۸۲	۵۳۶	۷۱۲
۵۱۲	۶۸۳	۵۳۷	۷۱۳
۵۱۳	۶۸۴	۵۳۸	۷۱۴
۵۱۴	۶۸۵	۵۳۹	۷۱۵
۵۱۵	۶۸۶	۵۴۰	۷۱۶
۵۱۶	۶۸۸	۵۴۱	۷۱۷
۵۱۷	۶۸۹	۵۴۲	۷۱۸
۵۱۸	۶۹۰	۵۴۳	۷۱۹
۵۱۹	۶۹۱	۵۴۴	۷۲۰

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۷۶۳	۵۷۰	۷۲۱	۵۴۵
۷۶۴	۵۷۱	۷۲۶	۵۴۶
۷۶۵	۵۷۲	۷۲۸	۵۴۷
۷۶۷	۵۷۳	۷۳۳	۵۴۸
۷۶۸	۵۷۴	۷۳۴	۵۴۹
۷۶۹	۵۷۵	۷۳۵	۵۵۰
۷۷۰	۵۷۶	۷۳۶	۵۵۱
۷۷۱	۵۷۷	۷۳۷	۵۵۲
۷۷۲	۵۷۸	۷۳۹	۵۵۳
۷۷۳	۵۷۹	۷۴۰	۵۵۴
۷۷۴	۵۸۰	۷۴۱	۵۵۵
۷۷۵	۵۸۱	۷۴۲	۵۵۶
۷۷۶	۵۸۲	۷۴۳	۵۵۷
۷۷۷	۵۸۳	۷۴۴	۵۵۸
۷۷۸	۵۸۴	۷۴۶	۵۵۹
۷۷۹	۵۸۵	۷۵۰	۵۶۰
۷۸۰	۵۸۶	۷۵۱	۵۶۱
۷۸۱	۵۸۷	۷۵۲	۵۶۲
۷۸۲	۵۸۸	۷۵۳	۵۶۳
۷۸۳	۵۸۹	۷۵۴	۵۶۴
۷۸۴	۵۹۰	۷۵۵	۵۶۵
۷۸۵	۵۹۱	۷۵۶	۵۶۶
۷۸۷	۵۹۲	۷۵۷	۵۶۷
۷۸۸	۵۹۳	۷۵۸	۵۶۸
۷۸۹	۵۹۴	۷۶۱	۵۶۹

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۶۹۰	۸۲۲	۶۹۱	۸۲۲
۶۹۱	۸۲۵	۶۹۱	۸۲۵
۶۹۲	۸۲۶	۶۹۲	۸۲۶
۶۹۳	۸۲۷	۶۹۳	۸۲۷
۶۹۴	۸۲۸	۶۹۴	۸۲۸
۶۹۵	۸۲۹	۶۹۵	۸۲۹
۶۹۶	۸۳۰	۶۹۶	۸۳۰
۶۹۷	۸۳۱	۶۹۷	۸۳۱
۶۹۸	۸۳۲	۶۹۸	۸۳۲
۶۹۹	۸۳۳	۶۹۹	۸۳۳
۷۰۰	۸۳۴	۷۰۰	۸۳۴
۷۰۱	۸۳۵	۷۰۱	۸۳۵
۷۰۲	۸۳۶	۷۰۲	۸۳۶
۷۰۳	۸۳۷	۷۰۳	۸۳۷
۷۰۴	۸۳۸	۷۰۴	۸۳۸
۷۰۵	۸۳۹	۷۰۵	۸۳۹
۷۰۶	۸۴۰	۷۰۶	۸۴۰
۷۰۷	۸۴۱	۷۰۷	۸۴۱
۷۰۸	۸۴۲	۷۰۸	۸۴۲
۷۰۹	۸۴۳	۷۰۹	۸۴۳
۷۱۰	۸۴۴	۷۱۰	۸۴۴
۷۱۱	۸۴۵	۷۱۱	۸۴۵
۷۱۲	۸۴۶	۷۱۲	۸۴۶
۷۱۳	۸۴۷	۷۱۳	۸۴۷
۷۱۴	۸۴۸	۷۱۴	۸۴۸
۷۱۵	۸۴۹	۷۱۵	۸۴۹
۷۱۶	۸۵۰	۷۱۶	۸۵۰
۷۱۷	۸۵۱	۷۱۷	۸۵۱
۷۱۸	۸۵۲	۷۱۸	۸۵۲
۷۱۹	۸۵۳	۷۱۹	۸۵۳

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۸۸۱	۶۷۰	۸۵۳	۶۱۵
۸۸۲	۶۷۱	۸۵۵	۶۱۶
۸۸۳	۶۷۲	۸۵۶	۶۱۷
۸۸۴	۶۷۳	۸۵۷	۶۱۸
۸۸۵	۶۷۴	۸۵۸	۶۱۹
۸۸۶	۶۷۵	۸۶۰	۶۲۰
۸۸۷	۶۷۶	۸۶۱	۶۲۱
۸۸۸	۶۷۷	۸۶۲	۶۲۲
۸۸۹	۶۷۸	۸۶۳	۶۲۳
۸۹۰	۶۷۹	۸۶۴	۶۲۴
۸۹۱	۶۸۰	۸۶۵	۶۲۵
۸۹۳	۶۸۱	۸۶۶	۶۲۶
۸۹۴	۶۸۲	۸۶۷	۶۲۷
۸۹۵	۶۸۳	۸۶۸	۶۲۸
۸۹۷	۶۸۴	۸۶۹	۶۲۹
۸۹۸	۶۸۵	۸۷۰	۶۳۰
۹۰۱	۶۸۶	۸۷۱	۶۳۱
۹۰۲	۶۸۷	۸۷۲	۶۳۲
۹۰۳	۶۸۸	۸۷۳	۶۳۳
۹۰۴	۶۸۹	۸۷۴	۶۳۴
۹۰۵	۶۹۰	۸۷۵	۶۳۵
۹۰۶	۶۹۱	۸۷۶	۶۳۶
۹۰۷	۶۹۲	۸۷۷	۶۳۷
۹۰۸	۶۹۳	۸۷۸	۶۳۸
۹۱۰	۶۹۴	۸۷۹	۶۳۹

نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار
۹۴۵	۷۲۰	۹۱۲	۶۹۵
۹۴۶	۷۲۱	۹۱۳	۶۹۶
۹۴۷	۷۲۲	۹۱۴	۶۹۷
۹۴۸	۷۲۳	۹۱۵	۶۹۸
۹۴۹	۷۲۴	۹۱۶	۶۹۹
۹۵۰	۷۲۵	۹۱۷	۷۰۰
۹۵۱	۷۲۶	۹۱۸	۷۰۱
۹۵۲	۷۲۷	۹۱۹	۷۰۲
۹۵۳	۷۲۸	۹۲۰	۷۰۳
۹۵۴	۷۲۹	۹۲۱	۷۰۴
۹۵۵	۷۳۰	۹۲۲	۷۰۵
۹۵۶	۷۳۱	۹۲۳	۷۰۶
۹۵۷	۷۳۲	۹۲۴	۷۰۷
۹۵۸	۷۳۳	۹۲۵	۷۰۸
۹۵۹	۷۳۴	۹۲۶	۷۰۹
۹۶۰	۷۳۵	۹۲۷	۷۱۰
۹۶۱	۷۳۶	۹۲۸	۷۱۱
۹۶۲	۷۳۷	۹۲۹	۷۱۲
۹۶۳	۷۳۸	۹۳۰	۷۱۳
۹۶۴	۷۳۹	۹۳۱	۷۱۴
۹۶۵	۷۴۰	۹۳۲	۷۱۵
۹۶۶	۷۴۱	۹۳۳	۷۱۶
۹۶۷	۷۴۲	۹۳۴	۷۱۷
۹۶۸	۷۴۳	۹۳۵	۷۱۸
۹۶۹	۷۴۴	۹۳۶	۷۱۹

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۷۴۵	۶۲۶	۷۷۰	۱۰۰۹
۷۴۶	۹۸۰	۷۷۱	۱۰۱۰
۷۴۷	۹۸۱	۷۷۲	۱۰۱۱
۷۴۸	۹۸۲	۷۷۳	۱۰۱۲
۷۴۹	۹۸۶	۷۷۴	۱۰۱۳
۷۵۰	۹۸۷	۷۷۵	۱۰۱۴
۷۵۱	۹۸۸	۷۷۶	۱۰۱۵
۷۵۲	۹۸۹	۷۷۷	۱۰۱۶
۷۵۳	۹۹۰	۷۷۸	۱۰۱۷
۷۵۴	۹۹۱	۷۷۹	۱۰۱۸
۷۵۵	۹۹۳	۷۸۰	۱۰۱۹
۷۵۶	۹۹۵	۷۸۱	۱۰۲۰
۷۵۷	۹۹۶	۷۸۲	۱۰۲۱
۷۵۸	۹۹۷	۷۸۳	۱۰۲۲
۷۵۹	۹۹۸	۷۸۴	۱۰۲۳
۷۶۰	۹۹۹	۷۸۵	۱۰۲۴
۷۶۱	۱۰۰۰	۷۸۶	۱۰۲۵
۷۶۲	۱۰۰۱	۷۸۷	۱۰۲۶
۷۶۳	۱۰۰۲	۷۸۸	۱۰۲۷
۷۶۴	۱۰۰۳	۷۸۹	۱۰۲۸
۷۶۵	۱۰۰۴	۷۹۰	۱۰۲۹
۷۶۶	۱۰۰۵	۷۹۱	۱۰۳۰
۷۶۷	۱۰۰۶	۷۹۲	۱۰۳۱
۷۶۸	۱۰۰۷	۷۹۳	۱۰۳۲
۷۶۹	۱۰۰۸	۷۹۴	۱۰۳۳

نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار
۱۰۷۲	۸۲۰	۱۰۳۴	۷۹۵
۱۰۷۳	۸۲۱	۱۰۳۶	۷۹۶
۱۰۷۴	۸۲۲	۱۰۳۷	۷۹۷
۱۰۷۵	۸۲۳	۱۰۳۸	۷۹۸
۱۰۷۶	۸۲۴	۱۰۳۹	۷۹۹
۱۰۷۸	۸۲۵	۱۰۴۰	۸۰۰
۱۰۷۹	۸۲۶	۱۰۴۱	۸۰۱
۱۰۸۰	۸۲۷	۱۰۴۲	۸۰۲
۱۰۸۱	۸۲۸	۱۰۴۳	۸۰۳
۱۰۸۲	۸۲۹	۱۰۴۴	۸۰۴
۱۰۸۳	۸۳۰	۱۰۴۵	۸۰۵
۱۰۸۴	۸۳۱	۱۰۴۶	۸۰۶
۱۰۸۵	۸۳۲	۱۰۴۷	۸۰۷
۱۰۸۶	۸۳۳	۱۰۴۹	۸۰۸
۱۰۸۷	۸۳۴	۱۰۵۲	۸۰۹
۱۰۸۸	۸۳۵	۱۰۵۳	۸۱۰
۱۰۸۹	۸۳۶	۱۰۵۵	۸۱۱
۱۰۹۰	۸۳۷	۱۰۵۷	۸۱۲
۱۰۹۱	۸۳۸	۱۰۵۸	۸۱۳
۱۰۹۲	۸۳۹	۱۰۶۲	۸۱۴
۱۰۹۳	۸۴۰	۱۰۶۳	۸۱۵
۱۰۹۵	۸۴۱	۱۰۶۵	۸۱۶
۱۰۹۶	۸۴۲	۱۰۶۶	۸۱۷
۱۰۹۷	۸۴۳	۱۰۶۷	۸۱۸
۱۰۹۸	۸۴۴	۱۰۶۸	۸۱۹

نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار
۱۱۳۰	۸۷۰	۱۱۰۱	۸۴۵
۱۱۳۱	۸۷۱	۱۱۰۲	۸۴۶
۱۱۳۲	۸۷۲	۱۱۰۳	۸۴۷
۱۱۳۳	۸۷۳	۱۱۰۴	۸۴۸
۱۱۳۴	۸۷۴	۱۱۰۵	۸۴۹
۱۱۳۵	۸۷۵	۱۱۰۶	۸۵۰
۱۱۳۶	۸۷۶	۱۱۰۷	۸۵۱
۱۱۳۷	۸۷۷	۱۱۰۸	۸۵۲
۱۱۳۸	۸۷۸	۱۱۰۹	۸۵۳
۱۱۳۹	۸۷۹	۱۱۱۰	۸۵۴
۱۱۴۰	۸۸۰	۱۱۱۱	۸۵۵
۱۱۴۱	۸۸۱	۱۱۱۲	۸۵۶
۱۱۴۲	۸۸۲	۱۱۱۳	۸۵۷
۱۱۴۳	۸۸۳	۱۱۱۴	۸۵۸
۱۱۴۴	۸۸۴	۱۱۱۵	۸۵۹
۱۱۴۵	۸۸۵	۱۱۱۶	۸۶۰
۱۱۴۶	۸۸۶	۱۱۱۷	۸۶۱
۱۱۴۷	۸۸۷	۱۱۱۸	۸۶۲
۱۱۴۸	۸۸۸	۱۱۱۹	۸۶۳
۱۱۴۹	۸۸۹	۱۱۲۰	۸۶۴
۱۱۵۰	۸۹۰	۱۱۲۱	۸۶۵
۱۱۵۱	۸۹۱	۱۱۲۲	۸۶۶
۱۱۵۲	۸۹۲	۱۱۲۳	۸۶۷
۱۱۵۳	۸۹۳	۱۱۲۴	۸۶۸
۱۱۵۴	۸۹۴	۱۱۲۵	۸۶۹

نمبر شمار	حدیث نمبر	نمبر شمار	حدیث نمبر
۸۹۵	۱۱۶۲		
۸۹۶	۱۱۶۴		
۸۹۷	۱۱۶۵		
۸۹۸	۱۱۶۶		
۸۹۹	۱۱۶۷		
۹۰۰	۱۱۶۸		
۹۰۱	۱۱۶۹		
۹۰۲	۱۱۷۰		
۹۰۳	۱۱۷۱		
۹۰۴	۱۱۷۲		
۹۰۵	۱۱۷۳		
۹۰۶	۱۱۷۴		
۹۰۷	۱۱۷۵		

## سید صدیق حسن خان کی کتاب ”نزل الأبرار“

علامہ صدیق حسن خان صاحب نے اپنی کتاب ”نزل الأبرار بالعلم والمالور من الأدعية والأذکار“ میں علامہ نوویؒ کی ”الأذکار“ اور ”تحفۃ الزاکرین“ وغیرہ سے منتخب کر کے اذکار اور دعاؤں کو جمع کیا، انہوں نے اس کتاب کے متعدد مقامات پر فضائل اعمال کے اندر ضعیف احادیث کے متعلق تراویں برتنے پر اہم نوویؒ کی تردید کی۔ اس کتاب کے مقدمہ میں وہ کہتے ہیں: ہمیں (اپنی اس کتاب میں) زیادہ تر صحیح حدیثوں کو نقل کروں گا: لہذا مجھے امید ہے کہ یہ ایک جامع اور سب کے لیے قابل اعتماد کتاب ثابت ہوگی۔

لیکن مصنف اپنی اس کتاب کے متعلق صحیح محض ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود اس میں ضعیف اور گزرہ حدیثوں کو بکثرت درج کرنے پر مجبور نظر آتے ہیں اور گزشتہ ابواب میں یہ بات گزر چکی ہے کہ کسی ضعیف حدیث کے ضعف کو واضح کر دینے سے وہ حسن نہیں ہو جاتی اور نہ کسی قابل استدلال کتاب میں ذکر کے لائق ہو جاتی ہے۔

”نزل الأبرار“ میں درج شدہ ضعیف احادیث کی تعداد سرسری تلاش سے ہمیں (۱۳۳) ملیں، اگر کچھ وقت نظری سے تلاش کی جائے، تو حریہ ضعیف احادیث اس میں ملیں گی۔ اختصار کی خاطر صرف ان کے نمبرات اگلے صفحے پر رکھے جاتے ہیں۔

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۲۱	۱۶۴	۲۸۲	۲۱۸
۲۴	۱۶۶	۲۸۱	۲۱۷
۲۴	۱۶۷	۲۸۱	۲۱۵
۲۸	۱۶۹	۲۸۲	۲۱۲
۵۰	۱۶۹	۲۸۷	۲۱۹
۵۱	۱۳۰	۲۷۹	۲۱۹
۵۱	۱۳۰	۲۷۳	۲۱۱
۶۱	۱۳۰	۲۷۰	۲۱۲
۶۴	۱۳۰	۲۶۶	۲۱۱
۶۴	۱۳۲	۲۰۲	۲۴۷
۶۵	۱۳۳	۲۰۰	۲۳۵
۶۵	۱۴۰	۲۶۹	۲۴۱
۳۵۰	۱۴۰	۲۹۲	۲۳۴
۳۴۶	۱۳۲	۲۹۰	۲۳۴
۳۴۰	۱۰۳	۲۸۶	۲۳۵
۳۴۰	۱۱۰	۲۸۶	۲۲۰
۳۴۰	۱۱۲	۲۸۴	۲۲۰
۳۳۵	۱۱۳	۲۸۴	۲۶۲
۳۳۲	۱۱۴	۲۸۵	۲۶۱
۳۳۲	۱۱۸	۱۷۰	۲۵۸
۳۲۵	۱۱۹	۱۸۴	۲۵۶
۳۱۷	۱۲۲	۱۵۱	۲۵۶
۳۱۶	۱۲۲	۱۵۷	۲۵۴
۳۱۲	۱۲۴	۱۵۹	۲۴۹
۳۱۰	۱۷	۱۶۴	۲۸۵

حدیث نمبر	حدیث نمبر	حدیث نمبر
	۶۵	۲۹۲
	۶۶	۲۸۸
	۶۶	۲۸۲
	۷۰	۲۸۲
	۷۶	۲۷۲
	۷۶	۲۷۲
	۷۷	۲۷۲
	۸۰	۲۷۱
	۸۲	۲۷۰
	۸۳	۲۶۸
	۸۴	۲۵۹
	۱۰۱	۲۵۵
	۱۰۱	۲۵۰
		۲۵۱
		۲۴۹
		۲۴۹
		۲۹۶
		۲۹۴
		۳۰۷
		۳۰۶
		۳۰۳

## ضعیف احادیث نقل کرنے میں اسلاف کا طریقہ کار

حارث بن کثیمؒ ہوگا کہ یہ بحث اسی کتاب کے مقدمہ میں کئی مقامات پر آچکی ہے، جس میں ہمیں نے عقائد، احکام اور صحیح احادیث کی کتابوں کے مصنفین کے طریقہ کار کی وضاحت کی اور ان میں منقول روایات کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کیا وہ تمام کی تمام صحیح ہیں؟ ہمیں نے ان میں سے ایک (محدث و صحف) کو بھی اس شرط کو پورا کرنے والا نہیں پایا؛ بلکہ حاکم کی کتاب میں تو بے اصل روایات اور اسرائیلیات سے بھری پڑی ہیں۔ احکام و مسائل کی کتب میں بھی ضعیف اور منکر احادیث ہیں۔ بخاری و مسلم کے علاوہ دیگر کتب صحاح کا حامل بھی اس سے تلفظ نہیں ہے۔ امام بخاریؒ و امام مسلمؒ کی صحیحین کے علاوہ دوسری تالیفات بھی ہیں، امام بخاریؒ کی دیگر تصنیفات میں مذکورہ احادیث کے متعلق تفسیر کے تحت تفصیلی گفتگو کر رہی ہے۔ جہاں تک امام مسلمؒ کا تعلق ہے، تو مسلم شریف کے علاوہ آپؒ نے اور کتابیں بھی تحریر فرمائی تھیں؛ لیکن آپؒ کی اکثر کتابوں کا آج کچھ بچہ نہیں چلا۔ اب صرف دو کتابیں ”مقدمہ صحیح مسلم“ اور ”کتاب القصص“ دستیاب ہیں اور جو کتابیں تفسیر کی تدریس ہو گئیں، ان میں سے ”کتاب الجامع علی الأیوب“ اور ”المعتمد علی المکیہ علی الوجہ“ کے ۲۴ علاوہ ذہبیؒ نے (۱) امام حاکم کے حوالے سے ذکر کئے ہیں اور قاضی امام مسلمؒ نے ان میں محبت کا ویسا التزام نہیں فرمایا ہوگا؛ ”صحیح مسلم“ میں کیا۔ یہ بحث کے اختتام پر مشہور علماء و مفسرین کے طرز و طریقہ کار کی وضاحت کے لیے میں نے اس عنوان کا اضافہ کیا ہے، کیونکہ وہی حضرات ہر کوچہ ہم میں افسوس رہ رہے ہیں۔

## ”موطا“ میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ کار

علاء سیوطیؒ علاوہ ابن حزمؒ کی کتاب ”مراۃ المفاتیح“ کے حوالے سے ان کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ”میں نے ”موطا مالک“ کی روایات اور سفیان بن عیینہؒ کی احادیث کو شمار کیا، تو ہر ایک کتاب کی مرفوع روایات میں سے پانچ سو سے زائد کو متعین اور تین سو سے زائد کو مرسل پایا۔ ”موطا مالک“ میں ستر سے زائد احادیث وہ ہیں، جن پر خود امام مالکؒ نے عمل نہیں کیا اور اس میں ضعیف حدیثیں بھی شامل ہیں، جن کے ضعف کو اکثر علماء نے واضح کیا ہے۔“ (۲)

مولانا عبدالحی کھنویؒ رقمطراز ہیں: اس کتاب میں کوئی موضوع حدیث نہیں ہے۔ ہاں ضعیف احادیث ہیں، جن میں سے اکثر کا ضعف بکا سا ہے، جو کثرتِ طرق سے شتم ہو جاتا ہے اور بعض وہ ایسے کا ضعف شدید ہے؛ لیکن معز نہیں؛ کیونکہ صحیح سندوں سے اسی طرح کی احادیث (دوسری جگہوں پر) منقول ہیں۔ (۳)

علامہ محمد حسن سنبھلی تحریر کرتے ہیں: دوسری بات یہ ہے کہ "موطأ" کے بہت سے راویوں میں کلام ہے۔ انہیں کلام فی راویوں (میں سے لہذا کلام) و جوامیر ہے۔ جن محدثین نے ساتھ اور ضعیف قرار دیا حتیٰ کہ بعض نے ان کے تاہل و تکرار و ترواد ترک ہونے پر اہمال کا دھکی کیا ہے اور وہ اہام مالک کے استاذ ہیں۔ اس حالت میں "موطأ مالک" کی حدیثیں کیسے صحیح ہو سکتی ہیں! جبکہ اس کے اندر مرسل و منقطع حدیثیں اور ایسے آثار بھی درج ہیں جن کی بڑی تعداد موصول نہیں ہے اور جراحادیت بعداً (متصل کے حکم میں) ہیں، ان سے بہت کم ہیں۔ (۱)

## بخاری و مسلم کی احادیث کا عمومی حکم

علامہ بخاری و مسلم و ابواسحاق اسفراہینی سے نقل کرتے ہیں: ماہرین لغت حدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو احادیث متفق علیہ ہیں، ان کی سند اور متن بالکل قطعی اور یقینی ہے اور اس میں کسی طرح کا اختلاف نہیں ہے اور جو کچھ اختلاف ہے، وہ اس کے حرق اور راویوں میں ہے، جو شخص صحیحین کی کسی حدیث سے بخلاف کوئی حکم بیان کرے اور اس کے پاس حدیث کی کوئی تامل قبول نہ کرے، وہ تو جو اس کے حکم کو چھوڑ دینا گے! کیونکہ ان احادیث کو امت میں قبول عام نہ ملے ہو گیا ہے۔ (۲)

## صحیح بخاری کی ضعیف قرار دی ہوئی روایات

علامہ قسطلانی لکھتے ہیں: ضعیف وہ حدیث ہے، جس کے ضعیف پر اجماع و اتفاق نہ ہو؛ بلکہ بعض حضرات کے ضعیف کہنے اور بعض حضرات کے قوی قرار دینے کی وجہ سے اس کی سند یا متن میں ضعف آچکا ہو، یہ قسم ضعیف حدیث سے اخذی اور جبکہ ہے، وہ "بخاری" میں ہی قسم کی حدیثیں ہیں۔ (۳)

حدیث کبیر علامہ شبیر احمد عثمانی تحریر کرتے ہیں: علامہ ابن الجوزی نے ضعیف کی ایک دوسری نئی قسم نکالی اور اس کا نام "ضعیف رکھ"۔ ضعیف وہ حدیث ہے، جس کے ضعیف پر اجماع نہ ہو؛ بلکہ بعض محدثین کی تعریف اور بعض کی طرف سے قوی قرار دینے والے کی وجہ سے اس کی سند یا متن میں ضعف آچکا ہو۔ اس کا درجہ متفقہ ضعیف حدیث سے اونچا ہے، یہ قسم وہابی یا لی جاتی ہے، جب دو حکموں میں سے کوئی حکم باوجود اس کے ضعیف حدیث کو ترجیح دی گئی ہو، ایسے جن کتابوں میں صحیح حدیث کا انترام کیا گیا ہے، حتیٰ کہ "بخاری" میں بھی اس قبیل کی حدیثیں موجود ہیں۔ (۴)

۱. مقدمۃ تفسیر المطالع، شرح مسند، امام اعظم، رحمہ اللہ، ص ۱۶۱۔ ج ۱، کتاب التہذیب، ص ۵۱۱۔

۲. مقدمۃ تفسیر مسند، ص ۵۱۱۔ ج ۱، کتاب التہذیب، ص ۵۱۱۔

## صحیح بخاری کی ضعیف اور اس کی تعلیقات میں مرفوع و موقوف روایات

حافظ ابن حجر مقرر فرماتے ہیں: تعلیقات سے مراد وہ حدیثیں ہیں، جس کی سند کے ابتدائی حصہ کے ایک یا اس سے زیادہ راوی مذکور نہ ہوں (ایسی روایت کو) امام بخاری کبھی جزم (یقین) کے ساتھ یا جسے "قال" کے ساتھ بیان فرماتے ہیں اور کبھی جزم کے ساتھ بیان نہیں کرتے، بلکہ "یروئی" جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ پہلے میں سے یہ معصوم ہوتا ہے کہ آپؐ میں راوی سے حدیث تعلیقا بیان کر رہے ہیں اور اس تک سند صحیح ہے اور اس میں وہ امور بھی ہو سکتے ہیں جو ان کی شراک کے ساتھ لاحق ہیں، درود، امور بھی ہو سکتے ہیں جو ان کی شراک کے ساتھ لائق نہیں ہوتے۔ دوسرے میں وہ جہتیں ہیں جن کی شرط پر بھی صحیح ہوتی ہیں، کبھی حسن اور جہت، استدلال کے قائل ہوتے ہیں اور کبھی ضعیف ہوتی ہیں، لیکن (ان کا ضعف) اس وجہ سے نہیں ہوتا کہ اس کے کسی راوی پر جرح ہے، بلکہ اس کی سند میں تجاوز، سا اقطاع ہونے کی وجہ سے ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ دوسرے میں وہ حدیثیں ہیں جن کا ہونا ہے (اس میں سے) ساتھ بیان کیا ہوئی روایتیں، صحیح اور غیر صحیح دونوں طرح کی ہوتی ہیں۔ (میں نے) حدیثیں سے بیان کی ہوئی (حدیث کی پہلی تصحیح) ہوتی ہے، لیکن امام بخاری کی شرط پر نہیں، ان میں سے بعض حدیثیں حسن ہوتی ہیں اور بعض ضعیف قرار ہوتی ہیں، لیکن ان کے موافق ہونے سے اور بعض ایسی ضعیف ہوتی ہیں جن کا ضعف کسی سے ختم نہیں ہوتا۔ موقوف حدیثوں میں جو حدیث امام بخاری نے نزدیک صحیح ہوتی ہے، وہ اس کو جزم سے میں سے ساتھ بیان کرتے ہیں، اگرچہ ان کی شرط پر نہ ہو، درجہ جس کی سند میں ضعف ہو یا اقطاع ہو تو اس کو جزم کے ساتھ میں سے ساتھ بیان نہیں کرتے، بلکہ ایک دوسری سند سے متقول ہونے کی وجہ سے اس کا حدیث کے مضبوط ہونے کی وجہ سے اس کا ضعف ختم ہو گیا ہو۔ (۱)

علامہ بدرالدین بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محتاجات اور خواہد میں بعض ضعیف راویوں کی روایات بھی شامل ہیں، درجہ صحیح بخاری میں ایسے راویوں کی ایک جماعت ہے جن کو محدثین نے متابعت اور شواہد کے طور پر ذکر کیا ہے، لیکن ہر ضعیف راوی ایسا نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے دارقطنی وغیرہ محدثین کہتے ہیں کہ: فلان راوی قاضی اعتبار ہے اور فلان قائل اعتبار نہیں ہے، پھر علامہ بخاری نے اس کی چند مثالیں ذکر کیں۔ (۲)

وہ احادیث جن پر محدثین نے تنقید کی اور ان کو شہرت حاصل نہیں ہو سکی

علامہ ذہبی "شرح مسلم" کے "مقدمہ" میں لکھتے ہیں محدثین کی ایک جماعت نے بخاری و مسلم کی احادیث

کی نشاندہی کی ہے، جن میں ان حضرات نے اپنی شرائط پر عمل نہیں کیا اور وہ حدیث اس درجہ سے گرتی رہی جس کا انہوں نے التزام کیا تھا۔ علامہ دارقطنیؒ نے اس موضوع پر ایک کتاب تصنیف فرمائی، جس کا نام ”الاستدراكات والتبع“ ہے۔ اس میں دو سو ستائیس کی دو سو حدیثیں ہیں۔ ابوسعد شیبیؒ نے بھی تصحیح کی۔ اس طرح کی احادیث کو بیان کیا ہے۔ ابوبلی اخیشیؒ نے بھی اپنی کتاب ”تقید المعمل فی جزء العلن“ میں اس کو ذکر کیا ہے، جس کا کثیر حصہ راویوں پر مشتمل ہے، لیکن ان تمام اعتراضات کا یہ کثیر کا جواب دیا گیا ہے۔ علامہ ابن الصلاحؒ ”مقدمہ“ میں لکھتے ہیں: بخاری و مسلم کی جن حدیثوں پر گرفت کی گئی اور انہیں اعتماد دشمن نے ان پر جرح کیا ہے، تو ہمیں کی بولیت پر ایمان نہ ہونے کی وجہ سے وہ ہماری ذکر کردہ بات سے مستثنیٰ ہے۔ حافظ ابن حجرؒ تحریر کرتے ہیں: علامہ نوویؒ کا یہ کہنا ”تمام یہ اکثر اعتراضات کا جواب دیا گیا“ بالکل صحیح ہے۔ (۱)

## صحیح مسلم میں شواہد کے متعلق امام مسلمؒ کا عمل

علامہ نوویؒ تحریر فرماتے ہیں، محدثینوں نے امام مسلمؒ پر اعتراض کیا ہے کہ: وہ اپنی تصحیح میں دوسرے درجہ کے ضعیف اور متوسط راویوں کی ایسی جماعت سے روایت کرتے ہیں، جو صحیح کی شرائط کے نامناسب نہیں ہیں۔ اس بارے میں امام مسلمؒ پر کتب تصحیح کی کوئی گنجائش نہیں ہے، کیونکہ ان اعتراضات کے کئی جوابات دیے گئے ہیں، جن کو امام ابو عمرو بن الصلاحؒ نے نقل فرمایا ہے۔ (ان میں سے) دوسرا جواب یہ ہے کہ ایسی روایات متابعت اور شہادہ میں پیش کی گئی ہیں، نہ کہ اصول میں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ امام مسلمؒ پہلے صاف ستھری سند سے ایک حدیث ذکر کرتے ہیں، جس کے راوی ایک اور مضبوط ہوتے ہیں، پھر اس کے بعد متابعت کے طور پر تاکید و تقویت کے لیے با (اس حدیث کے اندر) ٹھوکی حدیث میں (پوشیدہ) الفاظ کو ظاہر کرنے والی زیادتی کے پائے جانے کی وجہ سے ایک یا چند، مگر ضعیف سندوں سے دوسری روایت نقل کرتے ہیں۔ حاکم ابو عبد اللہ (فیہ پوربی) نے بھی ”صحیح مسلم“ میں یہ ضعیف راویوں سے جو صحیح کی شرائط پر پورے نہیں اترتے روایت نقل کرنے پر متابعت اور شہادہ کی تاکید پیش کیا ہے۔ ان میں سے ہند راوی یہ ہیں: مطر الحوداق، بقیع بن الولید، محمد بن اسحاق بن یزید، عبد اللہ بن حمزہ الحمری، نعمان بن زائد، امام مسلمؒ نے شواہد کے طور پر ان راویوں سے اور ان جیسے دوسرے راویوں سے، روایتیں لی ہیں۔ (۲)

## مقدمہ مسلم میں امام مسلمؒ کا طریقہ کار

صحیح مسلم میں روایت شدہ احادیث اور مقدمہ مسلم میں نقل کردہ حدیثوں کے درمیان محدثین کو اہم تفریق کرتے ہیں۔

چنانچہ حافظ ابن قیمؒ تحریر کرتے ہیں: ”اگر کہتے ہو کہ امام مسلمؒ نے اپنی کتب میں سفیان بن عیینہ سے روایت نقل کی ہے؛ مالا کما یہ نہیں ہے؛ بلکہ انہوں نے اپنی کتاب ”صحیح مسلم“ کے مقدمہ میں ان کی روایت کو ذکر کیا ہے اور امام مسلمؒ نے مقدمہ (کی احادیث) میں حدیث کی شرط نہیں لگائی؛ جیسا کہ ”صحیح مسلم“ میں لگائی ہے۔ مقدمہ کی حیثیت الگ ہے اور آپ کی دیگر کتابوں کی حیثیت الگ ہے وہ اس سلسلے میں کسی حدیث کو کوئی شرط نہیں ہے۔ (۱)“

## مقدمہ مسلم کے بعض راویوں کے حالات

ذیل میں مقدمہ مسلم کے بعض راویوں کے حالات درج کئے گئے ہیں جن کو علامہ ذہبیؒ نے نفس کر کے ان پر جرح فرمائی ہے۔

(۱) یحییٰ بن ابی شیبہ عن عکرمہ رضی اللہ عنہما، علامہ ذہبیؒ ان کے متعلق رقمطراز ہیں: ”یحییٰ بن عیینہ نے ان کو ضعیف قرار دیا۔ (۲) نیز وہ (۳) فرماتے ہیں: ابن عیینہ نے کہا ضعیف ہے۔ ابو حاتم نے فرمایا: صالح الحدیث ہے۔ امام ابو داؤد کا قول ہے: عکرمہ صدیقہ رضی اللہ عنہما تو انہوں نے نہیں دیا۔“

(۲) یحییٰ بن خدا بن افسوس بن یہ: علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں (یہ راوی) بچہ بول ہے۔ (۳) ذہبیؒ بھی فرمایا: معلوم نہیں پر کون شخص ہے۔ (۴)

(۳) یحییٰ بن التکلی: آپ تحریر فرماتے ہیں: کئی حضرات نے ان کو (یحییٰ کو) ضعیف قرار دیا۔ (۴) اسی طرح وہ (۵) بھی ہے: محدث ابن الدبئی اور امام نسائیؒ نے ان کو ضعیف کہا، ابن عیینہ کا قول ہے کہ: یہ کچھ نہیں ہے۔ امام احمدؒ کا ارشاد ہے: بہت کمزور ہے۔ امام ابو ذرؒ کا قول ہے: وہ حدیث میں ضعیف ہے۔

## حضرت امام احمد ضعیف اور مستند میں آپ کا طرز عمل

علامہ ابن جوزی رقمطراز ہیں: کسی محدث نے مجھ سے دریافت کیا: یہ ”مستند احمد“ میں ایسی احادیث ہیں جو صحیح نہیں ہیں؟ میں نے جواب میں کہا: ہاں، ایہ جواب (حنبلی) مسلک والے افراد پر کراں گزرا، اگر میں نے اس کو جوابی حرج کا نتیجہ سمجھتے ہوئے اس بات کو چند اس روایت نہیں دی؛ لیکن لوگوں نے اس کی تردید میں فتوے تحریر کئے۔ اہل عراق اسان کی جماعت نے جن میں ذوالعلاء و اہلبداء بھی شامل ہیں، اس جواب کو خوب برا حارجہ کر پیش کیا اور اس قول کے قائل کی بہت مذمت

۱۔ انوار میں (۱) ۶۸۔ ۲۔ دیلمانی ملفوظہ۔ حدیث نمبر ۳۳۲۱۔ ۳۔ حیدر آبادی حدیث نمبر ۸۶۵۰۔

۴۔ دیلمانی ملفوظہ۔ حدیث نمبر ۵۶۷۳۔ ۵۔ حیدر آبادی حدیث نمبر ۹۶۱۳۔ ۶۔ دیلمانی ملفوظہ۔ حدیث نمبر ۱۶۸۸۔ ۷۔ حیدر آبادی حدیث نمبر ۱۰۴۰۔

کی۔ بلکہ حیرت و استعجاب میں ڈوب گیا اور اپنے دل میں کہا: تعجب ہے! اعلیٰ علم بھی کس طرح نہم لوگوں کی مانند ہو سکے اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے ایک حدیث سنی اور اس کے صحیح یا ضعیف ہونے کی تحقیق کئے بغیر یہ خیال کر کے لے کر جس نے بھی وہ بات کہی، جو شرا نے بھی قبیح کہی، اس نے ان روایات پر اعتراض کیا، جن کو وہ مٹھنے نقل فرمایا ہے۔ حالانکہ بات ایسی نہیں ہے۔ امام احمدؒ نے (اپنی مستدرک) مشہور صحیح اور ضعیف ہر طرح کی روایات جمع کیں، پھر انہوں نے خود اپنی روایت گردہ بہت سی حدیثیں کو پھوڑ دیا، ان کو قبول کیا، مگر ان کو پنا مسلک قرار دیا۔ کیا غیبت سے دھوکہ کھانے کی حدیث کو خود آپؐ نے بھول نہیں کہہ؟ ہر شخص یعنی ابو بکر غنڈلؓ کی تصنیف ”کتاب الحلال“ کا مطالعہ کرے گا، وہ اس میں ایسی بہت ساری احادیث دیکھے گا، جو ”مسند احمد“ میں ہیں اور امام احمدؒ نے ان پر جرح کی ہے۔ قاضی ابو یعلیٰ محمد بن ابی نعیم اللہ رامیؒ ایک عربیہ نیزہ سے متعلق میں نے نقل کی تھی، جس میں دو قطر درج ہیں:

امام احمدؒ نے اپنی مسند میں صحیح اور ضعیف سے صرف نظر کرتے ہوئے مشہور روایات کو جمع کر دیا ہے، وہی پر حضرت عبداللہ (صاحبہ اور امام احمدؒ) کا یہ قول بھی وناست کرتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد محترم سے کہا: آپ ربیع بنی حراؓ کی حدیثوں کی حدیث کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: جس کو عبداللہ بن ابی رواد روایت کرتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں! فرمایا: (دوسری تھی) حدیث اللہ کے خلاف ہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر آپؐ نے ہی کو مسند میں (کیوں) ذکر کیا؟ آپؐ نے فرمایا: مسند میں میں نے مشہور روایتوں کو نقل کرنے کا ارادہ کیا ہے، اگر میں صرف ان روایتوں کو نقل کرنے کا ارادہ کرتا، جو میرے نزدیک صحیح ہیں، تو اس مسند کا تھوڑا سا حصہ ہی نقل کر پاتا۔

مگر اسے میرے بیٹے: حدیث کے حلقے میں تم میرے طریقہ کار سے واقف ہو، میں ایسی ضعیف حدیث کی مخالفت نہیں کرتا، جس کے خلاف ان باب میں اس سے صحیح کوئی دوسری حدیث نہ ہو۔ قاضی ابو یعلیٰ فرماتے ہیں: امام احمدؒ نے اپنے متعلق خود بتایا کہ مسند میں ان کا طریقہ کیا ہے، لہذا جس شخص نے مسند کو محض کا معیار بنایا، اس نے آپؐ کی مخالفت کی اور آپؐ کے مقصد کو ٹھکانا کر دیا۔ (۱)

### صاحب ”تحقیق المثال“ کا احساس

میں (مؤلف) جتنا ہوں، مجھے ہے حدیث اوتابہؓ کہ اس دور کے علماء اپنی کوتاہ علمی کی وجہ سے عام لوگوں کے مانند ہو گئے ہیں، جب ان کی نعروں سے کوئی موضوع حدیث گزرتی ہے، تو وہ یوں کہہ دیتے ہیں: ”ذکر روایت میں آیا ہے۔“ بہت وجوہوں کی یہ پستی لائق آدو بکا ہے۔ ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم“۔

## علامہ ابن تیمیہؒ اور ان کی کتاب ”الکلم الطیب“ کی احادیث

علامہ شیخ ناصر الدین الہانیؒ نے اس کتاب پر تحقیقی کام کیا اور تصحیح کے ساتھ احادیث کے حوالے بھی لکھ سکے۔ اس کتاب میں کل (۱۵۳) حدیثیں ہیں اور شیخ ناصرؒ نے جن پر ضعف کا حکم لگایا، ان کی تعداد (۵۹) ہے۔ جبکہ چار حدیثوں کو موضوع قرار دیا۔

### ضعیف اور موضوع احادیث کو نقل کرنے میں علامہ ابن تیمیہؒ کا طریقہ کار

علامہ ابن تیمیہؒ بعض کتابوں میں ضعیف اور منکر روایات بھی ضعف کی نشاندہی کے بغیر ذکر کر دیتے ہیں: جیسے کتاب ”مدارج السالکین“ میں ایک علامہ عبد التبارک ابو نعیمؒ ”الاصحیح“ (۱) پر اپنی تعلیقات میں تحریر کرتے ہیں: ابن تیمیہؒ جب ایسی حدیث روایت فرماتے ہیں، جو ان کے معروف مسلک کے مطابق ہوتی ہے تو اس کو قوی ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں؛ حتیٰ کہ پڑھنے والا گمان کرنے لگتا ہے کہ یہ حدیث بخواتر کی قیبل سے ہے۔ حالانکہ وہ ضعیف یا غریب یا منکر حدیث ہوتی ہے۔ بطور مثال ایک حدیث کی طرف یہاں اشارہ کرتا ہوں، جو زاد المعاد (۲) میں ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں: ”ثم لعلون ما لهم لم تبث الصالحة“۔ پھر فرمایا: اس بہتم بالشان حدیث کی عظمت و جلالت خود یہ بتا رہی ہے کہ اس حدیث شریف کا کھردر مشکا کا نہوت ہی سے ہوا ہے، پھر آپؐ نے بکے بعد و مگر سے ان تمام کتابوں کے نام ذکر کئے، جن میں یہ حدیث مروی ہے؛ حالانکہ وہ کتابیں ضعیف، منکر اور موضوع احادیث سے ہونے میں مشہور ہیں اور یہاں ابن تیمیہؒ کی طبعی حیثیت سے کوئی دخل بھیجی بات بھی نہیں ہے؛ لیکن عادت اور مسلک کے غلبہ کی وجہ سے کتابوں کی ایسی غرست ذکر کر دی اور حدیث کی محنت و قوت سے مرعوب کرنے کے لیے ان کتب حدیث کے مؤلفین کی تعریف و تہنیم میں کئی صلے لکھ دیئے؛ حالانکہ علامہ ابن تیمیہؒ (۳) مذکورہ حدیث کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں: یہ حدیث ”منعوبہ جفا“ ہے اور اس کے بعض الفاظ میں نکالت پائی جاتی ہے۔ ملاحظہ ابن جریرؒ (۴) اس حدیث کو ”منعوبہ جفا“ قرار دیتے ہیں۔ مابین تیمیہؒ کے اس طریقہ کار کی وجہ سے اس طرح کی ان احادیث میں بحث و تحقیق اور خود فکر کی ضرورت ہے، جن کو آپؐ روایت کرتے ہیں اور اپنی کتاب میں ان کی تعریف کرتے ہیں؛ جبکہ وہ ایسی کتابوں میں ہوتی ہیں، جن میں ضعیف، منکر اور موضوع روایات درج ہوتی ہیں (ملاحظہ (۵)۔

۱۔ زاد المعاد ص ۱۵۳۔ ۲۔ زاد المعاد ص ۱۵۳۔ ۳۔ مدارج السالکین ص ۱۵۳۔ ۴۔ زاد المعاد ص ۱۵۳۔ ۵۔ زاد المعاد ص ۱۵۳۔

موضوع روایتیں ذکر کرنے میں علامہ ذہبی کا طریقہ کار

شیخ عبدالقادر ابو نعیمؒ کا جوہر اپنی تعلیقات میں تحریر کرتے ہیں علامہ ذہبی نے ”کتاب الکفاۃ“ میں احادیث کے حصے میں بہت تلاش سے کام لیا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں بہت ساری ضعیف احادیث اور بعض موضوع روایتیں کو بھی نقل کر دیے۔ شاید آپ دعا و بصیرت کے سوا کچھ نہیں کو یا نہ سمجھتے ہوں، جیسا کہ آپ کے پیشرو علامہ ابن الجوزی کا اس عقائد قوی کے فائدہ اٹھانے کے لیے مذکورہ کتاب کی بعض موضوع روایت کی طرف یہاں اشارہ کیا جاتا ہے۔

(۱) نماز پھوڑنے کے سلسلہ میں زید بن علی بن موسیٰ بغدادی انصاری کی سند سے ایک بھی حدیث جس کا اصل ہونہ صاف ظاہر ہے ذکر کیا۔ جس کو ضعیف و باطل قرار دیتے ہوئے (۲) آپ خود اتر ہیں۔ محمد بن علی نے ترز پھوڑنے والے کے متعلق ایک باطل حدیث کو بکریا، ایسا چوری کی طرف منسوب کر دی۔ حافظ ابن حجرؒ بھی (۳) حافظ طبری کے ذکر میں اس حدیث کا ایک کڑ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں احادیث طریقہ میں سے اس حدیث کا باطل ہونا بالکل ظاہر ہے۔

(۲) گناہ کبیرہ ”وامرین کہ کانہ فی“ کے تحت (۴) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت سے طرفہ الغیہ کرتے ہیں: آخر خلافت سے بھی نہ کوئی اور غلط ہوتا، تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی نجات فرماتے۔ اس کی سند میں صرم بن حوشب ہے، جن کے بارے میں مؤلف ذہبی خود (۵) تحریر فرماتے ہیں محدث یحییٰ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ: وہ کذاب اور ضعیف ہے۔ ابن حبان کا کہنا ہے کہ وہ ضعیف گوئی کی سند سے اس حدیث مندرجہ تھا۔

(۳) گناہ کبیرہ ”توالت“ کے متعلق تین حدیثیں نقل کیں، جن پر محدثین نے طعن کا خیر کیا ہے۔

(۴) گناہ کبیرہ ”شرب پینے“ کی دو حدیثیں دو موضوع حدیثیں ذکر کیں، پہلی حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت

سے (۶) اور دوسری حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے (۷)

امام ذہبی کی دوسری کتاب ”العلل للعلی القطار“ میں بھی کچھ مسائل پایا جاتا ہے، لیکن اس میں آپ نے وہ حدیث جو سند کے ساتھ ذکر کیا، جس کی وجہ سے عیب کچھ لگا ہو گیا۔

”البيان في شرح عقود اهل الإیمان“ میں موضوع احادیث اور ابوابی احادیث کا عملی اہمہ بھی (۸) رقم فرماتے ہیں قاری اور انھن اگر یہ کتاب ”البيان في شرح عقود اهل الإیمان“ کا تلف نہ فرماتے تو بہتر ہوتا۔ انھن نے اس میں موضوع اور باطل ہے اصل روایت کو درج کر دیا۔ لیکن عملاً کرتے ہوئے کتب (۹):

۱۔ تکرار ص ۳۳۔ ۲۔ میزان الموعود ص ۹۰، ۹۱۔ ۳۔ ابن حبان ص ۱۹۵، ۱۹۶۔ ۴۔ لکھنؤ ص ۳۴۔ ۵۔ ابن حبان ص ۱۹۷، ۱۹۸۔

۶۔ تکرار ص ۹۰۔ ۷۔ ابن حبان ص ۱۹۷۔ ۸۔ تبيين كذب المفتري فيما نسب إلى الإمام أبي العباس الخضرى ص ۳۴۳۔ ۹۔

ذکورہ کتاب اور اس کے مؤلف کی دیگر کتابوں کے بارے میں بڑی تفصیلی گفتگو فرمادی ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اپنے تفسیری مجموعہ مطبوعہ ہند میں سورۃ اہلق کی تفسیر کے تحت (۱) تحریر فرماتے ہیں: صفات ہادی کے موضوع پر ابوعلیؒ ابوہازی کی ایک تصنیف ہے، جس میں انہوں نے جھوٹی ہجی ہر طرح کی روایات درج کر دی ہیں اور یہی حال عبدالرحمن بن مندہ کے مجموعہ روایات کا بھی ہے؛ حالانکہ وہ احادیث رسول ﷺ کو اور لوگوں سے زیادہ جانتے تھے؛ لیکن اس کے باوجود صحیح وضعیف میں فرق کئے بغیر بے شمار ضعیف حدیثیں کو نقل کر دیا۔ ابھی وہ (کسی موضوع پر ایک) باب باندھتے ہیں، جس کی ساری حدیثیں ضعیف ہوتی ہیں۔ مثلاً: بنی کھانے کی احادیث وغیرہ۔ ابن مندہ، ابوعلیؒ ابوہازی سے بھی روایتیں بیان کرتے ہیں۔ ان کی روایات میں بھی حسن بن علی کی طرف منسوب غریب روایات بھی آجاتی ہیں، جن کی بنیاد پر وہ باطل عقائد کی امارت کھڑی کر دیتے ہیں۔

دارقطنیؒ کا اپنی کتابوں میں ضعیف اور موضوع احدیث نقل کرنا

علامہ زبیدیؒ (۲) تحریر کرتے ہیں: سنن دارقطنی مغلوط احادیث کا مجموعہ اور غریب حدیثوں کا مجموعہ ہے۔ شیخ محمد بن جعفر الکلبانیؒ (۳) نقل کرتے ہیں:

”تمام دارقطنیؒ نے اپنی سنن میں غریب احادیث جمع کر دی ہیں اور اس کی اکثر روایتیں ضعیف، منکر بلکہ موضوع ہیں۔“

علامہ بخاریؒ (۴) رقمطراز ہیں:

”دارقطنیؒ کی کتاب ضعیف، غریب، شاذ اور مغلوط حدیثوں سے بھری ہوئی ہے۔ اس میں کتنی ہی حدیثیں ایسی ہیں، جو دوسری کتابوں میں نہیں ملتی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دارقطنیؒ جب مصر شریف لے گئے تو کسی نے (تمنا میں) ہم اللہ واز سے پڑھنے کے متعلق کچھ لکھنے کا مطالبہ کیا، تو انہوں نے اس موضوع پر ایک جز تصنیف کر دیا۔ اس کے بعد ایک اگلی صاحب ان کے پاس آئے اور قسم دے کر کہا کہ: اس کتاب میں اگر ایک بھی صحیح حدیث ہو تو بتائیں۔ انہوں نے فرمایا: ہم اللہ زور سے پڑھتے کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے بخفی حدیثیں مروی ہیں ان میں ایک بھی صحیح نہیں ہے اور صحابہ کرامؓ سے جو روایتیں مغلوط ہیں، ان میں کچھ صحیح ہیں اور کچھ ضعیف۔“

## تضعیف اور موضوع احادیث نقل کرنے میں بہت سی کا طریقہ کار

علامہ ابن تیمیہ (۱) لکھتے ہیں: امام شافعی اپنی اکثر روایات کو صحیح قرار دیتے ہیں اور موضوع احادیث سے بہت کم استدلال کرتے ہیں؛ لیکن جہاں اس کی اصل احادیث اور آثار موجود ہوں (جو دوسری احادیث کو) تقریباً تودے سکتی ہیں؛ لیکن ان پر دقت نہیں کیا جاسکتا، تو ایسے باب میں (موضوع حدیث بھی) روایت کرتے ہیں اور اپنی دوسری کتاب (۲) میں تحریر فرماتے ہیں، امام شافعی نے فضائل میں بہت ساری ضعیف بلکہ موضوع احادیث ذکر کی ہیں؛ جبکہ آپ کی طرح بعض دیگر محدثین کی بھی عادت ہے۔

شیخ حافظ احمد بن صدیق البخاری نے (۳) شافعی کی کئی احادیث کی نشاندہی کی اور ان پر موضوع ہونے کا حکم لگایا۔ خطیب، ابوالفیم، ابن جوزی، ابن عساکر اور ابن ناصر کی کتابوں میں تضعیف اور موضوع احادیث کا ذکر حافظہ نبی اپنے ایک رسالہ میں تحریر کرتے ہیں۔ حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب کے متعلق ابوالفیم نے لکھا کہ یہ ہر دور کی علماء متاخرین ایسے ہیں، جن کا کوئی بوجہ سیرے علم میں نہیں ہے، سوائے اس کے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں موضوع حدیثوں کو ان کے موضوع ہونے کی صراحت کے بغیر ذکر کر دیا اور یہ بات علمائے اور سنن و احادیث کے حق میں بدخواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ذرا ان حضرات کے ساتھ بخاری کا معاملہ فرمائے۔ (۴)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ تحریر کرتے ہیں: حافظ ابوالفیم "حلیۃ الاولیاء" کے اندر تصانیف کرامیہ کے فضائل اور زہد کے متعلق غریب احادیث ذکر کرتے ہیں، جن کے موضوع ہونے کا ان کو علم ہوتا ہے۔ خطیب، ابن جوزی، ابن عساکر اور ابن ناصر وغیرہ حضرات کا طریقہ کار بھی یہی ہے۔ (۵)

علامہ بیہقی لکھتے ہیں: خطیب بغدادی کی کتابوں کی حالت بھی یہی ہے۔ زہد و تقویٰ اور تعصب میں وہ حد سے آگے بڑھ جاتے ہیں اور وضع کا علم ہونے کے باوجود موضوع حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ (۶)

## علامہ سیوطی کا اپنی کتاب میں موضوع احادیث ذکر کرنا

شیخ احمد زہری (۷) رقمطراز ہیں: علامہ سیوطی نے اپنی کتاب "الجامع للبخاری" کے مقدمہ میں تحریر فرمایا ہے کہ: انہوں

۱۔ شرط البخاری، ص ۲۸۱۔ ۲۔ معراج السنۃ النبویہ، ص ۹۸۔ ۳۔ السیرۃ علی الاحادیث الموضوعۃ فی الجامع للبخاری، ص ۱۹۶۔ ۴۔ الروایات الضعیفۃ لہم بحال، ص ۲۸۱۔ ۵۔ زہد و تقویٰ، ص ۱۹۶۔ ۶۔ زہد و تقویٰ، ص ۱۹۶۔ ۷۔ رقمطراز ہیں: علامہ سیوطی نے اپنی کتاب "الجامع للبخاری" کے مقدمہ میں تحریر فرمایا ہے کہ: انہوں

نے اس کتاب کو ایسی روایات سے پاک رکھا ہے جن کو تھا کوئی واضح حدیث یا جھوٹا شخص روایت کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کتاب میں کوئی موضوع حدیث روایت نہیں کریں گے؛ بلکہ اس کی تمام حدیثیں (رسول اللہ ﷺ سے) ثابت ہوگی؛ لیکن ایسا نہیں ہوا؛ بلکہ انہوں نے اس میں ایسی حدیثیں بھی نقل کر دیں، جس کو جھوٹے راوی تہمید بیان کرتے ہیں اور بعض احادیث کا موضوع ہونا تو بالکل ظاہر ہے؛ اگرچہ کوئی جھوٹا راوی اس کو تہمید بیان نہیں کرتا ہے؛ کیونکہ وہ احادیث جھوٹے راویوں ہی سے مروی ہیں۔ آگے لکھتے ہیں: اس کتاب کی موضوع احادیث کی وضاحت کے لئے میں نے یہ مستقل رسالہ تصنیف کیا ہے۔ اس کے بعد وہ احادیث نقل کیں جن پر وضع کا حکم لگایا گیا، جن کی تعداد (۳۵۶) ہے۔ شیخ عبدالفتاح ابو غندہ فرماتے ہیں: علامہ سیوطی اپنی کتابوں اور رسائل کے اندر ضعیف، مکرر اور موضوع احادیث کو نقل کرنے میں مسائل واقع ہوئے ہیں؛ لہذا علماء کے اقوال کو دیکھتے بغیر علامہ سیوطی کی ذکر کردہ ان احادیث پر اسناد کرنا درست نہیں ہے، جو آپ نے ایسی کتابوں سے نقل فرمائی ہیں، جن میں کسی حدیث کے درج ہونے سے اس حدیث کے ضعیف ہونے کا وہم ہوتا ہے۔

### حضرات مختصرین کرام کا طریقہ کار

علامہ ابن تیمیہ اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں: سیرت واقبا اور حصص الانبیاء کے اکثر مصنفین صحیح، ضعیف اور جھوٹی روایات میں بالکل تغیر نہیں کرتے ہیں؛ جیسے ظہبی، واسعی، مہذبی، بن حنظل، عبد الجبار بن احمد، علی بن صلیٰ، الحارثانی، ابو عبد اللہ بن الخلیف الرازی، ابو نصر بن قسری، ابو الیث اسمر قندی، ابو عبد الرحمن السلمی، الکواشی، الموصلی وغیرہ کتب تفسیر کے مصنفین۔ ان حضرات کو صحیح اور ضعیف کی پہچان ہے، نہ روایات و احادیث میں مہارت، نہ ہی راویوں سے واقفیت۔ یہ حضرات فرق کے بغیر صحیح اور ضعیف روایات کو ایک جگہ جمع کر دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض مفسرین ساری روایات کو بیان کر کے اس کی ذمہ داری ناقل پر ڈال دیتے ہیں؛ جیسے ظہبی وغیرہ اور بعض مصنفین اصول یا تصوف کے کسی قول یا فقہ کے کسی مسئلہ کی تائید میں کوئی صحیح یا ضعیف روایت نقل کر کے اس کی مخالف صحیح یا ضعیف روایت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ (۱)

# فضائل اعمال کی احادیث کی تخریج

حضرت شیخ الحدیث کے فضائل اعمال پر لکھے گئے ۹۰ رساؤں کی احادیث کی تخریج کا عمل ۸ فصلوں میں منقسم کیا گیا ہے۔

- (۱) **فصل اول** : فضائل اعمال کی ان صحیح احادیث کی تخریج جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں پائی جاتی ہیں۔
- (۲) **فصل دوم** : فضائل اعمال کی ان صحیح احادیث کی تخریج جو صرف صحیح بخاری میں پائی جاتی ہیں۔
- (۳) **فصل سوم** : فضائل اعمال کی ان احادیث صحیحہ کی تخریج جنہیں صرف امام مسلم نے ذکر کیا ہے۔
- (۴) **فصل چہارم** : فضائل اعمال کی ان احادیث کی تخریج جنہیں امام بخاری و مسلم کے علاوہ دیگر محدثین نے ذکر کیا ہے اور وہ ”صحیح لہذا“ ہیں۔
- (۵) **فصل پنجم** : فضائل اعمال کی صحیح طبرہ کا درجہ رکھنے والی احادیث کی تخریج
- (۶) **فصل ششم** : فضائل اعمال کی ”حسن لہذا“ کا درجہ رکھنے والی احادیث کی تخریج
- (۷) **فصل ہفتم** : فضائل اعمال کی ”حسن الخیرہ“ کا درجہ رکھنے والی احادیث کی تخریج
- (۸) **فصل ہشتم** : فضائل اعمال کی تصنیف احادیث کی تخریج

## فصل اوّل

فضائل اعمال کی وہ احادیث جو بخاری و مسلم دونوں میں ہیں، ان کی تخریجات بخاری و مسلم کے جن کتب کے تحت وہ احادیث ہوں گی، پہلے ان کے کتب ذکر کئے جائیں گے، پھر مختلف احادیث ذکر کی جائیں گی۔ اور آخر میں فضائل اعمال کے اس حصے کا حوالہ درج کیا جائے گا جس میں وہ احادیث، مذکور ہوں گی۔

## کتاب الایمان

## حدیث (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے۔ سب سے اوّل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا (یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں) اس کے بعد نماز کا قائم کرنا، زکوٰۃ کا ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (بخاری ص ۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱)، امام مسلم (۲)، اور ابن خزیمہ (۳) نے عاصم ازہ و الدخول و محمد بن زید کے طریق سے کی ہے۔

تخریج حدیث امام احمد (۵)، امام بخاری (۶)، امام مسلم (۷)، امام ترمذی (۸)، امام نسائی (۹)، اور ابن خزیمہ (۱۰) نے حلالہ بن سفیان کی سندوں سے بھی تخریج کی ہے، اس میں یہ ذکر ہے کہ حلالہ بن سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے عکرمہ بن خالد سے یہ سنا کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ: آپؓ جہاد میں شریک کیوں نہیں ہوتے ہیں، تو آپؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آگے درج بالا حدیث ذکر فرمائی:

۱۔ خطاکرناذ بن اسلم، ج ۱ صفحہ ۱۰۱۔ ۲۔ مسلم، ج ۱ صفحہ ۳۲۸۔ ۳۔ صحیح ابن خزیمہ، ج ۱ صفحہ ۱۱۸۔ ۴۔ سنن ابی داؤد، ج ۱ صفحہ ۱۰۱۔

۵۔ سنن ابی داؤد، ج ۱ صفحہ ۱۰۱۔ ۶۔ ترمذی، ج ۱ صفحہ ۱۰۱۔ ۷۔ نسائی، ج ۱ صفحہ ۱۰۱۔ ۸۔ صحیح ابن خزیمہ، ج ۱ صفحہ ۱۱۸۔ ۹۔ سنن ابی داؤد، ج ۱ صفحہ ۱۰۱۔ ۱۰۔ سنن ابی داؤد، ج ۱ صفحہ ۱۰۱۔



## کتاب الصلاة

### حدیث (۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی شخص کے دروازہ پر ایک خبر جو رکی ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزہ نہ غسل کرتا ہو یہ اس کے بدن پر چھوٹا ہوا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ حضور ﷺ فرمایا: کیا اصل پانچوں نمازوں کا ہے نہ کہ جس شائدان کی وجہ سے کتاہوں کو غسل کر دیتے ہیں۔ (مشفق علیہ)۔ (۱)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱)، علامہ دارقطنی (۲)، امام بخاری (۳)، امام مسلمہ (۴)، ابن ماجہ (۵)، ترمذی (۶)، اور امام نسائی (۷) نے مزید ابن عبد اللہ بن ابی واہب، محمد بن ابی اسحاق، ابو اسود کے حوالے سے کیا ہے۔

### حدیث (۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ نہ مغایا ہوا ہے مگر ختم مسجد کی طرف۔ ایک مسجد ۱۰۰ اور دوسرے مسجد بیت المقدس ۱۰۰ سے میری یہ مسجد خلیفہ (۱)۔ (۱)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام سعید بن (۱)، امام حمد (۲)، امام بخاری (۳)، امام مسلمہ (۴)، امام ابوداؤد (۵)، امام نسائی (۶)، اور امام ابن ماجہ (۷) نے امام ہریری کے (۸) شاگرد صفی بن عیینہ، حضرت معمر بن یاسر، اپنے استاد ہریری سے اور وہ حضرت سعید بن مسیب سے نقل کیا کرتے ہیں۔

۱۔ لفظ نماز ۱۰۰ ۲۔ مع ۱۰۰ اور ۱۰۰ ۳۔ مع ۱۰۰ اور ۱۰۰ ۴۔ مع ۱۰۰ اور ۱۰۰

۵۔ لفظ نماز ۱۰۰ ۶۔ مع ۱۰۰ اور ۱۰۰ ۷۔ مع ۱۰۰ اور ۱۰۰ ۸۔ مع ۱۰۰ اور ۱۰۰

۹۔ مع ۱۰۰ اور ۱۰۰ ۱۰۔ مع ۱۰۰ اور ۱۰۰ ۱۱۔ مع ۱۰۰ اور ۱۰۰ ۱۲۔ مع ۱۰۰ اور ۱۰۰



رسول سے محبت نہیں کرتا حضور ﷺ نے فرمایا اس سے بارہ سال قبل نہ کیونکہ یہ تم پھر دیکھتے کہ اس نے بعض رضائے الٰہی کے لئے "لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰہ" کہہ دیا تو لوگوں نے کہا: اللہ وراس کے رسول باقر جانتے ہیں، مگر تو اس کی توجہ اور خبر خود بھی منفقوں کے لئے دیکھ رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ نے اس شخص پر آگ تمام کر دی ہے جس نے رسول کے الٰہی کے لئے "لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰہ" کہہ دیا۔

### حدیث (۷)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ چند جراتوں سے کہوں کہ بہت سارے لوگ انھیں گناہ کرنے اور پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو بلا طلاق کے گھروں میں نہ رہ سکتے ہیں اور بہ کران کے گھروں کو چھوڑ دوں (اسی معنیوں کی بہت سی روایات ہیں جن میں سے ایک کا ترجمہ یہی ہے) (متفق علیہ)۔

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱)، دارالمصطفیٰ (۲) نے عبد المطلب (۳) نے عبد المطلب بن حذافہ (۴) نے حضرت امام کے طریق سے کی ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵)، علامہ دارقطنی (۶)، اور ابن خزیمہ (۷) نے عکلمان (۸) ابو ہریرہؓ کے طریق سے کی ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج امام مالک (۹)، علامہ بیہقی (۱۰)، امام احمد (۱۱)، امام بخاری (۱۲)، امام مسلم (۱۳)، اور ابن مسعود (۱۴) نے ابو ہریرہؓ کے طریق سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۵)، علامہ دارقطنی (۱۶)، امام بخاری (۱۷)، امام مسلم (۱۸)، امام ابو داؤد (۱۹)، دارالمصطفیٰ (۲۰) نے ابو ہریرہؓ کے طریق سے بھی کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲۱)، امام مسلم (۲۲)، امام ابو داؤد (۲۳)، اور ابن مسعود (۲۴) نے ابو ہریرہؓ کے طریق سے بھی کی ہے۔

۱۔ حدیثی جامع (۱/۱۰۱)	۲۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)	۳۔ مجمع مسلم (۱/۱۰۱)	۴۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)	۵۔ سنن ابی ہریرہؓ (۱/۱۰۱)
۶۔ سنن ابی ہریرہؓ (۱/۱۰۱)	۷۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)	۸۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)	۹۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)	۱۰۔ سنن ابی ہریرہؓ (۱/۱۰۱)
۱۱۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)	۱۲۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)	۱۳۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)	۱۴۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)	۱۵۔ سنن ابی ہریرہؓ (۱/۱۰۱)
۱۶۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)	۱۷۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)	۱۸۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)	۱۹۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)	۲۰۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)
۲۱۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)	۲۲۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)	۲۳۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)	۲۴۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)	۲۵۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)

## حدیث (۸)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ آدمی کی وہ نماز جو جماعت سے پڑھی گئی ہو اس نماز سے جو گمراہی پڑھ لی ہو یا بلا ارشاد پڑھ لی ہو، اور جو اعضا مفق ہوئی ہے اور بات یہ ہے کہ جب آدمی وضو کرتا ہے اور وضو کو کامل اور جب تک پہنچا ہوتا ہے۔ پھر سجدہ کی طرف نماز کے ارادہ سے چلتا ہے۔ کوئی اور ارادہ اس کے ساتھ شامل نہیں ہوتا تو جو قدم رکھتا ہے اس کی وجہ سے ایک نیکی جڑ جاتی ہے اور ایک خطا صاف ہو جاتی ہے اور پھر جب نماز پڑھ کر اس جگہ بیٹھا رہتا ہے تو جب تک وہ وضو بیٹھا رہے گا فرشتے اس کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک آدمی نماز کے انتظام میں رہتا ہے وہ نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے۔ (تحقیق علیہ) (۱۰)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام بخاری (۳) امام مسلم (۴) امام ابوداؤد (۵) امام ترمذی (۶) امام ابن ماجہ (۷) امام ابن خوزیمہ (۸) نے ائمہ از ابو صالح کے طریق سے کی ہے۔

## حدیث (۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس (۲۷) درجہ زیادہ ہوتی ہے۔ (تحقیق علیہ) (۱۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ابوالکلی (۱۰) امام احمد (۱۱) امام دارمی (۱۲) امام بخاری (۱۳) امام مسلم (۱۴) امام ترمذی (۱۵) امام نسائی (۱۶) امام ابن ماجہ (۱۷) نے حضرت تابع کے طریق سے کی ہے۔

۱۔ خدا کی نماز میں ۲۷۔ صحیح مسلم ۱/۲۷۸-۲۷۹۔ صحیح بخاری ۱/۱۷۹-۱۸۰۔ صحیح ترمذی ۱/۵۵۹۔

۲۔ سنن ترمذی ۶۰۳۔ بحیثیت ابن ماجہ ۱/۱۶۷-۱۶۸۔ صحیح ابن خوزیمہ ۱/۳۰۰-۳۰۱۔ صحیح بخاری ۱/۲۷۸۔

۳۔ مسند امام مالک ۱/۱۰۰۔ المستدرک ۱/۱۵۱-۱۵۲۔ صحیح ابن خوزیمہ ۱/۳۰۰۔ صحیح بخاری ۱/۲۷۸۔

۴۔ صحیح مسلم ۱/۱۲۷۔ سنن ترمذی ۶۵۵۔ بحیثیت نسائی ۱/۱۰۱۔ بحیثیت ابن ماجہ ۱/۵۵۹۔

## حدیث (۱۰)

ابو بکر بن عبد الرحمن بن عمار بن نوفل بن معاویہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس کی فراغت ہو جائے گویا اس کے  
آل وادارہ سب جہین لئے گئے۔ (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) ابن حبان (۳) بیہقی (۴) ورنامہ بیہقی (۵) نے ابن ابی ذئب از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
بن عبد الرحمن بن عمار بن نوفل بن معاویہ کے طریق سے کی ہے۔

نیز امام بخاری (۶) اور امام مسلم (۷) نے ابو بکر بن عبد الرحمن بن عمار بن نوفل بن معاویہ کے طریق سے کی ہے۔  
حدیث کے طریق سے کی ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ ”من الصلوة صلوۃ من فاته فکانما وتر اھلہ وعائلہ“۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام نسائی (۸) نے ابن ابی ذئب بن عمار بن نوفل بن معاویہ کے طریق سے کی ہے۔  
حضرت عمارؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نوفل بن معاویہ سے فرمایا: ”ماذا قال؟“ حدیث اس طرح ہیں: ”صلوۃ من  
فاته فکانما وتر اھلہ وعائلہ“ قال اس عمرو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”صلوۃ العصر“۔

اس کے علاوہ اس حدیث کی تخریج امام نسائی (۹) نے ابن مبارک از حذیفہ بن شریح از حضرت ابن ربیعہ از عمار بن  
امک از نوفل بن معاویہ کے طریق سے بھی کی ہے۔ حضرت نوفل نے حضور ﷺ سے کہتے ہوئے سنا: ”الفاظ حدیث اس طرح  
ہیں۔“ ”من فاتھ صلوۃ العصر فکانما وتر اھلہ وعائلہ“۔

اور امام شافعی (۱۰) نے اس حدیث کی تخریج ابن ابی ذئب سے۔ ابن ابی ذئب از عمار بن عبد الرحمن بن عمار بن  
معاویہ کے طریق سے کی ہے۔

اس حدیث کی تائید نافع بن ابی اسود رضی اللہ عنہما (۱۱) کی حدیث سے بھی ہوتی ہے اور اسی سند سے امام احمد (۱۲) امام  
بخاری (۱۳) امام مسلم (۱۴) اور امام نسائی (۱۵) نے بھی روایت کی ہے۔

۱۔ فضائل فارسی ۱۷۷۔ ۲۔ مسند احمد ۱۶/۱۸۰۔ ۳۔ مسند احمد ۱۶/۱۸۰۔ ۴۔ مسند احمد ۱۶/۱۸۰۔ ۵۔ مسند احمد ۱۶/۱۸۰۔

۶۔ بخاری ۳۶۰۰۔ ۷۔ مسلم ۱۰۸۶۔ ۸۔ نسائی ۴۰۰۰۔ ۹۔ نسائی ۴۰۰۰۔ ۱۰۔ نسائی ۴۰۰۰۔ ۱۱۔ نسائی ۴۰۰۰۔ ۱۲۔ احمد ۱۶/۱۸۰۔ ۱۳۔ بخاری ۳۶۰۰۔ ۱۴۔ مسلم ۱۰۸۶۔ ۱۵۔ نسائی ۴۰۰۰۔

۱۶۔ مسند احمد ۱۶/۱۸۰۔ ۱۷۔ مسند احمد ۱۶/۱۸۰۔ ۱۸۔ مسند احمد ۱۶/۱۸۰۔ ۱۹۔ مسند احمد ۱۶/۱۸۰۔ ۲۰۔ مسند احمد ۱۶/۱۸۰۔

## کتاب الصوم ولیلۃ القدر

**نوٹ:** یہ حدیث صاحب تحقیق القدر نے تھوڑے سے فرق کے ساتھ نقل کی ہے۔ ترجمہ صاحب تحقیق القدر کے متن کا کیا جا رہا ہے۔

حدیث (۱۱)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن ابوسعید خدریؓ سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تھے مہینہ (رمضان) کے چک کے اپنے میں پھر جب اس سے پہلے کی راتیں گزر جاتی تھیں اور انہیں آنے کو ہوتی تھیں تو آپ ﷺ اپنے گھر کو لوٹ آتے تھے اور بڑا آپ ﷺ کے ساتھ معشیت برتتے تھے دو گھنٹہ لوٹ آتے تھے۔ پھر ایک ماہ میں اسی طرح اعتکاف کیا اور جس رات میں گھر آئے تو تھے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو حکم دیا جو منظور الہی تھا پھر فرمایا کہ میں اس مشرور میں اعتکاف کر رہا تھا پھر مجھے ظاہر ہوا کہ اس کے آخری مشرور میں اعتکاف کروں اب جو میرے ساتھ اعتکاف کرنے والا دو رات کو اپنے سنگھ شا میں رہے (اور گھرنے جائے) اور میں نے خواب میں اس شب قدر کو دیکھا مگر بچاؤ یا گینا سوائے آخری شب راتوں میں ڈھونڈو۔ ہر طاق رات میں اور میں اپنے خواب میں دیکھتا کہ بعد از رات پانی اور کچھ میں (یعنی اس رات میں رہا ہوا) پھر ابوسعید خدریؓ نے کہا انہیں خواب میں کو بارش ہوئی اور پانی حضرت ﷺ کے مصلیٰ پر پڑا اور میں نے آپ ﷺ کو دیکھا بسبب آپ ﷺ نے صبح کی نماز سے سلام بھیج دیا آپ ﷺ کا مبارک چہرہ ٹلنے اور پانی اسے تر تھا (متفق علیہ)۔ (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام مالکؒ (۲)، امام حنفیؒ (۳)، امام بخاریؒ (۴)، امام مسلمؒ (۵)، امام ابوداؤدؒ (۶)، امام ترمذیؒ (۷)، امام نسائیؒ (۸) اور امام ابن ماجہؒ (۹) نے اس سند کے طرق سے کی ہے۔

۱۔ حنفی رسائل ۴/۱۵۰، ۲۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۳۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۴۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۵۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۶۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۷۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۸۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۹۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳۔

۱۰۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۱۱۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۱۲۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۱۳۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۱۴۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۱۵۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۱۶۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۱۷۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۱۸۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۱۹۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۲۰۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳۔

۲۱۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۲۲۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۲۳۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۲۴۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۲۵۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۲۶۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۲۷۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۲۸۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۲۹۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳، ۳۰۔ مسند ابی یوسف ۳/۲۴۳۔

## حدیث (۱۲)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضور اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص نیبہ انقدر میں ایمان کے ساتھ ہو، اب کی دنیا سے عبادت کے لئے کھڑا ہوگا اس کے پچھلے تمام گنہ عاف کرائے جائیں گے۔ (مشقی علیہ)۔ (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۱)، ابوداؤد سلیم (۲)، ابوالریاء داؤد اخرج کے دو طریق (شیخ ابوداؤد بن عمر) سے کی ہے۔

## حدیث (۱۳)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضور اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ آدمی کو غنی و فاقہ کی کثرت سے نیکر ہونا بلکہ حقیقی غنی و فاقہ کا غنی ہونا ہے۔ (مشقی علیہ)۔ (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵)، امام بخاری (۱)، ابوداؤد سلیم (۲)، ابوالریاء داؤد اخرج کے دو طریق (ابوالحسن اور تعلقان بن حکیم) سے کی ہے۔

ابوداؤد سلیم (۵)، امام بخاری (۱)، ابوداؤد سلیم (۲)، ابوالریاء داؤد اخرج کے دو طریق (ابوالحسن اور تعلقان بن حکیم) سے بھی کی ہے۔

## حدیث (۱۴)

حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اللہ ﷺ سے سوال کیا: حضور اللہ ﷺ نے عطا فرمایا، میں نے پھر لے لیا حضور اللہ ﷺ نے پھر مرحمت فرمایا، اس کے بعد ارشاد فرمایا: اے حکیم! یہ مال سر بزرگ نہیں چیز ہے۔ یعنی خوشنما ہے دیکھنے میں لذت ہے ایوں ہیں۔ پس جو شخص اس کو نفس کی شکایت (یعنی استغناء) سے لیتا ہے اس کے لئے تو اس میں برکت دی جاتی ہے، اور جو اس کو شرف نفس (یعنی حرص و طمع) کے ساتھ لیتا ہے اس کے لئے اس میں برکت نہیں ہوتی۔ یہ حدیث ہے حبیب اکوٹی (بھوک) کا

۱۔ تعلقان بن حکیم	۲۔ تعلقان بن حکیم	۳۔ تعلقان بن حکیم	۴۔ تعلقان بن حکیم
۵۔ تعلقان بن حکیم	۶۔ تعلقان بن حکیم	۷۔ تعلقان بن حکیم	۸۔ تعلقان بن حکیم
۹۔ تعلقان بن حکیم	۱۰۔ تعلقان بن حکیم	۱۱۔ تعلقان بن حکیم	۱۲۔ تعلقان بن حکیم

نریض (اکھاتا رہے اور پیٹ نہ بھرے۔ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (مشفق علیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حیدری (۲)، امام احمد (۳)، امام دارقطنی (۴)، امام بخاری (۵)، امام مسلم (۶)، امام ترمذی (۷) اور امام نسائی (۸) نے کی ہے۔

## حدیث (۱۵)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کونسا صدقہ ثواب کے اعتبار سے بڑھا ہوا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: تو صدقہ ایسی حالت میں کرے کہ تندرست ہو، مال کی حرص دل میں ہو، اپنے فقیر کو جانے کا ڈر ہو، اپنے مالدار ہونے کی تمنا ہو اور صدقہ کرنے کو اس وقت تک مؤخر نہ کرے کہ روح حلق تک پہنچ جائے، پھر وہیں کہنے لگتا تھا مال فلاں (مسجد) کا اور اتنا مال فلاں (مدرسہ) کا حال کتاب مال فلاں (وارث) کا ہو گیا ہے۔ (مشفق علیہ) (۹)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۰)، امام بخاری (۱۱)، امام مسلم (۱۲)، امام ابوداؤد (۱۳)، امام نسائی (۱۴) اور امام ہاکم (۱۵) نے لوط بن اشکع حاکم ازلیہ ذوق کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۱۶)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (بنی اسرائیل) کے ایک آدمی نے اپنے دل میں کہا کہ آج رات کو چپکے سے صدقہ کروں گا۔ چنانچہ رات کو چپکے سے ایک آدمی کے ہاتھ میں مال دے کر چلا آیا۔ صبح کو لوگوں میں چرچا ہوا کہ رات کوئی شخص ایک چور کو صدقہ دے گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا: یا اللہ! چور پر صدقہ کرنے میں بھی تیرے عیاں نہ تعریف ہے۔ (کہ اس سے بھی زیادہ بڑے کو دیا جاتا تو میں کیا کر سکتا تھا) پھر اس نے دوبارہ ٹھانی کہ آج رات کو پھر صدقہ کروں گا (کہ پہلا تو ضائع ہو گیا) چنانچہ رات کو صدقہ کا مال لے کر نکلا اور وہ ایک عورت کو دے دیا (یہ خیال کیا کہ

۱۔ فضائل صدقات ص ۳۸۸	۲۔ مستدرک ص ۵۵۲	۳۔ سنن ابی داؤد ص ۱۰۷/۱۰۸	۴۔ مسند احمد ص ۳۲۲/۳	۵۔ سنن ابی داؤد ص ۱۰۷/۱۰۸	۶۔ مسند احمد ص ۵۵۲
۷۔ مسند احمد ص ۵۵۲	۸۔ مسند احمد ص ۵۵۲	۹۔ مسند احمد ص ۵۵۲	۱۰۔ مسند احمد ص ۵۵۲	۱۱۔ مسند احمد ص ۵۵۲	۱۲۔ مسند احمد ص ۵۵۲
۱۳۔ مسند احمد ص ۵۵۲	۱۴۔ مسند احمد ص ۵۵۲	۱۵۔ مسند احمد ص ۵۵۲	۱۶۔ مسند احمد ص ۵۵۲	۱۷۔ مسند احمد ص ۵۵۲	۱۸۔ مسند احمد ص ۵۵۲
۱۹۔ مسند احمد ص ۵۵۲	۲۰۔ مسند احمد ص ۵۵۲	۲۱۔ مسند احمد ص ۵۵۲	۲۲۔ مسند احمد ص ۵۵۲	۲۳۔ مسند احمد ص ۵۵۲	۲۴۔ مسند احمد ص ۵۵۲

چوری کیا کرے گی) صبح کو چہچاہا کہ رات کوئی شخص فلاں بڑا کار عورت کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا یا اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ہے نہ تاکر نے والی عورت پر بھی، (کہ میرا بل تو اس سے بھی کم درجہ کے قاتل تھا) پھر تیسری مرتبہ امدادہ کیا کہ آج رات کو ضرور صدقہ کروں گا: چنانچہ رات کو صدقہ لے کر گیا اور ایک ایسے شخص کو دے دیا جو مالدار تھا صبح کو چہچاہا کہ رات ایک مالدار کو صدقہ دے دیا گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا یا اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ہے چہر پر بھی نہ تاکر نے والی عورت پر بھی اور غنی پر بھی۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ (تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے) کوئی کہہ رہا ہے کہ تیرا صدقہ چہر پر اس لئے کر لیا گیا کہ شاید وہ اپنی چوری کی عادت سے توبہ کر لے اور زانیہ پر اس لئے کہ وہ شاید زانیہ کرنے سے توبہ کر لے (جب وہ یہ دیکھے گی کوئی غیر مصدقہ والا کہے بھی اللہ جل شانہ عطا فرماتے ہیں تو اس کو غیرت آئے گی اور غنی پر اس لئے تاکر اس کو عورت حاصل ہو کہ اللہ کے بندے کس طرح چھپ کر صدقہ کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے شاید وہ بھی اس بل سے جو اس کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے صدقہ کرنے لگے۔ (متفق علیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲)، امام بخاری (۳)، امام مسلم (۴) اور امام نسائی (۵) نے عبد الرحمن بن عوف کلا مخرج کے طریق (ابو حنظلہ و عبد اللہ بن لہیعہ) سے کی ہے۔

## حدیث (۱۷۱)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ (خوب) خرچ کیا کر اور شمار نہ کر (اگر بیا کرے گی) تو اللہ جل شانہ بھی تجھے شمار کر کے دے گا اور محفوظ کر کے نہ رکھ (اگر ایسا کرے گی) تو اللہ جل شانہ محفوظ کر کے رکھے گا (یعنی کم عطا کرے گا) دیا کرو جتنا بھی تجھ سے ہو سکے۔ (متفق علیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲)، امام بخاری (۳)، امام مسلم (۴) اور امام نسائی (۵) نے هشام بن مردہ از قاطر بنت منذر کے طریق سے کی ہے۔

۱. تفسیر احمد ۴/۲۸۱	۲. مسند احمد ۲/۲۸۱	۳. مسند احمد ۲/۲۸۱	۴. مسند احمد ۲/۲۸۱
۵. مسند احمد ۲/۲۸۱	۶. مسند احمد ۲/۲۸۱	۷. مسند احمد ۲/۲۸۱	۸. مسند احمد ۲/۲۸۱
۹. مسند احمد ۲/۲۸۱	۱۰. مسند احمد ۲/۲۸۱	۱۱. مسند احمد ۲/۲۸۱	۱۲. مسند احمد ۲/۲۸۱

## حدیث (۱۸)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بے خادموں والی عورت (بیوہ) اور مسکین کی ضرورت میں کوشش کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ جہاد میں کوشش کرنے والا اور عائشہؓ بھی فرمایا کہ ایسا ہے، جیسا رات بھر نماز پڑھنے والا کہ رات بھی سستی نہ کرے اور دن بھر روزہ رکھنے والا کہ بیکٹ روزہ دہر ہے۔ (متفق علیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام بخاری (۳) امام مسلم (۴) امام ترمذی (۵) امام نسائی (۶) اور امام ابن ماجہ (۷) نے ثور بن زید از ابو الخیر نے کے دو طریق (عبدالعزیز بن محمد دوہوری اور مالک) سے کی ہے۔

## حدیث (۱۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے ایسی طرح صدقہ کرے کہ (اسراف وغیرہ) سے اس کو خواب نہ کرے تو اس کو فرج کرنے کا ثواب ہے اور خلو نہ کو اس لئے ثواب ہے کہ اسی نے کمایا تھا اور کھانے کا انتظام کرنے والے کو (مرد ہو یا عورت) ایسا ہی ثواب ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے ایک کے ثواب کی وجہ سے دوسرے کے ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ (متفق علیہ) (۸)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حیدری (۹) امام احمد (۱۰) امام بخاری (۱۱) امام مسلم (۱۲) امام ابو داؤد (۱۳) امام ترمذی (۱۴) اور امام ابن ماجہ (۱۵) نے فقہین میں سلسلہ ابو داؤد از مسروق کے دو طریق (اعمش اور منصور) سے کی ہے۔

## حدیث (۲۰)

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ کعبہ شریف کی دیوار کے

۱۔ فعال صدقہ: عمر ۸۶ھ	۲۔ سنہ ۳۸ھ/۳	۳۔ بیگ بخاری: ۵۰۹۰/۱۰۱۰	۴۔ بیگ مسلم: ۲۸۸/۸
۵۔ شان ترمذی: ۱۶۶ھ	۶۔ سنہ نسائی: ۸۱۰ھ	۷۔ سنہ ابن ماجہ: ۲۲۲ھ	۸۔ فضائل صدقات: عمر ۳۲۱ھ
۹۔ سنہ حیدری: ۲۶۶ھ	۱۰۔ سنہ احمد: ۸۴۲/۹	۱۱۔ بیگ بخاری: ۵۴۹/۲، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱	۱۲۔ بیگ مسلم: ۲۸۸/۸
۱۳۔ شان ترمذی: ۱۶۶ھ	۱۴۔ سنہ حیدری: ۲۶۶ھ	۱۵۔ بیگ بخاری: ۵۴۹/۲	۱۶۔ سنہ ابن ماجہ: ۲۲۲ھ

انہی میں تشریف رکھتے تھے مجھے دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ کہہ کے وہب کی قسم وہ لوگ بڑے غبارہ میں ہیں۔ میں نے عرض کیا میرے میں باپ آپ پر قربان کون لوگ؟ حضور ﷺ نے فرمایا جن کے پاس مالی زیادہ ہو۔ مگر وہ لوگ جو اسی طرح اس طرح (خرچ کریں) اپنے دائم سے بائیں سے آگے سے پیچھے سے؛ لیکن ایسے آدمی بہت کم ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اتم جہاں ذات کی جس کے قبضہ نہ دست میں میری جان ہے کوئی آدمی ایسے اونٹ یا گائے کو چھوڑ کر مرنا ہے جس میں اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو وہ اونٹ اور گائے قیامت کے دن اتفاقی جذبہ ہونے کی حالت میں آئیں گے اپنے پیروں سے اس کو روٹیں گے اور اپنی سنگوں سے ماریں گے جب ان میں کی آخری اس پر سے گذر جائے گی تو پھر سے پہلی کو لوٹا جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ نہ ہو جائے۔ (مشفق علیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حیدری (۲) امام احمد (۳) علامہ دارقطنی (۴) امام بخاری (۵) امام مسلم (۶) امام ترمذی (۷) امام نسائی (۸) اور امام ابن ماجہ (۹) نے انعمش اور سرور کے طریق سے کیا ہے۔

حدیث (۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی خزانہ والا ایسا نہیں ہوگا کہ جس نے اپنے خزانہ میں زکوٰۃ نکالی ہو مگر قیامت کے دن اس خزانہ (سونا چاندی) کے تختے بنائے جائیں گے اور ان کو جہنم کی آگ میں ایسا تپایا جائے گا گویا کہ وہ خود آگ کے تختے ہیں پھر ان سے اس شخص کا پھل اور چھٹائی اور کمر دار ڈی جائے گی۔ اور اس دن کی مقدار جس میں یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا پچاس ہزار سال کی ہوگی یہاں تک کہ بندوں کا حساب و کتاب ختم ہو جائے گا اور وہ شخص جنت یا دوزخ کی طرف اپنی راہ دیکھے گا (اسی طرح) جو کوئی اونٹ کا مالک ہوگا اور اس کا حق ادا نہ کرے گا تو قیامت کے دن اس شخص کو اونٹوں کے سامنے ہوا میدان میں منہ کے تل اور سارا ڈال دیا جائے گا اور اس کے سارے اونٹ خود بخود سٹاپے میں پورے ہونگے وہ اس پر دوڑیں گے، جب ان اونٹوں کی ایک جماعت چلی جائے گی تو دوسری جماعت آئے گی جس میں وہی ہوگا اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی یہاں تک کہ بندوں کا حساب و کتاب چر کر دیا جائے گا اور وہ شخص جنت یا جہنم کی طرف اپنی راہ دیکھے گا اور جو شخص بکریاں کا مالک ہو اور ان کا حق ادا نہ کرے گا تو قیامت کے دن اسے

۱۔ خضر ہری: ۱۳۴۹۔

۲۔ مسند حیدری: ۱۲۰۔

۳۔ مسند احمد: ۱۲۰۔

۴۔ مسند دارقطنی: ۱۲۰۔

۵۔ مسند بخاری: ۱۲۰۔

۶۔ مسند مسلم: ۱۲۰۔

۷۔ مسند ترمذی: ۱۲۰۔

۸۔ مسند نسائی: ۱۲۰۔

۹۔ مسند ابن ماجہ: ۱۲۰۔

ہوا و خیران میں انوکھہ صاف ڈال دیا جائے گا اور اس کی بکریوں کو لایا جائے گا اور بکریوں کی اور وہ بکریاں باپنے مالک کو اپنے کمروں سے روئے ہیں کی اور اپنی بیٹھوں سے باریں کی مان میں سے کسی بکری کے سینک نہ خرے ہوں گے اور نہ ٹوٹے ہوں گے جب ایک حکمران سے ملکر چلی جائے گی تو دوسری نظر آئے گی اور جس میں یہ ہوگا اس کی حقہ اور بچاں جلد برس کی ہوگی یہاں تک کہ بندوں کا حساب و کتاب کیا جائے گا اور وہ شخص جنت یا دوزخ کی طرف اپنی راہ دیکھے گا پھر حضرت سکینہؓ نے اس حدیث کا خیر تک بیان فرمایا۔ (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام مالک (۱) امام احمد (۲) امام بخاری (۳) امام مسلم (۴) امام ابو داؤد (۵) امام ترمذی (۶) نسائی (۷) اور امام ابن ماجہ (۸) نے اوصاف کے طریق سے کی ہے۔  
حدیث (۲۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے (آسمان سے) اترتے ہیں۔ ایک دعا کرتا ہے اسے اللہ خرچ کرنے والے کا بدل عطا فرما۔ دوسرا فرشتہ دعا کرتا ہے اے اللہ روک کر رکھے والے کا مال برباد کر۔ (مشق علیہ السلام)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۱) اور امام مسلم (۲) نے سلیمان بن بلال ابو عاصیہ بن ابی حمزہ و ابو سعید بن ہریرہ کے دو طریق سے کی ہے۔

بخاری ۱۰۰/۱۰۰۰۰/۱۰۰۰۰/۱۰۰۰۰

بخاری ۱۰۰/۱۰۰۰۰/۱۰۰۰۰

بخاری ۱۰۰/۱۰۰۰۰/۱۰۰۰۰

بخاری ۱۰۰/۱۰۰۰۰/۱۰۰۰۰

بخاری ۱۰۰/۱۰۰۰۰/۱۰۰۰۰

بخاری ۱۰۰/۱۰۰۰۰/۱۰۰۰۰

بخاری ۱۰۰/۱۰۰۰۰/۱۰۰۰۰

بخاری ۱۰۰/۱۰۰۰۰/۱۰۰۰۰

بخاری ۱۰۰/۱۰۰۰۰/۱۰۰۰۰

بخاری ۱۰۰/۱۰۰۰۰/۱۰۰۰۰

بخاری ۱۰۰/۱۰۰۰۰/۱۰۰۰۰

بخاری ۱۰۰/۱۰۰۰۰/۱۰۰۰۰

# کتاب الحج

حدیث (۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے حج کرے اس طرح کو اس حج میں نوافل (نفل بات) اور نہ فسخ ہو (یعنی عظیم مدولی) وہ حج سے ایسا واپس آتا ہے جیسا اس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔ (مشفق علیہ) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حمیدنی (۲) امام احمد (۳) علامہ دارقطنی (۴) امام بخاری (۵) امام مسلم (۶) امام ترمذی (۷) امام نسائی (۸) اور امام ابن ماجہ (۹) نے منصور بن العسقر از ابو حازن کے طرق سے کی ہے۔

حدیث (۲۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ درمیان کے سارے مہینوں کے لئے کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ (مشفق علیہ) (۱۰)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام مالک (۱) امام حمیدنی (۲) امام احمد (۳) امام بخاری (۴) امام مسلم (۵) امام ترمذی (۶) امام نسائی (۷) اور امام ابن ماجہ (۸) نے یحییٰ بن یزید بن عبد الرحمن از ابو صالح کے طرق سے کی ہے۔

۱۔ فضائل حج ص ۱۰۰	۲۔ مسند حمیدنی ص ۱۰۰	۳۔ مسند احمد ص ۱۰۰	۴۔ مسند احمد ص ۱۰۰	۵۔ مسند احمد ص ۱۰۰
۶۔ مسند احمد ص ۱۰۰	۷۔ مسند احمد ص ۱۰۰	۸۔ مسند احمد ص ۱۰۰	۹۔ مسند احمد ص ۱۰۰	۱۰۔ مسند احمد ص ۱۰۰
۱۱۔ مسند احمد ص ۱۰۰	۱۲۔ مسند احمد ص ۱۰۰	۱۳۔ مسند احمد ص ۱۰۰	۱۴۔ مسند احمد ص ۱۰۰	۱۵۔ مسند احمد ص ۱۰۰
۱۶۔ مسند احمد ص ۱۰۰	۱۷۔ مسند احمد ص ۱۰۰	۱۸۔ مسند احمد ص ۱۰۰	۱۹۔ مسند احمد ص ۱۰۰	۲۰۔ مسند احمد ص ۱۰۰

## حدیث (۲۵)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما (جو نو خیز لڑکے تھے) نبی ﷺ کی سواری کے پیچھے بیٹھے تھے۔ حضور ﷺ کے پاس قبیلہ بنی نضیر کی عورت آ کر کچھ دریافت کرنے لگی۔ حضرت فضل ﷺ اسے دیکھنے لگے تو نبی ﷺ نے فضل کے چہرہ کو دوسری طرف پھیر دیا۔ اس خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حج نے میرے باپ کو ایسی حالت میں پایا کہ وہ بوڑھے ہیں، سواری پر بھی سوار نہیں ہو سکتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج بدلی کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں ان کی طرف سے حج کرو۔ (مشعل علیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام مالک (۲)، علامہ حیدری (۳)، امام احمد (۴)، علامہ دارقوتی (۵)، امام بخاری (۶)، امام مسلم (۷)، امام ابوداؤد (۸) اور امام نسائی (۹) نے زہری از سلیمان بن یسار کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۲۶)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ (میرے غلام) ابو طلحہ اور ان کے بیٹے توح و چلے گئے اور مجھے چھوڑ گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (مشعل علیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن حبان (۱)، اور علامہ طبرانی (۲) نے سریح بن یونس ابو اسحاق مودب (آپ کے والد کا نام ابراہیم، دادا کا نام سلیمان اور پردادا کا نام رزین ہے۔ محدثین نے آپ کو صدوق کہا ہے) از یعقوب بن عطاء بن ابی رباح، (یعقوب محدثین کے یہاں ضعیف راوی ہیں) از عطاء کے دو طریق سے کی ہے۔ نیز ابن جریر کا عطاء کے طرق سے بھی کی ہے۔

۱۔ فضائل حج ص ۲۶۹۔	۲۔ نوادر الک ۳۳۷۔	۳۔ حیدری ص ۵۰۷۔	۴۔ معجم ص ۱۰۱/۱۰۲۔	۵۔ حیدری ص ۱۰۱/۱۰۲۔	۶۔ حیدری ص ۱۰۱/۱۰۲۔
۷۔ حیدری ص ۱۰۱/۱۰۲۔	۸۔ حیدری ص ۱۰۱/۱۰۲۔	۹۔ حیدری ص ۱۰۱/۱۰۲۔	۱۰۔ حیدری ص ۱۰۱/۱۰۲۔	۱۱۔ حیدری ص ۱۰۱/۱۰۲۔	۱۲۔ حیدری ص ۱۰۱/۱۰۲۔

یہی طرح اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) علامہ ذہبی (۲) امام بخاری (۳) امام مسلم (۴) امام نسائی (۵) اور ابن حبان (۶) نے کیا ہے۔

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۷) امام بخاری (۸) امام مسلم (۹) امام ابن ماجہ (۱۰) اور علامہ طبرانی (۱۱) نے عطاء کے طریق سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام ابو داؤد (۱۲) ابن خزیمہ (۱۳) اور علامہ طبرانی (۱۴) نے بکر بن عبد اللہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما کے طریق کی ہے۔

۱۔ مسند احمد، ۱/۱۰۷۔	۲۔ سنن ابی داؤد، ۱/۸۶۲۔	۳۔ بخاری، ۲/۲۱۳۔	۴۔ مسلم، ۳/۱۶۱۔
۵۔ نسائی، ۳/۱۰۷۔	۶۔ صحیح ابن حبان، ۲/۵۱۰۔	۷۔ مسند احمد، ۲/۶۸۸۔	۸۔ بخاری، ۳/۳۱۳۔
۹۔ مسلم، ۳/۱۶۱۔	۱۰۔ ابن ماجہ، ۲/۶۹۳۔	۱۱۔ بحوالہ بکر بن عبد اللہ از ابن عباس، ۱/۱۲۶۶۔	۱۲۔ بخاری، ۳/۱۶۱۔
۱۳۔ سنن ابی داؤد، ۱/۱۰۷۔	۱۴۔ سنن بخاری، ۲/۲۱۳۔	۱۵۔ سنن ابی داؤد، ۲/۶۸۸۔	۱۶۔ سنن ابی داؤد، ۲/۶۹۳۔

# کتاب الادب

حدیث (۲۷)

حضرت ابو ہریرہؓ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ مہمان کا اکرام کرے اور اپنے بڑی کو نہ ستائے اور نہ بان سے کوئی بات لگالے تو بھلائی کی نکلے اور نہ چپ رہے۔ (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام بخاری (۳) امام مسلم (۴) اور امام ابن ماجہ (۵) نے ابو صالحؓ کے دو طریق (ابو الاحوص و اشعث) سے کی ہے۔

نیز ابن شہاب زہری (۶) ابو سلمہ بن عبدالرحمن از ابو ہریرہؓ کے طریق سے بھی امام احمد (۷) امام بخاری (۸) امام مسلم (۹) اور امام ترمذی (۱۰) نے تخریج کی ہے۔

حدیث (۲۸)

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ جل شانہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، مہمان کا جائزہ ایک دن درات ہے اور مہمانی تین دن تین درات ہے اور مہمان کے لئے یہ جائزگیں کا تامل علی قیام کرے کہ جس سے میریان مشقت نہ پڑ جائے۔ (۱)

۱۔ فضائل صدقات ص ۲۲۶۔	۲۔ مسند احمد ۲/۴۳۲۔	۳۔ کتب بخاری ۱۰/۱۲۸۔	۴۔ کتب مسلم ۱۰/۱۲۸۔
۵۔ سنن ابن ماجہ ۳۶۱۔	۶۔ مسند احمد ۲/۴۳۲۔	۷۔ کتب بخاری ۱۰/۱۲۸۔	۸۔ مسند احمد ۲/۴۳۲۔
۹۔ سنن ترمذی ۲۷۳۲۔	۱۰۔ سنن ترمذی ۲۷۳۲۔	۱۱۔ فضائل صدقات ص ۲۲۶۔	۱۲۔ کتب مسلم ۱۰/۱۲۸۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام مالکؒ (۱) امام ترمذیؒ (۲) امام احمدؒ (۳) امام عبد بن حمیدؒ (۴) علاء الدارؒ (۵) امام بخاریؒ (۶) امام مسلمؒ (۷) امام ابو داؤدؒ (۸) امام ترمذیؒ (۹) اور امام ابن ماجہؒ (۱۰) نے سعید بن ابی سعید تمیمیؒ کے طریق سے کی ہے۔

حدیث (۲۹)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایک فاحشہ اور بدکار عورت کی اتنی بات پر بغض کروں گی کہ وہ چلی جاوے گی جس نے ایک کنوئیں پر دیکھا کہ ایک کتا کھڑا ہے جس کی زبان پیاس کی شدت کی وجہ سے باہر نکل پڑی ہے اور وہ مرنے کو ہے۔ اس عورت نے اپنے پاؤں کا (پھڑے کا) جو ٹانگالا اور اس کو اپنی اور حقنی میں باندھ کر کنوئیں میں سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا چنانچہ اس کی وجہ سے اس کی مغفرت کردی گئی (۱۱)۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاریؒ (۱۲) نے حسن بن الصباح از اسحاق از زوف از حسن ولین سیرین کی سند سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۱۳) امام بخاریؒ (۱۴) اور امام مسلمؒ (۱۵) نے ابن سیرین از ابو ہریرہؓ کی سند سے احادیث کے کچھ فرق کے ساتھ کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام مالکؒ (۱۶) امام احمدؒ (۱۷) امام بخاریؒ (۱۸) امام مسلمؒ (۱۹) اور امام ابو داؤدؒ (۲۰) نے مالک بن انس از میمون بن عبد الرحمن از ابو صالح کے طریق سے کی ہے۔ اس میں یہ ذکر ہے کہ صحابہ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہؐ ہمیں چوپایوں کے ساتھ بھردی کہتے پر بھی اجر ملے گا، آپؐ نے فرمایا: ”لھی کل ذات کبد و طبعہ اجر“۔

۱۔ سنن مالک ۵۷۸۔	۲۔ سنن ترمذی ۷۷۹۔	۳۔ مسند احمد ۳۸۱/۲۔	۴۔ مسند ابن حمید ۳۸۳۔
۵۔ سنن بخاری ۳۰۴۱۔	۶۔ سنن ترمذی ۱۸۸۳۹۔	۷۔ سنن مسلم ۱۳۷۵۔	۸۔ سنن ابو داؤد ۳۷۸۰۔
۹۔ سنن ترمذی ۱۸۲۸۸۔	۱۰۔ سنن ابن ماجہ ۴۷۵۰۔	۱۱۔ سنن ابی سعید ۷۷۵۰۔	۱۲۔ سنن بخاری ۵۸۳۳۔
۱۳۔ سنن احمد ۳۸۱۳۳۔	۱۴۔ سنن مسلم ۳۸۱۳۳۔	۱۵۔ سنن مسلم ۳۸۱۳۳۔	۱۶۔ سنن مالک ۵۷۸۔
۱۷۔ سنن احمد ۳۸۱۳۳۔	۱۸۔ سنن بخاری ۳۰۴۱۔	۱۹۔ سنن مسلم ۱۳۷۵۔	۲۰۔ سنن ابو داؤد ۳۷۸۰۔

## حدیث (۳۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا کہ ایک عورت کو اس پر عذاب کیا گیا کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا جو بھوک کی وجہ سے مر گئی تو اس نے اس کو کھانے کو دیا تو اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانوروں (چوہے وغیرہ) سے اپنا پیٹ بھر لیتی۔ (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام عبد بن حمید (۲)، امام دارقطنی (۳)، امام بخاری (۴) اور امام مسلم (۵) نے حضرت عائشہ کے طریق سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۶)، امام مسلم (۷) نے نصر بن علی انصاری، علی بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر از سعید المقبری از ابو ہریرہؓ کی سند سے کی ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ حضور اکرم ﷺ سے درج بالا حدیث نقل کرتے ہیں اور امام بخاری اور امام مسلم نے اس حدیث کو نافذ تہذیب ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے بعد ذکر کیا ہے۔

## حدیث (۳۱)

حضرت انسؓ سے روایت ہے حضور ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت کی جائے اور اس کے نشانہ تہذیب (عمر کی دہائی) میں اضافہ کر دیا جائے، اس کو چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔ (۸)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۹)، امام بخاری (۱۰)، امام مسلم (۱۱) اور امام ابوداؤد (۱۲) نے امام تہذیب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے طریق سے کی ہے۔

## حدیث (۳۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ!

۱۔ فضائل صدقات ص ۱۰۷	۲۔ سنن ابی حمزہ ص ۸۹	۳۔ سنن ابی داؤد ص ۱۰۷	۴۔ سنن ابی داؤد ص ۱۰۷
۵۔ مجمع مسلم ص ۱۰۷	۶۔ بخاری ص ۱۵۸	۷۔ مسلم ص ۱۰۷	۸۔ فضائل صدقات ص ۱۰۷
۹۔ مسند ابی داؤد ص ۱۰۷	۱۰۔ بخاری ص ۱۵۸	۱۱۔ مجمع مسلم ص ۸	۱۲۔ سنن ابی داؤد ص ۱۰۷



مُراهِم وَعَلِيَّ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَنِّي مُحَمَّدًا وَعَلِيَّ آلَ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ  
بِإِبْرَاهِيمَ وَعَلِيَّ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (متفق عليه) (۱۵)

مُخَرَّج

ان حدیث کی تخریج امام حمیدنی (۱) امام احمد (۲) امام عبد بن حمید (۳) علامہ دارقطنی (۴) امام بخاری (۵) امام مسلم (۶) امام ابوداؤد (۷) امام ترمذی (۸) امام نسائی (۹) اور نام اہل بیت (ع) نے عمداً اہل بیت (ع) کی طرف سے کی ہے۔

۱۔ تھاکر، ۱۵۰/۱، ص ۱۵۰۔	۲۔ مسند حمیدنی، ۱/۱۶۷۔	۳۔ مسند حمیدنی، ۱/۱۶۷۔	۴۔ مسند حمیدنی، ۱/۱۶۷۔
۵۔ مسند حمیدنی، ۱/۱۶۷۔	۶۔ مسند حمیدنی، ۱/۱۶۷۔	۷۔ مسند حمیدنی، ۱/۱۶۷۔	۸۔ مسند حمیدنی، ۱/۱۶۷۔
۹۔ مسند حمیدنی، ۱/۱۶۷۔	۱۰۔ مسند حمیدنی، ۱/۱۶۷۔	۱۱۔ مسند حمیدنی، ۱/۱۶۷۔	۱۲۔ مسند حمیدنی، ۱/۱۶۷۔

# کتاب فضائل القرآن

حدیث (۳۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضور اللہ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ جسے دو مخصوصی کے سوا کسی پر جائز نہیں۔ ایک وہ جس کو حق تعالیٰ شرف نے قرآن شریف کی تلاوت کی توفیق عطا فرمائی اور وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے۔ دوسرے وہ جس کو حق سبحانہ نے مال کی کثرت عطا فرمائی اور وہ دن رات اس میں سے خرچ کرتا ہے۔ (مشفق علیہ) (۱)

ترجیح

اس حدیث کی ترجیح امام حمیدی (۱)، امام احمد (۲)، امام عبید بن حمید (۳)، امام بخاری (۴)، امام مسلم (۵)، امام قرطبی (۶)، اور امام ابن ماجہ (۷) نے ابن شہاب زہری از سالم کے فرق سے کی ہے۔

حدیث (۳۶)

حضرت ابوہریرہ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن شریف کی خبر گیری کیا کرو، قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے قرآن پاک جلد نکل جانے والا ہے سینوں سے یہ نسبت اونٹ کے اپنی دھن سے۔ (مشفق علیہ) (۱)

ترجیح

اس حدیث کی ترجیح امام احمد (۱)، امام بخاری (۲)، اور امام مسلم (۳) نے برید بن عبد اللہ از ابو بردہ کے طرق سے کی ہے۔

۱۔ سنہ ۱۰۸۸ھ/۱۶۷۹ء

۲۔ سنہ ۱۱۰۱ھ

۳۔ فضل القرآن ص ۱۰۱

۴۔ بیچ سطر ۱۰۱

۵۔ بحار ص ۱۰۱/۱۸۸

۶۔ سنہ ۱۱۰۱ھ/۱۶۷۹ء

۷۔ فضل القرآن ص ۵۵

۸۔ بیچ سطر ۱۰۱

۹۔ سنہ ۱۱۰۱ھ/۱۶۷۹ء

۱۰۔ بیچ سطر ۱۰۱

۱۱۔ بیچ سطر ۱۰۱

۱۲۔ سنہ ۱۱۰۱ھ/۱۶۷۹ء





## کتاب الذکر والدعاء

حدیث (۳۰)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو شخص کرتا ان دونوں کی مثال زعمہ اور مردہ کی سی ہے کہ ذکر کرنے والا زندہ اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔ (مشفق علیہ) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۲) اور امام مسلم (۳) نے ابویہ زبیر بن عبد اللہ زابورہ کے دو طریق (عہدین) سے کیا ہے۔

حدیث (۳۱)

حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسے کہ وہ میرے ساتھ گناہ کرتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا مجمع میں ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہترین فرشتوں کے مجمع میں (جو مصوم اور بے گناہ ہیں) تذکرہ کرتا ہوں اور اگر بندہ میری طرف ایک باشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ بڑھاتا ہے تو میں دو ہاتھ احر متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر چلتا ہوں۔ (مشفق علیہ) (۴)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵) امام بخاری (۶) امام مسلم (۷) امام ترمذی (۸) اور امام ابن ماجہ (۹) نے ابویہ زبیر بن عبد اللہ کے دو طریق (عہدین) سے کیا ہے۔

۱۔ تصانیف ابن ماجہ ۲۔ تصانیف بخاری ۳۔ تصانیف مسلم ۴۔ تصانیف ترمذی ۵۔ تصانیف ابن ماجہ ۶۔ تصانیف ابن ماجہ ۷۔ تصانیف ابن ماجہ ۸۔ تصانیف ابن ماجہ ۹۔ تصانیف ابن ماجہ

## حدیث (۴۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: منسور اللہ کسی اللہ کا ارشاد ہے کہ: فرشتوں کی ایک جماعت ہے، جو راستوں وغیرہ میں گھومتی راتی ہے اور جہاں کہیں اللہ کا ذکر کرنے والے جتے ہیں تو سب ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں اور ان کے ارادہ گرد آسمان تک جمع ہو جاتے ہیں، جب وہ مجلس ختم ہو جاتی ہے تو وہ آسمان پر جاتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ باوجودیکہ ہر چیز کو جانتے ہیں، پھر بھی دریافت فرماتے ہیں کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ تیرے بندوں کی غلاں رعایت کے پاس سے آئے ہیں، جو تیری تسبیح اور تعریف کرنے میں مشغول تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ: کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: یا اللہ! دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا جاہل ہوتا؟ عرض کرتے ہیں کہ: اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ تیری تعریف اور تسبیح میں منہمک ہوتے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ: وہ کیا چاہتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں کہ: وہ جنت چاہتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں کہ: دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ: اگر وہ کیچے لیتے تو کیا ہوتا؟ عرض کرتے ہیں کہ: اس سے بھی زیادہ شوق اور تمنا اور اس کی طلب میں لگ جاتے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ: کس چیز سے پناہ لگ رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں کہ: جہنم سے پناہ لگ رہے تھے۔ ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر وہ کیچے تو کیا ہوتا؟ عرض کرتے ہیں کہ: اور بھی زیادہ اس سے بھاگتے اور بچنے کی کوشش کرتے۔ ارشاد ہوتا ہے: اچھا تم گواہ رہو کہ میں نے اس شخص والوں کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: یا اللہ! فلاں شخص اس مجلس میں اتفاقاً اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا، وہ اس شخص کا قریب نہیں تھا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ: یہ جماعت ایسی مبارک ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی ضرور نہیں رہتا (لہذا اس کو بھی بخش دیا)۔ (۱)

(۱) ایک (۱)

مختصر

اس حدیث کی قرینہ امام احمد (۱) امام بخاری (۲) امام مسلم (۳) اور امام ترمذی (۴) نے ابو صالح کے دو طریق (امش و سبیل) سے کی ہے۔

## تحدیث (۴۳)

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کلمے ایسے ہیں کہ نہ ہاں پر بہت جگہ ہیں اور نہ اذو  
جی بہت دلی اور اللہ کے نزدیک بہت محبوب ہیں وہ "سبحان اللہ وبحمدہ سبحانہ اللہ العظیم" ہیں۔ (مشق)

تخریج

اس حدیث کی تخریج، م احمد زہد (۲) امام بخاری (۳) امام مسلم (۴) امام ترمذی (۵) اور امام ابن ماجہ (۶) نے محمد بن فضیل  
از دارہ بن قحطاع از ابو ذرہ کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۴۴)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ فقراء مہاجرین جمع ہو کر حاضر  
ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دلدار سارے بلند درجے کے آڑے اور ہمیشہ کی رہنے والی نعمت انہیں کے حصے میں آگئی۔  
حضور ﷺ نے فرمایا: کیا اس عرض کیا نماز روزہ میں تو یہ ہزارے شریک کہ ہم بھی کرتے ہیں اور یہ بھی مہاجر و مدینہ ہونے کی وجہ  
سے یہ لوگ محدود کرتے ہیں۔ ظاہر آواز کرتے ہیں۔ اور ہم ان چیزوں سے عاجز ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی  
چیز بتاؤں کہ تم اس پر عمل کر کے اپنے سے پہلے کو پہنچو اور بعد والوں سے بھی آگے ہو۔ اور یہ بھی مہاجر و مدینہ ہونے کی وجہ  
تک افضل نہ ہو جب تک ان ہی اعمال کو نہ کرے۔ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتا دیجئے۔ ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد سبحان اللہ۔  
الحمد للہ واللہ اکبر ۳۳-۳۳ مرتبہ پڑھ لیا کرو (ان معجزات نے شروع کر دیا مگر اس زمانہ کے مالدار بھی اسی صوفیہ کے تھے انہوں  
نے بھی معلوم ہونے پر شروع کر دیا) تو فقراء وہ بارہ حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم سے مالدار بھی انہوں نے بھی سن لیا اور وہ بھی  
بیکر کرنے لگے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے۔ اس کو کون روک سکتا ہے۔ (مشق ص ۷۶)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۸) امام مسلم (۹) نسائی (۱۰) دارمین خزیمہ (۱۱) نے ابو صالح کے طرق سے کی ہے۔

۱۔ فضائل ذکر ص ۳۲۸	۲۔ مستدرک ص ۳۱۸/۲	۳۔ صحیح بخاری ص ۴۲۸-۴۲۹	۴۔ صحیح مسلم ص ۴۸۶
۵۔ مشق ترمذی ص ۳۳۶	۶۔ سنن ابن ماجہ ص ۳۸۰	۷۔ فضائل ذکر ص ۳۲۱	۸۔ صحیح بخاری ص ۴۲۸-۴۲۹
۹۔ صحیح مسلم ص ۴۸۶	۱۰۔ مہلک ہدایت ص ۳۲۰	۱۱۔ صحیح ترمذی ص ۴۸۶	

## حدیث (۴۵)

حضرت علیؓ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا اور اپنی بیوی و حمولہ رضی اللہ عنہما کا جو حضور ﷺ سے حاضر ہوا کرو اور سب گھر والوں میں زیادہ مال کی تمہیں تعداد بتاؤ؟ انہوں نے عرض کیا نہ در سنا میں نہیں یا کہ خود غلہ بستی نہیں جس سے ہاتھوں میں ملے پڑ گئے تھے اور خود ہی محنت بھر کر لٹی تھیں جس سے سینے پر اس کے نشان پڑ گئے تھے۔ خود حق جانا دیتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے پھلے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ باندی، تمام آئے۔ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم اگر بیٹے والدین (پدر) کی خدمت میں جا کر ایک خادمہ مانگ لانا تو اچھا ہے جو اسے دے گی۔ وہ نہیں۔ حضور ﷺ کی خدمت میں لوگوں کا بیچ تھا اس لئے وہاں چلی آئیں۔ منسوب دوسرے روز خود ہی مکان پر تشریف لائے اور فرمایا اہل قلم کا کام کو آئی تھیں؟ وہ چپ ہوئیں (شرم کی وجہ سے ہول بھئی نہ سکیں) میں نے عرض کیا حضور ﷺ کو بھی سے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے۔ عقلمند بھرنے کی وجہ سے سینہ پر بھی نشان پڑ گیا ہے جھانڈا دینے سے کپڑے بھی پھلے پڑے ہیں آپ ﷺ کو پاس کچھ باندی ملا کر آئے تھے اسی نے ان سے کہا تھا کہ ایک خادمہ مانگ لائیں تو ان مشغول رہنے کی وجہ سے حضور ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرتی رہو۔ اس کے فرض ادا کرتی رہو اور ٹھہرنے کا رونا کرنا نہ کرو اور جب سامنے کے لئے بیٹھو سلطان اللہ ﷻ بار اللہ ﷻ بار پڑھ لیا کرو۔ یہ خادمہ سے بچو جسے انہوں نے عرض لے میں لگا کہ خود برائوں کے دوسوں کی توجہ پر سے رخصت ہوں۔ (متعلق ص ۱۰۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۱۰۱) امام یوذا (۱۰۳) احمد بن حنبل (۱۰۴) ابوالفضل (۱۰۵) نے سعید بن زید (۱۰۶) ابوالورادہ ابن العبد (۱۰۷) درج بالا سند میں ابن العبد ہیں۔ ان کا نام بھی ہے۔ حافظ ابن حجر نے تقریب میں لکھا ہے کہ سند میں ابن راوی کا نام ذکر نہیں کیا جاتا ہے۔ یہ ایک معمول راوی ہے۔

**ابوالورادہ:** سند میں ایک راوی ابوالورادہ بھی ہے ان کے والد کا نام محمد اور داد کا نام حزن ہے، قشیری کہتے ہیں امام ذہبی نے (۱۰۸) اس راوی کا ذکر کیا ہے اور انھیں شوق قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے بھی (۱۰۹) اس راوی کے ذکر میں لکھا ہے کہ

صحیحین کے نزدیک یہ مقبول ہے۔ ابن سعد نے لکھا ہے کہ یہ مشہور راوی ہیں، لیکن حدیثیں ان سے کم منقول ہیں۔ (۱) اس حدیث کے علاوہ کوراندہ کی اور صحیح سندیں ہیں۔ مثلاً:

**سند (۳):** سفیان بن عیینہ از عبید اللہ بن ابی یزید از ابن ابی لیلیٰ از علی کے طریق سے بھی اس حدیث کی تخریج امام حیدری (۱۰) امام احمد (۲۰) امام بخاری (۴۰) امام مسلم (۵۰) امام نسائی (۶۰) ابو یعلیٰ (۷۰) ابن حبان (۸۰) اور ابن ابی شیبہ (۹۰) نے کی ہے۔

**سند (۴):** عطاء بن دلی، ابن ازجابه از ابن ابی لیلیٰ کے طریق سے بھی اس حدیث کی تخریج امام مسلم (۱۰) امام بزار (۲۰) اور علامہ دارقطنی (۳۰) نے کی ہے۔

**سند (۵):** شعبہ از یحییٰ از ابن ابی لیلیٰ کے طریق سے بھی اس حدیث کی تخریج امام احمد (۳۰) امام بخاری (۴۰) امام مسلم (۵۰) اور امام ابوداؤد (۶۰) نے کی ہے۔

**سند (۶):** یزید بن ہارون از یحییٰ بن حوشب از مروان بن ابی لیلیٰ کے طریق سے بھی اس حدیث کی تخریج امام احمد (۳۰) امام بخاری (۴۰) امام حیدری (۱۰) امام دارقطنی (۳۰) امام ابوداؤد (۶۰) نے کی ہے۔

**سند (۷):** عبیدہ از علی کے طریق سے بھی اس حدیث کی تخریج امام احمد (۳۰) اور علامہ ابویعلیٰ (۷۰) نے کی ہے۔

**سند (۸):** شوت بن ربیع از علی کے طریق سے بھی امام ابوداؤد (۶۰) اور امام نسائی (۶۰) نے تخریج کی ہے۔

**سند (۹):** ابو معمر موی علی بن ابی طالب از علی کے طریق سے بھی اس حدیث کی تخریج امام عبید بن مسعود (۱۰) نے کی ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ ان سندوں کی وجہ سے یہ حدیث صحیح ہے۔

**حدیث (۳۶)**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی بیمار ہو جائے یا اس کے کوئی رُحمہ وغیرہ ہو تو حضور ﷺ

۱۔ بیہوش بن حدادیق ۲۲۶	۲۔ سعید بن جبیر ۳۳	۳۔ حماد بن ابی مرثدہ ۱۰۱	۴۔ یحییٰ بن زبیر ۱۲۲	۵۔ اسمعیل بن ۵۵۸
۶۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۷۔ سعید بن زبیر ۸۰	۸۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۹۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۱۰۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸
۱۱۔ سعید بن زبیر ۶۰۰	۱۲۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۱۳۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۱۴۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۱۵۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸
۱۶۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۱۷۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۱۸۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۱۹۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۲۰۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸
۲۱۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۲۲۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۲۳۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۲۴۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۲۵۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸
۲۶۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۲۷۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۲۸۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۲۹۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸	۳۰۔ یحییٰ بن زبیر ۵۵۸

کونپ کا کر زمین پر نکالتے (حضرت سلیمان نے اپنی شہادت کی انگلی زمین پر لگائی پھر اسے اٹھایا) اور یہ دعا کرتے: ”بسم اللہ توبہ ارضنا یرثہ بعضنا بعضی بہ سقیمنا یا اذ ربنا“۔

(ترجمہ) اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض آدمیوں کے لب کے ساتھ ٹکڑا دیا جائے: یا ارحم الراحمین (اللہ تعالیٰ سب سے مہربان ہے)۔ (مشفق علیہ) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حیدری (۱) امام احمد (۲) امام بخاری (۳) امام مسلم (۴) امام ابوداؤد (۵) اور امام ابن ماجہ (۶) نے سفیان بن عیینہ از عبد رب بن سعید از عمرہ بنت عبد الرحمن کے طریق سے کی ہے۔

## کتاب المناقب

حدیث (۴۷)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص میرے کھڑے یعنی میری قبر اور میرے منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے خوش پر ہے۔ (تعلق علیہ) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲)، امام بخاری (۳)، اور امام مسلم (۴) نے صیغہ بن عبد الرحمن بن حفص بن عاصم کے طریق سے کی ہے۔

حدیث (۴۸)

حضرت انسؓ حضور اقدسؐ کی یہ دعا نقل کرتے ہیں کہ اے اللہ بھئی برکتیں آپ نے مکہ مکرمہ میں رکھی ہیں ان سے دینی برکتیں مدینہ منورہ میں عطا فرما۔ (تعلق علیہ) (۵)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۶)، امام بخاری (۷)، اور امام مسلم (۸) نے زبہ بن جریر بن زبیر بن عوف بن مالک کے طریق سے کی ہے۔

حدیث (۴۹)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے نیک انبیاء پیش میں۔ ہے کا حکم دیا گیا جو ساری

۱۔ فضائل ص ۶۰۔ ۲۔ مسند ابی ہریرہ ص ۱۳۸۔ ۳۔ مسند ابی ہریرہ ص ۱۳۸۔ ۴۔ مسند ابی ہریرہ ص ۱۳۸۔ ۵۔ مسند ابی ہریرہ ص ۱۳۸۔ ۶۔ مسند ابی ہریرہ ص ۱۳۸۔ ۷۔ مسند ابی ہریرہ ص ۱۳۸۔ ۸۔ مسند ابی ہریرہ ص ۱۳۸۔

بیتوں کو کھانے لگے، ہاگ اس ہستی کو شرب کہتے ہیں، اس کا نام مدینہ ہے، اور سے آسمان کو اس طرح ڈھک دیتی ہے، جس طرح بجلی اوبے کے سیل کو ڈھک کر دیتی ہے۔ (متفق علیہ)۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام مالک (۱)، امام حبیہ بنی (۲)، امام احمد بن حنبل (۳)، امام بیہقی (۴)، اور امام مسلم (۵) نے کی ہے۔  
ابو سعید الاولادیؓ کے طریق سے کی ہے۔

## حدیث (۵۰)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ یوڑھے آدمی کا دل ہمیشہ دو چیزوں میں جواں رہتا ہے ایک دنیا کی محبت میں دوسرے آرزوں اور امیدوں کے حصول میں۔ (متفق علیہ)۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۸)، اور امام مسلم (۹) نے یونس زاہد شہناپ از سعید بن المسیب کے دو طریق (ابو صفوان اور ابن وہب) سے کی ہے۔

## حدیث (۵۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے قرامثر میں اپنی وفات تک بھی جوئی روٹی بھی پیٹ بھر کر تناول نہیں فرمائی۔ (متفق علیہ)۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ترمذی (۱۰)، امام مسلم (۱۱)، امام ترمذی (۱۲)، امام بیہقی (۱۳)، علامہ سیوطی (۱۴)، امام ابویعلیٰ (۱۵) نے کی ہے۔

۱۔ فضائل ج ۱ ص ۵۵۰	۲۔ ترمذی ص ۵۵۳	۳۔ مسند احمد ج ۱ ص ۵۵۳	۴۔ مسند احمد ج ۱ ص ۵۵۳
۵۔ مسند احمد ج ۱ ص ۵۵۳	۶۔ مسند احمد ج ۱ ص ۵۵۳	۷۔ مسند احمد ج ۱ ص ۵۵۳	۸۔ مسند احمد ج ۱ ص ۵۵۳
۹۔ مسند احمد ج ۱ ص ۵۵۳	۱۰۔ مسند احمد ج ۱ ص ۵۵۳	۱۱۔ مسند احمد ج ۱ ص ۵۵۳	۱۲۔ مسند احمد ج ۱ ص ۵۵۳
۱۳۔ مسند احمد ج ۱ ص ۵۵۳	۱۴۔ مسند احمد ج ۱ ص ۵۵۳	۱۵۔ مسند احمد ج ۱ ص ۵۵۳	۱۶۔ مسند احمد ج ۱ ص ۵۵۳

امام طبرقی اور امام ترمذی (۷) نے شعبہ ابو حنیفہ از عبد الرحمن بن جریرہ زہود کے طریق سے ہے۔

تذریعہ حدیث جلال بن امیہ از عمرو بن عاصی رضی اللہ عنہما کے طریق سے بھی کوئی ۱۲۰ یعنی دینی (۲) و مسلم (۵) میں مبراہی

۶۔

## حدیث (۵۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ سات آدمی ہیں جن کو اللہ عزوجل شانہ بیٹھا (رحمت) کے سایہ میں۔ ایسے دن بلکہ عطر مانے گا جس دن اس کے سایہ کے واؤنی سایہ نہ ہوگا، ایک عادل بادشاہ، دوسرے وہ جو ان کو جوئی میں اللہ کی عبادت کرتا ہو، تیسرے وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکے رہے، چوتھے وہ شخص جن میں اللہ کے واسطے محبت ہو، اس پر ان کا اجتماع ہو اس پر بدائی۔ پانچویں وہ شخص جس کو کوئی حسین ترین عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور وہ کہہ دے کہ مجھے اللہ کا ذرا مانع ہے۔ چھٹے وہ شخص جو ایسے فنی طریق سے صدقہ کرتے کہ دوسرے ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو، ساتویں وہ شخص جو اللہ کا ذکر تمنا کرتا ہے اور آسو پہنے لگے۔ (مشعل حایہ) (۱۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج تمام نمبر (۷) امام بخاری (۸) امام مسلم (۹) متوفی (۱۰) اور امام نسائی (۱۱) نے عبید اللہ بن عمر از حذیب بن عبد الرحمن از انصاری از حفص بن سالم کے واسطے (یعنی ابن سعید قحطان اور عبد اللہ بن مبارک) سے کی ہے۔

۱۔ تہذیب ۱/ ۱۰۶۔ ج ۱، ص ۲۳۱۔

۲۔ شعبہ ۱/ ۱۱۰۔

۳۔ صحیح بخاری ۱/ ۱۲۵۔

۴۔ شعبہ ۱/ ۱۱۰۔

۵۔ متوفی ۱/ ۲۳۹۔

۶۔ صحیح بخاری ۱/ ۱۲۵۔

۷۔ شعبہ ۱/ ۱۱۰۔

۸۔ شعبہ ۱/ ۱۱۰۔



حدیث (۵۴)

حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس بعد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے اوپر تین دن سزا جائے اس حال میں کہ میرے پاس اس میں سے کچھ بھی ہو بجز اس کے کہ کوئی چیز اسے قرض کے لئے رکھی جائے۔ (صحیح بخاری)

مخرج

اس حدیث کی تفسیر امام بخاری (۲) نے احمد بن حنبل بن سعید نزد والد خود از یونس از ابن صمصام از عبد اللہ بن عبد اللہ بن مسعود کی سند سے کی ہے۔

حدیث (۵۵)

حضرت عقبہؓ کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ طیبہ میں حضور اقدس ﷺ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی۔ حضور ﷺ نے نماز  
 سلام بھیرا اور تھوڑی دیر بعد اٹھ کر نہایت قبلت کے ساتھ لوگوں کے موڑھوں کو پھلاتے ہوئے ازواج مطہرات کے  
 گھروں میں سے ایک گھر میں تشریف لے گئے۔ لوگوں میں حضور ﷺ کے اس طرح جملہ کی تشریف لے جانے سے تشویش  
 پیدا ہوئی کہ نہ معلوم کیا بات پیش آئی۔ حضور ﷺ مکان سے واپس تشریف لائے تو لوگوں کی حیرت کو محسوس فرمایا اس پر حضور  
 ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے سونے کا ایک کٹڑیا دیا گیا تھا وہ جو گھر میں وہ گیا تھا۔ مجھے یہ بات گراں گذری کہ کہیں موت آ جائے  
 اور وہ رہ جائے اور میدان مشر میں اس کی ہوا بدی اور اس کا جذب مجھ پر دوک سے اس سے اس کو جلدی پائے۔ اے کو کہہ کر  
 آباہوں۔ (صحیح) (۳)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱)، امام بخاری (۲) اور امام نسائی (۳) نے عمر بن سعید بن ابی حمزہ لوطی از ابن ابی سلیمہ کے طرق سے کی ہے۔

حدیث (۵۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وسلم اکرم اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ جس شخص کو اللہ جل شانہ نے مال دیا ہو اور وہ اس کی ذکر و اعانت کرے ہو تو وہ مال قیامت کے دن ایک ایسا سانپ بنا دیا جائے گا، جو منجا ہو گا اور اس کی آنکھوں پر درسیاہ فٹے ہوں گے، پھر وہ سانپ اس کی گردن میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا جو اس کے دونوں جڑوں کو پکڑ لے گا اور کہے گا میں حیر و مال ہوں۔ خیر اثر نہ ہوں۔ اس کے بعد حضور ﷺ اس کی تائید میں قرآن پاک کی آیتیں ”وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَمْلِكُونَ مِمَّا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ بَلَىٰ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا يَحْمِلُونَ“ تلاوت فرمائیں۔ (صحیح) (۴)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱)، امام بخاری (۲) اور امام نسائی (۳) نے ابو صالح کے طرق سے کی ہے۔

۱۔ مستدرک حاکم ص ۲۸۷، صحیح بخاری ۱/۱۵۵-۱۵۶، ۲/۱۳۷-۱۳۸، ۳/۸۱-۸۲  
 ۲۔ مستدرک حاکم ص ۲۸۷، صحیح بخاری ۱/۱۵۵-۱۵۶، ۲/۱۳۷-۱۳۸، ۳/۸۱-۸۲  
 ۳۔ مستدرک حاکم ص ۲۸۷، صحیح بخاری ۱/۱۵۵-۱۵۶، ۲/۱۳۷-۱۳۸، ۳/۸۱-۸۲  
 ۴۔ مستدرک حاکم ص ۲۸۷، صحیح بخاری ۱/۱۵۵-۱۵۶، ۲/۱۳۷-۱۳۸، ۳/۸۱-۸۲

# کتاب الصیام وليلة القدر

حدیث (۵۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے نقل فرماتی ہیں آپ نے فرمایا کہ لیلة القدر کو رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (صحیح بخاری)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) اور امام بخاری (۳) نے اسامی بن جعفر از ابو سعید از والدہ خود مالک بن ابی عامر کے طریق سے (سیدان اور رحمہ بن سعید) سے کی ہے۔

حدیث (۵۸)

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس لئے باہر تشریف لائے تاکہ ہمیں شب قدر کی اطلاع فرمادیں مگر وہ مسلمانوں میں بھگڑا اور ہاتھ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اس لئے آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں۔ مگر کلاں نکلاں مخصوص میں بھگڑنا ہو رہا تھا۔ کہ جس کی وجہ سے تعین اضالی مٹتی۔ کیا بعید ہے کہ یہ اٹھالیس لاکھ کے علم میں بہتر ہو لہذا اب اس رات کو تو یہ اور ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔ (صحیح بخاری)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵) امام داہمی (۶) اور امام بخاری (۷) نے حمید از انس بن مالک کے طریق سے کی ہے۔

صحیح بخاری: ۱۷۰/۲۰  
صحیح مسلم: ۱۷۱/۲۰-۱۷۲/۲۰-۱۷۳/۲۰

صحیح مسلم: ۱۷۱/۲۰  
صحیح بخاری: ۱۷۱/۲۰

صحیح بخاری: ۱۷۱/۲۰  
صحیح مسلم: ۱۷۱/۲۰



# کتاب الادب

حدیث (۶۰)

نعمان بن حنیفؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اس شخص کی شانِ جوافہ کی حدود پر قائم ہے اور اس شخص کی جوافہ کی حدود میں پڑنے والا ہے اس قوم کی ہی ہے جو ایک جہاز میں بیٹھے ہوں اور قرعہ سے (مثلاً) جہاز کی منزل میں مقرر ہو گئی ہوں کہ بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصہ میں ہوں اور بعض لوگ نیچے کے حصہ میں ہوں جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ جہاز کے اوپر کے حصہ پر آ کر پانی لیتے ہیں مگر وہ اس خیال سے کہ وہ رے بار بار اوپر پانی کے لئے جانے سے لوہو والوں کو تکلیف دیتی ہے اس لئے ہم اپنے ہی حصہ میں اپنی جہاز کے نیچے کے حصہ میں ایک سو راغ سمندر میں کھول لیں جس سے پانی یہاں ہی ملے۔ بے اوپر والوں کو ستانا نہ پڑے۔ ایسی صورتیں اگر اوپر والے ان حقوق کی اس تجویز کو نہ دیکھیں گے اور شیل کر لیں گے کہ وہ جانیں ان کا کام ہمیں ان سے کیا واسطہ تو اس صورت میں وہ جہاز خرق ہو جائے گا اور دونوں فریق ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کو روک دیں گے تو دونوں ڈوبنے سے بچ جائیں گے۔ (صحیح) (۱۰)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حمیدی (۱)، امام احمد (۲)، امام بخاری (۳) اور امام ترمذی (۴) نے عام فقہی کے طرق سے کی

-۴-

حدیث (۶۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور اللہ ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو برابر عداوت کا معاملہ کرنے والا ہو۔ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے جو دوسرے کے قوت کرنے پر صلہ رحمی کرے۔ (صحیح) (۱۰)

اس حدیث کی تخریج امام حمیدی (۱)، امام احمد (۲)، امام بخاری (۳) اور امام ترمذی (۴) نے عام فقہی کے طرق سے کی

اس حدیث کی تخریج امام حمیدی (۱)، امام احمد (۲)، امام بخاری (۳) اور امام ترمذی (۴) نے عام فقہی کے طرق سے کی

اس حدیث کی تخریج امام حمیدی (۱)، امام احمد (۲)، امام بخاری (۳) اور امام ترمذی (۴) نے عام فقہی کے طرق سے کی

اس حدیث کی تخریج امام حمیدی (۱)، امام احمد (۲)، امام بخاری (۳) اور امام ترمذی (۴) نے عام فقہی کے طرق سے کی

اس حدیث کی تخریج امام حمیدی (۱)، امام احمد (۲)، امام بخاری (۳) اور امام ترمذی (۴) نے عام فقہی کے طرق سے کی

اس حدیث کی تخریج امام حمیدی (۱)، امام احمد (۲)، امام بخاری (۳) اور امام ترمذی (۴) نے عام فقہی کے طرق سے کی

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۱) اور امام ابوداؤد (۲) نے محمد بن کثیر از سفیان از اعش و حسن بن عمرو و فخر از مجاہد ز عبد اللہ بن عمرو کے طریق سے کی ہے۔ امام اعش نے اس حدیث کو غیر مرفوع و حسن و نظر نے اس حدیث کو مرفوع ذکر کیا ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج امام حنفی (۳) امام احمد (۴) اور امام ترمذی (۵) نے حضرت مجاہد کے طرق سے بھی کی ہے۔

حدیث (۶۲)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد انہوں نے کہا کہ تم میں سے اب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن شریف کو سمجھ سکے اور سکھائے۔ سفیان بن عیینہ میں روایت میں یوں ہے تم میں کا افضل شخص وہ ہے جو قرآن سمجھ سکے اور سکھائے۔ (صحیح) (۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام دارمی (۲) امام بخاری (۳) امام ابوداؤد (۴) امام ترمذی (۵) اور امام ابن ماجہ (۶) نے طاہر بن حرب از سعد بن عقیقہ از ابو عبد الرحمن السلمی کے دو طریق (شعبہ سفیان) سے کی ہے۔ نیز اس کی تخریج امام احمد (۱) امام بخاری (۲) امام ترمذی (۳) اور امام ابن ماجہ (۴) نے سفیان بن عقیقہ بن عقیقہ بن سعد بن عبد الرحمن سلمی کے طرق سے کی ہے البتہ اس سند میں سعد بن عقیقہ نہیں ہیں۔

## حدیث (۶۳)

حضرت سعد بن حذافہ سے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو کوئی بھی نہایت منورہ کے رہنے والوں کے ساتھ نہ کرے گا وہ ایسا محل جائے گا جیسا پانی میں تھک چل جاتا ہے۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۱) نے حسین بن حرب از سفیان از عقیقہ بن سعد سے کی ہے۔

۱ صحیح بخاری ۵/۱۰۷	۲ شعبہ ابوداؤد ۹۹	۳ صحیح ابوداؤد ۱۳۱۲	۴ صحیح مسلم ۱۰/۱۳۱۲
۵ شعبہ ترمذی ۱۹۸۸	۶ فضائل قرآن ص ۱۷۷	۷ صحیح مسلم ۱۰/۱۳۱۲	۸ شعبہ دارمی ۳۳۶
۹ صحیح بخاری ۲۳۶/۱	۱۰ شعبہ ابوداؤد ۱۲۵۲	۱۱ شعبہ ترمذی ۲۹۰۷	۱۲ شعبہ ابن ماجہ ۱۰۷
۱۳ صحیح مسلم ۱۰/۵۷	۱۴ صحیح بخاری ۱۳۱۱/۱	۱۵ شعبہ ترمذی ۱۹۸۸	۱۶ شعبہ ابن ماجہ ۲۲۰
۱۷ صحیح فضائل قرآن ص ۱۷۷	۱۸ صحیح بخاری ۱۳۱۱/۱		

فضائل اہل ایمان کی مناجات کی تخریج جو صرف صحیح مسلم میں مذکور ہیں۔

## کتاب الایمان

حدیث (۶۳)

میں شام سے دعا کرتا ہوں کہ میری عمر دین عامس ۷۷ کے پاس مجھے وجوہ مرض الموت میں تھے، مجھے دیکھتے ہی وہ بہت دیر تک روئے اور پھر اراد کی طرف اپنے منہ پھیر لیا۔ ان کے بیٹے کہنے لگے بابا! آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا آپ ۷۷ کو رسول اللہ ﷺ نے یہ خوشخبری نہیں دی۔ تب انہوں نے اپنے منہ سے کہا کہ سب باتوں میں افضل ہم اس بات کی واپسی دینے کو سمجھتے ہیں کہ کوئی سچا مہم جو نہیں سوا خدا کے اور محمد ﷺ اس کے پیچھے ہوئے ہیں اور میرے اوپر تمہیں حالی گذرے ہیں۔ ایک حال یہ تھا جو میں نے اپنے گود رکھا کہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ میں کسی کو برا نہیں جانتا تھا اور مجھے آرزو تھی کہ کسی طرح میں قادیان پاؤں اور آپ ﷺ کو مل سکوں (منازلہ اللہ) پھر اگر میں اس حال میں سرچاؤ تو جہنمی ہوتا۔ دوسرا حال یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی محبت میرے دل میں ڈال دی اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے کہا کہ بناؤ بناؤ مجھے بڑھائیے تاکہ میں آپ ﷺ سے نبوت کر لوں۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا میں نے اس وقت اپنا ہاتھ بھیج لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر جو تجھے نیر ہوا؟ میں نے کہا شرمناک کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا شرط؟ میں نے کہا یہ شرط کہ میرے گناہ عاف ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر تو نہ نہیں جانتا کہ اسلام پیچھے سارے گناہوں کو دھار دیتا ہے؟ یہی طرح حج بھیجنے سارے گناہوں کو دھار دیتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مجھے کسی کی محبت نہ تھی اور نہ میری نگاہ میں آپ ﷺ سے زیادہ کسی کی عظمت تھی اور میں آنکھ بھر کر آپ ﷺ کو دیکھ سکتا تھا آپ ﷺ کے جلال کی وجہ سے۔ اور اگر کوئی مجھ سے آپ ﷺ کی مسرت کی بابت چہ بچھے تو میں بیان نہیں کر سکتا کیونکہ میں آنکھ بھر کر آپ ﷺ کو دیکھ نہیں سکتا تھا اور اگر میں مر جاتا اس حال میں تو امید تھی کہ جنتی ہوتا۔ اس کے بعد ہم پر چند چیزوں کی ذمہ داری ڈالی گئی۔ میں نہیں جانتا میرا حال کیا ہو گا ان کی وجہ سے تو جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے کے

ماتھ کوئی روٹنے چلانے والا نہ ہو اور نہ آگ ہو اور جب مجھے دہن کرو دیا تو اچھی طرح مجھ پر مٹی ڈھل دیا اور اتنی دیر تک میری قبر کے گرد گھومے رہتا جتنی دیر جس اونٹ ذبح کیا جاتا اور اس کا گوشت پانا جاتا ہے تاکہ تم سے میرا دل پہلے آوے دیکھ لوں کہ بزدل کا رکے دیکھوں کہ میں کیا جواب دیتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

### خریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام مسلم (۳) اور ابن خزیمہ (۴) نے یزید بن ابی حبیب از ابن شہاب کے طریق سے کی ہے۔

### حدیث (۶۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو دیکھ کر دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں کو لوہا لعل کو دیکھتے ہیں۔ (صحیح بخاری)

### خریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام مسلم (۲) اور ابن ماجہ (۳) نے یزید بن ابی حنیفہ بن ہاشم کے طریق سے کی

۱۔ تفسیر دار قرآن ص ۵۵۰	۲۔ ابن جریر ص ۵۵۰	۳۔ صحیح بخاری ص ۵۵۰	۴۔ صحیح ابن ماجہ ص ۵۵۰
۵۔ تفسیر ابن کثیر ص ۵۵۰	۶۔ ابن حبان ص ۵۵۰	۷۔ صحیح مسلم ص ۵۵۰	۸۔ صحیح ابی داؤد ص ۵۵۰

## کتاب الصلوٰۃ

حدیث (۶۶)

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نماز کا چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملاتا ہے۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲)، امام عبد بن حمید (۳)، علامہ ابن قسطلی (۴)، امام مسلم (۵)، امام ابو داؤد (۶)، امام ترمذی (۷)، امام نسائی (۸) اور امام ابن ماجہ (۹) نے اجماعاً بیرون کے طرق سے کی ہے۔

حدیث (۶۷)

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے کہ کسی کے دروازے پر ایک شیر ہو، جس کا پانی جاری ہو اور وہ بہت گہرا ہو، اس میں روزانہ پانچ دفعہ غسل کرے۔ (صحیح) (۱۰)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۱)، امام عبد بن حمید (۱۲)، علامہ دارقطنی (۱۳) اور امام مسلم (۱۴) نے انیس لاز ابو سفیان کے طرق سے کی ہے۔

۱۔ افذکر نماز میں ۳۳۳۔	۲۔ مستدرک ح ۳۸۸۔	۳۔ مستدرک ح ۳۸۸۔	۴۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔	۵۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔	۶۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔
۷۔ صحیح مسلم ۶۸۱۔	۸۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔	۹۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔	۱۰۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔	۱۱۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔	۱۲۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔
۱۳۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔	۱۴۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔	۱۵۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔	۱۶۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔	۱۷۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔	۱۸۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔
۱۹۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔	۲۰۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔	۲۱۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔	۲۲۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔	۲۳۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔	۲۴۔ سنن ابی داؤد ۳۸۸۔

## حدیث (۶۸)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: جب تم اذان سنا کرو، تو جو الفاظ مؤذن کہے، وہی تم کہنا شروع کرو، اس کے بعد بھی پروردگار بھیج کر دے گا اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں، پھر اللہ جل شانہ سے میرے لئے وسیلہ کیا دعاء کیا کرو۔ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے، جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوگا۔ پس جو شخص میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دعاء کرے گا، اس کے لیے میری شفقت حلال ہو جائے گی۔ (صحیح بخاری)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲)، امام عیسیٰ بن عیسیٰ (۳)، امام مسلم (۴)، امام ابوداؤد (۵)، امام ترمذی (۶) اور امام نسائی (۷) نے کتب بنی عابدہ از عبد الرحمن بن جبر کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۶۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ: جو شخص یہ چاہے کہ کبھی قیامت کے دن اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں مسلمان بن کر حاضر ہو، وہ ان نمازوں کو ایسی جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے، جہاں اذان ہوتی ہے (یعنی مسجد میں) اس لئے کہ حق تعالیٰ شانہ نے تمہارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایسی سنتیں جاری فرمائی ہیں، جو میرا سر ہدایت الہی ہیں، ان میں سے یہ جماعت کی نمازیں بھی ہیں، اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے، جیسا کہ فلاں شخص پڑھتا ہے، تو تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پھوڑنے والے ہو گئے اور یہ سمجھ لو کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو پھوڑ دے، تو مگر وہ چلائے گا اور جو شخص اچھی طرح دیکھ کرے، اس کے بعد مسجد کی طرف جائے، تو ہر قدم پر ایک ایک ٹنگی لگھی جائے گی، اور ایک ایک خطا معاف ہوگی اور ہم تو اتنا یہ جان دیکھتے تھے کہ جو شخص کلمہ کلام مفتی ادا کرے، تو جماعت سے روکا جائے گا، اور یہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عام منافقوں کی بھی جماعت چھوڑنے کی امت نہ ہوتی تھی، یا کوئی سخت بیمار ہو، ورنہ جو شخص دو آدمیوں کے سپاہ سے گھٹنا ہوا پاس لگتا تھا، وہ بھی صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔ (۸)

تخریج: مسلم، ۱/۱۲۱

ابو داؤد، ۱/۳۵۳

ابو یوسف، ۱/۱۱۸

ابن ماجہ، ۱/۳۵۱

ابن ماجہ، ۱/۳۵۱

ابن حبان، ۱/۳۵۱

ابن حبان، ۱/۳۵۱

ابن حبان، ۱/۳۵۱

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام مسلم (۲) امام ابوداؤد (۳) امام نسائی (۴) اور امام ابن ماجہ (۵) نے ابوالاحسن کے طرق سے کی ہے۔

حدیث (۷۰)

حضرت چارھ سے روایت ہے حضور اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: افضل نماز وہ ہے جس میں لمبی لمبی رکعتیں ہوں۔ (صحیح) (۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۷) امام عبد بن حمید (۸) امام مسلم (۹) اور امام ابن خزیمہ (۱۰) نے اعمش از ابوسفیان کے طرق سے کی ہے۔

حدیث (۷۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: خلیفہ مردان نے عید کے دن منبر نکالا اور نماز سے پہلے خطبہ کا آغاز کر دیا۔ ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا: مردان! تم نے سنت کے خلاف کیا۔ عید کے دن منبر نکالا؛ جبکہ عید کے دن منبر نہیں نکالا جاتا تھا اور نماز سے پہلے تم نے خطبہ شروع کیا؛ جبکہ خطبہ نماز سے پہلے نہیں دیا جاتا تھا۔ اس پر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: اس شخص نے تو اپنی ذمہ داری پوری کر دی، میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جو شخص کسی نماز کو ہٹا دیا دیکھے، اگر اس پر قدرت ہو کہ اس کو ہاتھ سے بند کر دے، تو اس کو بند کر دے، اگر اتنی قدرت نہ ہو تو زبان سے اس پر نکر کر دے، اگر اتنی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے اس کو نکر اے گھبرائے یہ ایمان کا بہت اسی کم درجہ ہے۔ (صحیح) (۱۱)

۱۔ مستدرک: ۱/۲۶۳، ۲/۳۶۹، ۳/۲۵۵۔ ج صحیح مسلم: ۱۲۲/۶۔ ج منیٰ برکات: ۵۵۰۔ ج سنن ترمذی: ۱۰۸/۳۔

۲۔ سنن ابی داؤد: ۷۷۷۔ ج فضائل نماز: ۷/۷۶۔ ج مسند احمد: ۳/۳۰۳، ۴/۳۱۹، ۵/۳۱۹۔ ج مسند عبد بن حمید: ۱۰۱۹۔

۳۔ صحیح مسلم: ۷۵/۷۔ ج صحیح ابوداؤد: ۱۱۵۵۔ ج فضائل تبلیغ: ۵/۸۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱)، امام مسلم (۲)، امام ابوداؤد (۳)، امام ترمذی (۴)، امام نسائی (۵)، اور امام ابن ماجہ (۶) نے قیس بن مسلمہ، طاریق بن شہاب کے طریق سے کی ہے۔

ج سنن ابن ماجہ: ۱۱۳۰، ۳۳۲۶۔

ج شرح ابن ماجہ: ۱۳۱۳، ۱۳۷۵۔

ج صحیح مسلم: ۵۰۵۔

ج سنن ترمذی: ۱۱۵۱۱۔

ج مسند احمد: ۱۰۱۰۱، ۱۰۱۰۲، ۱۰۱۰۳۔

ج سنن بخاری: ۲۰۵۷۰۔

## کتاب الزکاة

حدیث (۷۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے معنور اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص ایک جنگل میں تھا، اس نے ایک بادل میں سے پانی کو پانی دے، اس آواز کے بعد فوراً وہ دوسرا ایک طرف چلا اور ایک چھری زمین میں خوب پانی برسا، اور وہ سارا پانی ایک مالہ میں جمع ہو کر چلنے لگا۔ یہ شخص جس نے آواز سنی تھی اس پانی کے پیچھے چل رہا اور پانی ایک جگہ پہنچا جہاں ایک شخص کھڑا ہوا اچلے سے اپنے بارغ میں پانی کا خرخر کر رہا تھا۔ اس نے بارغ والے سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے وہاں نام بتا دیا، جو اس نے بادل سے سنا تھا، پھر بارغ والے نے اس سے پوچھا کہ تم نے میرا نام کیوں دریافت کیا؟ اس نے کہا کہ میں نے اس بادل میں جس کا پانی یہ آواز ہے، یہ آواز سنی تھی کہ لالائ شخص کے بارغ کو پانی دے، تمہارا نام بادل میں سنا تھا۔ تم اس بارغ میں کیا کام ایسا کرتے ہو (جس کی وجہ سے بادل کو یہ حکم ہوا کہ اس کے بارغ کو پانی دے) بارغ والے نے کہا: بپ تم نے یہ سب کہا تو مجھے بھی کہنا پڑا، میں اس کے اندر جو کچھ پیدا ہوتا ہے۔ اس کو (تمن جھے) کرتا ہوں۔ ایک مہر یعنی تہائی تو نور اللہ کے دست میں صدق کرتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے ذیل و خیال کھاتے ہیں اور ایک تہائی اس بارغ کی ضروریات میں کھاتا ہوں۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۰۱) اور امام مسلم (۱۰۱) نے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ از وہب بن یسار از عبد بن عمر کے واسطے (یزید بن ہارون و یزید و دھیر لسن) سے کی ہے۔

حدیث (۷۳)

شہاد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو امامہؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: آدم کے بیٹے تو

ضرورت سے ذاکہ مال خرچ کر دے یہ تیرے لئے بہتر ہے اور تو اس کو روک رکھے تو یہ تیرے لئے نوحہ ہے اور بہتر کھانا  
 روکے پر ملاست نہیں اور خرچ کرنے میں جن کی روزی تیرے ذمہ ہے ان سے ابتدا کر۔ (کہ ان پر خرچ کرنا دوسروں سے  
 مقدم ہے) اور اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے (صحیح) (۱۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام مسلم (۳) اور امام ترمذی (۴) نے عکرمہ بن عمار از شہاد بن عبد اللہ کے رو  
 طریق (ابو فرج) اور عرب بن یونس سے کی ہے۔

## حدیث (۷۴)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: صدقہ کرنا مال کو کم نہیں کرنا اور کسی خطا دار کے  
 قصور کو معاف کر دینا معاف کرنے والے کی عزت ملی کو بدھاتا ہے اور جو شخص اللہ جل شانہ کی رضا کی خاطر تو اجمع اختیار کرنا  
 ہے حق تعالیٰ شانہ اس کو نصرت اور بھلائی صلا کرتے ہیں۔ (صحیح) (۱۵)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام دارقطنی (۲) امام مسلم (۳) اور امام ترمذی (۴) نے طلاء بن عبد الرحمن از والدہ خود  
 کے طریق سے کی ہے۔

## حدیث (۷۵)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا ثواب  
 ختم ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب سرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ دوسرے وہ علم جس  
 سے لوگوں کو نفع پہنچتا رہے تیسرے صالح اولاد جو اس کے مرنے کے بعد دعا کرتی رہے۔ (صحیح) (۱۰)

۱۔ غنائک صدقہ ص ۶۰	۲۔ مسند احمد ص ۲۱۲	۳۔ صحیح مسلم ص ۱۲۲	۴۔ سنن ترمذی ص ۲۲۲
۵۔ غنائک صدقہ ص ۷۰	۶۔ مسند احمد ص ۲۱۲	۷۔ سنن ترمذی ص ۱۲۲	۸۔ صحیح مسلم ص ۱۲۲
۹۔ غنائک صدقہ ص ۶۱	۱۰۔ مسند احمد ص ۲۱۲	۱۱۔ سنن ترمذی ص ۱۲۲	۱۲۔ صحیح مسلم ص ۱۲۲

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام دارقطنی (۲) امام بخاری (۳) امام مسلم (۴) امام ابوداؤد (۵) امام ترمذی (۶) اور امام نسائی (۷) نے اسامیل بن جعفر از علماء بن عبد الرحمن از والدہ خود کے طرق سے کی ہے۔

حدیث (۷۶)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدسؐ کا ارشاد ہے کہ: جو شخص اس لئے سوالی کرتا ہے کہ اپنے مال میں زیادتی کرے تو وہ جہنم کے انگارے مانگ رہا ہے، جس کا دل طے ہے توڑا مانگ لے یا یادو مانگ لے۔ (صحیح) (۸)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام مسلم (۲) اور امام ابن ماجہ (۳) نے محمد بن فضیل از عمارۃ بن قحطاف از ابو زرہ کے طرق سے کی ہے۔

۱۔ مستدرک/۲/۳۷۵	۲۔ سنن ابوداؤد/۵۶۵	۳۔ کتابہ السنن/۳۸۰	۴۔ صحیح مسلم/۴۰۷۲
۵۔ سنن ابوداؤد/۱۰/۱۳۷۵	۶۔ سنن ترمذی/۱۲۷۶	۷۔ سنن ابی داؤد/۱۰/۱۳۷۵	۸۔ تخریج حدیث سے/۳۸۰
۹۔ مسند ابن ماجہ/۲/۱۳۷۵	۱۰۔ صحیح مسلم/۳/۹۶۱	۱۱۔ سنن ابی یوسف/۱۰/۱۳۷۵	

# کتاب الحج

حدیث (۷۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: کوئی دن ایسا نہیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زائد بندوں کو جہنم سے نجات دیتے ہوں، یعنی جتنی کثیر مقدار کو عرفہ کے دن خلاص ہوتی ہے اتنی کثیر تعداد کسی اور دن میں نہیں ہوتی۔ حق تعالیٰ شانہ دنیا کے قریب ہوتے ہیں، پھر فخر کے طور پر فرماتے ہیں: یہ بندے کیا چاہتے ہیں؟ (صحیح) (۱)

ترتیب

اس حدیث کی ترتیب امام مسلم (۲)، امام نسائی (۳) اور امام ابن ماجہ (۴) نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔  
خود ابو یوسف بن یوسف از ابن مسعود کے طریق سے کی ہے۔

## کتاب الآداب

حدیث (۷۸)

حضرت عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ مکہ کے راستہ میں ایک دیہاتی (جو عرب) سے ان کا سامنا ہوا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے سلام کیا اور اپنے گدھے پر اسے سوار کیا اور اپنے سر سے ٹکڑی نکال کر اسے دیا، ابن دینار نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے سلامات درست کرے یہ تو جو عرب ہیں تمہاری ہی چیز پر راضی ہو جاتے ہیں (آپ نے زیادہ بخشش کی) اس پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کے والد حضرت عربیہ کے چہیتے تھے اور میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ باپ کے ساتھ حسن سلوک کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اس کے چلے جانے کے بعد اس کے ساتھ اُٹھ کر کھنے والوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام عبید بن حمید (۲) امام بخاری (۳) امام مسلم (۴) امام ابوداؤد (۵) اور امام ترمذی (۶) نے عبداللہ بن دینار کے دو طریق (باید بن حاد اور ابو عثمان ولید بن ابی ولید) سے کی ہے۔

حدیث (۷۹)

عبدالملک بن سعید بن سوید کہتے ہیں کہ میں ابو سعید انصاریؓ سے کہتے ہوئے سن کر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا کرے تو نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجا کرے پھر یوں کہے: "اللھم الصبح لمی لبواب رحمتک" (اے میرے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھولے) اور جب مسجد سے نکلا کرے تب بھی نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجا کرے اور یوں کہا کرے۔ "اللھم انی استلک من فضلک"۔ (صحیح) (۸)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام دارمی (۲) امام نسائی (۳) اور ابن حبیب (۴) نے ربیعہ بن ابو عبد الرحمن از  
عبد الملک بن سعید بن سوید کے واسطے سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام دارمی (۵) امام مسلم (۶) امام ابوداؤد (۷) امام نسائی (۸) اور امام ابو حرافہ (۹) نے ربیعہ از  
عبد الملک بن سعید از ابو سعید یا ابو سعید کے طرق سے بھی کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام عبد الرزاق (۱۰) اور امام ابن ماجہ (۱۱) نے عمارہ بن خزیہ از ربیعہ ابو عبد الرحمن از عبد الملک  
بن سعید از ابو سعید ساعدی کے واسطے سے بھی کی ہے۔

## حدیث (۸۰)

حضرت عبد الرحمن بن یحییٰ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک دفعہ  
اور پچیس اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ ملو کہ بھیجتے ہیں۔ (۱۲)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۳) امام دارمی (۱۴) امام بخاری (۱۵) امام مسلم (۱۶) امام ابوداؤد (۱۷) امام ترمذی (۱۸)  
اور امام نسائی (۱۹) نے علامہ ابن عبد الرحمن از والدہ خود کے طریق سے کی ہے۔

۱۔ مسند احمد ۳/۳۸۵، ۳۸۶	۲۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰	۳۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰	۴۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰
۵۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰	۶۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰	۷۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰	۸۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰
۹۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰	۱۰۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰	۱۱۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰	۱۲۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰
۱۳۔ مسند احمد ۳/۳۸۵، ۳۸۶	۱۴۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰	۱۵۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰	۱۶۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰
۱۷۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰	۱۸۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰	۱۹۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰	۲۰۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۰۰

## کتاب الذکر

حدیث (۸۱)

کعب بن عفرہ ؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ چھ کلمات ایسے ہیں کہ جن کا کہنے والا ہمارے نہیں ہوتا وہ ہیں کہ فرض نماز کے بعد ۲۲ مرتبہ سبحان اللہ ۲۲ مرتبہ الحمد للہ اور ۲۲ مرتبہ اللہ اکبر۔ (صحیح بخاری)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام مسلم (۱) امام ترمذی (۲) اور امام نسائی (۳) نے حکم بن عتیہ از عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے فرق سے کیا ہے۔

حدیث (۸۲)

حضرت ابو سعید خدری ؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ ؓ مسجد سے نکلے ہوئے ایک حلقہ کے پاس آئے اور اس حلقہ میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے دریافت کیا کہ کس بات نے تم لوگوں کو یہاں بٹھایا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ حضرت معاویہ ؓ نے کہا کہ خدا کی قسم کیا تم اس لئے بیٹھے ہو؟ لوگوں نے کہا خدا کی قسم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ ؓ نے فرمایا کہ میں نے کسی بدگمانی کی وجہ تم کو قسم نہیں دی، رسول اکرم ﷺ سے مجھ جیسی قربت رکھنے والا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھ سے کم حدیثیں بیان کرتا ہو (یعنی حضور ﷺ سے اس قدر قربت کے باوجود احتیاط کے پیش نظر بہت کم حدیثیں بیان کرتا ہوں) رسول اکرم ﷺ ایک مرتبہ صحابہ کی ایک جماعت کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا کہ کس بات نے تم لوگوں کو یہاں بٹھایا ہے؟ عرض کیا کہ اللہ جل شانہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس بات پر اس کی حمد و ثناء کر رہے ہیں کہ اس نے ہم لوگوں کو اسلام کی دولت سے نوازا۔ یہ اللہ کا بڑا ہی احسان ہم پر ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم صرف اس وجہ سے بیٹھے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا خدا کی قسم صرف اس وجہ سے بیٹھے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کسی بدگمانی کی وجہ سے میں نے

۱۔ صحیح مسلم ۹۸/۲ ۲۔ شعبہ خدری ۳۲۷ ۳۔ شعبہ خدری ۴۵/۳۔

تم لوگوں کو تمہیں دی جاوے۔ ہر نخل ۱۰۰۰ میرے پاس بھی گئے تھے اور یہ خیرات مجھے کہہ کر اٹھ چلے۔ ان لوگوں کی وجہ سے ملائکہ پر  
خبر پڑی، وہ ہے جیسا۔ (صحیح) (۱۰)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲)، امام مسلم (۳)، اور ابوداؤد (۴) نے مرحوم بن عبدالحزین ازالمناجم سنی از ابی  
مختار مہدی از ابی سعید خدری کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۸۳)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اللہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳  
مرتبہ اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ اور ایک مرتبہ "لا اِلهَ اِلاَّ اَنتَ وحدُہ لا شریک لَہ، لَہ المُلک و لَہ الحمد و ہُوَ عَلٰی کُلِّ  
شَیْءٍ قَدِیْر" پڑھے اس کے گنا، معاف ہو جاتے ہیں خواہ اتنی کثرت سے ہوں جتنے سمندر کے جھاگ۔ (صحیح) (۵)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱)، امام مسلم (۲)، ابوداؤد (۳) اور امام ابن خزیمہ (۴) نے مسلم بن ابی صالح از ابی  
عبدالمذہبی از مطہر بن یزید لیلی کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۸۴)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ حضرت ابوذرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کی عبادت کی بات کہیں کہیں  
نبی اکرم ﷺ کی عبادت کی (دوڑوں میں سے کوئی شکل پیش آئی) حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا میرے باپ آپ پر قربان  
ہوں یا رسول اللہ ﷺ اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ و کلام کیا ہے حضور ﷺ نے فرمایا اللہ نے جس چیز کو اپنے فرشتوں کے لئے  
اختیار فرمایا (اور وہ ہے): "سبحان ربی و بحمدہ سبحان ربی و بحمدہ"۔ (صحیح) (۱۰)

۱۔ لفظی ذکر میں ۱۰۰۰	۲۔ مستند ۱۰۰۰	۳۔ صحیح مسلم ۱۰۰۰	۴۔ سنن ترمذی ۳۷۹
۵۔ تہذیب اکبر میں ۱۰۰۰	۶۔ مستند ۱۰۰۰	۷۔ صحیح مسلم ۱۰۰۰	۸۔ عمل الیوم ۱۰۰۰
۹۔ صحیح ابن ماجہ ۱۰۰۰	۱۰۔ لفظی ذکر میں ۱۰۰۰		

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام مسلم (۲) اور امام ترمذی (۳) نے ابو مسعود سعید جریری از ابو عبد اللہ جمری از جعفر اللہ بن صامت کے طرق سے کی ہے۔

حدیث (۸۵)

حضرت عمر بن عبد بن حنظلہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلام پڑھنے ہیں: ”سبحان اللہ، الحمد للہ، لا إله إلا اللہ، اللہ اکبر“ ان میں سے جس کو چاہے پہلے پڑھے اور جس کو چاہے بعد میں پڑھے کوئی خاص ترتیب نہیں (پھر حضور ﷺ نے انھیں تاکید فرمائی) کہ تم اپنے نژد کے کلام یا اور بارگاہ کعبہ اور اذانِ نذر کھو اس لئے کہ اگر تم سے کوئی چہ چھے کہ کیا وہاں موجود ہے؟ جواب میں دوسرا کہے (اُمرد وہاں موجود نہ ہو) کہ نہیں ہے (تو اس سے ایک ٹکڑی نہیں رہے گی) یہ چار باتیں ہوں میرے عزیز سوال نہ کرو۔ (۱۰)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام دارمی (۲) امام مسلم (۳) امام ابو داؤد (۴) امام ترمذی (۵) اور امام ابن ماجہ (۶) نے داؤد بن عجلہ کے دو طریق (بدل بن یساف و دینار بن ریح) سے کی ہے۔

حدیث (۸۶)

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعید خدریؓ سے دونوں حضرات اس کی گواہی دیتے ہیں کہ ام سے حضور ﷺ سے سنار ارشاد فرماتے تھے کہ جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو فرشتے اس جماعت کو سب طرف سے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے اور کینہ ان پر نازل نہ ہوتا ہے اور اللہ جل شانہ ان کا ذکر وہابی مجلس میں شاعر کے طور پر فرماتے ہیں۔ (صحیح) (۱۱)

۱۔ سنن ابی داؤد ۱۲۸۱۲۸ ج ۱ ص ۸۵۵

۲۔ سنن ابی داؤد ۱۲۸۱۲۸ ج ۱ ص ۸۵۵

۳۔ سنن ابی داؤد ۱۲۸۱۲۸ ج ۱ ص ۸۵۵

۴۔ سنن ابی داؤد ۱۲۸۱۲۸ ج ۱ ص ۸۵۵

۵۔ سنن ابی داؤد ۱۲۸۱۲۸ ج ۱ ص ۸۵۵

۶۔ سنن ابی داؤد ۱۲۸۱۲۸ ج ۱ ص ۸۵۵

۷۔ سنن ابی داؤد ۱۲۸۱۲۸ ج ۱ ص ۸۵۵



راگزار باہم متوجہ رہے اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ میں نے کہا کیا عمدہ بات قرمانی (جس کا ثواب اس قدر زیادہ اور نعمت بہت کم ہے) ایک شخص میرے سامنے تھا، بولا پہلی بات اس سے بھی عمدہ تھی۔ میں نے دیکھا تو وہ مگر بچہ تھے، ان نے کہا میں سمجھتا ہوں تو ابھی آیا ہے۔ آپ جوتے فرمایا: جو شخص دھڑکے اور اچھی طرح کرے (یعنی سنتوں اور آداب پر کی رعایت کرے) پھر یہ دعا پڑھے: "اشھد ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ و اشھد ان محمدًا عبده و رسولہ" اس کے لئے جنت کے انھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس دروازے سے دہ چاہے داخل ہو۔ (صحیح بخاری)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام مسلم (۳) اور امام ابوداؤد (۴) نے معاویہ بن مساعج از زوجہ بنت بڑھان از ابو اور بن خرقانی کے طریق سے کی ہے۔  
 نیز اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵) امام مسلم (۶) اور امام ابوداؤد (۷) نے جابر بن نفیر از عقبہ بن حارث کے طریق سے بھی کی ہے۔

# کتاب فضائل القرآن

حدیث (۸۹)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ جب مگر واپس آئے تو تین اختیاں حاملہ بڑی اور موٹی اس کو مل جائیں ہم نے عرض کیا بیک (ضرور پسند کرتے ہیں) حضور ﷺ نے فرمایا: کہ تین آیتیں جن کو تم میں سے کوئی نماز میں پڑھ لے دو تین حاملہ بڑی اور موٹی اونٹنیوں سے اٹھیں ہیں۔ (صحیح بخاری)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲)، امام دارمی (۳)، امام بخاری (۴)، امام مسلم (۵) اور امام ابن ماجہ (۶) نے اعمش از ابو صالح کے طرق سے کی ہے۔

حدیث (۹۰)

عمر بن ابی العقیل سے روایت ہے کہ نافع بن عبد الحارث نے حضرت عمرؓ سے مسلمان مانی جگہ پر ملاقات کیا۔ حضرت عمرؓ نے انھیں مکہ کا گورنر بنایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا اے والی وادی یعنی مکہ والوں پر کسے لپٹا جائیں جا کر آئے ہو۔ انھوں نے کہا اے ابن ابی کوحاشین بنایا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا ابن ابی کون ہے؟ انھوں نے کہا ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک شخص ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تو کیا تم نے ایک آزاد کردہ غلام کو مکہ والوں کا خلیفہ بنایا؟ نافع نے کہا وہ قرآن کے تلاوتی ہیں قرآن کا علم رکھتے ہیں اور قاضی ہیں، اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: ابن ابی کوحاشین کو نبی نے فرمایا: حق تعالیٰ شہادت اس کتاب یعنی قرآن پاک کی وجہ سے کتنے ہی لوگوں کو بند مرچہ عطا کرتا ہے اور کتنے ہی لوگوں کو پست و ذلیل کرتا ہے۔ (صحیح بخاری)

۱۔ غزالی قرآن مجید، ص ۲۵۲ ۲۔ مسند احمد، ۲/۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸ ۳۔ سنن ترمذی، ۳۳۶ ۴۔ جہان قرآن، صفحہ ۱۸۸-۸۹  
۵۔ صحیح مسلم، ۱۶/۱۹۶ ۶۔ سنن ابن ماجہ، ۳۵۸۵ ۷۔ غزالی قرآن مجید، ص ۳۸۸

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام دارقطنی (۲) امام مسلم (۳) اور امام ابن ماجہ (۴) نے نہ ہری از عامر بن واظہ کے در طریق (ابراہیم بن سعد اور شعبہ) سے کی ہے۔

حدیث (۹۱)

عقہ بن عامر کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے ہم لوگ منہ میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ علی الصبح بازار بطوان یا قبلی کو جائے اور دواؤں میں سے جو دوا کسی جسم کے گناہ اور قطع نبی کے بکڑ لائے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اس کو تو ہم میں سے ہر شخص پسند کرے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا مسجد میں جا کر وہ آجوں کا پڑھا پڑھا دواؤں میں سے اور تین آیت کا تین دایمیں سے اسی طرح چار کا چار سے افضل ہے اور ان کے برابر انہوں سے افضل ہے۔ (صحیح بخاری ۵)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام مسلم (۲) اور امام ابو داؤد (۳) نے سوئی بن علی بن رباح از والد خود کے طریق سے کی ہے۔

حدیث (۹۲)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کی دنیا کی کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت کی مصیبت دور کرے گا اور جو کسی عک دست پر آسانی کا معاملہ کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے ساتھ آسانی کا معاملہ فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے اور جو ظلم کی تلاش میں کسی ماہ پر چلا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی روانہ سامان کرتا ہے اور کوئی قوم اللہ کے گمروں میں سے کسی گھر میں آج ہو کر خلافت کا نام پاک اور اس کا رد نہیں کرتی، مگر ان پر نیکتہ نازل ہوتی ہے، رحمت اللہ کوڑا ٹپ لیتی ہے، ملائکہ ان کو تعمیر لیتے ہیں اور حق تعالیٰ

۱۔ مسند احمد: ۱/۱۸۸ ۲۔ سنن ابی داؤد: ۱۳۸۸ ۳۔ صحیح مسلم: ۲/۱۸۱ ۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۸۸  
۵۔ فضائل قرآن: ۱/۱۸۸ ۶۔ صحیح مسلم: ۳/۱۸۸ ۷۔ سنن ابی داؤد: ۱۳۸۸

ان کا ذکر لاکھوں مجلس میں فرماتے ہیں اور جسے اس کا اصل پیچھے نہروں، اسے اس کا ترمیم آگے نہیں بڑھا سکتا (قطعاہل اہول  
ہیں اس حدیث کا صرف آخری حصہ لیا گیا ہے) (الترغیب)۔ ۱۰

تخریج

اس حدیث کی تخریج لکھنا محمد (۱)، جباری (۲)، امام مستمرا (۳)، امام ابو داؤد (۴)، امام ترمذی (۵) اور امام ابن ماجہ (۶) نے اسے صحیح کے طریق سے کیا ہے۔

۱۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۲۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۳۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۴۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۵۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۶۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔

۱۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۲۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۳۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۴۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۵۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۶۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔

۱۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۲۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۳۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۴۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۵۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۶۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔

۱۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۲۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۳۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۴۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۵۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔ ۶۔ غنیۃ الدین ص ۱۰۳۔



## کتاب الزہد

حدیث (۹۵)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور قدس سرہ کا پاک ارشاد ہے کہ جب آدمی کسی ایسے شخص کی طرف دیکھے جو مال میں یا صورت میں اپنے سے اعلیٰ ہو تو ایسے شخص کی طرف بھی غور کرے جو ان چیزوں میں اپنے سے کم ہو۔ (صحیح) (۱)

ترجمہ

اس حدیث کی تخریج: مجاہد (ابو رباحہ مسلم) نے عبد الرزاق بن ہمام از معمر بن زہام بن عبد الجبار کے طریق سے نہ

۴۰

## کتاب القیامۃ

حدیث (۹۶)

حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ: لوگ حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس جمع ہو گئے مائل شام میں سے ایک نے کہا: اے شیخ! میں کوئی حدیث سنا بیٹے، جو آپؐ نے رسول اللہؐ سے سنی ہے۔ ابو ہریرہؓ نے فرمایا: ہاں! میں نے نبی اکرمؐ کو فرماتے سنا کہ: قیامت کے دن جن لوگوں کا اولہ پہلہ فیصلہ بنایا جائے گا ان میں سے ایک وہ شہید بھی ہوگا، جس کو بلا کر اللہ تعالیٰ اپنی اس نعمت کا اظہار فرمائیں گے، جو اس پر کی گئی تھی وہ اس کو بچانے کا اور قرار کرے گا۔ اس کے بعد سوال کیا جائے گا کہ: اس نعمت سے کیا کام لیا؟ وہ کہے گا کہ: حیرتی رضا کے لئے جہاد کیا: حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ ارشاد ہوگا کہ: جھوٹ ہے، یہ اس لئے کیا تھا کہ لوگ پہلے کہیں گے۔ سو کہا جا چکا اور جس غرض کے لئے جہاد کیا گیا تھا، وہ حاصل ہو چکی۔ اس کے بعد اس کو حکم سنایا جائے گا اور وہ صحیح کے مل تحیث کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ دوسرے وہ عالم بھی ہوگا، جس نے علم پڑھا اور پڑھا اور قرآن پاک حاصل کیا۔ اس کو بلا کر اس پر جو نعمات دنیا میں کئے گئے تھے، ان کا اظہار کیا جائے گا اور قرار کرے گا۔ اس کے بعد اس سے بھی پوچھا جائے گا کہ: ان نعمتوں میں کیا کام کئے؟ وہ عرض کرے گا کہ: حیرتی رضا کے لئے علم پڑھا اور لوگوں کو پڑھا یا قرآن پاک حیرتی رضا کے لئے حاصل کیا، جواب ملے گا: جھوٹ بول رہا ہے، تو نے علم اس لئے پڑھا تھا کہ لوگ عالم کہیں اور قرآن اس لئے حاصل کیا تھا کہ لوگ قاری کہیں سو کہا جا چکا (اور جو غرض پڑھنے پڑھانے کی تھی وہ پوری ہو چکی) اس کے بعد اس کو بھی حکم سنایا جاوے گا اور وہ بھی منہ کے مل کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ تیسرا وہ عالم ہوگا، جس کو اللہ تعالیٰ نے وحشت رزق عطا فرمائی اور ہر قسم کا مال مرحمت فرمایا بلایا جائے گا اور اس سے بھی نعمتوں کا اظہار اور ان کے اقرار کے بعد پوچھا جائے گا کہ ان انعامات میں کیا کارگزاری کی ہے؟ وہ عرض کرے گا کہ: کوئی مصرف خیر ایسا نہیں، جس میں خرچ کرنا حیرتی رضا کا سبب ہو اور میں نے اس میں خرچ نہ کیا ہو۔ ارشاد ہوگا کہ: جھوٹ ہے۔ یہ سب اس لئے کیا گیا کہ لوگ نہایت کہیں سو کہا جا چکا اس کو بھی حکم کے موافق کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (صحیح بخاری)

۱۔ لفظ غلطی سے لکھا۔

اس حدیث کی تخریج امام مہذب (۱۱۱۰ھ) مسند (۱۰۷۰ھ) اور وہ سنائی (۱۰۳۰ھ) نے ان کے حوالے سے یونس بن یوسف ازلمیہ بن یسار کے دو طریق (انحاج بن محمد و خلد بن حارث) سے کی ہے۔

## فصل چہارم

فضائل اعمال کی ان احادیث مجیدہ کی تخریج جو صحیحین کے علاوہ دوسرے معتدل، پسراور وہ صحیح لفظ ہیں۔

## کتاب الایمان

حدیث (۹۷)

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ اپنے والد اور وہ اپنے داراست روایت کرتے ہیں: حضور اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص "لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ" کہے اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور جو شخص "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ" سو مرتبہ پڑھے گا اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایسی حالت میں تو کوئی بھی (قیامت) میں ہلاک نہیں ہو سکتا ہے (نیکیاں غالب رہیں گی) حضور ﷺ نے فرمایا: (بعض لوگ پھر بھی ہلاک ہوں گے اور کیوں نہ ہوں) اچھے آدمی اتنی نیکیاں لے کر آئیں گے کہ اگر پہاڑ پر رکھ دی جائیں تو دودب جائیں؛ لیکن اللہ کی نعمتوں کے مقابلہ کا لہجہ نہ ہو جائیں گی۔ ابد اللہ جل شانہ پھر اپنی رحمت اور فضل سے دیکھیری فرما کیسے گئے۔ (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حاکم (۲) نے ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاهد از حسن بن احمد بن لیث از احمد بن شریح از محمد بن یونس یزیدی از یحییٰ بن شعیبہ بن یزید از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نعمانی از الدخود عبد اللہ از والد خود ابی طلحہ نعمانی کی سند سے کی ہے۔

درجہ حدیث

امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے اس پر کوئی نقد نہیں کیا ہے۔

## حدیث (۹۸)

حضرت عربی بن خطابؓ سے روایت ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ اس سے حق بکھر کر اس کو پڑھے اور اسی حال میں مر جائے، تو جہنم اس پر حرام ہو جائیگی۔ وہ کلمہ ”لا اِلهَ اِلا اللّٰہ“ ہے۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲)، امام ابن حبان (۳)، امام حاکم (۴) اور ابونعیم (۵) نے صحیح ابوالباب بن عطاء از سعید از ثار از مسلم بن یار از حمران بن ابان از عثمان کے طریق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

حاکم نے اسے شخیص (بخاری و مسلم) کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

## حدیث (۹۹)

یحییٰ بن طلحہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے طلحہ بن عبد اللہؓ کو دیکھا کہ وہ ٹمکن بیٹھے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا بات ہے؟ فرمایا میں نے حضور ﷺ سے یہ سنا تھا کہ مجھے ایسے کلمات معلوم ہیں کہ جو شخص مرتے وقت انہیں کہے تو موت کی تکلیف اس سے ہٹ جائے اور رنگ چمکنے لگے اور خوشی کا منظر دیکھے مگر مجھے حضور ﷺ سے ان کلمات کے پوچھنے کی قدرت نہ ہوئی (اس کا رتبہ اور باہر ہے) حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے معلوم ہے طلحہؓ (نوشتر ہو کر) کہنے لگے کیا ہے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں معلوم ہے کہ کوئی کلمہ اس کلمہ سے بڑھا ہوا نہیں ہے، جس کو حضور ﷺ نے اپنے بچاؤ پر حالب پر پیش کیا تھا اور وہ ہے ”لا اِلهَ اِلا اللّٰہ“ فرمایا واللہ یہی ہے۔ واللہ یہی ہے۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲)، ابونعیم (۵)، امام نسائی (۶)، امام بیہقی (۷) نے مطرف از شعیب از یحییٰ بن طلحہ کی سند

۱۔ شعبان ذکر بنی ۵۰۰۔ ۲۔ مسند احمد ۶۳۸۔ ۳۔ صحیح ابن حبان ۳۴۰۔ ۴۔ مستدرک ۴۰۱۔ ۵۔ تلمیذ ۱۰۶۱۔

۶۔ الحاکم ذکر بنی ۹۱۱۔ ۷۔ مسند احمد ۶۳۸۔ ۸۔ مسند ابی یوسف ۶۵۵۔ ۹۔ تلمیذ و التلمیذ ۱۰۱۵۔ ۱۰۔ مسند ابی یوسف ۶۵۵۔

سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام نسائی (۱۱۱) امام ابن ماجہ (۱۲۷) اور ابن حبان (۲۰۳) نے اسما عیسیٰ بن ابی خالد رضی اللہ عنہ شخص نے بیان کیا ہے۔  
 علیہ السلام کی سند سے کی ہے۔ ام یحییٰ کہتی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، پھر پھر  
 حدیث بیان کی۔

حدیث (۱۰۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نفیس پڑھتا  
 ہے لیکن جمعہ اور جماعت میں شریک نہیں ہوتا (اس کے متعلق کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا یہ شخص جہنمی ہے۔ (صحیح (۲))  
 تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ترمذی (۵۱) نے ہناد اور عمار بن ازلیث از جامعہ از ابن عباس کی سند کی ہے۔

درجہ حدیث

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے۔ اظہار یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف نظر آتی  
 ہے۔ مگر یہ مرفوع کے حکم میں ہے اس لئے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جس خیال کا اظہار فرمایا وہ عقل و رائے سے  
 معلوم کیا جانے والا نہیں ہے اور نہ ہی اس کا قطع و اقصاء سے ہے کہ جو اہل کتاب یا دیگر لوگوں سے عقل کے جائیں۔ کسی ایسے  
 شخص کے بارے میں جو دن میں روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نماز پڑھتا ہے پھر نبی سے معلوم کئے جہنمی ہونے کی قطعی رائے نہیں  
 دے سکتے؟ یہ بات شاہد شاکر نے سنن ترمذی کے حاشیہ میں لکھی ہے۔

حدیث (۱۰۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلا اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا کسی  
 ضرور کے نماز کو نہ جائے (وہیں پڑھ لے) تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ: عذر سے کیا مراد ہے؟ ارشاد ہوا کہ:  
 مرض ہو یا خوف ہو۔ (۲)

سنن نسائی: ۱۱۱۔ سنن ابن ماجہ: ۲۰۳۔ سنن ابی داؤد: ۴۷۹۶۔ صحیح بخاری: ۲۰۵۰۔ صحیح مسلم: ۴۸۸۔ سنن ترمذی: ۵۱۔ سنن ابی حاتم: ۱۰۰۔ سنن ابی یوسف: ۱۰۰۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ابن ماجہ (۱)، ابن حبان (۲)، عروہ دارقطنی (۳)، امام طبرانی (۴)، امام بیہقی (۵) علامہ شعبہ (۶) نے شواہد بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام ابو داؤد (۷)، علامہ دارقطنی (۸)، امام طبرانی (۹)، ورنامہ (۱۰) نے شعبہ بن حیذان، جریر بن ابی جابر، ازہار، ابی نعیم، زہدی، ابن ماجہ، انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے کیا ہے۔

**ابو حنیفہ:** آپ کا نام یحییٰ بن سعید بخاری ہے، محدثین نے کثرت تدلیس کی بنا پر ضعیف قرار دیا ہے۔  
نیز اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۱)، اور امام بیہقی (۱۲) نے قاضی اسلم بن احمد بن یونس، زہاد بن عیاش اور حمین زہاد، بروہ، زہاد، نواری کے طریق سے بھی کی ہے۔

ابو بکر بن عیاش نے مسمر بن کھم کی متابعت کی ہے، جیسا کہ ابویعم نے (۱۳) ذکر کیا ہے۔

حدیث (۱۰۲)

حضرت عمارؓ اپنا سر جگہ سے روکتا ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: سر کھڑھ کو فرماتے سنا کہ آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لئے ثواب کچھ دواں حصہ لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح بخشش کے لئے ثواب تو اس حصہ بعض کے لئے آٹھواں، ساٹھواں، چھٹا پانچواں، چوتھائی، تہائی آدمی حصہ لکھا جاتا ہے۔ (صحیح (۱۴))

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۵)، امام بخاری (۱۶)، امام ابو داؤد (۱۷)، امام نسائی (۱۸)، امام دارقطنی (۱۹) اور امام مجاہدی (۲۰) نے ابن ابی جحان، زبیر بن عفری، الزہری، انکرم، زہد، نواری، عمر کے اوپر طریق سے کیا ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام حیدری (۲۱) نے سفیان، زہد، بن ماجہ، انس رضی اللہ عنہ، سعید مقبری، ابو بکر بن عیاش اور

یابی، ابی ۵۳۲۔ ع۔ گنجی، حبان ۱۰۶۳۔ ع۔ غیرہ، قسطنطنیہ ۱۰۶۴۔ ع۔ طبری ۱۰۶۵۔ ع۔ بیہقی، انصاری ۵۵۰۔

ع۔ مسند، حاکم ۱۰۶۵۔ ع۔ نسائی، ابی داؤد ۵۵۰۔ ع۔ نسائی، دارقطنی ۱۰۶۴۔ ع۔ غیرہ، ابی ۵۵۰۔

ع۔ مسند، حاکم ۱۰۶۵۔ ع۔ مسند، حاکم ۱۰۶۵۔ ع۔ مسند، حاکم ۱۰۶۵۔ ع۔ مسند، حاکم ۱۰۶۵۔

ع۔ ابی نعیم، ابی ۵۵۰۔ ع۔ مسند، حاکم ۱۰۶۵۔ ع۔ مسند، حاکم ۱۰۶۵۔ ع۔ مسند، حاکم ۱۰۶۵۔

ع۔ مسند، حاکم ۱۰۶۵۔ ع۔ مسند، حاکم ۱۰۶۵۔ ع۔ مسند، حاکم ۱۰۶۵۔ ع۔ مسند، حاکم ۱۰۶۵۔

عبداللہ بن عمرؓ کے طریق سے بھی کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) نے، شعب ابی ذرؓ اور والدہ خود از محمد بن اسحاق از محمد بن ابیہ بن حارث صحیح از عمر بن حکم بن عیوبان از ابن لاس از اہل کی سند سے کی ہے۔

ابن لاس خزانہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابیہؓ مسجد میں تشریف لائے اور وہ کعبہ نماز پڑھی، پھر چوری حدیث بیان کی۔ علی بن ہریرہ کہتے ہیں کہ ابو لاس کا نام عبداللہ بن عمرؓ ہے۔ (۲)

نیز اس حدیث کی تخریج امام احمد (۳) امام بزار (۴) امام نسائی (۵) اور امام ابویعلیٰ (۶) نے بھی بن ابی سعید از عمر بن ابی بکر بن عبد الرحمن بن ساریہ از والدہ خود از عمار بن ابیہ کی سند سے کی ہے۔

حدیث (۱۰۳)

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے، جو نماز سے بھی چوری کر لے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ نماز میں سے کس طرح چوری کرے گا؟ او شاذ فرمایا کہ: اس کا کرک اور بکھڑا چمی صروج سے نہ کرے۔ (۷)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۸) امام دارقطنی (۹) ابن خزیمہ (۱۰) ابویعلیٰ (۱۱) طبرانی (۱۲) دارقطنی (۱۳) امام حاکم (۱۴) امام بیہقی (۱۵) اور ضامہ خطیب بغدادی (۱۶) نے حکم بن ابی موسیٰ از ولید بن مسلمہ از ابو ائیاز از یحییٰ بن کثیر از عبداللہ بن ابی قتادہ کی سند سے کی ہے۔

درجہ حدیث

اسی سند کے سارے درجات تھے ہیں، مگر یہ کہ اس میں ولید بن مسلمہ کا مصدق ہے، لیکن اس کی شاہد حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث ہے، جسے امام احمد بن حنبلؓ نے متذہب سے روایت کیا ہے۔ (۱۷) اسی طرح صحیح ابن حبان میں حضرت

۱۔ مستدرک حاکم ۲/۲۶۸	۲۔ ترمذی ۲/۲۵۸	۳۔ معجم کبیر ۱/۱۵۳	۴۔ مستدرک حاکم ۲/۲۶۸
۵۔ سنن کبریٰ ۶۵	۶۔ مستدرک حاکم ۲/۲۶۸	۷۔ فضائل فاروقیہ ۱/۱۵۳	۸۔ سنن دارقطنی ۲/۲۶۸
۹۔ صحیح ابی یوسف ۲/۲۶۸	۱۰۔ معجم کبیر ۱/۱۵۳	۱۱۔ مستدرک حاکم ۲/۲۶۸	۱۲۔ سنن ابی یوسف ۲/۲۶۸
۱۳۔ مستدرک حاکم ۲/۲۶۸	۱۴۔ سنن بیہقی ۲/۲۶۸	۱۵۔ تاریخ بغداد ۲/۲۶۸	۱۶۔ مستدرک حاکم ۲/۲۶۸

ابو یزید رحمہ اللہ کی حدیث ہے۔ (۱) اس کی سند حسن ہے۔ اسی طرح ”اوسط طریق“ میں عبد اللہ بن مسفل رحمہ اللہ کی (۲) اور طبرانی کی ”معجم صغیر“ کی حدیث (۳) بھی اس کی شاہد ہے۔ منذری (۴) نے اس کی سند کو جید قرار دیا ہے۔ اسی طرح مصنف بن عبد الرزاق (۵) کی نعمان بن مرہ کی روایت بھی اس کی شاہد ہے۔ عبد الرزاق کے نزدیک اس کے سارے رجال ثقہ ہیں؛ نیز بیہقی نے (۶) بھی نعمان بن مرہ کی حدیث ذکر کی ہے۔

### حدیث (۱۰۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ نماز کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی اور حساب بخش ہونے کے وقت حجت ہوگی اور شہادت کا سبب ہوگی اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے اس کے لئے قیامت کے دن اندھ ہوگا اور اس کے پاس کوئی حجت ہوگی اور شہادت کا کوئی ذریعہ۔ اس کا شرف زعمون ہاہن اور بی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (صحیح) (۷)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۸) امام عبد بن حمید (۹) امام داؤدی (۱۰) امام ابن حبان (۱۱) اور امام طحاوی (۱۲) نے عبداللہ بن یزید ابو عبد الرحمن مہرقی از سعید بن ابی زکب بن علقم از عیسیٰ بن ہلالی کی سند سے کی ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج علامہ طبرانی (۱۳) نے ابن ابی بان از سعید بن ابی زکب کی سند سے کی ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج علامہ ترمذی (۱۴) نے ابن نمیر و سعید بن ابی زکب بن علقم کی سند سے بھی کی ہے۔

### درجہ حدیث

ماہ مشہور (۱۵) اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں:

”اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے بحکم بکیر اور نعم اوسط میں روایت کی ہے اور سند احمد

مکمل و پال ثقہ ہیں۔“

ع ابن حبان ۲۵۸۸	ع ترمذی ۲۵۱۹	ع ترمذی ۲۵۱۹	ع ترمذی ۲۵۱۹
ع اصعب ۲۵۲۰	ع سنن بیہقی ۲۵۰۹	ع ترمذی ۲۵۱۹	ع ترمذی ۲۵۱۹
ع مسند عبد بن حمید ۲۵۲۱	ع سنن داؤدی ۲۵۲۳	ع مسند ابن حبان ۲۵۲۴	ع مسند ابن حبان ۲۵۲۴
ع مسند احمد ۲۵۲۵	ع مسند طبرانی ۲۵۲۶	ع مسند طبرانی ۲۵۲۶	ع مسند طبرانی ۲۵۲۶

# کتاب الصیام

حدیث (۱۰۵)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزہ کثرات میں بجز بھوکا رہنے کے کچھ بھی حاصل نہیں اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو رات کے چائے کی (مشقت) کے سوا کچھ بھی نہ ملتا۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام ابو یوسف (۲) ابن خزیمہ (۳) امام حاکم (۴) علامہ شہاب فضالی (۵) اور علامہ بیہقی (۶) نے اسامیل بن جعفر از عمرو بن ابی عمرو از ابو سعید مہرکی کی سند سے کی ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج امام احمد (۸) امام دارمی (۹) امام ابن ماجہ (۱۰) امام بیہقی (۱۱) نے بھی ابو سعید مہرکی کے طریق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

اس حدیث کی تائید ابن جریر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے ہوتی ہے۔ (۱۲)

حدیث (۱۰۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو کیا دعا مانگوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا یوں کہو: "اللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ رَحِيْمٌ فَاعْفُ عَنِّي" اے اللہ بیشک تو معاف کرنے والا ہے اور پسند کرتا ہے معاف کرنے کو پس معاف فرما دے مجھ کو بھی۔ (صحیح) (۱۳)

۱۔ لسان العرب ص ۳۱۶ ۲۔ مسند احمد ۲/۲۸۶ ۳۔ مسند احمد ۱/۱۵۵ ۴۔ کنز العمال ۹/۹۹۷ ۵۔ مسند احمد ۱/۱۵۵ ۶۔ مسند احمد ۱/۱۵۵ ۷۔ مسند احمد ۱/۱۵۵ ۸۔ مسند احمد ۱/۱۵۵ ۹۔ مسند احمد ۱/۱۵۵ ۱۰۔ مسند احمد ۱/۱۵۵ ۱۱۔ مسند احمد ۱/۱۵۵ ۱۲۔ مسند احمد ۱/۱۵۵ ۱۳۔ مسند احمد ۱/۱۵۵

## تخریج

اس حدیث کی تخریج انہم احمد (۱) امام بیہقی (۲) امام نسائی (۳) امام دارقطنی (۴) اور علامہ ثعالبی (۵) نے ابوالعصر ہاشم بن قاسم از اشجی از سفیان ثوری از علقمہ بن مرجمہ از سلیمان بن مسدد سے کی ہے۔  
 نیز یہ حدیث قرأت بن محبوب از اشجی کے طریق سے بھی منقول ہے۔ (۶)  
 نیز کھمس از ابن بکر و از عائشہ رضی اللہ عنہا کے طرق سے بھی اس حدیث کی تخریج امام احمد (۷) امام ترمذی (۸) امام نسائی (۹) اور ابن قتی (۱۰) نے کی ہے۔

## درجہ حدیث

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا۔ (۱) نے بھی صحیح قرار دیا ہے اور علامہ ذہبی نے اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ اسی طرح امام بیہقی نے (۲) بھی صحیح قرار دیا ہے۔

۱۔ المستدرک ۲/۱۵۹۔ ۲۔ شعبہ کبریٰ ۱/۶۱۳۔ ۳۔ کنز الدقائق ۱/۸۶۔ ۴۔ مستدرک حاکم ۲/۳۳۰۔ ۵۔ تہذیب ۱/۱۳۷۔  
 ۶۔ التہذیب ۱/۱۶۶۔ ۷۔ المستدرک ۲/۱۵۹۔ ۸۔ شعبہ کبریٰ ۲/۵۱۳۔ ۹۔ شعبہ کبریٰ ۱/۱۱۲۔ ۱۰۔ شعبہ کبریٰ ۱/۱۱۲۔ ۱۱۔ شعبہ کبریٰ ۱/۱۱۲۔ ۱۲۔ شعبہ کبریٰ ۱/۱۱۲۔ ۱۳۔ شعبہ کبریٰ ۱/۱۱۲۔  
 ۱۴۔ کنز الدقائق ۱/۸۶۔ ۱۵۔ مستدرک حاکم ۲/۳۳۰۔ ۱۶۔ شعبہ کبریٰ ۱/۱۱۲۔ ۱۷۔ شعبہ کبریٰ ۱/۱۱۲۔ ۱۸۔ شعبہ کبریٰ ۱/۱۱۲۔ ۱۹۔ شعبہ کبریٰ ۱/۱۱۲۔ ۲۰۔ شعبہ کبریٰ ۱/۱۱۲۔

# کتاب الحج

حدیث (۱۰۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک ذریعہ لڑکا حضور ﷺ کے ساتھ سواری پر سوار تھا۔ اس کی نظر عورتوں پر پڑ گئی اور ان کو دیکھنے لگا۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا پیچھے یا ایسا دن ہے کہ جو شخص اس دن میں اپنے کان، آنکھ اور زبان کی حفاظت نہ کرے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج: (۱) احمد (۲) امام علی بن ابی حمزہ (۳) امام ابو یوسف (۴) ابن خزیمہ (۵) اور امام طبرانی (۶) نے مسکن بن عبد العزیز از والدہ خود کے طریق سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج: امام ابن خزیمہ (۷) نے مسند ابی یحییٰ بن عبد العزیز از والدہ خود از عبد اللہ بن عباس باذنیہ بن عباس کے طریق سے بھی کی ہے۔

**مسکن بن عبد العزیز:** مسکن بن عبد العزیز کو کعبہ، ابن مصعب اور علی نے نقد قرار دیا ہے۔ امام ابو داؤد نے ان کی تضعیف کی ہے۔ امام نسائی نے کہا ”لیس بالقوی“ دارقطنی نے ضعیف راویوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ مسکن کے والد عبد العزیز بن قیس السیدی کو ابن حبان نے نقد راویوں میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح امام علی نے بھی انھیں نقد راویوں میں ذکر کیا ہے۔ حافظ ابن حجر ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ ”مقبول“ ہیں ابو حاتم نے انھیں مجہول قرار دیا ہے۔ مسکن کے تعلق سے ابن خزیمہ کہتے ہیں ”انی برعاً من عہدہ وعہدۃ ایہ“۔

درجہ حدیث

اس روایت کے کئی ایک شاہد ہیں۔ مسند احمد میں فضل بن عباس کی حدیث (۸) شاہد ہے۔ (۱) علامہ بیہقی کہتے ہیں

۱۔ انفکاح عن العرب ۵۰ ج مسند احمد ۴/۳۵۶۔ ج بیہقی ۲/۴۲۳۔ ج مسند ابی یحییٰ ۲/۴۲۶۔ ج مسکن بن خزیمہ ۲/۴۲۳۔  
۲۔ بیہقی ۳/۴۲۶۔ ج مسکن بن خزیمہ ۲/۴۲۶۔ ج مسند احمد ۴/۳۵۶۔ ج مسکن بن خزیمہ ۲/۴۲۶۔

کہ اس حدیث کو احمد ابو یعلیٰ اور طبرانی نے بحکم کبیر میں روایت کیا ہے اور احمد کے وہاں نقل ہیں۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام مالک (۱)، امام جمہوری (۲)، امام احمد (۳)، امام دارمی (۴)، امام بخاری (۵)، امام مسلم (۶)، امام ابوداؤد (۷) اور امام نسائی (۸) نے زہری از سلیمان بن یزید از ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حرق سے بھی کی ہے۔

حدیث (۱۰۸)

نہایت: یہ ایک طویل حدیث ہے، جسے صاحب تحقیق المقال نے مکمل نقل کیا ہے لیکن شیخ کی فضائل حج میں حدیث کا صرف آخری حصہ جس کا حج سے تعلق ہے مذکور ہے، ذیل میں صاحب تحقیق المقال کی نقل کردہ پوری حدیث کا ترجمہ پایا جا رہا ہے۔

حضرت ابو لؤڈہ عمرو بن مقبہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسلام کی حقیقت کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تمہارا والی اللہ کے تابع ہو جو نے اور خدا کے آگے سرنگوں ہو جائے اور تمہاری زبان اور تمہارے ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اس نے عرض کیا اسلام (کے اعمال میں سے) کونسا عمل افضل ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ایمان، وہ کہنے لگا کہ ایمان کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا ایمان (کی تفصیل) یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لاؤ۔ عرض کرنے لگا کونسا ایمان افضل ہے؟ (ایمان کے اثرات و نتائج میں سے کونسا اثر اور عمل بہتر ہے) حضور ﷺ نے فرمایا ہجرت! اس نے دریافت کیا ہجرت (کی حقیقت) کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا ہجرت یہ کہ تم براہین کو ترک کر دو۔ اس نے عرض کیا کس قسم کی ہجرت افضل ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جہاد۔ وہ کہنے لگا جہاد کیا ہوتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا جب کفار سے سامنا ہو جائے تو تم ان کے ساتھ لڑنا کر دو۔ اس نے عرض کیا پھر افضل ترین جہاد کونسا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا افضل ترین جہاد اس شخص کا ہے جہاد میں جس کا گھوڑا بھی زخمی ہو جائے اور خود اس کا خون بھی بہایا جائے۔ پھر رسول ذکر ﷺ نے فرمایا: پھر (ایسے عمل ہیں جو تمام اعمال میں افضل ہے) وہ یہ کہ کوئی ان جیسا عمل کرے وہ ہیں مقبول حج یا عمرہ۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱)، اور علامہ عبد بن حمید (۲) نے عبد اللہ بن زریق از حمزہ زکیہ رضی اللہ عنہ سے

۱۔ مؤلف: مالک حدیث ۱/۳۶۷ ج ۱ صفحہ ۵۰ ج ۲ صفحہ ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴ ج ۳ صفحہ ۱۸۴

۲۔ مجمع بخاری ۱/۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶ ج ۲ صفحہ ۱۱۱ ج ۳ صفحہ ۱۱۰۱ ج ۴ صفحہ ۱۱۰۲

۳۔ فضائل حج ۱/۹۱ ج ۱ صفحہ ۱۱۱ ج ۲ صفحہ ۱۱۲

کی ہے۔ مصنف عبدالرزاق میں بھی یہ حدیث (۵) مذکور ہے۔ (۴) امام بیہقی کہتے ہیں اس حدیث کو امام احمد اور امام طبرانی نے منکم کور میں روایت کیا ہے۔ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں ایک دوسری جگہ بیہقی کہتے ہیں کہ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا احمد زکریا نے یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔ "الفضل الأعمال حجة مبرورة او عمرة مبرورة" یہ دراصل اسی طویل حدیث کا اختصار ہے۔ "الفضل الأعمال حجة مبرورة او عمرة مبرورة" کے الفاظ کے ساتھ بیہقی نے اس حدیث کو امام احمد اور امام طبرانی کی طرف منسوب کیا ہے۔

حدیث (۱۰۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا دل چاہتا تھا کہ میں کعبہ شریف کے اندر جاؤں اور اندر جا کر نماز پڑھوں۔ حضور ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر حطیم میں داخل کر دیا اور یہ فرمایا کہ جب تیرا کعبہ میں داخل ہونے کو دل چاہا کرے تو یہاں آ کر نماز پڑھ لیا کر۔ یہ کعبہ کا ٹکڑا ہے۔ حیرتی قوم نے جب کعبہ کی تعمیر کی تو اس حصہ کو (خریج کی کمی کی وجہ سے) کعبہ سے باہر کر دیا تھا۔ (صحیح) (۲)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام ابو داؤد (۵) امام ترمذی (۱۰) امام نسائی (۴) اور امام ابو حلی (۸) نے عبدالحریز بن ابراہیم طبرانی اور والدہ خود کے طرق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

امام ترمذی سے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔ ابن خزیمہ نے (۹) ابو ابراہیم طبرانی کے سند سے اس کی تخریج کی ہے۔ ام علقمہ بن ابی علقمہ جن کا نام مر جانا ہے۔ ان سے کئی افراد نے روایت کی ہے۔ ابن حبان اور علی نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ذہبی (۱۰) کہتے ہیں: میں انھیں ثقہ قرار دیتا ہوں۔ امام نسائی نے (۱۱) صفیہ بنت شعبہ عن عائشہ کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۱۔ حدیث نمبر ۳۰۱۷	۲۔ ابن ماجہ ۳۰۱۷/۳	۳۔ تفسیر بیہقی ۳۰۱۷	۴۔ مسند احمد ۳۰۱۷
۵۔ سنن ابی داؤد ۳۰۱۷	۶۔ ترمذی ۳۰۱۷	۷۔ سنن بیہقی ۳۰۱۷	۸۔ مسند ابی حلی ۳۰۱۷
۹۔ حدیث نمبر ۳۰۱۸	۱۰۔ مسند احمد ۳۰۱۸	۱۱۔ سنن بیہقی ۳۰۱۸	۱۲۔ مسند احمد ۳۰۱۸

اسی طرح امام احمد نے (۱) اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ نکلتی نے (۲) سعید بن عائذ رضی اللہ عنہما کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔

**انطاء بن سائب:** اس سند میں ایک راوی عطائن سائب ہیں۔ امام خمائی (ان کے بارے میں) کہتے ہیں کہ عطائن ایک حدیث جو ان میں تھیں آنے سے پہلی کی ہے صرف چار افراد سے لی جاسکتی ہے اور ان کے علاوہ سے نہیں اور وہ چار یہ حضرات ہیں۔ (۱) شعبہ (۲) سفیان ثوری (۳) حماد بن زید (۴) حماد بن سلمہ

حدیث (۱۱۰)

حضرت اہل بن سہبہ کی روایت ہے حضور اللہ کا ارشاد ہے کہ جب حاجی لایک کہتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے گائیں اور بانی جو پھر درخت ڈھیلے وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب لایک کہتے ہیں اور یہی سلسلہ زمین کے پستی تک چلتا ہے۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ترمذی (۲) امام ابن ماجہ (۳) اور امام ابن خزیمہ (۴) نے عمارہ بن غزوہ انصاری از ابو حازم کے طریق سے کی ہے۔

حدیث (۱۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور ﷺ قسم کھا کر ارشاد فرماتے ہیں کہ جو اسود کو اللہ جل شانہ قیامت کے دن ایسی حالت میں بٹھائیں گے کہ اس کی روتا نکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور کوئی دے گا اس شخص کے حق میں جس نے اس کو حق کے ساتھ بوسہ دیا ہو۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۸) امام دارقطنی (۹) امام ترمذی (۱۰) امام ابن ماجہ (۱۱) ابن خزیمہ (۱۲) امام ابن حبان (۱۳)

۱۔ مسند احمد ۶/۲	۲۔ سنن ترمذی ۱۵۸۵	۳۔ فضائل بن عمر ۱۷۷	۴۔ سنن ترمذی ۸۵۸
۵۔ سنن ابی داؤد ۳۶۷۱	۶۔ صحیح ابن خزیمہ ۲۶۴۳	۷۔ فضائل بن عمر ۷۸	۸۔ مسند احمد ۶/۲۳۷۶
۹۔ سنن ترمذی ۹۶۱	۱۰۔ سنن ابی داؤد ۳۶۴۳	۱۱۔ صحیح ابن خزیمہ ۲۶۴۳	۱۲۔ صحیح ابن حبان ۱۲۷۳



# کتاب الزکاة

حدیث (۱۱۲)

حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور اللہؐ سے سوال کیا کہ سب سے افضل صدقہ کیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ زیادہ مالی پریشانی کی حالت اور باندہ اعمال سے کرو جس کی پرورش تمہارے ذمہ ہو۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱)، ابو داؤد (۲)، امام ابن خزیمہ (۳)، امام ابن حبان (۴)، امام حاکم (۵) اور امام بیہقی (۶) نے یہ حدیث بن سعد از ابو اکریرہ از یحییٰ بن جعدہ کے طرق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

حاکم نے اسے صحیح علی شرط مسلم کہا ہے۔ امام ذہبی نے حاکم کی وابستگی کی ہے۔ باوجود اس کے کہ امام مسلم نے یحییٰ بن جعدہ کی کسی روایت کی تخریق نہیں کی ہے۔

حدیث (۱۱۳)

حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور اللہؐ سے نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا بدترین عورتیں جو آدمی میں ہوں (وہ یہ ہیں) ایک وہ لڑکی ہے، جو بے صبر ہو، نہ اپنے والد اور نہ اس کے داماد کی اور خوف جو جان نکال دینے والا ہو۔ (صحیح) (۸)

تخریج

اس حدیث کی تخریج اسحاق بن راہویہ (۱)، ابن ابی شیبہ (۲)، امام احمد (۳)، امام عبد بن حمید (۴)، امام ابو داؤد (۵) امام بیہقی (۶) ابن حبان (۷) اور امام نسائی (۸) نے اسے موسیٰ بن علی بن رباح از والدہ خوارزمیہ از عبد العزیز بن مرہان کے طرق سے کی ہے۔

۱۔ ابن ابی شیبہ، ص ۸۹	۲۔ مسند احمد، ۳/۲۵۸	۳۔ ابن ابی شیبہ، ص ۸۹	۴۔ صحیح بخاری، ص ۳۳۲
۵۔ ابن ابی حبان، ص ۳۳۲	۶۔ مسند بن حاکم، ص ۹۸	۷۔ سنن بیہقی، ص ۹۸	۸۔ فضائل صدقات، ص ۱۵۰
۹۔ مسند اسمعیلی، ص ۳۳	۱۰۔ مسند ابن ماجہ، ص ۹۸	۱۱۔ مسند احمد، ص ۳۰۰	۱۲۔ مسند عبد بن حمید، ص ۳۸
۱۳۔ سنن ابو داؤد، ص ۳۳	۱۴۔ مسند ابی یوسف، ص ۵۹	۱۵۔ مسند ابی یوسف، ص ۵۹	۱۶۔ سنن بیہقی، ص ۱۵۰

## حدیث (۱۱۴)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص کو پندرہ سو سال کے اور بغیر اشرف قسم صبیح و عرس کے اپنے بھائی کی طرف سے کوئی چیز پہنچے اس کو قبول کر لینا چاہئے۔ اس کو روک کر نہ چاہئے۔ یہ اللہ جل شانہ کی طرف سے روزی ہے جس کو بھیجی گئی ہے۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) بخاری (۲) ابن حبان (۳) طبرانی (۴) حاکم (۵) بیہقی (۶) اور ابن اثیر (۷) نے ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن زید مفری از سعید بن ابی یوسف از ابی اسود از بکر بن عبد اللہ بن مالک از بسر بن سعید کے طریق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔ امام بیہقی (۶) کہتے ہیں: اس حدیث کو امام احمد، بخاری اور طبرانی نے منہج کبریٰ میں روایت کی ہے اور مسند احمد کی سند کے درجہ بال صحیح کے درجہ میں ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی ایک روایت مروی ہے۔

## حدیث (۱۱۵)

سلمان بن عمار رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا غریب پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ بھی۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) بخاری (۲) نسائی (۳) ابن ماجہ (۴) طبرانی (۵) حاکم (۶) اور بیہقی (۷) نے ابن حبان

۱۔ فضائل و مناقب ص ۳۲۱	۲۔ مسند احمد ص ۳۸۱	۳۔ مسند احمد ص ۳۸۱	۴۔ مسند احمد ص ۳۸۱
۵۔ منہج کبریٰ ص ۱۳۳	۶۔ مسند احمد ص ۳۸۱	۷۔ شعب الایمان ص ۳۵۵	۸۔ مسند احمد ص ۳۸۱
۹۔ منہج کبریٰ ص ۱۳۳	۱۰۔ مسند احمد ص ۳۸۱	۱۱۔ شعب الایمان ص ۳۵۵	۱۲۔ مسند احمد ص ۳۸۱
۱۳۔ منہج کبریٰ ص ۱۳۳	۱۴۔ طبرانی ص ۳۸۱	۱۵۔ مسند احمد ص ۳۸۱	۱۶۔ منہج کبریٰ ص ۱۳۳



اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱)، ابن ابی شیبہ (۲)، امام ترمذی (۳)، امام نسائی (۴)، ابن خزیمہ (۵)، ابن حبان (۶)، ابن ابی  
ماجم (۷) اور امام حاکم (۸) نے شعبہ ازہر منصور اور یحییٰ بن حراث اور زبید بن ظہیران کے طرق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

امام ترمذی اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ حدیث کے ایک راوی زبید بن ظہیران کے سلسلہ میں حافظ  
ابن حجر (۹) نے کہا کہ وہ مقبول ہیں ابن حبان نے (۱۰) انھیں ثقہ راویوں میں ذکر کیا ہے۔ امام ترمذی نے ان کی حدیث کو صحیح  
قرار دیا ہے۔ اسی طرح حاکم نے بھی ان کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ بہر حال زبید بن  
ظہیران اپنے درجہ کے راوی نہیں ہیں۔ ان سے تنہا ابی بن حراث تے روایت کی ہے لیکن ان کے متابع کتب حدیث میں  
پائے جاتے ہیں۔ (۱۱)

ان کتابوں میں سند اس طرح ہے: سید جری، زبید بن ظہیر، ابن خزیمہ، ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم، ابن ابی حاتم، ابن  
مطرف، ابن عبد اللہ بن فضالہ نے ان کی متابعت کی ہے۔ جس کی تخریج امام احمد نے کی ہے۔ (۱۲) اور یہ سند صحیح ہے۔

۱۔ مستدرک، ۱۵۳/۵۔ ۲۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۳۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۴۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۵۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۶۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۷۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۸۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۹۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۱۰۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۱۱۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۱۲۔ معجم، ۱/۱۰۱۔

۱۳۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۱۴۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۱۵۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۱۶۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۱۷۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۱۸۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۱۹۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۲۰۔ معجم، ۱/۱۰۱۔

۲۱۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۲۲۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۲۳۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۲۴۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۲۵۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۲۶۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۲۷۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۲۸۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۲۹۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۳۰۔ معجم، ۱/۱۰۱۔

۳۱۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۳۲۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۳۳۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۳۴۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۳۵۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۳۶۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۳۷۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۳۸۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۳۹۔ معجم، ۱/۱۰۱۔ ۴۰۔ معجم، ۱/۱۰۱۔

## ابواب الاطعمة

حدیث (۱۱۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ایک مرتبہ آپ ﷺ کے گھر کے آدمیوں نے یا صحابہ کرام میں سے ایک بھری ذبح کی (اور اس میں سے تقسیم کر دیا) حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کتنا باقی رہا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ صرف ایک شانہ باقی رہ گیا (باقی سب ختم ہو گیا) حضور ﷺ نے فرمایا وہ سب باقی ہے اس شانہ کے علاوہ۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ۱۔ ہاتھ (۲) اور نام ترمذی (۳) نے یحییٰ بن سعید قطان از سفیان از ابو اسحاق از ابو مسرہ کے طریق سے کیا ہے۔

نیز ان حدیث کی تخریج امام بخاری (۴) اور امام بیہقی (۵) نے ابو اسحاق کے دو طریق سے بھی کیا ہے اور ابن شیبہ (۶) نے مسدد از عائشہ رضی اللہ عنہا کے طریق سے بھی اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

# کتاب الآداب

## حدیث (۱۱۸)

حضرت ابو بکر صدیق سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ نہیں ہے کوئی گناہ جو زیادہ مستحق اس ہمت کا ہو کہ اس کا وبال آخرت میں ذخیرہ رہنے کے باوجود دنیا میں اس کی سزا بہت جلد چھوٹتی پڑے ان دو کے علاوہ۔ ایک ظلم، دوسرا قطع رحمی۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن مبارک (۲)، طحاوی (۳)، امام احمد (۴)، امام بخاری (۵)، امام ابوداؤد (۶)، امام ترمذی (۷)، امام ابن ماجہ (۸)، ابن حبان (۹)، امام حاکم (۱۰)، نام لکھاوی (۱۱)، نسائی (۱۲) اور علامہ بخاری (۱۳) نے صید بن عبد الرحمن، ابو الدخود کے طرق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

امام ترمذی اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ذہبی نے اس کیوافقت کی ہے۔

## حدیث (۱۱۹)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ جل شانہ کا فرمان ہے کہ جو بندہ ایسا ہو کہ میں نے اس کو محنت عطا کر رکھی ہو اور اس کی روزی میں دعوت دے رکھی ہو اور اس کے پاؤں مال ایسے گدڑ جائیں گے اور میرے دو ہار میں حاضر ہو۔ وہ ضرور میرا ہے۔ (صحیح) (۱)

۱۔ تذاویر ص ۱۵۷/۱۵۸	۲۔ مسند ابن مبارک کتاب قرب ۷۳-۷۴	۳۔ مسند طحاوی ۸۸۰	۴۔ مسند ابوداؤد ۶/۵۰۱
۵۔ مسند ابوالخضر ۶۷۰/۶۷۱	۶۔ مسند ابوداؤد ۴۰۴۰	۷۔ سنن ترمذی ۳۵۱	۸۔ سنن ابن ماجہ ۳۲۸
۹۔ صحیح ابن حبان ۴۵۰/۴۵۱	۱۰۔ مستدرک حاکم ۳/۳۵۶-۳۵۷	۱۱۔ شرح مشکوٰۃ ص ۵۹۹/۵۹۸	۱۲۔ فتح ابن ماجہ ۳۲۸
۱۳۔ شعب ابی یحییٰ ص ۶۷۰/۶۷۱	۱۴۔ شرح السنن ص ۳۳۶	۱۵۔ فتح ابن ماجہ ص ۳۱	

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امین دیوان (۱) ابو یعلیٰ (۲) خضیب بغدادی (۳) ابی یعلیٰ (۴) ابی ظلف بن علیہ نو (۵) ابن المسیب (۶) ابن خرقہ کے طرق سے کی ہے۔

### درجہ حدیث

۔۔۔ صحیح! کہتے ہیں۔ اس حدیث کو ابو یعلیٰ نے اپنی سند میں اور بخاری نے "المعجم الاوسط" میں روایت کیا ہے اور ان سب کے درجہ اول حدیث صحیح کے۔ چنانچہ اس حدیث کی شاہد معمر بن ابی یزید کی حدیث ہے جس کی تخریج امام بیہقی (۷) اور ابن عدنی (۸) نے (۹) اور بخاری نے (۱۰) کے کتب میں اختلاف کے ساتھ (۱۱) کی ہے۔

۱۔ بحوالہ امین دیوان ص ۱۰۰۔ ۲۔ مسند ابی یعلیٰ ص ۱۳۶۔ ۳۔ تاریخ بغداد ص ۳۸۷۔ ۴۔ ابی یعلیٰ ص ۱۶۵۔

۵۔ کتاب فضائل ص ۱۴۰/۱۴۱۔ ۶۔ ابی یعلیٰ ص ۱۶۵۔ ۷۔ مسند ابی یعلیٰ ص ۱۳۶۔ ۸۔ ابن عدنی ص ۳۸۷۔ ۹۔ مسند ابی یعلیٰ ص ۱۶۵۔ ۱۰۔ مسند ابی یعلیٰ ص ۱۳۶۔ ۱۱۔ مسند ابی یعلیٰ ص ۱۶۵۔

## کتاب الذکر والدعاء

حدیث (۱۲۰)

عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ: ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ احکام تو شریعت کے بہت ہیں۔ مجھے ایک کوئی ایسی چیز بتا دیجئے! جس کو میں اپنا دستور اور اپنا مشغلہ بن لوں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ذکر میں تو ہر وقت رہے! اللسان روح۔ (صحیح بخاری)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۲)، امام احمد (۳)، ابن مبارک (۴)، محمد بن حمید (۵)، امام ترمذی (۶)، امام ابن ماجہ (۷)، ابن ابی عاصم (۸)، ابن حبان (۹)، طبرانی (۱۰)، ابویوسف (۱۱)، یغنی (۱۲)، لغوی (۱۳)، امام حاکم (۱۴)، اور بیہقی (۱۵) نے غزوہ بن قیس کے طرق سے کی ہے اور یہ حدیث مختصر و مطول دونوں طرح منقول ہے۔

حدیث (۱۲۱)

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ: حضور اقدس ﷺ کا معمول: اخیر زہد و عمر شریف میں یہ تھا کہ جب مجلس سے اٹھتے تو تسبیح جاذبہ الکلبم و محمدک اشهد ان لا الہ الا انت استغفرک و التوب الیہ“ پڑھا کرتے۔ کسی نے عرض کیا: آج کل اس دعا کا معمول حضور ﷺ کا ہے، پہلے تو یہ نہیں تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: یہ مجلس کا کفارہ ہے۔ (صحیح بخاری)

۱۔ تفصیل ذکر میں لکھا۔ ۲۔ مسند ابی یوسف ۲/۱۲۰-۱۲۱/۱۲۰۔ ۳۔ مسند احمد ۱۰/۱۲۰-۱۲۱/۱۲۰۔ ۴۔ مسند ابی یوسف ۲/۱۲۰-۱۲۱/۱۲۰۔ ۵۔ مسند احمد ۱۰/۱۲۰-۱۲۱/۱۲۰۔ ۶۔ مسند ترمذی ۲/۱۲۰-۱۲۱/۱۲۰۔ ۷۔ مسند ابن ماجہ ۲/۱۲۰-۱۲۱/۱۲۰۔ ۸۔ مسند ابن حبان ۲/۱۲۰-۱۲۱/۱۲۰۔ ۹۔ مسند طبرانی ۲/۱۲۰-۱۲۱/۱۲۰۔ ۱۰۔ مسند ابویوسف ۲/۱۲۰-۱۲۱/۱۲۰۔ ۱۱۔ مسند یغنی ۲/۱۲۰-۱۲۱/۱۲۰۔ ۱۲۔ مسند لغوی ۲/۱۲۰-۱۲۱/۱۲۰۔ ۱۳۔ مسند امام حاکم ۲/۱۲۰-۱۲۱/۱۲۰۔ ۱۴۔ مسند بیہقی ۲/۱۲۰-۱۲۱/۱۲۰۔ ۱۵۔ مسند ابن ماجہ ۲/۱۲۰-۱۲۱/۱۲۰۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۱) امام احمد (۲) علامہ دارقطنی (۳) امام ابو داؤد (۴) امام نسائی (۵) ابویہ عقیلی (۶) علامہ طبرانی (۷) اور امام حاکم (۸) نے حجاج بن یوسف رازنہ، شمس الدین فہر ابوالدلیہ کے حرق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

اس حدیث کی شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے جس کی تخریج امام احمد (۱) امام ترمذی (۲) امام نسائی (۳) علامہ طبرانی (۴) اور امام حاکم (۵) نے کی ہے۔

اسی طرح دوسری شاہد جابر بن مطعمؓ کی حدیث ہے جس کی تخریج نسائی (۱) اور طبرانی (۲) نے (۱۵) کی ہے۔ تیسری شاہد رافع بن خدیجؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام نسائی (۱) اور طبرانی (۲) نے (۱۷) کی ہے اور چوتھی شاہد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے، جس کی تخریج طبرانی (۱) اور امام حاکم (۲) نے (۱۸) وغیرہ نے کی ہے۔

## حدیث (۱۲۲)

حضرت ابو ہریرہؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک مرد مجاہد سے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسا چیز نہ بتاؤں جو تمام اعمال میں بہترین چیز ہے اور تمہارے دلک کے نزدیک سب سے زیادہ کبیرہ اور تمہارے دل و جوار کو بہت زیادہ بلند کرنے والی ہے اور سونے پر مدنی کو اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے سے بھی زیادہ بہتر ہے اور (جہاد میں) تم دشمنوں کو قتل کرو و تم کو قتل کریں اس سے بھی بڑی ہولناکی ہے مجاہد نے عرض کیا سرور بتائیں آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کا ذکر ہے۔ (صحیح) (۲۰)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام ترمذی (۲) ابن ماجہ (۳) حاکم (۴) ابی یوسف (۵) ابن عبد البر (۶) اور بیہقی (۷) نے

۱۔ صحیح ابی داؤد ۱۵۰۰ ۲۔ مسند احمد ۲۲۵۳۳ ۳۔ سنن ابی داؤد ۲۰۷۰ ۴۔ سنن ابی داؤد ۲۸۵۴ ۵۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰

۶۔ مسند ابی یوسف ۳۳۳۱ ۷۔ سنن ابی داؤد ۱۹۱۰ ۸۔ مسند ابی داؤد ۱۰۰۰ ۹۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰

۱۰۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰ ۱۱۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰ ۱۲۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰ ۱۳۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰ ۱۴۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰

۱۵۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰ ۱۶۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰ ۱۷۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰ ۱۸۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰ ۱۹۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰

۲۰۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰ ۲۱۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰ ۲۲۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰ ۲۳۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰ ۲۴۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰

۲۵۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰ ۲۶۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰ ۲۷۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰ ۲۸۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰ ۲۹۔ سنن ابی داؤد ۲۲۰۰

نے عبد اللہ بن عبد ازیز بن ابی زیاد بن ابی زیاد موصوفی بن عیاض از ابو بکر کے طریق سے کی ہے۔ ابو بکر کا نام عبد اللہ بن عیاض ہے اور وہ ثقہ ہیں لیکن اس کی حدیث کے مرفوع موقوف ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

در چہ حدیث

امام باقرؑ نے (۱) اس حدیث کی موقوفہ تخریج کی ہے۔ سند میں طرح ہے۔ عن زیاد بن ابی زیاد عن قال۔ قال۔ ابوالہ راء۔ زیاد بن ابی زیاد اور ابو رداء کے درمیان الخطیغ واقع ہو گیا ہے۔ کوئی راوی ان دونوں کے درمیان میں ہیں جنہیں حذف کر دیا گیا ہے۔

اس حدیث کا زائد ابی شیبہ (۲) ابو نعیم (۳) اور ابن حجر (۴) نے عبد الحمید بن جعفر از صالح ابن ابی عریب از شیبہ بن مرو از ابو رداء کے طریق سے موقوفہ نقل کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

حدیث (۱۲۳)

**نوٹ:** حضرت شیخ الحدیث نے اس حدیث کا صرف پہلا حصہ جس کا درود شریف سے تعلق ہے نقل کیا ہے۔ صاحب تحقیق انتقال نے مکمل حدیث نقل کر دی ہے۔ یہاں پھر دیکھیں کہ حدیث کا ترجمہ کیا جا رہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اس کے نبی پر درود نہ پڑھیں ان پر قیامت کے دن ایک دھبہ ہوگا (یجر اللہ و اختیار ہے کہ ان کو معاف کر دے)۔ خطاب دے دے اور جو کوئی آدمی کسی راستہ پر چلے اور اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس کا پھلتا قیامت کے دن اس کے لئے وہاں دھبہ ہوگا اور جو کوئی آدمی (سوئے کے لئے) بستر پر آئے اور اللہ کو یاد نہ کرے تو وہ سوئے اس کے لئے وہاں ہوگا۔ (صحیح) (۵)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱)، ابن مسلمان (۲)، امام طبرانی (۳) اور حاکم (۴) نے اپنی اپنی ذیل از سعید بن ابی سعید متفقہ اذ اسحاق کے طریق سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج علامہ حمیدی (۱)، امام ابو داؤد (۲)، ابن مسلمان (۳)، ابن اسحاق (۴)، طبرانی (۵) اور حاکم (۶) نے

۱۔ مسند احمد ۴/۱۱۱۔ ۲۔ مسند ابن مسلمان ۳/۱۰۳۔ ۳۔ مسند طبرانی ۱۰/۱۰۳۔ ۴۔ مسند حاکم ۱/۱۰۳۔ ۵۔ مسند ابن اسحاق ۱/۱۰۳۔ ۶۔ مسند حاکم ۱/۱۰۳۔

۷۔ مسند احمد ۴/۱۱۱۔ ۸۔ مسند ابن مسلمان ۳/۱۰۳۔ ۹۔ مسند طبرانی ۱۰/۱۰۳۔ ۱۰۔ مسند حاکم ۱/۱۰۳۔ ۱۱۔ مسند ابن اسحاق ۱/۱۰۳۔ ۱۲۔ مسند حاکم ۱/۱۰۳۔

۱۳۔ مسند احمد ۴/۱۱۱۔ ۱۴۔ مسند ابن مسلمان ۳/۱۰۳۔ ۱۵۔ مسند طبرانی ۱۰/۱۰۳۔ ۱۶۔ مسند حاکم ۱/۱۰۳۔ ۱۷۔ مسند ابن اسحاق ۱/۱۰۳۔ ۱۸۔ مسند حاکم ۱/۱۰۳۔

۱۹۔ مسند احمد ۴/۱۱۱۔ ۲۰۔ مسند ابن مسلمان ۳/۱۰۳۔ ۲۱۔ مسند طبرانی ۱۰/۱۰۳۔ ۲۲۔ مسند حاکم ۱/۱۰۳۔ ۲۳۔ مسند ابن اسحاق ۱/۱۰۳۔ ۲۴۔ مسند حاکم ۱/۱۰۳۔

نے معبد مقبری زاد ہو کر وہاں کے رہا۔ اس کی شاہد حضرت جابرؓ کی حدیث ہے جس کی تخریج امام نسائی (۱) کی ہے۔

حدیث (۱۲۲)

حضرت ابو سلام بن کریمؓ کے آزاد کردہ غلام سے روایت کرتے ہیں کہ: نبی اکرمؐ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ: "وادیہ پانچ چیزیں (اعمال نامہ تلے کی) ترازو میں تھی زیادہ وزنی ہیں "لا یلہ الا اللہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ" اور وہ پانچ جو مر جائے اور باپ (اس طرح) ماں بھی (جو صبر کرے۔ اور فرمایا: "وادیہ پانچ چیزیں ہیں جو شخص ان پانچ چیزوں پر یقین رکھتے ہوئے اللہ سے چاہے کائنات میں داخل ہو جائے گا۔ اللہ پر یوم آخرت پر جنت و جہنم اور بے بد موت اور حساب پر ایمان لائے۔" (صحیح (۲))

نوٹ: حدیث کا آخری حصہ فضائل اہل بیتؑ میں مذکور نہیں ہے۔

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ نے عقاب از زبان ازبکی، ابن ابی شیبہؒ از زیاد ابو سلام کی سند سے کی ہے۔ سند میں کریمؓ کے آزاد کردہ جس غلام کا ذکر ہے ان کا نام ابو سلمیٰ ہے جو حضورؐ کے چہرہ ہاتھ کے چہرہ ہاتھ کے صاحبزادے ہیں، اور سلام ابو سلام محشی کے لڑکے ہیں، ابو سلام کا نام مکشور محشی ہے۔

درجہ حدیث

امام حنفی (۳) کہتے ہیں اس حدیث کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال مجتہد ہیں۔ اس حدیث کے پہلے حصہ کی تخریج ابن سعدؒ (۴)، امام نسائی (۵)، ابن ابی حاتمؒ (۶)، ابی داؤدؒ (۷)، ابن حبیبؒ (۸)، بطبرانیؒ (۹)، اور حاکمؒ (۱۰) نے ولید بن مسلمؒ، زید بن اسلمؒ، یزید بن جابرؒ، عبد اللہ بن عطاء بن زبیرؒ، ابو سلامؒ، ابی یونسؒ، عبد اللہ بن مسعودؒ کی سند سے کی ہے۔ امام حاکمؒ کہتے ہیں کہ وہ "صحیح" اسناد ہے۔ امام بخاریؒ و مسلمؒ جب اللہ نے اس حدیث کی تخریج نہیں کی۔ وہی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔ امام حنفی (۱۱) کہتے ہیں کہ ولید بن مسلمؒ کے طریق کی روایت درستی کے زیادہ قریب ہے۔ امام نے ولید بن مسلمؒ کے طریق

۱۔ ابن ابی حاتمؒ ۵۸۰ھ	۲۔ عبد اللہ بن مسعودؒ ۲۵۰ھ	۳۔ عبد اللہ بن مسعودؒ ۲۵۰ھ	۴۔ عبد اللہ بن مسعودؒ ۲۵۰ھ
۵۔ عبد اللہ بن مسعودؒ ۲۵۰ھ	۶۔ عبد اللہ بن مسعودؒ ۲۵۰ھ	۷۔ عبد اللہ بن مسعودؒ ۲۵۰ھ	۸۔ عبد اللہ بن مسعودؒ ۲۵۰ھ
۹۔ عبد اللہ بن مسعودؒ ۲۵۰ھ	۱۰۔ عبد اللہ بن مسعودؒ ۲۵۰ھ	۱۱۔ عبد اللہ بن مسعودؒ ۲۵۰ھ	۱۲۔ عبد اللہ بن مسعودؒ ۲۵۰ھ

سے خرچ کیا ہے۔

واہد بن مسلم نے اپنی سند میں حدیث کی صراحت کی ہے یعنی ”حدیثی“ کے ذریعہ نقل کیا ہے جس سے ”مذہب“ کا شیعہ فہم ہو جاتا ہے۔

حدیث (۱۲۵)

حضرت نعمان بن بشیرؓ حضور قدس صلی علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی پوائی بیان کرتے ہیں یعنی ”سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، لا إله إلا اللہ“ پڑھتے ہیں تو یہ کھرتے عرش کے چاروں طرف گشت لگاتے ہیں کہ ان کیلئے بجلی کی آواز (بھینٹناہٹ) پڑتی ہے اور اچھے پڑھنے والے کا نذرہ کر دیتے ہیں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ کوئی تمہارا نذرہ کرے والا اللہ کے پاس موجود ہو۔ جو تمہارا نذرہ کرے گا یہ ہے۔ (صحیح بخاری)

تخریج

اس حدیث کی تخریج: ام احمد (۴)، ابن ابی شیبہ (۳)، طبرانی (۴)، حاکم (۵) اور ابویوسف (۶) نے عبد اللہ بن نمیرؒ سے روایت کی ہے۔ مسلم طحاوی، ابویسٰیٰ ازلمون بن عبد اللہ از دہود خود کے طریق سے کی ہے۔

ایک وضاحت

سند میں علوان بن عبد اللہ نے اپنے والد سے روایت کی یا اپنے بھائی سے؟ راوی کو شک ہوا ہے۔ یہ شک علوان بن عبد اللہ کے استاد کے مسئلہ میں ہے اور وہ عقبہ بن مسعود کے لڑکے ہیں۔ یہ شک اس لئے نقصان دہ نہیں کہ دونوں اللہ ہیں۔ ان کے والد عبد اللہ بھی اللہ ہیں اور ان کے بھائی عبد اللہ بھی اللہ ہیں۔ شک کی صورت میں ایک اللہ سے دوسرے اللہ کی طرف منتقل ہونا لازم آتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔

نیز اس حدیث کی تخریج: ام احمد (۴)، ابن ابی شیبہ (۳)، طبرانی (۴) اور ابویوسف (۶) نے یحییٰ بن سعید از زمون بن مسلم کے طریق سے کی ہے۔ اس طریق میں بھی باپ اور بھائی کے درمیان شک ہے۔ ان میں طبرانی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن نمیرؒ اور یحییٰ بن سعیدؒ دونوں نے ”ابن ابی یوسف“ کے شک کے ساتھ روایت کیا ہے۔

بحر اللغات ذکرہ ۱/۱۵۸	بحر المستدرک ۱/۸۰	بحر المستدرک ۱/۸۰
بحر المستدرک ۱/۱۵۸	بحر المستدرک ۱/۸۰	بحر المستدرک ۱/۸۰
بحر المستدرک ۱/۱۵۸	بحر المستدرک ۱/۸۰	بحر المستدرک ۱/۸۰

## درجہ حدیث

علامہ بلاذری (۱) کہتے ہیں کہ حدیث کی سند صحیح ہے اور اس کے درجہ ائمہ ہیں۔

## حدیث (۱۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں ایک شخص گاؤں کا رہنے والا آیا جو وہی جبہ پہن رہا تھا اور اس کے کناروں پر دیہاتی کی ٹوٹ ٹپی (صحابہ سے خطاب کر کے) کہنے لگا کہ تمہارے ساتھی (محمد ﷺ) یہ چاہتے ہیں کہ ہر چہدا ہے اور چہدا ہے زاوے کو بڑھاریں اور شہسور اور شہسوار اورں کو گراویں۔ حضور ﷺ ناراضی سے اٹھے اور اس کے کپڑوں کو گریبان سے ہٹا کر ڈرا کھینچا اور اورشاد فرمایا کہ: تو بے وقوفوں کے سے کپڑے ٹٹک رہا ہے، اب گراؤ اپنی جگہ واپس آ کر تشریف فرما ہونے اور اورشاد فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کا جب انتقال ہونے لگا تو اپنے دونوں مساجز اولوں کو بلایا اور اورشاد فرمایا کہ میں تمہیں (آخری وصیت کرتا ہوں جس میں دو چیزوں سے روکتا ہوں اور دو چیزوں کا حکم کر رہا ہوں جن سے روکتا ہوں ایک شراب ہے دوسرا انگہر۔ اور جن چیزوں کا حکم کرتا ہوں ایک "لا إله إلا الله" ہے کہ تمام آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے اگر سب ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے میں (انگھری سے کہا ہوا) "لا إله إلا الله" رکھ دیا جائے تو وہی پلڑا جھک جائے گا اور اگر تمام آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے ایک حلقہ بنا کر اس پاک کلمہ کو اس پر رکھ دیا جائے تو وہ وزن سے ٹوٹ جائے اور دوسری چیز جس کا حکم کرتا ہوں وہ "سبحان الله وبحمده" ہے کہ یہ دو لفظ ہر مخلوق کی نیاز ہیں اور انہیں کی برکت سے ہر چیز کو رزق عطا فرمایا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری)

فوائد: فضائل افعال میں یہ حدیث اتنی باری درج ہے لیکن صاحب تحقیق العقال نے حدیث کے اس حصہ کو بھی نقل کیا ہے جس میں صحابہ نے حضور ﷺ سے کبر کی حقیقت کے تعلق سے دریافت کیا تھا، اختصار کے پیش نظر اس حصہ کا ترجمہ چھوڑا جا رہا ہے۔

تحریج

اس حدیث کی تحریج امام احمد (۲) اور امام بخاری (۳) نے سلیمان بن حرب از عماد بن زید از مصعب بن زمیر از زید بن اسلم کی سند سے کی ہے۔ حماد نے عطایہ بن یسار سے نقل کرنے میں کچھ شک ظاہر کیا ہے۔ اور مسند احمد (۵) میں بغیر شک کے یہ سند مذکور ہے۔ حافظ ابن کثیر نے (۶) کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے؛ لیکن عام محدثین نے اس کی تحریج نہیں کی ہے۔ (۷) نے (۸) نے (۹) نے

بہارِ نبوی ص ۱۸۸

بہارِ نبوی ص ۱۸۸

ع فضائل ذکر ص ۱۰۰

۱۰۰۰۰۰۰۰۰

بہارِ نبوی ص ۱۸۸

بہارِ نبوی ص ۱۸۸

بہارِ نبوی ص ۱۸۸

وہب بن جریر اور ابو خالد خزاز صاحب بن زبیر کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔ امام بخاری نے (۱) عبد اللہ بن مسلم اور عبد العزیز ازہری اور عبد اللہ بن عمرو کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔ جس میں قاضی یوسف اللہ "اکبر" کا اضافہ ہے، جو خطا کی روایت میں نہیں نکلا ہے۔ اور یہ سند منقطع ہے۔

درجہ حدیث

۱۔ صحیح (۲) کہتے ہیں۔ اس پوری حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور امام طبرانی نے بھی اس حدیث کی روایت کی ہے۔ امام احمد کے درجہ حدیث ہیں۔ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور کہا کہ امام بخاری نے صحت بن زبیر کے طریق سے تخریج کی ہے، اس لئے کہ وہ کم شدہ ہیں اور علامہ ذہبی نے اس پر کوئی تفسیر نہیں کیا ہے۔

مضمون کبریٰ یقین پر اس مسودہ کی حدیث والی ہے، جسے امام مسلم نے (۳) ذکر ہے۔ اسی طرح ابو یزید حدیث کی حدیث (۴) اور ابو یزید حدیث کی حدیث (۵) ذکر ہے حدیث کی شدہ ہیں۔

حدیث (۱۲۷)

حضرت فضالہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدسؐ تشریف فرما تھے۔ ایک صاحب داخل ہوئے اور نماز پڑھی پھر "اللہم اغفر لی و لرحمتی" کے ساتھ دعا کی۔ حضور اقدسؐ نے ارشاد فرمایا: اوتمیزی جلدی کر دی۔ جب تو نماز پڑھے تو دل تو اندھیل شانہ کی جو کر جیسا کہ اس کی شان کے سب سے۔ پھر مجھ پر درود پڑھ۔ پھر دعا مانگ۔ حضرت فضالہؓ کہتے ہیں کہ پھر ایک اور صاحب آئے انھوں نے اور اللہ جل شانہ کی حمد کی اور حضور اقدسؐ پر درود بھیجا، حضورؐ نے ان صاحب سے یہ ارشاد فرمایا: تمہاری ادب دعا تیری دعا قبول کی جائے گی۔ (صحیح) (۶)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۷)، امام ابو داؤد (۸)، امام ترمذی (۹)، امام نسائی (۱۰)، امام بزار (۱۱)، علامہ حاکم (۱۲)، ابن خزیمہ (۱۳)، ابن حبان (۱۴)، امام بخاری (۱۵)، طبرانی (۱۶)، حاکم (۱۷) اور بیہقی (۱۸) نے۔ ابو ہانی حید بن حنفی زعمرو بن ابی

۱۔ اور ابی یزید	۲۔ صحیح بخاری	۳۔ صحیح بخاری	۴۔ صحیح بخاری
۵۔ صحیح بخاری	۶۔ صحیح بخاری	۷۔ صحیح بخاری	۸۔ صحیح بخاری
۹۔ صحیح بخاری	۱۰۔ صحیح بخاری	۱۱۔ صحیح بخاری	۱۲۔ صحیح بخاری
۱۳۔ صحیح بخاری	۱۴۔ صحیح بخاری	۱۵۔ صحیح بخاری	۱۶۔ صحیح بخاری
۱۷۔ صحیح بخاری	۱۸۔ صحیح بخاری	۱۹۔ صحیح بخاری	۲۰۔ صحیح بخاری



## حدیث (۱۲۹)

جابرؓ نے حضور اقدس ﷺ سے نقل کیا ہے کہ قرآن پاک ایسا قطع ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی ہے اور لیا جھڑا ہے جس کا جھڑا تسلیم کر لیا گیا ہے۔ جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے اس کو بہشت کی طرف بھیجا ہے اور جو اس کو پیٹ پٹ ڈال دے اس کو جہنم میں گرا دیتا ہے۔ (صحیح (۱))

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن حبان (۲) اور بزار (۳) نے ابو کرب محمد بن عطاء از محمد اللہ بن علی از اعمش از ابو سفیان یعنی طلحہ بن تافع کے طریق سے کی ہے۔ امام بیہقی (۴) کہتے ہیں کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔ اس باب سے متعلق حضرت ابن مسعودؓ کی روایت بھی ہے، جس کی کئی محدثین نے تخریج کی ہے۔ (۵) امام بیہقی "تبیح المروائد" میں کہتے ہیں۔ (۶) اس حدیث کو طبرانی نے روایت کی ہے اس کی سند میں ایک راوی رشید بن بدزئی جو مترکک ہیں۔ اس کی تخریج عبدالرزاق (۷) بزار (۸) اور ابن القریس نے (۱) کی ہے۔

## درجہ حدیث

حضرت ابن مسعودؓ کے طریق سے موقوف امام بیہقی (۱۰) کہتے ہیں: بزار نے اس طرح موقوف علی ابن مسعود روایت کی ہے۔ اس کے رجال میں علی کنوی ہیں، جنھیں ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

## حدیث (۱۳۰)

عقبة بن عامرؓ نے حضور اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ کلام اللہ کا آواز سے پڑھنے والا علیہ صدقہ کرنے والے کے مشابہ ہے اور آہستہ پڑھنے والا خیر صدقہ کرنے والے کے مانند ہے۔ (صحیح (۱۱))

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۲) امام بخاری (۱۳) امام نسائی (۱۴) ابی حلی (۱۵) ابن حبان (۱۶) اور طبرانی (۱۷) نے معاذ بن صالح از یحییٰ بن سعد از خالد بن محمد از یزید بن عمر کے طریق سے کی ہے۔

۱۔ فضائل قرآن ص ۳۳	۲۔ صحیح ابن حبان ۳۴۲	۳۔ صحیح بزار ۳۴۳	۴۔ تبیح المروائد ص ۱۰۷
۵۔ مکتبہ المدینہ ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۲ء	۶۔ صحیح ابن حبان ۳۴۳	۷۔ صحیح ابن حبان ۳۴۳	۸۔ صحیح ابن حبان ۳۴۳
۹۔ فضائل قرآن ص ۳۳	۱۰۔ صحیح ابن حبان ۳۴۳	۱۱۔ صحیح ابن حبان ۳۴۳	۱۲۔ صحیح ابن حبان ۳۴۳
۱۳۔ فضائل قرآن ص ۳۳	۱۴۔ صحیح ابن حبان ۳۴۳	۱۵۔ صحیح ابن حبان ۳۴۳	۱۶۔ صحیح ابن حبان ۳۴۳
۱۷۔ فضائل قرآن ص ۳۳	۱۸۔ صحیح ابن حبان ۳۴۳	۱۹۔ صحیح ابن حبان ۳۴۳	۲۰۔ صحیح ابن حبان ۳۴۳

تیسری حدیث کی تخریج امام ابو داؤد (۱)، امام ترمذی (۲)، طبرانی (۳)، اور نسائی (۴) نے اسے اسے اسمعیل بن مرثد از ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔

درجہ: حدیث

اس حدیث کی شاہد حضرت معاذ کے روایت سے ہے ماحکم نے (۵) تخریج کی ہے۔ اسی طرح ابوامامہ سے بھی حدیث (۶) ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔

حدیث (۱۳۱)

حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ: جو شخص اپنی انچوں فرشتوں کی دعا سے دعا طلبین سے نہیں لکھ جائے گا، جو شخص سو آیت کی تلاوت کسی رات میں کرے وہ اس رات کا یقین شہ سے لکھا جائے گا۔ (صحیح) (۷)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن خزیمہ (۸)، مروزی (۹)، اور حاکم (۱۰) نے ابو ہریرہؓ از امش از ابو صالح کے طریق سے کی ہے۔

درجہ: حدیث

حاکم نے اس حدیث کو صحیح علی شرط الشيخین قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

۱۔ سنن ابوداؤد ۱۳۳۳۔	۲۔ شعبہ ۲/۱۶۹۔	۳۔ صبرانی ۱/۹۳۴۔	۴۔ سنن نسائی ۳/۱۳۱۔
۵۔ مستدرک ۵/۵۵۸۔	۶۔ طبرانی ۴/۶۳۲۔	۷۔ معجم کفران میں ۸/۸۰۔	۸۔ صحیح ابن خزیمہ ۱/۳۳۔
۹۔ مستدرک حاکم ۶/۱۳۱۔	۱۰۔ مستدرک حاکم ۶/۱۳۱۔		

# کتاب المناقب

حدیث (۱۳۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس کی استطاعت رکھتا ہو کہ مدینہ طیبہ میں سرے جو چاہے کر دے اس لیے کہ میں اس شخص کا سلاطین ہوں گا، بخود مدینہ میں سرے گا۔ (صحیح بخاری)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲)، امام ترمذی (۳)، ابن ماجہ (۴)، ابن حبان (۵)، بیہقی (۶)، ابوداؤد (۷) نے معاذ بن بشام از والد خود از ابوب ازہام کے طرق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

امام بیہقی نے (۸) سفیان بن عویٰ از ابوب کے طریق سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ اس حدیث کی شاہد کی صحابہ کی احادیث ہیں۔ مثلاً حضرت مسعد کی حدیث جسے امام نسائی (۹)، ابن حبان (۱۰)، ابوداؤد (۱۱) نے تخریج کی ہے۔ دوسری حدیث حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث جسے طبرانی (۱۲) اور بیہقی (۱۳) نے تخریج کی ہے۔ اس میں ایک راوی عبدالغفور بن سعید انصاری ہیں، جو ضعیف ہیں۔ تیسری حدیث حضرت مسعد اسلمیہ کی ہے جس کی امام طبرانی (۱۴) نے تخریج کی ہے۔ امام بیہقی (۱۵) کہتے ہیں کہ اس کے تمام رجال سوائے عبداللہ بن عمر کے حدیث صحیح کے رجال ہیں۔ عبداللہ بن عمر کا ذکر ابن ابی حاتم نے کیا ہے اور ایک جماعت نے ابن سے روایت کی ہے کسی نے عراقی کے ساتھ ان کا تذکرہ نہیں کیا۔

۱۔ ابن ماجہ: ۴۸۸	۲۔ مسند احمد: ۴۲۲	۳۔ ابن ترمذی: ۳۸۵	۴۔ ابن خردادبہ: ۳۱۲
۵۔ مسند ابی یوسف: ۳۸۵	۶۔ شعب ابی یوسف: ۳۸۵	۷۔ ابن خردادبہ: ۳۱۲	۸۔ ابن خردادبہ: ۳۱۲
۹۔ ابن خردادبہ: ۳۱۲	۱۰۔ ابن خردادبہ: ۳۱۲	۱۱۔ ابن خردادبہ: ۳۱۲	۱۲۔ ابن خردادبہ: ۳۱۲
۱۳۔ ابن خردادبہ: ۳۱۲	۱۴۔ ابن خردادبہ: ۳۱۲	۱۵۔ ابن خردادبہ: ۳۱۲	۱۶۔ ابن خردادبہ: ۳۱۲

## حدیث (۱۳۳)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جس شانہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں بکرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔ (صحیح) (۱۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن مبارک (۲) عبد الرزاق (۳) ابن ابی شیبہ (۴) امام احمد (۵) ابی مسعود (۶) بخاری (۷) ترمذی (۸) ابن ماجہ (۹) ابی داؤد (۱۰) علامہ شافعی (۱۱) ابی یوسف (۱۲) طبرانی (۱۳) ابی نعیم (۱۴) حاکم (۱۵) ابی یوسف (۱۶) نے سفیان ثوری اور عبد اللہ بن سائب از زاذان کے حرق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

امام حاکم نے اس کی صحیح کی ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے اور ابن القیم نے علماء اہل قہام میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (۱۷)

۱۔ لعل الدلائل ص ۱۶۱	۲۔ کتاب ترمذی ص ۱۰۴	۳۔ مصنف ص ۱۱۶	۴۔ مصنف ص ۱۰۴
۵۔ مسند ابی یوسف ص ۳۳، ۳۴	۶۔ سنن ترمذی ص ۱۲۳، ۱۲۴	۷۔ سنن ابی داؤد ص ۶۶	۸۔ سنن ابی یوسف ص ۱۰۴
۹۔ مسند ابی داؤد ص ۲۹۵	۱۰۔ سنن ابی یوسف ص ۱۰۴	۱۱۔ سنن ابی یوسف ص ۱۰۴	۱۲۔ سنن ابی یوسف ص ۱۰۴
۱۳۔ مسند ابی یوسف ص ۱۰۴	۱۴۔ سنن ابی یوسف ص ۱۰۴	۱۵۔ سنن ابی یوسف ص ۱۰۴	۱۶۔ سنن ابی یوسف ص ۱۰۴
۱۷۔ مسند ابی یوسف ص ۱۰۴	۱۸۔ سنن ابی یوسف ص ۱۰۴	۱۹۔ سنن ابی یوسف ص ۱۰۴	۲۰۔ سنن ابی یوسف ص ۱۰۴

# کتاب التزہد

حدیث (۱۳۴)

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدسؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر آیت سے لیے ایسے فقہ ہیں (جس میں جملہ آکر وہ فقہ میں چاہائی ہے) میری آیت کا فقہ مال ہے۔ (صحیح ابوداؤد)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۴)، امام ترمذی (۳)، امام بخاری (۲)، ابن ابی عاصم (۵)، امام نسائی (۱۰)، اور ابن حبان (۷) نے کیف بن سعد از معاویہ بن ساریج از عبد الرحمن بن حمیر بن اظہر از والدہ خود کے دو طریق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح غریب کہا ہے۔ اسے اس کی تصحیح کیا ہے اور روایت سے اس کی موافقت کی ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج امام عطاءوی (۸)، قضاوی (۹)، طبرانی (۱۰)، حاکم (۱۱)، اور رشیدی (۱۲) نے معاویہ بن ساریج کے دو طریق سے بھی کی ہے۔

۱۔ تفسیر کبیرات ص ۱۸۰۔	۲۔ ج ۱ ص ۱۶۰/۱۶۱۔	۳۔ سنن ترمذی ص ۲۲۹۔	۴۔ سنن ابی حاتم ص ۱۲۱۔
۵۔ تفسیر ابن کثیر ص ۱۸۰۔	۶۔ تفسیر ابن کثیر ص ۱۸۰۔	۷۔ تفسیر ابن کثیر ص ۱۸۰۔	۸۔ تفسیر ابن کثیر ص ۱۸۰۔
۹۔ تفسیر ابن کثیر ص ۱۸۰۔	۱۰۔ تفسیر ابن کثیر ص ۱۸۰۔	۱۱۔ تفسیر ابن کثیر ص ۱۸۰۔	۱۲۔ تفسیر ابن کثیر ص ۱۸۰۔



کے اس کے علاوہ بھی طریقی ہیں۔ (۶)

### حدیث (۱۳۶)

ابو عثمان کہتے ہیں کہ: میں حضرت سلمان فارسیؓ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا انھوں نے اس درخت کی ایک خشک بنی پکڑ کر اس کو حرکت دی، جس سے اس کے پتے ٹر گئے، پھر مجھ سے کہنے لگے کہ ابو عثمان تم نے مجھ سے یہ بند پوچھا کہ میں نے یہ کیوں کیا؟ میں نے کہا بتا دیجئے کیوں کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا آپ ﷺ نے بھی درخت کی ایک خشک بنی پکڑ کر اس طرح یہ تھا، جس سے اس ٹٹن کے پتے جڑ گئے تھے، پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ سلمان! پوچھتے نہیں کہ میں نے اس طرح کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا: بتا دیجئے کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مسلمان اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں اس سے ایسے ہی گر جاتی ہیں جیسے یہ پتے گرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے قرآن کی آیت: "اقم الصلاة طويها الطهار الخ" تلاوت فرمائی، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ تو تم کو نماز کو دن کے دونوں سروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں بیشک نیکیاں زور کر دیتی ہیں گناہوں کو، یہ بھٹکتا ہے شکست، نئے وطنوں کے لئے۔ (صحیح باشتاہد والمحبوبات) (۷)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) علی (۲) ابن ابی شیبہ (۳) دارقطنی (۴) الطبرانی (۵) طبرانی (۶) اور صحیح (۷) نے جاری کیا ہے۔

**علی بن زید:** اس میں ایک راوی علی بن زید بن عبد مناف ہیں ان کی متابعت سلیمان احمی از ابو عثمان نے کی ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج طبرانی (۱۰) نے کی ہے۔

مرفوع حدیث کی شاہ حضرت ابو ہریرہؓ کی سند ہے جس کی تخریج امام مالک نے (۱۱) کی ہے۔ انھیں نے طریق سے امام احمد (۱۲) امام دارقطنی (۱۳) امام مسلم (۱۴) امام ترمذی (۱۵) ابن خزیمہ (۱۶) ابن حبان (۱۷) ابوالہیثمی (۱۸) اور امام

ابو سعید محمد بن ابی ہریرہؓ کی سند ہے۔ ۱۰۰۰ ۹۰۱ ۸۰۰ ۷۰۰ ۶۰۰ ۵۰۰ ۴۰۰ ۳۰۰ ۲۰۰ ۱۰۰ ۰

۱۔ صحیح مسلم ۲۳۵/۱ ۳۔ صحیح ابی داؤد ۱۵۲ ۴۔ صحیفہ ابی داؤد ۸۰ ۵۔ صحیفہ ابی داؤد ۱۵۲

۶۔ صحیح ابی داؤد ۱۵۲ ۷۔ صحیح ابی داؤد ۱۵۲ ۸۔ صحیح ابی داؤد ۱۵۲ ۹۔ صحیح ابی داؤد ۱۵۲ ۱۰۔ صحیح ابی داؤد ۱۵۲

۱۱۔ صحیح ابی داؤد ۱۵۲ ۱۲۔ صحیح ابی داؤد ۱۵۲ ۱۳۔ صحیح ابی داؤد ۱۵۲ ۱۴۔ صحیح ابی داؤد ۱۵۲ ۱۵۔ صحیح ابی داؤد ۱۵۲

۱۶۔ صحیح ابی داؤد ۱۵۲ ۱۷۔ صحیح ابی داؤد ۱۵۲ ۱۸۔ صحیح ابی داؤد ۱۵۲ ۱۹۔ صحیح ابی داؤد ۱۵۲ ۲۰۔ صحیح ابی داؤد ۱۵۲

یعنی وہ کور بخون نے کی ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی حدیث کی تخریج امام احمد (۲)، ابن ابی شیبہ (۳)، بزار (۴) اور طبرانی (۵) نے بھی کی ہے۔

درجہ حدیث

امام بخاری (۱) کہتے ہیں: اس حدیث کے بعض حصہ کو امام احمد ابو یعلیٰ، موسیٰ اور بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں: البتہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حارث بن عبد اللہ تمیمی ہیں اور عمرو بن حصہ سلمیٰ کی حدیث کی تخریج امام مسلم نے کی ہے۔ (۷) اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی تخریج امام احمد نے (۸) کی ہے۔

حدیث (۱۳)

ابو مسلم کہتے ہیں کہ: میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ مجھ کو شریف فرماتے تھے میں نے عرض کیا کہ مجھ سے ایک صاحب نے آپ کی شریف سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص احمی طرح دوسرے اور پھر فرض نماز پڑھے، تو حق تعالیٰ اس کی شان میں دن اور گناہ جو چھنے سے روئے ہوں اور وہ گناہ جن کو اس کے ہاتھوں نے کیا اور وہ گناہ جو اس کے کانوں سے سنا ہوئے ہوں اور وہ گناہ جن کو اس نے آنکھوں سے دیکھے ہوں اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں سب کو عاف فرمادیتے ہیں۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ مضمون نبی کریم ﷺ سے سنی دیکھا ہے۔ (صحیح یا صحاح و اشواہد ۱۶)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۰) اور بیہقی (۱۱) نے کی ہے۔ ابو حازمیری از ابان یعنی ابن عبد اللہ از ابو مسلم کے طریق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

مسلم بخاری (۱۲) کہتے ہیں بیہقی نے ابو مسلم بخاری کی روایت سے اس کی روایت کی ہے۔ میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں

۱ سنن بیہقی ۸۱/۱	۲ مسند احمد ۵۵۲/۱۱۳/۲۱۵	۳ صحیح مسلم ۶/۱۶	۴ مسند بزار ۳۲۰
۵ مسند بیہقی ۱۲۲/۱۱۳	۶ صحیح بخاری ۲۴۶۷	۷ صحیح مسلم ۸۳۷	۸ مسند احمد ۱۲۳
۹ فضائل امیر ۱۳	۱۰ مسند احمد ۳۴۳	۱۱ صحیح مسلم ۸۰۳/۱۶/۱۶	۱۲ صحیح بخاری ۱۲۳

جس نے ابو مسلم شیبی کا ذکر کیا ہے۔ البتہ ابن کثیر نے علاوہ اس سند کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔ صحیح (۱) کہتے ہیں۔ اس سند میں راوی ابو مسلم ہیں جس نے کسی کو بھی ان کا ذکر جرح یا تعدیل کے ساتھ کرتے ہوئے نہیں پایا۔ البتہ حاکم نے ان کا ذکر لایا۔ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو مسلم سے ابو حازم نے روایت کیا ہے اور وہاں ابو مسلم سے وہاں ابن عبد اللہ نے روایت کیا۔ اسی طرح ابو مسلم کا ذکر ابن ابی حاتم نے (۲۰) کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ: بخاری نے (۲۱) ان کا ذکر کیا ہے اور وہی بات کہی ہے بن ابی حاتم نے بھی یہ کہا ان سے ابان بن عبد اللہ نے روایت کیا ہے اور وہ مجہول ہیں۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں کہتا ہوں: اس حدیث کی متابع موجود ہے؛ چہ نہ اس کی تخریج امام احمد نے (۳) حلیائی نے (۵) بھرائی نے (۶) اور مردائی نے (۷) خود از شہر بن حوشب زانی امامہ کے طریق سے کی ہے اس سند میں شہر بن حوشب ثمالی ضعیف ہیں؛ لیکن ان کی متابعت کی گئی ہے۔ چنانچہ طبرانی نے (۹) شہر بن حوشب کے دو طریق سے تخریج کی ہے۔ ان طرح طبرانی (۱۱) عبد البر زانی (۱۲) اور دولابی نے (۱۳) ابوامامہ کے طریق سے تخریج کی ہے۔

امام احمد (۱۰) اور شیبی نے (۱۴) شہر بن حوشب کے طریق سے تخریج کی ہے۔ اسی طرح امام احمد (۱۵) اور طبرانی نے (۱۶) ابوعقاب رای کے طریق سے تخریج کی ہے۔ ابوعقاب ضعیف ہیں ابن العریانی نے (۱۷) اسی جیسی طویل حدیث قرآن خالہ انشاء زابیطہ بن اعدہ کے طریق سے تخریج کی ہے۔ اس سند کے راوی ابوالفضل، یحییٰ بن اکثام، ابوالہی سے سوائے دو حضرات کے کسی نے روایت نہیں کی ابن حبان نے ”نقات“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث کے یقین کرنے میں خطا کرتے ہیں نور اللہ راویوں کی مخالفت بھی کرتے ہیں۔ اس حدیث کی ایک شاہد حضرت عثمان بن عفان حدیث کی حدیث ہے۔ (۱۸) اور دوسری شاہد حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے جس کی تخریج امام احمد (۱۹) اور مالک نے (۲۰) کی ہے۔ تیسری شاہد حضرت ابو ہریرہ کی حدیث ہے۔ (۲۱) اس طرح مرد بن جعد کی بھی روایت ہے۔ (۲۲)

۱۔ ابن کثیر (۱۳۲)	۲۔ بخاری (۱۳۳)	۳۔ بخاری (۱۳۴)	۴۔ بخاری (۱۳۵)
۵۔ بخاری (۱۳۶)	۶۔ بخاری (۱۳۷)	۷۔ بخاری (۱۳۸)	۸۔ بخاری (۱۳۹)
۹۔ بخاری (۱۴۰)	۱۰۔ بخاری (۱۴۱)	۱۱۔ بخاری (۱۴۲)	۱۲۔ بخاری (۱۴۳)
۱۳۔ بخاری (۱۴۴)	۱۴۔ بخاری (۱۴۵)	۱۵۔ بخاری (۱۴۶)	۱۶۔ بخاری (۱۴۷)
۱۷۔ بخاری (۱۴۸)	۱۸۔ بخاری (۱۴۹)	۱۹۔ بخاری (۱۵۰)	۲۰۔ بخاری (۱۵۱)
۲۱۔ بخاری (۱۵۲)	۲۲۔ بخاری (۱۵۳)	۲۳۔ بخاری (۱۵۴)	۲۴۔ بخاری (۱۵۵)

## حدیث (۱۳۸)

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس گلاں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہ اس (ظان) اور باجماعت مرد نہ ہوں تو ان پر شیطان مسلط ہو گا ہے اس لئے جماعت کو ضروری سمجھو۔ بھڑیا کیلی بکری کو کھ جاتا ہے اور آدمیوں کا بھیڑیا شیطان ہے۔ (صحیح بالشیوہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) ابوداؤد (۳) نسائی (۴) ابن خزیمہ (۵) ابن حبان (۶) حاکم (۷) بیہقی (۸) اور بخاری (۹) نے زائدہ بن قدامہ از صاحب بن حوشب کا بیانیہ محمد بن کے طریقہ سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ اس حدیث کی شاہ حضرت ابن مڑ (۱۰) حضرت ابن ماجہ (۱۱) اور حضرت ابوالیث (۱۲) حضرت ابو ذر (۱۳) حضرت معاذ بن جبل (۱۴) اور حضرت یونس بن ابی اسیر (۱۵) کی حدیثیں ہیں۔

## حدیث (۱۳۹)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت میں آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے فرض نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر نماز بھی نکل آئی تو وہ شخص کامیاب ہوگا اور اگر نماز بیکار ثابت ہوئی تو وہ نامرد و خسارہ میں ہوگا اور اگر کچھ نماز میں کمی پائی گئی تو اور شد و خداوندی ہوگا کہ وہ بھی اس بندہ کے پاس کچھ نکلیں بھی ہیں جن سے فرضوں کو پورا کر دیا جائے۔ اگر نکل آئیں تو ان سے فرضوں کی تکمیل کر دی جائے گی۔ اس کے بعد پھر اس طرح باقی اعمال روزہ و زکوٰۃ وغیرہ کا حساب ہوگا۔ (صحیح بالشیوہ)

والشیوہ (۱۶)

ع ابن کثیر رحمہ اللہ ۵۳۱ھ	ع مسند احمد ۵/۱۶۱۱۵-۲۳۰	ع سنن ابی داؤد ۵۵۲۰	ع سنن ابی یوسف ۱۰۰/۱۰۰
ع صحیح بخاری ۲۸۹۶	ع صحیح مسلم ۱۰۱	ع مسند کحاکم ۳۹۶۱۱-۳۹۸۵	ع سنن ترمذی ۳۰۱۰
ع شرح السنۃ ۴۹۳	ع مسند احمد ۵۳۹۸	ع مسند احمد ۱۳۳۵۰	ع مسند احمد ۱۰۰/۱۰۰
ع مسند احمد ۱۲۳۹	ع مسند احمد ۶۲۰۶۶	ع مسند احمد ۵۲۹۳	ع سنن ابی یوسف ۱۰۰/۱۰۰



ابن ہجر از رجال میں اصحاب النبی کے طریق سے کی ہے۔ امام بخاری نے (۱) کا بعد از رجال از احمد ہر محد کے طریق سے مرفوعاً تخریج کی ہے۔

نیز امام بخاری نے (۲) میں ایک من فضالہ از حسن از فضالہ از حسن رجال میں اہل المعرفۃ کے طریق سے بھی تخریج کی ہے۔

درجہ ۱ حدیث

مزی نے (۳) اس حدیث میں اضطراب قرار دیا۔ تہذیب التہذیب میں حافظ ابن حجر نے بھی ان کا اہراج کیا ہے۔ دارقطنی (۴) حدیث میں واقع اضطراب کا ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں: ان سب طرق میں صحت سے زیادہ مطابہ طریق حسن از انس میں حکیم از ابو ہریرہ کا طریق ہے، جو کہ گندو چکا ہے۔ سند میں انس، بن حکیم کو اگرچہ علی بن مدینی، ابی ابراہیم قحطانی اور حرجی نے بحوالہ قرار دیا ہے، لیکن ابی حبان نے ان کا شمار غلات میں کیا ہے اس طریق سے حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اس حدیث کی شاہد حضرت ابن مسعود کی حدیث ہے جس کی تخریج ابو یوسف نے (۵) کی ہے اور اس کی سند ضعیف ہے اور دوسری شاہد قسہادی کی حدیث جس کی تخریج امام احمد نے (۶) کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

# کتاب الصوم

حدیث (۱۴۰)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ خود حق تعالیٰ شانہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ (صحیح  
بالتواضع)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن حبان (۲) البیہقی (۳) طبرانی (۴) نے اور یس بن یحییٰ خولانی اور عبد اللہ بن عیاش بن عباس  
اور عبد اللہ بن سلیمان طویل ازناض کے طرق سے کی ہے؛ جیسا کہ ”مجمع الموعزین“ میں ہے۔

درجہ حدیث

ابویہم کہتے ہیں کہ تالیف کی یہ حدیث غریب ہے۔ اسے صرف عبد اللہ بن سلیمان (جو الطویل) سے مشہور ہیں) نے  
روایت کی ہے، ان سے عبد اللہ بن عیاش نے روایت کی ہے اور یہ ابن عیاش تھباتی ہیں۔ سلیمان کے قول کے مطابق اس  
حدیث کی روایت کرنے میں اور یس متفرد ہیں۔

امام حنفی (۵) کہتے ہیں: اس حدیث کو طبرانی نے بمقام الاوسط میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی روایت میں یحییٰ  
ابن یزید خولانی متفرد ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ اور یس بن یحییٰ خولانی ہیں اور وہ صدوق ہیں؛ جیسا کہ ابن ابی حاتم (۶) نے  
کہا ہے۔ ابو زرہ اور یس بن یحییٰ خولانی کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ ایک نیک آدمی ہیں اور اجماع فاضل مسلمانوں میں سے  
ہیں۔ (۷) ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے اس حدیث کے حقیقی روایات کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے لیکن اس  
حدیث کے بہت سے شراہد ہیں جن میں سے ایک حدیث ابو سعید خدریؓ کی ہے، جو مرفوع ہے، جو ان الفاظ کے ساتھ

۱۔ تذاکرہ مطاب: ص ۳۳۸۔ ۲۔ صحیح ابن حبان: ص ۳۱۶، رقم ۳۳۱۶۔ ۳۔ البیہقی: ص ۳۰۰، رقم ۳۰۰۔ ۴۔ طبرانی: ص ۳۰۰، رقم ۳۰۰۔ ۵۔ ابن حبان: ص ۳۰۰، رقم ۳۰۰۔ ۶۔ ابن ابی حاتم: ص ۳۰۰، رقم ۳۰۰۔ ۷۔ ابن ابی حاتم: ص ۳۰۰، رقم ۳۰۰۔

۱۔ تذاکرہ مطاب: ص ۳۳۸۔ ۲۔ صحیح ابن حبان: ص ۳۱۶، رقم ۳۳۱۶۔ ۳۔ البیہقی: ص ۳۰۰، رقم ۳۰۰۔ ۴۔ طبرانی: ص ۳۰۰، رقم ۳۰۰۔ ۵۔ ابن حبان: ص ۳۰۰، رقم ۳۰۰۔ ۶۔ ابن ابی حاتم: ص ۳۰۰، رقم ۳۰۰۔ ۷۔ ابن ابی حاتم: ص ۳۰۰، رقم ۳۰۰۔

مردی ہے "السحور اكله بركة فلا تدعوه ولو ان يجرع احدكم جرعة من ماء فان الله وملائكته يصلون على المتسحرين"۔ اس حدیث کی تخریج امام احمد نے (۱) کی ہے۔ اسی طرح اس حدیث کی دوسری شاہد سائب بن یزید کی روایت ان الفاظ کے ساتھ ہے: "نعم السحور انعم وقال برحم الله المتسحرين"۔ اس کی تخریج امام طبرانی نے (۲) کی ہے اور دوسری شاہد ابو سنیکی حدیث ہے۔ جس کی تخریج امام بزاز (۳)، امام طبرانی (۴) اور دولاہی (۵) کی ہے اور اس کے الفاظ یوں ہیں: "ان الله صلى الله عليه وسلم صلى على المتسحرين"۔

حدیث (۱۳۱)

منصور احمد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ بوڑھے اور ضعیف لوگوں کا اور عورتوں کا جہانچ اور عمرہ ہے۔ (صحیح بالشرائط) (۶)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام نسائی (۷)، طبرانی (۸) اور ترمذی (۹) نے لیث بن سعد از خالد بن یزید از سعید بن ابی ہلال از یزید بن ہاد از محمد بن ابراہیم از ابوسلمہ کے طریق سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۰) اور سعید بن منصور (۱۱) نے یزید بن ہاد از محمد بن ابراہیم بن حاتم بن سعید بن ابی ہلال از ابوبریہ رحمہ اللہ کی سند سے کی ہے، اس سند میں ابوسلمہ موجود نہیں ہیں۔

نیز عبدالرزاق نے (۱۲) بھی یزید بن الہاد، از محمد بن ابراہیم بن الحارث بن انثیم رحمہ اللہ کے دو طریق سے مرسل اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ اس باب میں اور بھی روایات موجود ہیں۔ شافعی امام بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (۱۳) اور ابن ماجہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے (۱۴) روایت کی ہے، لیکن اس کی سند منقطع ہے۔ ابن ماجہ (۱۵) میں یہ حدیث علیہ بن عبد اللہ سے بھی نقل کی گئی ہے، اس سے (۱۶) امام طبرانی نے بھی تخریج کی ہے۔ عبدالرزاق (۱۷) اور سعید بن منصور (۱۸) نے حسین بن علی باعلی بن حسین سے روایت کی ہے، اسی طرح امام طبرانی (۱۹) نے بھی تخریج کی ہے اور امام طبرانی (۲۰) نے شافعی حدیث عبداللہ سے نقل کی ہے۔

۱۔ مستدرک - ۳/۱۱۱	۲۔ مجمع کبیر - ۶/۶۸۹	۳۔ سنن زہد - ۳/۹۷	۴۔ مجمع کبیر - ۱۳/۸۴۵
۵۔ کنز الدقائق - ۳/۱۳۹	۶۔ فضائل جمع - ۱/۱۴۲	۷۔ سنن شافعی - ۵/۱۳۴	۸۔ مجمع کبیر - ۱۳/۸۴۶
۹۔ سنن نسائی - ۵/۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲	۱۰۔ مستدرک - ۳/۱۱۲	۱۱۔ سنن سعید بن منصور - ۳/۱۳۳	۱۲۔ سنن مسلم - ۱۰/۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲
۱۳۔ سنن احمد - ۱۸/۱۸۷	۱۴۔ سنن ابی داؤد - ۴/۱۶۹	۱۵۔ حدیث - ۳/۲۶۱	۱۶۔ حدیث - ۱۸/۷۵
۱۷۔ سنن سعید بن منصور - ۳/۱۳۲	۱۸۔ سنن ابی داؤد - ۴/۱۶۹	۱۹۔ مجمع کبیر - ۱۳/۸۴۵	۲۰۔ مجمع کبیر - ۱۳/۸۴۶

## ریٹ (۱۲۲)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کیا کرو کہ وہ دونوں مفلس اور گناہوں کو ایسا دور کرتے ہیں؛  
یا آسم کی بھٹی لو بہ اور سونے چاندی کے ٹکڑے کو دور کرتی ہے۔ (صحیح ابوداؤد) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) ابن ابی شیبہ (۳) ترمذی (۴) نسائی (۵) ابوداؤد (۶) ابن خزیمہ (۷) ابن حبان (۸) طبرانی (۹) ابوصحیح (۱۰) عقیلی (۱۱) اور ابویوسف (۱۲) نے سلیمان بن حیوان (ابو خالد الحارثی عمرو بن قیس از عاصم بن جہاد از شقیق کے طریق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

امام ترمذی (اس حدیث کے متصل سے کہتے ہیں کہ حسن صحیح غریب ہے۔ ابویوسف کہتے ہیں کہ عاصم کی یہ حدیث غریب ہے۔ کیونکہ عاصم سے روایت کرنے میں مرد بن قیس طائی متروک ہیں۔  
اس باب سے متعلق اور صحابہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ مثلاً حضرت عمرؓ (۳) سے اور عامر بن ربیعہؓ (۴) سے اور حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما (۵) سے اور حضرت جابرؓ (۶) سے (۷) نسائی (۸) سے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (۹) سے بھی روایتیں منقول ہیں۔

۱۔ فضائل حج عمرہ ص ۹۳۔ ۲۔ مسند احمد، ۱/۲۳۷۔ ۳۔ مسند احمد، ۲/۱۷۷۔ ۴۔ مسند احمد، ۲/۱۷۷۔ ۵۔ مسند احمد، ۲/۱۷۷۔ ۶۔ مسند احمد، ۲/۱۷۷۔ ۷۔ مسند احمد، ۲/۱۷۷۔ ۸۔ مسند احمد، ۲/۱۷۷۔ ۹۔ مسند احمد، ۲/۱۷۷۔ ۱۰۔ مسند احمد، ۲/۱۷۷۔ ۱۱۔ مسند احمد، ۲/۱۷۷۔ ۱۲۔ مسند احمد، ۲/۱۷۷۔

# کتاب الزکاة

حدیث (۱۴۳)

مختصراً تقدس دھ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن آدمی سے دونوں قدم اس وقت تک (محاسبہ کی جگہ سے) نہیں ہٹ سکتے جب تک پانچ چیزوں کا مطالبہ نہ ہو جائے (اور ان کا مستقل جواب نہ ملے) اپنی عمر میں کام میں خرچ کی اپنی جوانی میں خرچ کیا مال کہاں سے نکالیا اور کہاں خرچ کیا، اپنے ظلم میں کیا حاصل کیا۔ (صحیح بخاری ص ۶۸)

خریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی (۲) خلیب بغدادی (۳) اور ابن تیمیہ (۴) نے مسند بن معاذ از عبد المجید بن عبد البر بن ابی یوسف اور از سفیان ثوری از عفوان بن مسلم از عدی بن عدی از مناجی کے طریق سے کی ہے۔  
بزار نے (۵) (کشف) عقبہ از سفیان از لیث از عدی کے طریق سے تخریج کی ہے۔

حدیث

امام بخاری (۶) کہتے ہیں: اس حدیث کو طبرانی نے از امام بزار نے اسی طرح روایت کی ہے۔ طبرانی کے رجال صحیح اور رجال ہیں۔ سوائے حسان بن معاذ از عدی بن عدی کے کہ وہ دونوں ثقہ ہیں۔ امام منذری (۷) کہتے ہیں۔ اس حدیث بزار اور طبرانی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

ما حب تحقیق المقال کی رائے

میں کہتے ہوں کہ بزار کے مسندوں میں لیث بن ابی سلیم دلعی ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔

مختصراً تقدس دھ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن آدمی سے دونوں قدم اس وقت تک (محاسبہ کی جگہ سے) نہیں ہٹ سکتے جب تک پانچ چیزوں کا مطالبہ نہ ہو جائے (اور ان کا مستقل جواب نہ ملے) اپنی عمر میں کام میں خرچ کی اپنی جوانی میں خرچ کیا مال کہاں سے نکالیا اور کہاں خرچ کیا، اپنے ظلم میں کیا حاصل کیا۔ (صحیح بخاری ص ۶۸)

اس حدیث کی شاہد ابو ہریرہؓ کی روایت ہے، جسے امام ترمذی نے (۱) تخریج کی ہے، اسی طرح امام دارمی (۲) اور ابی موسیٰ (۳) اور ابی نعیم (۴) نے روایت کیا ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث بھی اس حدیث کی شاہد ہے، لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ (۵)

### حدیث (۱۴۳)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو قوم بھی زکوٰۃ کو روک لیتی ہے حق تعالیٰ شانہ اس کو قحط میں مبتلا فرماتے ہیں۔ (صحیح بخاری ج ۱۰)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج عبد اللہ بن احمد از مروان بن محمد طاطری از سلیمان بن موسیٰ ابو داؤد کوئی از فضیل بن مرزوق از عبد اللہ بن بریدہ کے طریق سے امام طبرانی (۱) نے کی ہے۔

### درجہ حدیث

اس روایت کے تعلق سے امام ترمذی (۲) کہتے ہیں اس کے رجال ثقہ ہیں۔ حاکم (۳) اور بیہقی نے (۴) ابی ہریرہؓ سے کہا جزاء عبد اللہ بن بریدہ کے طریق سے ابن القفاؤ کے ساتھ روایت کیا ہے "ما نقص قوم العہد قط إلا کان القتل بینہم ولا ظہرت الفاحشة فی قوم قط إلا سلط اللہ علیہم الموت ولا منع قوم الزکوٰۃ إلا حبس اللہ عنہم العطر"۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح علی شرط مسلم قرار دیا ہے اور بیہقی نے ان کی موافقت کی ہے۔

### حدیث (۱۴۵)

حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جب تو ماہل کی زکوٰۃ ادا کرے تو جو جن (واجب) تجھ پر تھا، وہ ادا ہو گیا (آگے صرف تو اہل کا درجہ ہے) اور جو جنس حرام طریقہ سے ال جمع کر کے صدقہ کرے اس کو اس صدقہ کا کوئی ثواب نہیں ہے بلکہ اس حرام کمائی کا وبال اس پر ہے۔ (صحیح البخاری ج ۱۰)

ع. ملین ثناء بی. ۱/۲۱۲/۲۱۳	ع. سنن دارمی ج ۱/۲۵۵	ع. مستدرک ابی نعیم ج ۱/۲۳۳	ع. ابی نعیم ج ۱/۲۵۵
ع. ابی نعیم ج ۱/۲۵۵	ع. تفسیر حدیث ج ۱/۲۵۵	ع. مجمع بیہقی ج ۱/۲۳۳	ع. صحیح بخاری ج ۱/۲۵۵
ع. مسند کعبہ ج ۱/۲۵۵	ع. السنن البکیری ج ۱/۲۳۱	ع. تفسیر حدیث ج ۱/۲۳۱	ع. صحیح بخاری ج ۱/۲۵۵

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن حبان (۱) حاکم (۲) اور بیہقی (۳) نے ابن وہب از عمرو بن عمار از دراج ابو سعید از ابن جبرہ کی سند سے کی ہے۔

درجہ حدیث

حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی نے ابن کی موافقت کی ہے۔ امام ترمذی نے (۴) اس حدیث کے پہلے حصہ کی تخریج وہب کے طریق سے کی ہے اور کہا کہ یہ ”حسن غریب“ ہے۔ حافظ بن حجر (۵) کہتے ہیں۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔ اس کی ایک صحیح شاہد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ اس حدیث کی تخریج امام ابن ماجہ (۶) نے عمرو بن العمار کے طریق سے بھی کی ہے۔

حدیث (۱۴۶)

مصور احمد بن حنبلہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے تو ان کے سامنے مجبوروں کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ بلال یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا حضور ﷺ آئندہ ہی ضروریات کے لئے ذخیرہ کے طور پر رکھا ہوا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: بلال تم اس سے نہیں ڈرتے کہ اس کی وجہ سے کل قیامت کے دن جہنم کی آگ کا دھواں تم دیکھو، بلال تخریج کرنا اور در عرض والے سے بھی کا خوف نہ کرو۔ (صحیح بخاری ج ۱۰ ص ۱۸۸)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بیہقی (۸) طبرانی (۹) اور ابویوسف (۱۰) نے عبد اللہ بن عون از محمد بن سیرین کے طریق سے کی ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج طبرانی (۱۱) ابویوسف (۱۲) اور ابویوسف (۱۳) نے بشام بن حسان از محمد کے طریق سے بھی کی ہے۔

۱۔ ابن حبان ج ۲ ص ۳۲۶	۲۔ حاکم ج ۱ ص ۳۰۰	۳۔ حنفی بیہقی ج ۱ ص ۱۸۸	۴۔ بیہقی ج ۱ ص ۱۸۸
۵۔ شعبہ ج ۱ ص ۱۸۸	۶۔ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۸۸	۷۔ بخاری ج ۱ ص ۱۸۸	۸۔ بخاری ج ۱ ص ۱۸۸
۹۔ بخاری ج ۱ ص ۱۸۸	۱۰۔ بخاری ج ۱ ص ۱۸۸	۱۱۔ بخاری ج ۱ ص ۱۸۸	۱۲۔ بخاری ج ۱ ص ۱۸۸
۱۳۔ بخاری ج ۱ ص ۱۸۸	۱۴۔ بخاری ج ۱ ص ۱۸۸	۱۵۔ بخاری ج ۱ ص ۱۸۸	۱۶۔ بخاری ج ۱ ص ۱۸۸

درجہ حدیث

امام بیہقی (۱) کہتے ہیں: اس حدیث کو امام بزار، ابی یعلیٰ اور طبرانی نے "مجم کبیر" و "مجم" و "وسط" میں روایت کی ہے اور اس کی سند حسن ہے: نیز بیہقی (۲) کہتے ہیں: اس حدیث کو امام طبرانی نے "مجم کبیر" میں روایت کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی مبارک بن فضالہ ہیں اور وہ ثقہ ہیں اور ان کے بارے میں کلام بھی کیا گیا ہے: البتہ اس کے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں۔ اس حدیث کو طبرانی نے "مجم" و "وسط" میں اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

### صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں کہتا ہوں: "مجم کبیر" اور "مسند قضاہی" میں اس حدیث کی شاہد ابن مسعود جو اس حدیث ہے۔ اسی طرح امام عسکری نے "الاشمال" میں اور مسند بزار میں اس کی ایک شاہد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے، ہمیشہ کہ علامہ بیہقی نے بیان کیا ہے۔ (۳)

# کتاب الآداب

حدیث (۱۴۷)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ آوے اس کو چاہئے کہ مجھ پر درود و سلام بھیجے اور مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ (صحیح البخاری و السنن)

تخریج

اس حدیث کی تخریج علامہ طبرسی (۱) امام منہاجی (۲) اور ابوالعزیم (۳) نے ابو مسعود خراسانی کے طریق سے کی ہے۔ سند کا آغاز اس طرح ہے حدیث ابواسحاق بن ابیہرہ علی (۴) طبرانی (۵) (مجمع البحرین) ابن ابی شیبہ (۶) اور امام بیہقی نے (۷) ابوالعزیم بن مھمان از ابواسحاق کے طریق سے تخریج کی ہے۔ امام طبرانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابو اسحاق سے ابوالعزیم بن مھمان کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔

درجہ حدیث

امام بیہقی (۸) کہتے ہیں: اس حدیث کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: اس کی سند میں ایک راوی ایسا سیاق میں جن کا فہم سے منع و ہمت نہیں ہے۔ اس حدیث کی تخریج ابویہقی نے (۱۰) ابوسفیان ابن اسحاق ابن ابی اسحاق از جد خود ابواسحاق از برید بن ابی مریم از اس حدیث کے طریق سے کی ہے۔ جس میں انھوں نے برید بن ابی مریم کا اضافہ کیا ہے۔ امام بیہقی نے اس سند کو راجح قرار دیا ہے۔

۱۔ انساب درود ۱۲۱۔ ۲۔ مسند بیہقی ۲/۲۳۳۔ ۳۔ اسنن کبریٰ ۱/۹۸۸۹۔ ۴۔ مکرر الحدیث ۱/۱۰۱۔

۵۔ قتادہ حیان ۱/۱۰۱۔ ۶۔ ابیہرہ ۲۰۰۔ ۷۔ التلمیح ۱/۲۵۰۔ ۸۔ مکرر الحدیث ۱/۲۸۰۔

۹۔ سنن بیہقی ۲/۳۹۹۔ ۱۰۔ مجمع الزوائد ۱/۱۰۱۔ ۱۱۔ مسند ۲/۶۸۱۔

اس حدیث کی تخریج ابن شیبہ (۱) امام احمد (۲) بخاری (۳) امام نسائی (۴) ابن حبان (۵) حاکم (۶) امام بیہقی (۷) اور  
 دیگر (۸) از یونس بن ابی اسحاق، از یونس بن ابی مریم از انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے کی ہے۔ حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے اور زانی  
 نے اسے برقرار رکھا ہے۔

اس باب میں اس مضمون کی روایات مزید کتب حدیث میں مختلف صحابیہ سے تخریج کی گئی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (۱)  
 حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (۴) بنی نضیر (۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (۶) حضرت  
 عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (۷) اور حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ (۸) سے بھی تخریج کی گئی ہیں۔

**حدیث (۱۳۸)**

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا  
 جائے اور وہ مجھ پر درود بھیجے۔ (صحیح البخاری) (۱)

**تخریج**

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام بخاری (۲) امام ترمذی (۳) حاکم (۴) ابن حبان (۵) ابن ابی عاصم (۶) نسائی (۷)  
 ابویعلیٰ (۸) ابن حبان (۹) طبرانی (۱۰) ابن سنی (۱۱) حاکم (۱۲) اور بیہقی (۱۳) نے سیدنا ابن بلال از امامہ بن غریبہ از عبداللہ  
 بن ابی ازعلی بن حسین کے طریق سے کی ہے۔

امام بیہقی نے اس حدیث کو (۱۰) عبد العزیز بن محمد از عروۃ از عبداللہ بن علی از علی بن ابی طالب کے طریق سے بھی  
 تخریج کی ہے۔ اس حدیث کی شام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس کی تخریج امام بیہقی نے (۳۰) کی ہے۔

۱۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۲۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۳۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۴۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔
۵۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۶۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۷۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۸۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔
۹۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۱۰۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۱۱۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۱۲۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔
۱۳۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۱۴۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۱۵۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۱۶۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔
۱۷۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۱۸۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۱۹۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۲۰۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔
۲۱۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۲۲۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۲۳۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۲۴۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔
۲۵۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۲۶۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۲۷۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۲۸۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔
۲۹۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۳۰۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۳۱۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۳۲۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔
۳۳۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۳۴۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۳۵۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۳۶۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔
۳۷۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۳۸۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۳۹۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔	۴۰۔ مصنف: ۵۰۵/۱-۵۰۵/۲۔ ج ۱۔ صفحہ ۵۰۵۔ حدیث نمبر ۱۰۳۲۔

## حدیث (۱۴۹)

مضور اقدس رحمہ کا پائے ارشاد ہے کہ وہ شخص جو کہ نہیں جو خود تو چیت بھر کر کھانا کھائے اور پاس ہی اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔ (صحیح ہاشمہ) (۱۴۹)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بخاری (۱۲) ابوداؤد (۳۵) ابویوسف (۲) ترمذی (۵۰) ابن ماجہ (۱۰۰) طبرانی (۱۰۰) حاکم (۱۰۰) ابوداؤد (۱۰۰) نے عبد الملک بن ابی شریف رحمہ اللہ بن المسعود کے طریق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام بیہقی نے اس کی موافقت کی ہے۔ علامہ حینی (۱۰۰) کہتے ہیں: اس حدیث کو طبرانی اور ابوداؤد نے بھی روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں اور اس کی روایت امام مروزی (۱۱) اور ابن عدی (۱۲) نے حکیم بن خیر از ابن عباس کے طریق سے کی ہے۔ حکیم ضیف ہیں۔ اس حدیث کی ثابہ حاکم (۱۰۰) کی حدیث ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (۱۳) اور حضرت انسہ کی حدیثیں بھی اس کی ثابہ ہیں۔ اسی طرح حضرت ابو بن خطاب بھی اس کی حدیث ہے۔ امام ذہبی (۱۴) نے اس کی سند کو بیہ قرار دیا ہے۔

## حدیث (۱۵۰)

حضرت عباد بن صامت رحمہ سے روایت ہے کہ وہ شخص جو ہمارے بوس کی عظیم نہ کرے ہمارے بچوں پر رحم نہ کرے ہمارے علماء کی قدر نہ کرے اور ہمارے ہمت میں سے نہیں۔ (صحیح ابی نعیم) (۱۵۰) کے بخیر (۱۵۰)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۰۰) امام بخاری (۱۰۰) اور حاکم (۱۰۰) ابن ماجہ (۱۰۰) نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے طریق سے کی ہے۔

۱۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰) ۲۔ تخریج ابی نعیم (۱۵۰) ۳۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰) ۴۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰)

۵۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰) ۶۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰) ۷۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰)

۸۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰) ۹۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰) ۱۰۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰)

۱۱۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰) ۱۲۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰) ۱۳۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰)

۱۴۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰) ۱۵۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰) ۱۶۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰)

۱۷۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰) ۱۸۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰) ۱۹۔ تخریج ابن ماجہ (۱۰۰)

مغافری کی سند سے کی ہے۔ یہ خیال رہے کہ ابو جہیل مغافری کا سامع حضرت عبادۃ بن صامتؓ سے ثابت نہیں ہے اور اس حدیث کی تخریج امام ہذاؒ (۱) اور شافعیؒ نے (۲) ابن سعیدؒ اور ابو جہیل کے طریق سے کی ہے۔

حدیث میں ذکر کردہ جملہ "تبعہ عرف لعلہ" کو الگ دکھا جائے تو اس حدیث کی شاہد ایک تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جس کی تخریج امام احمدؒ (۳) اور امام بخاریؒ نے (۴) کی ہے۔ دوسری شاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جس کی تخریج صرف امام احمدؒ نے (۵) کی ہے اور ایک شاہد حضرت عبادۃ بن صامتؓ کی حدیث ہے جس کی تخریج بھی امام احمدؒ نے (۶) کی ہے۔ اسی طرح اس کی شاہد حضرت انسؓ کی (۷) حضرت ابو ہریرہؓ کی (۸) اور داؤد بن اسحقؒ کی (۹) اور نعم اوسط میں حضرت جابرؓ کی حدیثیں ہیں۔ (۱۰) اور بیہقیؒ (۱۱) اور امام بخاریؒ نے حضرت علیؓ اور ابو امامہ باہلیؒ کی (۱۲) حدیثیں بھی ہیں۔

حدیث (۱۵)

نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت و قوم باوجود قدرت کے اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔ (صحیح ابوداؤد) (۱۳)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ابو داؤدؒ (۱۴) امام احمدؒ (۱۵) ابن ماجہؒ (۱۶) ابن حبانؒ (۱۷) طبرانیؒ (۱۸) اور بیہقیؒ (۱۹) نے مسند ابو امامہؒ اور ابواسحاقؒ اور ابن جریرؒ کی سند سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج شریک ابواسحاق ازمنہ دین جریر از جریر کے طریق سے بھی کی گئی ہے۔ (۲۰) اس کی شاہد ایک تو حضرت ابو بکرؓ کی حدیث ہے جس کی تخریج امام حیدریؒ نے اور امام احمدؒ (۲۱) امام ابو داؤدؒ (۲۲) امام بیہقیؒ (۲۳) امام

۱۔ مسند ابوداؤد ۲/۵۴۳۔ ۲۔ مسند احمد ۳/۳۶۔ ۳۔ الادب المفرد ۲/۲۶۳۔

۴۔ مسند احمد ۲/۲۳۳۔ ۵۔ ترمذی ۳۵۹۔ ۶۔ الادب المفرد ۲/۲۵۳۔ ۷۔ مسند جریر ۱/۱۸۱۔

۸۔ المعجم ۲/۲۳۹۔ ۹۔ جامع الترمذی ۲/۱۲۴۔ ۱۰۔ شعب ابی یوسف ۲/۵۰۸۔ ۱۱۔ الادب المفرد ۲/۳۵۶۔

۱۲۔ فضائل علیؓ ۱/۱۰۔ ۱۳۔ سنن ابی داؤد ۲/۳۳۳۔ ۱۴۔ مسند احمد ۲/۶۳۳۔ ۱۵۔ سنن ابی داؤد ۲/۵۴۳۔

۱۶۔ سنن ابی یوسف ۲/۳۳۳۔ ۱۷۔ سنن ابی یوسف ۲/۳۳۳۔ ۱۸۔ سنن ابی یوسف ۲/۳۳۳۔ ۱۹۔ سنن ابی یوسف ۲/۳۳۳۔

۲۰۔ مسند احمد ۲/۲۳۳۔ ۲۱۔ مسند احمد ۲/۲۳۳۔ ۲۲۔ مسند احمد ۲/۲۳۳۔ ۲۳۔ مسند احمد ۲/۲۳۳۔

ابن ماجہ (۱) اور امام بیہقی نے (۲) تخریج کی ہے اور دوسری شاہد حضرت امام مسلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس کی تخریج صرف امام احمد نے (۳) کی ہے۔

حدیث (۱۵۲)

موجودہ کارشاد ہے: جو حضرات اللہ کے ذکر کے لئے مجتمع ہوں اور ان کا مقصد صرف اللہ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ نازل کرتا ہے کہ تم لوگ بخش دیے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ (صحیح بخاری) (۴)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵) نے محمد بن بکر ازیمون سمرقانی ازیمون بن سیاہ کی سند سے کی ہے۔

درجہ حدیث

ابن حبان نے اور اسی طرح بیہقی نے (۶) انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام بیہقی (۷) کہتے ہیں ”اس حدیث کو امام احمد، ابو یعلیٰ، بزار اور ترمذی اوسط میں طبرانی نے روایت کی ہے ان راویوں میں ایک راوی میمون المرکی ہیں۔ انھیں ایک جماعت نے ثقہ قرار دیا ہے، لیکن ان میں منصف ہے۔ امام احمد کی سند کے بقید حال حدیث صحیح کے درجہ میں۔“

اس حدیث کی شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے جسے امام مسلم (۸) اور امام بزار (۹) نے (۱۰) زائدہ بن ابی انجاد از زید و المنیر بن الزناس کے طریق سے دوسرے الفاظ کے ساتھ تخریج کی ہے۔

حدیث (۱۵۳)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو منتخب فرما کر تمام دنیا کے سامنے بلائیں گے اور اس کے سامنے (۹۹) خیر اعمال کے کھولیں گے۔ ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ منہائے نظر تک (یعنی جہاں تک نگاہ جاسکے وہاں تک) پھیلا ہوا ہوگا اس کے بعد اس سے سوال کیا جائے گا کہ ان اعمال ناموں میں سے تو کسی چیز کا انکار کرتا ہے، کیا میرے ان فرشتوں نے جو اعمال لکھنے پر متعین تھے تجھ پر ظلم کیا ہے (کہ کوئی گناہ بغیر کئے ہوئے لکھ لیا ہو یا کرنے سے زیادہ لکھ لیا ہو) وہ عرض کرے گا نہیں (تو انکار کی تنجائش ہے تو فرشتوں نے ظلم کیا ہے) پھر ارشاد ہوگا کہ حیرے پاس ان اعمالیوں کا کوئی غدر ہے وہ عرض کرے گا کوئی غدر بھی نہیں۔ ارشاد ہوگا اچھا تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے آج تجھ

۱۔ سنن ابن ماجہ ۴/۱۰۰۔ ۲۔ سنن بیہقی ۱۰/۱۰۰۔ ۳۔ سنن احمد ۱۰/۱۰۰۔ ۴۔ تفسیر ذکر میں لکھا۔ ۵۔ مسند احمد ۱۳/۱۰۰۔

۶۔ صحیح بخاری ۲۲/۱۰۰۔ ۷۔ صحیح مسلم ۲۶/۱۰۰۔ ۸۔ مسند بزار ۱۳/۱۰۰۔

کوئی ظلم نہیں۔ ہے۔ پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں "اشھد ان لا ائله الا اللہ و اشھد ان محمدا عبده و  
 رسوله" لکھا ہوا ہوگا کہ جی افس کہ وزن کردالے وہ عرض کرے گا کہ: اسنے دفتر میں کے مقابلہ میں یہ پرزہ کیا کام دے گا۔  
 شاد ہوگا کہ آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ پھر ان سب دفتروں کو ایک جگہ سے لے کر دیا جاوے گا اور دوسری جانب سے پرزہ ہوگا تو  
 انوں والے پلڑا ہٹا ہو جائے گا اس پرزہ کے وزن کے مقابلہ میں۔ پس بات یہ ہے کہ اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی  
 نہیں۔ (صحیح بائنا ۱۱۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام ترمذی (۲) ابن حبان (۳) بخاری (۴) ابن ماجہ (۵) اور حاکم (۶) نے عبد اللہ بن  
 مبارک از فہیث بن سعد از عامر بن یحییٰ از ابو عبد الرحمن - عافری حلی کے طریق سے کی ہے۔ امام بخاری نے بھی (۸) ایف کے  
 طریق سے تخریج کی ہے۔  
 حدیث (۱۵۳)

مفسر ائمہ سے کہہ کر اشد ہے کہ جنت میں جانے کے بعد اہل جنت کو دنیا کی کسی چیز کا بھی فتنہ و غم نہیں ہوگا نیز  
 اس فتنہ کے جو دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر گذر گئی ہو۔ (صحیح بائنا ۱۱۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی (۱) ابن سنی (۲) اور بیہقی (۳) نے سلیمان بن عبد الرحمن از یزید بن یحییٰ قرظی از ثور بن  
 یزید از خالد بن سعد از جبیر بن نفیر کے دو طریق سے کی ہے۔

درجہ اول حدیث

امام بیہقی (۴) کہتے ہیں "اس حدیث کی تخریج امام طبرانی نے معتمد اوسط میں کی ہے اور اس کے درجہ اول ہیں۔  
 طبرانی کے شیخ محمد بن ابراہیم الصدوقی کے بارے میں اختلاف ہے۔" اس حدیث کو امام منذوقی نے بھی (۵) ذکر کیا ہے اور  
 کہتے ہیں: اس حدیث کو طبرانی نے اپنے شیخ محمد بن ابراہیم الصدوقی سے روایت کیا ہے اور محمد بن ابراہیم الصدوقی کے سلسلہ

۱: غنائی ذکر ص ۸۰۔ ۲: مسند احمد ۲/۲۳۳۔ ۳: سنن ترمذی ۴/۱۲۹۔ ۴: معجم الکبیر ص ۲۲۵۔ ۵: شرح اللہ ص ۲۴۱۔  
 ۶: سنن ابن ماجہ ص ۳۰۰۔ ۷: مسند احمد ص ۱۲۹۔ ۸: شعب الایمان ۱/۲۸۳۔ ۹: غنائی ذکر ص ۲۳۳۔ ۱۰: معجم الکبیر ص ۱۸۲/۱۸۳۔  
 ۱۱: معجم الکبیر ص ۱۸۲/۱۸۳۔ ۱۲: شعب الایمان ص ۳۴۳۔ ۱۳: معجم الکبیر ص ۱۸۲/۱۸۳۔ ۱۴: شرح اللہ ص ۲۴۱۔

میں نہ جرح یاد ہے اور نہ تعدیل۔ اس حدیث کے پیچیدہ ادوی لفظ اور محروف ہیں۔ امام بیہقی نے کئی اسانید سے اس حدیث کی روایت کی ہے جس میں سے ایک جید ہے۔ امام بیہقی نے (۱) اس حدیث کو طبرانی اور بیہقی کی طرف منسوب کر کے اس کے حسن ہونے کا اشارہ دیا ہے۔ امام شافعی نے اپنی کتاب (۲) میں ان کی موافقت کی ہے۔

اس حدیث کی شاہد ایک تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس کی تخریج ابویوسف (۳) اور امام بیہقی نے (۴) کی ہے لیکن اس کی سندیں ضعیف ہیں جیسا کہ امام بیہقی نے مرہضت کی ہے۔ دوسری شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے جس کی تخریج امام احمد (۵) ابن حبان (۶) میں اور طبرانی (۷) نے کی ہے مگر ان میں امام احمد کی سند صحیح ہے۔

### حدیث (۱۵۵)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور خداؐ کی حدیث کا ارشاد نقل کیا ہے (کو قیامت کے دن) صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن شریف پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چلتا جا اور غمیر غمیر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں غمیر غمیر کر پڑھا کرتا تھا پس میرا عجب دے ہے جہاں آخری آیت یہ ہو گئی۔ (صحیح ابی داؤد) (۸)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج احمد (۱) ابویوسف (۲) ابن حبان (۳) ابن ابی شیبہ (۴) ابوداؤد (۵) ترمذی (۶) ابن فریس (۷) قزاقی (۸) حاکم (۹) بیہقی (۱۰) اور بیہقی (۱۱) نے عبدالرحمن بن سہدی از سفیان از عاصم از زر کے طریق سے کی ہے۔

### درجہ حدیث

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی عاصم بن ثانی الخواری ہیں اور وہ صدوق ہیں۔

اس حدیث کی شاہد حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث ہے جس کی تخریج امام احمد (۱) اور ابن ماجہ نے (۲) کی

۱۔ ابی داؤد (۵) ۲۔ ابی یوسف (۲) ۳۔ ابن حبان (۳) ۴۔ ابن ابی شیبہ (۴) ۵۔ ابوداؤد (۵) ۶۔ ترمذی (۶) ۷۔ ابن فریس (۷) ۸۔ قزاقی (۸) ۹۔ حاکم (۹) ۱۰۔ بیہقی (۱۰) ۱۱۔ بیہقی (۱۱)

۱۲۔ ابن ماجہ (۲) ۱۳۔ ابن حبان (۳) ۱۴۔ ابن ابی شیبہ (۴) ۱۵۔ ابوداؤد (۵) ۱۶۔ ترمذی (۶) ۱۷۔ ابن فریس (۷) ۱۸۔ قزاقی (۸) ۱۹۔ حاکم (۹) ۲۰۔ بیہقی (۱۰) ۲۱۔ بیہقی (۱۱)

۲۲۔ ابن ماجہ (۲) ۲۳۔ ابن حبان (۳) ۲۴۔ ابن ابی شیبہ (۴) ۲۵۔ ابوداؤد (۵) ۲۶۔ ترمذی (۶) ۲۷۔ ابن فریس (۷) ۲۸۔ قزاقی (۸) ۲۹۔ حاکم (۹) ۳۰۔ بیہقی (۱۰) ۳۱۔ بیہقی (۱۱)

۳۲۔ ابن ماجہ (۲) ۳۳۔ ابن حبان (۳) ۳۴۔ ابن ابی شیبہ (۴) ۳۵۔ ابوداؤد (۵) ۳۶۔ ترمذی (۶) ۳۷۔ ابن فریس (۷) ۳۸۔ قزاقی (۸) ۳۹۔ حاکم (۹) ۴۰۔ بیہقی (۱۰) ۴۱۔ بیہقی (۱۱)

۴۲۔ ابن ماجہ (۲) ۴۳۔ ابن حبان (۳) ۴۴۔ ابن ابی شیبہ (۴) ۴۵۔ ابوداؤد (۵) ۴۶۔ ترمذی (۶) ۴۷۔ ابن فریس (۷) ۴۸۔ قزاقی (۸) ۴۹۔ حاکم (۹) ۵۰۔ بیہقی (۱۰) ۵۱۔ بیہقی (۱۱)

۱۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی علیہ غوثی ہیں، جو ضعیف ہیں اور امام احمد (۱) اور ابن ابی شیبہ (۲) نے اس حدیث کی تصحیح و تصحیح از امام شافعی اور ابو سعید یا ابو ہریرہ کے طریق سے کی ہے۔ امام حنفی (۳) کہتے ہیں: اس حدیث کو امام احمد روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

ریث (۱۵۶)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کے لیے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ہے، میں نہیں کہتا کہ سارا عالم ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (صحیح البخاری) (۴)

تخریج:

اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۵) امام ترمذی (۶) اور ابن مندہ (۷) نے شحاک بن عثمان از ابوب بن موسیٰ از محمد بن کعب کے وہ طریق سے کی ہے۔

امام ترمذی کی صراحت

امام ترمذی کہتے ہیں: ”یہ حدیث اس طریق کے علاوہ سے بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے۔ اسے ابو الاحوص نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، بعض نے اسے متصل نقل کیا اور بعض نے موقوف علی ابن مسعود نقل کیا ہے۔“ پھر امام ترمذی کہتے ہیں: ”اس طریق سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے میں نے تنبیہ کو کہتے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ محمد بن کعب القرظی نبی ﷺ کی زندگی میں پیدا ہوئے تھے اور ان کی کنیت ابو حمزہ ہے۔“

امام ترمذی کی صراحت پر تبصرہ

امام ترمذی کا تنبیہ کے حوالہ سے یہ کہنا کہ محمد بن کعب نبی ﷺ کی زندگی ہی میں پیدا ہوئے تھے اس کی کوئی حقیقت نہیں: اس لئے کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں وہ نہیں؛ بلکہ ان کے والد پیدا ہوئے۔ چنانچہ مؤرخین نے ذکر کیا ہے کہ ان کے والد بنو قریظہ کے ہالہ قید یوں میں تھے؛ چنانچہ بنو قریظہ کے لوگوں نے انہیں بھجوز دیا۔ اس بات کی صراحت امام بخاری نے محمدؐ کے حالات زندگی میں کیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ غزوہ بنو قریظہ کے وقت ان کے والد غائب تھے اس لئے انہیں بھجوز دیا

۱۔ معراج ۱/۲۵۱۔ ۲۔ مصنف ۱/۳۹۔ ۳۔ مجمع الزوائد ۱/۲۱۲۔ ۴۔ فضائل قرآن ص ۲۰۱۔  
۵۔ سنن ترمذی ۱/۱۹۱۔ ۶۔ کتب شریعت من بحوالہ ائمہ ص ۵۲۱۔

کیا۔ اس مصداق کے بعد امام بخاریؒ نے سند بیان کی "از محمد بن کعب از ابن مسعودؓ" اس کے بعد حدیث کا ذکر کیا اور کہا کہ میں نہیں جانتا کہ محمد بن کعب نے اس حدیث کو یاد رکھا یا نہیں۔ امام ابو داؤدؒ کہتے ہیں کہ محمد بن کعب نے حضرت علیؓ اور حضرت ابن مسعودؓ سے حدیث نہ ہے چنانچہ ابو داؤدؒ کہتے ہیں: میں نے خبیثہ کو کہتے سنا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ انھوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے۔ یہ بات حافظ ابن حجرؒ نے (۱) نقلی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ (۲) کہتے ہیں کہ اس کی ایک روایت حضرت ابن مسعودؓ سے ہے: اگرچہ ابن مسعودؓ نے اسے بعد فراموش کیا ہے لیکن حافظ عمریؒ (۳) کہتے ہیں: انھوں نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے اور یہ کہنا جاتا ہے کہ وہ حدیث مرسل ہے۔

### صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں کہتا ہوں کہ: محمد بن کعب کے نام کی تصریح اس روایت کے متصل ہونے کو بتاتی ہے پھر اس کے توابع بھی موجود ہیں: چنانچہ خطیب بغدادیؒ (۴) اور بیہقیؒ نے (۵) محمد بن احمد بن حنبلہؒ کے طریق سے اس کی تصریح کی ہے۔ سند میں ہے: محمد بن احمد بن الحنفیہ ابو حاتم الزبیریان از عطاء بن السائب از ابی الاخوص از عبد اللہ مرفوعاً نحوہ۔ اس سند کے رجال میں ابن الحنفیہؒ کے علاوہ سب صحیح کے رجال اور ثقہ ہیں۔ ابن الحنفیہؒ کے سلسلہ میں خطیب بغدادیؒ کہتے ہیں: "شیخ او صدوق" ہیں۔ اس حدیث کی تصریح ابن حجرؒ نے (۶) کی ہے۔ سند اس طرح ہے: از یحییٰ بن زبیر ابو معاویہ از یحییٰ بن زبیر ابو الاخوص۔ یہ حدیث مرفوعاً ہے اور اس کا متن دوسرے سے زیادہ مکمل ہے اور اس کے رجال الجرحی کے علاوہ سب ثقہ اور مسلم کے رجال ہیں۔ الجرحی کا نام ابراہیم بن مسلم ہے اور وہ "لیث الحدیث" ہیں۔ انھیں کے حرثی سے اس حدیث کو حاکم نے بھی (۷) روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن ذہبیؒ نے یہ کہہ کر ان کی اس بات کی تردید کی ہے کہ اس کی سند میں ابیہم ضعیف ہیں۔ اس حدیث کی ایک اور متاع ہے جس کی تصریح حاکم نے (۸) امام بن ابی الہمو از ابی الاخوص از عبد اللہ مرفوعاً دو طریق سے کی ہے: اسی طرح اس کی تصریح امام دارمیؒ نے (۹) اور ابن ابی شیبہؒ نے (۱۰) از ابی الاخوص از عبد اللہ مرفوعاً دو طریق سے کی ہے۔ مولانا عبد الرحمن مبارکپوریؒ نے (۱۱) اس حدیث کی مرفوع روایت سے تعادل برتا ہے: چنانچہ "تخفہ" میں وہ کہتے ہیں: "اس حدیث کی تصریح امام دارمیؒ نے کی ہے لیکن انھوں نے مرفوع روایت کی تصریح نہیں کی! بلکہ صرف موقوف پر اکتفا کیا ہے۔"

### حدیث (۱۵۷)

حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قرآن شریف میں ایک سورہ ۳۰ آیات کی ایسا ہے کہ وہ

۱۔ مسند ابی یوسف، ۲/۱۰۸۔ ۲۔ مسند ابی حنبلہ، ۱۲/۱۰۷۔ ۳۔ مسند ابی داؤد، ۲۸۵۸/۱۔ ۴۔ مسند ابی یوسف، ۲/۱۰۸۔ ۵۔ مسند ابی حنبلہ، ۱۲/۱۰۷۔ ۶۔ مسند ابی داؤد، ۲۸۵۸/۱۔ ۷۔ مسند ابی یوسف، ۲/۱۰۸۔ ۸۔ مسند ابی حنبلہ، ۱۲/۱۰۷۔ ۹۔ مسند ابی داؤد، ۲۸۵۸/۱۔ ۱۰۔ مسند ابی حنبلہ، ۱۲/۱۰۷۔ ۱۱۔ مسند ابی یوسف، ۲/۱۰۸۔



## کتاب الجہاد

حدیث (۱۵۸)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنیہ لیلہ کے دو ہی ہلی ایک ساتھ سہان ہوئے ان میں سے ایک صاحب چہار بیس فیہ ہو گئے۔ اور دوسرے صاحب کا آلیہ رلی بعد انتقال ہوا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ صاحب جن کا ایک سال بعد انتقال ہوا تھا ان شہید سے پہلے جنت میں داخل ہو گئے۔ قرآن مجید ہوا کہ شہید کا درجہ بہت اونچا ہے دو پہلے جنت میں داخل ہوئے۔ میں نے حضور ﷺ سے خود عرض کیا یا کسی اور نے عرض کیا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جن صاحب کا بعد میں انتقال ہوا ان کی نیکیاں نہیں دیکھتے کتنی زیادہ ہو گئیں۔ ایک رمضان المبارک کے پورے روزے بھی ان کے زیادہ ہوئے درستی اتنی رکعتیں غازی ایک سال میں ان کی بڑھ گئیں۔ (صحیح بالعموم) (۱۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد نے (۲) کی ہے۔ سند اس طرح ہے محمد بن بشر از محمد بن عمرو از ابو سلمہ۔ یہ سند حسن ہے محمد بن عمرو بن علقمہ کی وجہ سے کہ وہ صدوق ہیں۔  
اسی طرح اس حدیث کی تخریج نام احمد (۳) ابو یوسف (۴) اور شافعی (۵) نے وہ محمد بن عمرو کے دو طرق سے کیا ہے۔ سند اس طرح ہے از محمد بن عمرو از ابو سلمہ بن عبد اللہ۔

نیز امام احمد (۶) اور ابن ماجہ (۷) نے ابن المبارک سے دو طرق سے تخریج کی ہے۔ سند اس طرح ہے از ابن المبارک محمد بن ابی ایوب اشجی از ابو سلمہ (ظہیر علامہ یوسف کی (۸) کہتے ہیں "یہ نسبی سند ہے کہ اس کے سارے درجہ جلال اللہ ہیں لیکن اس میں قطعاً ہے۔" سند میں مذکور راوی ابو سلمہ کے تعلق سے علی ابن ہریرہؓ اور ابن مسعودؓ کہتے ہیں "ابو سلمہ نے حضور بن عبد اللہ سے کوئی چیز نہیں سنی۔" امام زہبی (۹) کہتے ہیں "ابو سلمہ کی طوطی سے روایت مرسل ہے۔" حافض حرکی نے تصحیص کے ساتھ کہا کہ ابو سلمہ نے حضور سے نہیں سنا۔ ابو سلمہ کی طوطی سے روایت تو سننے کی بات ابن ابی شیبہؓ اور علامہ دوریکہؓ نے ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہے۔

۱۔ نقل از محمد بن ۲۔ سند احمد ۳۔ سند احمد ۴۔ سند احمد ۵۔ سند احمد ۶۔ سند احمد ۷۔ سند احمد ۸۔ سند احمد ۹۔ سند احمد

۱۰۔ سند احمد ۱۱۔ سند احمد ۱۲۔ سند احمد ۱۳۔ سند احمد ۱۴۔ سند احمد ۱۵۔ سند احمد ۱۶۔ سند احمد ۱۷۔ سند احمد ۱۸۔ سند احمد ۱۹۔ سند احمد ۲۰۔ سند احمد

جہتی نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ ان کی وفات ۲۰ھ کے آس پاس ہوئی۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ ان کی وفات ۲۰ھ کو ہوئی جب کہ ۲۰ھ سال کے تھے۔ اس لحاظ سے ان کا کن ونا دست ۲۳ھ ہوتی ہے۔ جبکہ حضرت طلحہؓ ۶۳ھ میں شہید کر دیے گئے اس اعتبار سے حضرت ابو طلحہؓ کی وفات کے وقت ابو سہل کی عمر ۶۰ یا ۶۵ سال کی ہوگی اور یہ اس کی عمر ہے کہ اس عمر میں ابو سہل کے طلحہؓ سے اسرار کا اٹھان رہتا ہے۔

اس حدیث کی شد بد ایک نو حضرت عبید بن جراحؓ سے روایت ہے جس کی تخریج امام احمد (۱) ابو داؤد (۲) اور امام نسائی نے (۳) شعبہ از عمرو بن مرة از عمرو بن یحییٰ از عبد اللہ بن ربیعہ کے حرق سے کی ہے۔ دوسری شاہد حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام احمد (۴) ابو داؤد (۵) ابن خریزہ (۶) حاکم (۷) اور ابن عبد البر نے (۸) عبد اللہ بن وہب از خمرہ از ابو داؤد از عمر بن سعد کے طریق سے کی ہے۔ دہی نے اس کی موافقت کی ہے۔

اس حدیث کی تخریج امام مالک نے بھی (۹) عامر بن سعد سے طلحہ کے الفاظ سے کی ہے۔

اس باب سے تعلق رکھنے والی ایک روایت عبد اللہ بن بسر سے "سبحوکم من طلال عمروہ وحسن عملہ" کے الفاظ سے مروی ہے۔ امام احمد نے (۱۰) صحیح سند کے ساتھ اس کی روایت کی ہے۔

حدیث (۱۵۹)

**نوٹ:** شاہد رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کا صرف آخری حصہ ذکر کیا ہے جس کا تعلق رمضان سے ہے۔ مگر صاحب تحقیق انتقال نے حدیث کا ابتدائی حصہ بھی مکمل نقل کیا ہے۔ یہاں صرف فضائل اعلیٰ کا حصہ نقل کیا جا رہا ہے)

مضمون کا ارشاد ہے کہ تین آدمیوں کی دعا درویشی ہوتی ہے ایک روز وادار کی افطار کے وقت دوسرے عادل بادشاہ کی دعا اور تیسرے مظلوم کی جس کو کوئی تعالیٰ شانہ بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیے جاتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ میں تجری ضرور دے دوں گا گو (کسی مصلحت سے کچھ) دیر ہو جائے۔ (صحیح مسلم ج ۱، ص ۱۰۸)

تخریج

حدیث میں مذکور عبارت "لا تروا عوفہم" کی تخریج علامہ علی سنی (۱۲) ابن حبان (۱۳) طبرانی (۱۴) اور

۱۔ مستدرک ج ۱ ص ۱۱۲-۱۱۳ ۲۔ صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۰۸ ۳۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ ۴۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ ۵۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ ۶۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ ۷۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ ۸۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ ۹۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ ۱۰۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸

۱۱۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ ۱۲۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ ۱۳۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ ۱۴۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ ۱۵۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ ۱۶۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ ۱۷۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ ۱۸۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ ۱۹۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ ۲۰۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸

امام باقرؑ نے زبیر بن عوفؓ سے روایت کی سند سے (۱) کی ہے۔ سند میں مذکور راوی ابو عبد اللہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں ان سے سعد الطائیؓ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔ ابن حبانؒ نے ”مشاعر“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام عبد اللہ بن عبد اللہ بتایا ہے۔ امام ذہبیؒ ”میزان“ میں کہتے ہیں: ”وہ ٹھیک سے نہیں پہچانے جاتے“۔ حافظ ابن حجرؒ نے ”المتریب“ میں انھیں مقبول کہا ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج حیدریؒ (۱) ابن ابی شیبہؒ (۳) امام احمدؒ (۴) دارقطنیؒ (۵) ترمذیؒ (۶) ابن ماجہؒ اور ابن خریزہؒ نے (۸) سعد بن عبادہ الطائیؓ کے طریق سے کی ہے۔

### درجہ حدیث

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ”حسن“ کہا ہے۔ (۱) ابن عساکرؒ نے ”ابن ابی الاذکار“ کے حوالہ سے حافظہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔ امام باقرؑ نے (۱۰) اس حدیث کا ایک طریق ذکر کیا ہے جو بخاری کے طریق سے ہے ”عبد اللہ بن ابی الاسود از سعید بن الاسود از عبد اللہ بن سعید ابی ہند از شریک بن ابی نمر از عطاء بن یسار از ابو ہریرہ“۔

اس حدیث کی تخریج امام بڑاؤ نے (۱۱) سلطان بن ذکریاؒ ابی زبیرؒ ابن ابی الاسود از سعید کے طریق سے کی ہے۔ اس حدیث کی شاہد حضرت انسؓ ہے جس کو امام باقرؑ نے (۱۲) روایت کیا ہے۔

۱۔ سنن ترمذی ۳۵۳-۱۱۶/۱-۹۹/۱۰	۲۔ مستدرک حیدری ۱۱۵۰	۳۔ معجم ترمذی ۱۰۶۰	۴۔ مسند احمد ۳۱۰۳-۳۱۰۴-۳۱۰۵-۳۱۰۶
۵۔ سنن دارقطنی ۳۸۲	۶۔ سنن ترمذی ۳۵۱۸	۷۔ طریقہ دارقطنی ۶۵۲	۸۔ صحیح بخاری ۹۰
۹۔ شرح ابی داؤد ۳۳۸	۱۰۔ شعب ابی یوسف ۲۹۹۴	۱۱۔ مسند بڑاؤ ۳۱۴	۱۲۔ سنن ترمذی ۳۲۵۱۲

نقد کتب اعمال کی دن احادیث کی تخریج جو سن لکھتے ہیں۔

## کتاب الصلوٰۃ

حدیث (۱۶۰)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں نماز کے لئے جائے اور وہاں پہنچ کر مظلوم ہو کہ جماعت ہو چکی ہو بھی اس کو جماعت کی نماز کا ثواب ملے گا اور اس کے ثواب کی وجہ سے ان لوگوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ جنہوں نے جماعت سے نماز پڑھی ہے۔ (ص ۱۱۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) عہد بن حیدر (۳) ابو داؤد (۴) نسائی (۵) حاکم (۶) بیہقی (۷) اور بخاری (۸) نے عبد الرزاق بن محمد از محمد بن خلاد و انھیں ابن علی از عوف ابن حارث کے طریق سے کی ہے۔

صحن بن علی کو حافظ ابن حجر نے (۹) مستدرک کہا ہے۔ امام ذہبی نے (۱۰) انھیں ”ثقیل“ یعنی حدیث کے باب میں مضبوط کہا ہے۔ ابن حبان نے ان کا ذکر (۱۱) کیا ہے۔ ان سے ثقیل ثقہ راویوں نے روایت کی ہے اور ان سے ابو داؤد اور نسائی نے بھی تخریج کی ہے۔

اس باب سے تعلق رکھنے والی ایک حدیث ایک انصاری صحابی سے مروی ہے۔ (۱۲) لیکن اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے۔

۱۔ ترمذی ۱۰۸/۱۶۱	۲۔ مسند احمد ۱۰۸/۱۶۱	۳۔ مسند محمد بن حیدر ۴۵۲	۴۔ سنن ابی داؤد ۵۷۳
۵۔ سنن نسائی ۱۰۸/۱۶۱	۶۔ مستدرک حاکم ۱۰۹/۱۶۱	۷۔ سنن نسائی ۱۰۸/۱۶۱	۸۔ سنن ابی داؤد ۵۷۳
۹۔ التقریب ۱۵۱	۱۰۔ التقریب ۱۵۱	۱۱۔ التقریب ۱۵۱	۱۲۔ سنن ابی داؤد ۵۷۳

## حدیث (۱۶۱)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزِ آدمی کے لئے ڈھال ہے جب تک اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔ (حسن) (۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۶) دارقطنی (۳) بخاری (۴) نسائی (۵) ابوداؤد (۶) روایت (۷) اور بیہقی (۸) نے حاصل مولیٰ ابی حنیفہ از بشیر بن سیف از ولید بن عبدالرحمن جرشی از زید بن عیینہ بن غلیب کے فرق سے مسلول اور حضور ﷺ کی تخریج سے کیا ہے۔ اور ابن خزیمرہ نے سیف بن ابی سیف از ولید کے طریق سے مگر روایت کی ہے۔ (۹) حدیث بالا کا حصہ "الاصوم" حصہ کی تخریج صحیحین بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے کی گئی ہے۔

اس باب سے تعلق رکھنے والی احادیث حضرت معاذ، ابو ہریرہ، مہن بن ابی النعاص، بروایت عازب، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما، جعین سے بھی مروی ہیں۔

## درجہ حدیث

امام منذری کہتے ہیں "اس حدیث کو امام نسائی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے"۔ (۱۰) امام بیہقی کہتے ہیں "اس حدیث کو امام احمد بخاری اور بڑاڑ نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں ایک ذوی بشیر بن ابی سیف ہیں مگر نہ ان کو ثقہ قرار دینے والوں کو چاہتا ہوں اور نہ ہی ان کی جرح کرنے والوں کو! ابی ان کے بغیر رجال ثقہ ہیں"۔ (۱۱)

## حدیث (۱۶۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو بڑا نیکوئی سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا تو کیا سارے خیر سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتہً محروم ہی ہے۔ (حسن) (۷)

۱۔ بخاری، مطبوعہ مصر، ۲۶۶ ج ۲۔ تراجم، ۱۵۵ ج ۳۔ شعبہ اعلیٰ، ۶۰۴ ج ۴۔ تاریخ الخلفاء، ۱۰۱ ج ۵۔ الجہاد، ۳۳ ج ۶۔

۷۔ سنن نسائی، ۱۲۷ ج ۸۔ شعبہ اعلیٰ، ۸۷ ج ۹۔ سنن بیہقی، ۱۰۱ ج ۱۰۔ شعبہ اعلیٰ، ۱۲۷ ج ۱۱۔ شعبہ اعلیٰ، ۱۲۷ ج ۱۲۔

۱۳۔ شعبہ اعلیٰ، ۱۲۷ ج ۱۴۔ شعبہ اعلیٰ، ۱۲۷ ج ۱۵۔ شعبہ اعلیٰ، ۱۲۷ ج ۱۶۔ شعبہ اعلیٰ، ۱۲۷ ج ۱۷۔

اس حدیث کی تخریج ابن ماجہ نے (۱) کیا ہے۔ سند اس طرح ہے ابو بدر عباد بن الولید از محمد بن بلال از عمران القطان از قتادہ۔ اس سند کے سلسلہ میں علامہ ہومبرٹی (۲) لکھتے ہیں کہ: اس میں کلام ہے۔ عمران بن ابی داؤد القطان مختلف فیہ راوی ہیں امام احمد نے ان پر کچھ طعن کیا ہے اور عثمان اور عقیل نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے "الثقات" میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ابن ماجہ و ترمذی، ابن معین اور ابن عدی نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے اور محمد بن بلال کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے اور ابن عدی کہتے ہیں کہ وہ عمران سے غریب احادیث روایت کرتے ہیں۔ نیز عمران کے علاوہ سے بھی انھوں نے غریب احادیث روایت کیا ہے۔ میر خیال ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سند کے باقی رجال ثقہ ہیں۔

درجہ حدیث

امام منذری اس حدیث کے تعلق سے کہتے ہیں: "اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے (الثقات)۔" (۳)

# کتاب الزکوٰۃ

حدیث (۱۶۳)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مال کی زکوٰۃ دلا کرے تو اس مال کا شراں سے چارہوتا ہے۔ (حسن) (۵)

ترجیح

اس حدیث کی ترجیح ابن خزیمہ (۴) اور حاکم (۳) نے عبد اللہ بن وہب از ابن جریر از ابو ہریرہ کے دو طریق سے کی ہے۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح علی شرطہ اسلام قرار دیا ہے۔ ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔ طبرانی نے اس حدیث کی ترجیح (۲) میں غیر تین زیادات ابو ہریرہ کے طریق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

نام صحیح (۵) کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے، مگر چاہیں کہ بعض رجال میں حکام ہے۔  
اس حدیث کی شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے جس کی ترجیح ابن خزیمہ (۴) اور حاکم (۳) نے کی ہے اور اس کی سند ایک راوی دوران ابن ماجہ کے سبب ضعیف ہے۔

حدیث (۱۶۴)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے چارہوتا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ ماہِ حرام کو جس مقصد کے لیے نوش کرے گا اس میں اس کو کما ہوا ہونے لگی۔ (حسن) (۸)

۱۔ تفصیل حدیث ۱۶۴ ص ۱۰۷	۲۔ صحیح ابن خزیمہ ص ۳۷۰	۳۔ مستدرک حاکم ص ۳۸۰/۱	۴۔ المعجم للشمس ص ۳۷۰/۱ (صحیح ابن جریر)
۵۔ صحیح ابن ماجہ ص ۳۸۰/۱	۶۔ صحیح ابن ماجہ ص ۳۷۰/۱	۷۔ مستدرک ص ۳۸۰/۱	۸۔ فضائل صحیح ص ۸۵

اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۱) امام احمد (۲) ابن ماجہ (۳) طبرانی (۴) ابونعیم (۵) ازہری (۶) ذہبی (۷) خطیب بغدادی (۸) عقیلی (۹) ابن عدی (۱۰) اور بیہقی (۱۱) نے عبد اللہ بن مؤمل از ابوہریرہ کے طریق سے کی ہے۔

بوصیرہ (۱۲) لکھتے ہیں: ”مسند کے ایک راوی عبد اللہ بن مؤمل کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔“ امام بیہقی (۱۳) کہتے ہیں: ”اس کی سند ضعیف ہے۔“ حافظ ابن حجر (۱۴) کہتے ہیں: ”بیہقی نے کہا اس حدیث میں عبد اللہ کا تفرّد ہے اور وہ ضعیف ہیں، لیکن اتفاقاً نے اس حدیث کو عبد اللہ کے ضعف اور ابوہریرہ کے صحابہ کی وجہ سے معقول قرار دیا ہے۔“

### صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ابو ابراہیم کی حضرت جابر جہ سے سماع کی صراحت امام بیہقی اور ابن ماجہ نے اپنی اپنی سنن میں کی ہے۔ جہاں تک ابو ابراہیم کے ضعف کی بات ہے تو عباس الدوری کی روایت میں ابو ابراہیم کو ابن معین نے ”مسارغ لہرث“ کہا ہے اور ابن جریر کی روایت میں ابن معین نے ابو ابراہیم کے سلسلہ میں ”لا بأس بہ“ کے الفاظ کہے ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ ابو ابراہیم راوی اور قابل الحدیث تھے۔ ابن وصال نے کہا کہ ابن جریر کو کہتے ہوئے سنا کہ عبد اللہ بن مؤمل ثقہ ہیں۔ ابن نمیر کے علاوہ حضرات نے کہا: عبد اللہ بن مؤمل ”سنی اخیطہ“ کفر و حافضہ والے ہیں۔ ہم ان کے سلسلہ میں کسی کی ایسی جرح نہیں جانتے جو انہیں سابقہ احوال بتا دیتی ہو۔

ابن حبان نے ان کا نکالت میں ذکر کیا ہے نیز ابن کاؤکر ”ضعفاء“ میں بھی کیا ہے یہ خیالی کر کے کہ عبد اللہ بن مؤمل نامی دو افراد ایک الگ ہیں جبکہ دونوں ایک ہیں۔ خلاصہ کا ۱۴۱۱ء میں کہیں کہیں کے موجود ہوتے ہوئے صحابہ میں کی ایک جماعت نے انہیں ثقہ قرار دینے پر اتفاق کیا ہے اور ایسا ہونا ”حدیث حسن“ کی شرط ہے۔ اس طرح یہ سند عبد اللہ بن مؤمل کے تفرّد کے باوجود ”حسن“ ہوگی۔ اس لئے کہ اس کے راوی محکم بالکذب نہیں ہیں اور نہ ان کو ضعیف قرار دینے پر اتفاق کیا گیا ہے، بلکہ صحابہ میں کی ایک جماعت نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے، جن میں سرفہرست سفیان بن عیینہ ہیں، جنہوں نے عبد اللہ بن مؤمل اور ان

۱۔ ابن ابی شیبہ ۹۵/۱۸	۲۔ مسند احمد ۲۵۱/۲۳۵	۳۔ سنن ابن ماجہ ۳۰/۶۱	۴۔ سنن بیہقی ۹۰۳۳/۸۵۳
۵۔ اعلام صحابہ ۱/۲۵۴	۶۔ اعلام سنن ۵۲/۴	۷۔ صحیح ابی داؤد ۱۰۷/۱	۸۔ سنن ابی داؤد ۱۰۷/۱
۹۔ اعلام ۲۰۳/۳	۱۰۔ اعلام ۱۳۵۵	۱۱۔ سنن بیہقی ۵/۳۹	۱۲۔ سنن ابی داؤد ۲۰۸/۱۳
۱۳۔ سنن ابی داؤد ۲۰۸/۱۳	۱۴۔ سنن بیہقی ۲۰۸/۱۳	۱۵۔ سنن بیہقی ۲۰۸/۱۳	۱۶۔ سنن بیہقی ۲۰۸/۱۳

کے علاوہ سے روایت کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے، 'صیبا' کہ 'یو' گنوارا اس سے دوسرے روایتوں کی جانب سے ان کی حدیث کی متابعت کے جب ان کی حدیث، حدیث صحیح کے درجہ کو پہنچ گئی۔ سفیان بن عیینہ کا یہ فیصلہ ہے: 'کیونکہ اس میں ترمذی باقی نہ رہا، اس لئے کہ حمزہ زبانیات اور ابراہیم بن ٹہمان نے حدیث کی متابعت کی ہے۔ اس سلسلہ کی مزید تفصیل کے لئے شیخ احمد انصاری کی اندامی روایت کی طرف مراجعت کیجئے۔

### درجہ حدیث

علامہ منادی کہتے ہیں: "ہر حدیث میں ضوئیں اختلاف اور مستعمل کیفیت ہیں۔" ان الفاظ کو سمجھتے ہیں: "حق یہ ہے کہ یہ حدیث حسن ہے، بعض نے اس حدیث کی مصونہ کا قطعی حکم لگایا ہے اور بعض نے اعزاز دے اس کے موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے۔"

ان الفاظ کو سمجھتے ہیں: "یہ حدیث اپنے شواہد کی وجہ سے غریب حسن ہے۔" اور کہا کہتے ہیں: "امین ماجہ نے اس حدیث کے ساتھ اس حدیث کی تحریر کی ہے۔ اور ان جگہوں پر کہا کہ یہ حدیث اپنے شواہد کی وجہ سے غریب حسن ہے۔" اور یہی کہتے ہیں: "یہ حدیث، حدیث صحیح کے مثل پر ہے۔" (۲) شیخ عبدالحی الحدادی "انجام الترمذی" میں کہتے ہیں: "یہ حدیث زبانوں پر مشہور ہے لیکن خلاف حدیث نے اختلاف کیا ہے۔ حضوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور بعضوں نے حسن اور ان میں سے کچھ نے اس کے موضوع ہونے کی بات کہی ہے، لیکن تاہل: عماد پیراویں ہے۔" حافظ ابن حجر "شرح مناسک المنور" میں کہتے ہیں: "اس حدیث کے تعلق سے محدثین نے کافی کام کیا ہے، لیکن ان میں سے محققہ حضرات نے جس پر اتفاق کیا ہے وہ یہ کہ یہ حدیث حسن یا صحیح ہے۔" و نیز کہا اس حدیث کو باطل اور ابن جوزی کا موضوع کہنا کافی ہے۔

# کتاب الآداب

حدیث (۱۶۵)

عنہما القاسم کا ارشاد ہے کہ ہر بھلائی مصلحت ہے اور کسی کا خیر پر دوسرے کو ترسیب دینے کا ثواب ایسا ہی ہے جیسا کہ خود کرنے کا ثواب ہے اور اللہ کا شائبہ مصیبت زدہ لوگوں کی بددلو کو محبوب رکھتا ہے۔ (حسن بالشرایع) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن عدی نے (۱) سفیان بن یحییٰ بن ابی اسحاق کے احادیث و ترمذی میں کی ہے۔ سند میں طبرانی ہے فضل بن عبد اللہ بن خالد الزملیانی، یحییٰ بن کعب، ابو یزید امین، ابیہاب ازہری، بن عبیدہ، ابو طلحہ، طلحہ ذہبی (۲) کہتے ہیں: "امام بخاری نے فرمایا: اگر جرج و قندیل کو سفیان بن کعب نے مسجد میں پندرہ لکھا باتوں کی وجہ سے کلام ہے، جن کی انھوں نے سفیان بن کعب کو تلقین کی تھی"۔ ابو یزید نے کہا کہ وہ قندیل کا لقب ہے، اس میں جیسا کہ آگے لکھا ہے کہ "وہ ضعیف ہیں" (۳)۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں: "ادواردہ میں حدیث بخاری مکرر ہے اس لیے وراق کی آگے لکھی میں جیسا کہ اس طور پر کہ ان کے درجے انکی چیزیں مثلاً ترمذی، جو ان کی حدیث میں نہیں تھیں۔ اس پر انھوں نے اپنے وراق کو نسبت کی؛ لیکن میں نے اس کی بات نہ مانی جس کی وجہ سے ان کی حدیثیں ساقط ہو گئیں، مگر ترمذی نے اپنی سنن ترمذی میں ان کی حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ ترمذی اور ابن ماجہ نے ان سے روایت کی ہے۔

اس حدیث کی شاید ایک قویٰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے، جس کی تخریج مسکری ابن بیع اور حمی کے طریق سے مندرج ہے کیا ہے۔ دوسری شاید حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے۔ جس کی تخریج دار قطنی نے المستجاد میں حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ بن جعدہ میں کی ہے۔ مذکور بالا حدیث کے کچھ حصے کی شاید حضرت بریدہ کی حدیث ہے جس کی تخریج مسکری نے کی ہے۔ اسی طرح حضرت ابو مسعودؓ کی حدیث ہے جس کی تخریج امام مسلم نے کی ہے۔ ایک شاید حضرت ابو لہر و داود کی روایت ہے جس کی تخریج ابن ماجہ نے کیا ہے۔ اس کا ذکر سخاوی نے (۵) کیا ہے۔



# کتاب الذکر والدعاء

حدیث (۱۶۷)

مفسر القرآن کا ارشاد ہے کہ لا اله الا اللہ کا اقرار کثرت سے کرتے رہا کرو تو اس کے کریمہ واقف آئے کہ تم اس کلمہ کو نہ کہہ سکو۔ (حسن) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابو یعلیٰ (۲) خطیب بغدادی (۳) ابن عبد البر (۴) اور ابن عدی (۵) نے تمام بنی اسرائیل (۶) بن رواحہ کے طریق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

صحیح کہتے ہیں: ”اس حدیث کو ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔ اس کے درجہ رجال صحیح کے درجہ رجال ہیں۔ تمام بنی اسرائیل کے علاوہ کدہ ثقہ ہیں۔“ (۲) امام منفردی کہتے ہیں: ”اس حدیث کو ابو یعلیٰ نے چید اور قوی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس حدیث کے نیک راوی سوید بن سعید کے سلسلہ میں حافظ کہتے ہیں کہ وہ صدوق ہیں۔“ (۳) امام ذہبی (۴) کہتے ہیں کہ: احادیث یاد رکھتے تھے؛ لیکن بعد میں ان کے حافظہ میں تبدیلی آ گئی۔ امام بخاری کہتے ہیں: ”ناہیجا ہو گئے، جس کی وجہ سے دوسروں سے سیکھے اور اٹالے گئے۔“ امام نسائی کہتے ہیں: ”ثقہ نہیں ہیں۔“ ذہبی کہتے ہیں: ”امام نسائی نے ان سے احتجاج و استدلال کیا ہے اور ان سے ہنوی، ابن ماجہ اور دوسرے لوگوں نے روایت کیا ہے اور وہ حدیث نقل کرنے والے اور حافظہ والے تھے؛ لیکن جب زیادہ عمر ہوئی اور ناہیجا ہو گئے، تو بہت سی سرتجہ دوسروں سے ایسی باتیں حاصل کیں، جو ان کی احادیث میں سے نہیں تھیں وہ اپنی نفسہ صدوق اور صحیح کہلاتی ہیں۔“ (۵)

۱۔ تفصیل ذکر میں آئے۔ ۲۔ مسند ابی یعلیٰ، الحدیث نمبر ۳۸۸۔ ۳۔ تاریخ بغداد، ص ۱۳۸۔ ۴۔ جامع ترمذی، ص ۱۶۱۔ ۵۔ الکافی، ص ۱۰۰۔ ۶۔ مجمع الزوائد، ص ۱۰۰۔ ۷۔ تریب الغرب، ص ۱۶۱۔ ۸۔ الکاشف، ص ۱۶۱۔ ۹۔ میزان، ص ۱۶۱۔

## حدیث (۱۶۸)

مصور اقدس مدظلہ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے کہ وہ خداوند (جو دین منورہ کے ایک پیغمبر کا نام ہے) کے برابر عمل کر لیا کرے؟ صحابہ نے اسے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ (کہا: جسے پہاڑ کے برابر عمل کرے) مصور مدظلہ نے فرمایا: ہر شخص طاقت رکھتا ہے۔ صحابہ نے اسے عرض کیا: اس کی کیا صورت ہے؟ ارشاد فرمایا کہ: ”نجان اللہ کا ثواب اللہ سے زیادہ ہے اور اللہ کا اُحد سے زیادہ ہے اللہ اکبر کا اُحد سے زیادہ ہے۔“ (حسن) (۱۶۸)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی ۱۰۰۰۰ اور بڑائی ۱۳۰۰ نے حمز بن عیسیٰ بن عیسیٰ بن مہران از حسن کے دو طریق سے کی ہے۔ امام نسائی نے ”مجلس ایام والفضائل“ میں عمر بن مصور از حمزہ کی سند سے تخریج کی ہے۔ حدیث کے راوی عبید بن مہران مقبول ہیں اور اس کے باقی رجال ثقہ ہیں۔

## درجہ حدیث

صحیح (۳) سب سے پر: ”ان دونوں کے رجال حدیث صحیح کے رجال ہیں۔“

## حدیث (۱۶۹)

حضرت: رطلع مدظلہ حضور اقدس صلی علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ”جو شخص اس طرح کہے: ”اللہم صلی علی محمد وآلہ المقعد المقرب عندک یوم القیامۃ“ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔“ (حسن) (۱۶۹)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) قاضی عیاض (۲) حاکم (۳) ابوالحسن (۴) مسلم (۵) ابوداؤد (۶) (کشف) غلال (۷) (امین کاخ) (۸) اور طبرانی (۹) نے ابن الجویہ از یحییٰ بن سوادہ از دواء بن شریح از حفصہ از زید بن اسلم کے طریق سے کیا ہے۔ سند میں ایک راوی وفاء

۱۔ فضائل اکر ص ۱۲۳۔ ۲۔ تلمیح ص ۲۱۸۔ ۳۔ حدیث نمبر ۳۹۶۔ ۴۔ حدیث نمبر ۱۲۷۲۔ ۵۔ حدیث نمبر ۱۶۹۔ ۶۔ سنن ابوداؤد ص ۱۰۱۔ ۷۔ کشف غلال ص ۱۰۹۔ ۸۔ امین کاخ ص ۱۰۹۔ ۹۔ طبرانی ص ۱۰۹۔

۱۰۔ فضائل اکر ص ۱۲۳۔ ۱۱۔ تلمیح ص ۲۱۸۔ ۱۲۔ حدیث نمبر ۳۹۶۔ ۱۳۔ حدیث نمبر ۱۲۷۲۔ ۱۴۔ حدیث نمبر ۱۶۹۔ ۱۵۔ سنن ابوداؤد ص ۱۰۱۔ ۱۶۔ کشف غلال ص ۱۰۹۔ ۱۷۔ امین کاخ ص ۱۰۹۔ ۱۸۔ طبرانی ص ۱۰۹۔

۱۹۔ فضائل اکر ص ۱۲۳۔ ۲۰۔ تلمیح ص ۲۱۸۔ ۲۱۔ حدیث نمبر ۳۹۶۔ ۲۲۔ حدیث نمبر ۱۲۷۲۔ ۲۳۔ حدیث نمبر ۱۶۹۔ ۲۴۔ سنن ابوداؤد ص ۱۰۱۔ ۲۵۔ کشف غلال ص ۱۰۹۔ ۲۶۔ امین کاخ ص ۱۰۹۔ ۲۷۔ طبرانی ص ۱۰۹۔

ن شریح حضرتی ہیں، جو ”لین انھ ریٹ“ ہیں اور ابن لھیعہ عبادہ ثنائیہ یعنی حضرت عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین کے علاوہ سے روایت کرنے میں ضعیف ہیں۔ عجم کبیر کی روایت میں ابن لھیعہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ابن لھیعہ سے روایت کرنا ابن لھیعہ کے اختلاف سے پہلے کی بات ہے۔

درجہ حدیث

امام صفحی (۱) کہتے ہیں: اس حدیث کو مسند بزار اور معجم کبیر و معجم اوسط میں روایت کیا ہے اور ان کی سندیں حسن ہیں۔

حدیث (۱۷۰)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنے چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات دعاء میں کتنی مقرر کروں۔ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک چوتھائی نہ فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھادے تو تیرے لئے بہتر ہے تو میں نے عرض کیا کہ نصف کروں حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس بڑھادے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس صورت میں میرے سارے گروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔ (حسن) (۲)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۳) حید بن حمید (۴) ترمذی (۵) قاضی ابی یوسف (۶) محمد بن اسماعیل (۷) حاکم (۸) ابویوسف (۹) اور بیہقی (۱۰) نے سفیان ازہد عبداللہ بن محمد بن عقیل (الفصل کے طرق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

سند میں مذکور راوی عبداللہ بن محمد بن عقیل کے تعلق سے حافظ ابن حجر کہتے ہیں: ”صدوق ہیں“، احادیث میں ”لین“

۱۔ مجمع الزوائد ۱/۲۳۳	۲۔ فضائل درود میں ۱/۲۳۳	۳۔ مسند ابی یوسف ۱۷۶/۵	۴۔ مسند محمد بن یوسف ۱۷۶
۵۔ سنن ترمذی ۱/۲۳۳	۶۔ الفائل بصلواتہ علی النبی ص ۳	۷۔ تہذیب التہذیب ۹/۳۰	۸۔ مستدرک حاکم ۱/۲۳۳
۹۔ حلیۃ الاولیاء ۱/۲۳۳	۱۰۔ مجمع الزوائد ۱/۲۳۳	۱۱۔ مسند ابی یوسف ۱۷۶/۵	۱۲۔ مسند محمد بن یوسف ۱۷۶

اور کہا جاۛ ہے کہ آخری عمر میں ان کا حافظہ بدل گیا تھا۔ امام ذہبی (۱) کہتے ہیں: ”ابو حاتم اور مدۃ کہتے ہیں کہ: ”وہ لیکن بٹ ہیں۔“ لیکن خزیمہ کہتے ہیں: ”میں انہیں قاضی احتجاج نہیں سمجھتا اور امام ذہبی (۲) کہتے ہیں کہ وہ حسن اللہ بٹ ہیں، امام احمد اور اسحاق نے قاضی احتجاج سمجھا ہے اور ابن کثیر نے کہا کہ میں ان کو قاضی احتجاج نہیں سمجھتا، ابو حاتم وغیرہ لہا کہ وہ لیکن اللہ بٹ ہیں ان کے ترجمہ کا اختتام اس عبارت پر کیا گیا ہے ”حدثني في مرتبة الحسن“ ان کی حدیث حسن کے مرتبہ میں ہے۔“ (۳) ”مکاشفہ“ پر شیخ ابو اسحاق کی تفسیق ضرور ملاحظہ فرمائیے۔

حدیث (۱۷۱)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ کوئی برہمہ یا سائیں کہ ”لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ“ کہے اور اس کے لئے آسمانوں کے دروازے نہ کھل جائیں۔ یہاں تک کہ یہ کلمہ سید حارث تک سہو بچتا ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔ (حسن) (۴)

تخریج

امام ترمذی (۵) اور امام نسائی نے (۶) حسین بن علی بن یزید العدائی البغدادی اور ولید بن اسحاق بن الولید البصری لایزید بن کیسان زانی حالن کے طریق سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

درجہ حدیث

امام ترمذی نے کہا ہے کہ: ”یہ حدیث اس طریق سے حسن فریب ہے۔“

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں کہتا ہوں کہ بات یہی ہے جیسا امام ترمذی نے کہی ہے۔

حدیث (۱۷۲)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ تمام اذکار میں افضل لا الہ الا اللہ ہے اور تمام دعاؤں میں افضل الحمد للہ ہے۔

(حسن) (۷)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ترمذی (۸) نسائی (۹) ابن حبان (۱۰) اور ابن عبد البر (۱۱) نے بھی اپنی مصیبت میں عربی از موسیٰ

۱۔ الکافی، ۵: ۲۷۷ ج ۱ صفحہ ۲۱۲۔ ۲۔ المعجم، ۱: ۲۵۱ ج ۱ صفحہ ۲۵۱۔ ۳۔ فضائل ذکر، ۱: ۲۵۱ ج ۱ صفحہ ۲۵۱۔ ۴۔ سنن ترمذی، ۱: ۲۷۷ ج ۱ صفحہ ۲۷۷۔ ۵۔ فضائل ذکر، ۱: ۲۵۱ ج ۱ صفحہ ۲۵۱۔ ۶۔ سنن ترمذی، ۱: ۲۷۷ ج ۱ صفحہ ۲۷۷۔ ۷۔ فضائل ذکر، ۱: ۲۵۱ ج ۱ صفحہ ۲۵۱۔ ۸۔ المعجم، ۱: ۲۵۱ ج ۱ صفحہ ۲۵۱۔ ۹۔ سنن ترمذی، ۱: ۲۷۷ ج ۱ صفحہ ۲۷۷۔ ۱۰۔ فضائل ذکر، ۱: ۲۵۱ ج ۱ صفحہ ۲۵۱۔ ۱۱۔ فضائل ذکر، ۱: ۲۵۱ ج ۱ صفحہ ۲۵۱۔

۱۲۔ فضائل ذکر، ۱: ۲۵۱ ج ۱ صفحہ ۲۵۱۔ ۱۳۔ فضائل ذکر، ۱: ۲۵۱ ج ۱ صفحہ ۲۵۱۔ ۱۴۔ فضائل ذکر، ۱: ۲۵۱ ج ۱ صفحہ ۲۵۱۔ ۱۵۔ فضائل ذکر، ۱: ۲۵۱ ج ۱ صفحہ ۲۵۱۔ ۱۶۔ فضائل ذکر، ۱: ۲۵۱ ج ۱ صفحہ ۲۵۱۔ ۱۷۔ فضائل ذکر، ۱: ۲۵۱ ج ۱ صفحہ ۲۵۱۔ ۱۸۔ فضائل ذکر، ۱: ۲۵۱ ج ۱ صفحہ ۲۵۱۔ ۱۹۔ فضائل ذکر، ۱: ۲۵۱ ج ۱ صفحہ ۲۵۱۔ ۲۰۔ فضائل ذکر، ۱: ۲۵۱ ج ۱ صفحہ ۲۵۱۔

بن ہریم انصاری دھوکہ بن خراش کے طریق سے کی ہے۔

### درجہ حدیث

حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ (۱) عام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے یہ صرف وہی بن ابراہیم کے طریق سے بنائی جاتی ہے۔

اس حدیث کی تخریج ابن ماجہ (۴۰)، ابن ابی ادریاء (۳۰)، نسائی (۳۰)، خلیل (۵۱)، بیہقی (۶۱) اور حاکم نے (۲)۔ وہی بن ابراہیم انصاری کے طرق سے کی ہے حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سند میں مذکور وہی وہی بن ابراہیم انصاری "صدق" ہیں۔

### حدیث (۱۷۳)

حضرت سعد بن حضور القدریؓ کے ساتھ ایک سہیلی عورت کے پاس تشریف لے گئے ان کے ساتھ مجاہد بن کھلیس یا کنکریان رکھی ہوئی تھیں جن پر وضع پڑھ رہی تھیں، حضورؐ نے فرمایا میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جو اس سے قبل ہو (یعنی کنکریان پر گھسنے سے قبل ہو) یا یہ فرمایا: "اس سے افضل ہو"۔ اس سے افضل ہو: "سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض و سبحان اللہ عدد ما بین ذلک و سبحان اللہ عدد ما ہو حلق"۔ اور سب کے برابر اللہ اکبر اور اس کے برابر ہی الحمد للہ اور اس کی مانند لا اھ الا اللہ۔ (حسن) (۸۷)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن حبان (۱) اور حاکم (۲) نے محمد بن یحییٰ ابن ابی زکریا و سب از عمر و بن حارث از سعید بن ابی ہلال از عائشہ رضی اللہ عنہا کے طریق سے کی ہے۔

### درجہ حدیث

حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے موافقت کی ہے؛ نیز اس حدیث کی تخریج ابوداؤد (۱) ترمذی (۲)۔

۱۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۲۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۳۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۴۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۵۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۶۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۷۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۸۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۹۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۱۰۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔

۱۱۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۱۲۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۱۳۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۱۴۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۱۵۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۱۶۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۱۷۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۱۸۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۱۹۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۲۰۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔

۲۱۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۲۲۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۲۳۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۲۴۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۲۵۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۲۶۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۲۷۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۲۸۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۲۹۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔ ۳۰۔ مسند ابی یوسف: ۲۸۰۔

لورڈسائی (۱) نے اثنی و سب از عمران الخمارث از سعد بن ابی ہلال از محمد بن یزید از عائشہ رضی اللہ عنہا کے طریق سے کی ہے۔ نام  
 ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ حافظ بن محمد زبالی الاذکار میں اسے حسن کہا ہے۔ (۲)  
 اس باب سے تعلق رکھنے والی حدیث حضرت منیرہ رضی اللہ عنہا کی ہے، جسے ترمذی (۳) بطبرائی (۴) اور حاکم نے (۵)  
 صحیح بنج کی ہے، اس کی سند میں ضعف ہے۔

# کتاب فضائل القرآن

حدیث (۱۷۴)

حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ جو شخص اس آیتوں کی تلاوت کسی رات میں کرے وہ اس رات میں غلوں میں شمار نہیں آوگا۔ (حسن) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج حاکم (۲) اور ابن مکی (۳) نے محمد بن ابی نعیم مسوی از مولیٰ بن اسماعیل از جاد بن سلمہ از سلیمان بن صالح کے فریق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

حاکم نے اسے صحیح علی شرط مسلم قرار دیا ہے اور ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔ حاکم کی سند میں راوی کا ہم موسیٰ بن اسماعیل ہے جبکہ صحیح ابن اسنی کی سند ہے۔ اس حدیث کی شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج حاکم نے (۴) کی ہے۔

حدیث (۱۷۵)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضور اقدس ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ اللہ کا سب سے بڑا نام (جو اسم و قسم کے نام سے عام طور پر مشہور ہے) ان دونوں آیتوں میں ہے۔ (بشرطیکہ اخلاص سے پڑھی جائیں) ”وَاللّٰهُمَّ اِلٰهَ وَاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ“ اور ”اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ“۔ (حسن) (۵)

۱۔ مصلیٰ علیہ السلام ۲۰۲۔

۲۔ معراج حاکم ۱۵۷/۲، ۱۵۷/۳، ۱۵۷/۴۔

۳۔ فضائل قرآن ص ۸۸۔

۴۔ فضائل ذکر ص ۱۷۹۔

۵۔ معراج حاکم ۱۵۷/۲، ۱۵۷/۳، ۱۵۷/۴۔

اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۱)، عبد بن حمزہ (۲)، ابی احمد (۳)، ابی داؤد (۴)، ترمذی (۵)، ابن ماجہ (۶)، ہارمی (۷)، ابن فریب (۸)، نریانی (۹)، بخاری (۱۰)، طبرانی (۱۱)، بیہقی (۱۲)، ابی نعیم (۱۳)، ابن عبد اللہ بن ابی زریا (۱۴) شہر بن حوشب کے طرق سے کی ہے۔

**عبد اللہ بن زیاد:** سند میں مذکور ذی عبد اللہ بن ابی زریا (۱۴) و القدری (۱۵) کے تعلق سے نام ذہبی (۱۶) کہتے ہیں کہ ان میں کچھ لین ہے۔ امام ابی داؤد نے فرمایا: "ان کی سندیں منکر ہیں"۔ ابن عدی کہتے ہیں: "میں نے ان کی کوئی حدیث منکر نہیں دیکھی"۔ ابن ابی عاصم (۱۷) کہتے ہیں: "میں نے عبد اللہ بن ابی زریا و القدری کے تعلق سے اپنے والد سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ وہ "صالح المرثی" ہیں"۔ بیہقی (۱۸) کہتے ہیں: "عبد اللہ بن ابی زریا و القدری ثقہ ہیں"۔ ابن شایبہ (۱۹) کہتے ہیں: "عبد اللہ بن ابی زریا و القدری حدیث میں صالح ہیں، ان میں کوئی خرابی نہیں"۔ امام حاتم (۲۰) مستدرک میں کہتے ہیں: "وہ ثقہ راویوں میں سے تھے"۔ ابن جیسہ راویوں کو کم از کم جو کہا جاسکتا ہے وہ یہ کہ "حسن الحدیث" ہیں۔

**شہر بن حوشب:** سند میں مذکور دوسرے راوی شہر بن حوشب ہیں ان کے تعلق سے حافظ ابن حجر نے "المناقب" میں مدح کیا ہے۔

### درجہ حدیث

امام ترمذی نے اپنی سنن میں ان کی حدیث کو حسن کہا ہے۔ امام ترمذی نے کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سیوطی نے "المناقب الصغیر" میں اس حدیث کے حسن ہر نے کا اشارہ دیا ہے۔ سنن حدیث کے ایک راوی عبد اللہ بن ابی زریا کے سبب علامہ ناوینی نے ترمذی اور سیوطی پر تنقید کی ہے۔

اس باب سے تعلق رکھنے والی ایک حدیث پر امام بیہقی (۲۱) کہتے ہیں: "میں نے تخریج ابن ماجہ (۲۲)، طبرانی (۲۳)، حاکم (۲۴) اور بخاری (۲۵) نے کی ہے۔"

۱۔ مسند ابی داؤد	۲۔ مسند عبد بن حمزہ	۳۔ مسند ابی احمد	۴۔ مسند ابی داؤد
۵۔ سنن ترمذی	۶۔ سنن ابن فریب	۷۔ سنن نریانی	۸۔ سنن بخاری
۹۔ سنن ابی نعیم	۱۰۔ سنن بیہقی	۱۱۔ سنن ابن شیبہ	۱۲۔ سنن ابن ماجہ
۱۳۔ سنن ابن عبد اللہ بن ابی زریا	۱۴۔ سنن ابن عدی	۱۵۔ سنن ابن عاصم	۱۶۔ سنن ابن شایبہ
۱۷۔ سنن ابن حاتم	۱۸۔ سنن ابن جیسہ	۱۹۔ سنن ابن حاکم	۲۰۔ سنن ابن حاکم
۲۱۔ سنن ابن حاکم	۲۲۔ سنن ابن حاکم	۲۳۔ سنن ابن حاکم	۲۴۔ سنن ابن حاکم
۲۵۔ سنن ابن حاکم	۲۶۔ سنن ابن حاکم	۲۷۔ سنن ابن حاکم	۲۸۔ سنن ابن حاکم
۲۹۔ سنن ابن حاکم	۳۰۔ سنن ابن حاکم	۳۱۔ سنن ابن حاکم	۳۲۔ سنن ابن حاکم
۳۳۔ سنن ابن حاکم	۳۴۔ سنن ابن حاکم	۳۵۔ سنن ابن حاکم	۳۶۔ سنن ابن حاکم
۳۷۔ سنن ابن حاکم	۳۸۔ سنن ابن حاکم	۳۹۔ سنن ابن حاکم	۴۰۔ سنن ابن حاکم
۴۱۔ سنن ابن حاکم	۴۲۔ سنن ابن حاکم	۴۳۔ سنن ابن حاکم	۴۴۔ سنن ابن حاکم
۴۵۔ سنن ابن حاکم	۴۶۔ سنن ابن حاکم	۴۷۔ سنن ابن حاکم	۴۸۔ سنن ابن حاکم
۴۹۔ سنن ابن حاکم	۵۰۔ سنن ابن حاکم	۵۱۔ سنن ابن حاکم	۵۲۔ سنن ابن حاکم
۵۳۔ سنن ابن حاکم	۵۴۔ سنن ابن حاکم	۵۵۔ سنن ابن حاکم	۵۶۔ سنن ابن حاکم
۵۷۔ سنن ابن حاکم	۵۸۔ سنن ابن حاکم	۵۹۔ سنن ابن حاکم	۶۰۔ سنن ابن حاکم
۶۱۔ سنن ابن حاکم	۶۲۔ سنن ابن حاکم	۶۳۔ سنن ابن حاکم	۶۴۔ سنن ابن حاکم
۶۵۔ سنن ابن حاکم	۶۶۔ سنن ابن حاکم	۶۷۔ سنن ابن حاکم	۶۸۔ سنن ابن حاکم
۶۹۔ سنن ابن حاکم	۷۰۔ سنن ابن حاکم	۷۱۔ سنن ابن حاکم	۷۲۔ سنن ابن حاکم
۷۳۔ سنن ابن حاکم	۷۴۔ سنن ابن حاکم	۷۵۔ سنن ابن حاکم	۷۶۔ سنن ابن حاکم
۷۷۔ سنن ابن حاکم	۷۸۔ سنن ابن حاکم	۷۹۔ سنن ابن حاکم	۸۰۔ سنن ابن حاکم
۸۱۔ سنن ابن حاکم	۸۲۔ سنن ابن حاکم	۸۳۔ سنن ابن حاکم	۸۴۔ سنن ابن حاکم
۸۵۔ سنن ابن حاکم	۸۶۔ سنن ابن حاکم	۸۷۔ سنن ابن حاکم	۸۸۔ سنن ابن حاکم
۸۹۔ سنن ابن حاکم	۹۰۔ سنن ابن حاکم	۹۱۔ سنن ابن حاکم	۹۲۔ سنن ابن حاکم
۹۳۔ سنن ابن حاکم	۹۴۔ سنن ابن حاکم	۹۵۔ سنن ابن حاکم	۹۶۔ سنن ابن حاکم
۹۷۔ سنن ابن حاکم	۹۸۔ سنن ابن حاکم	۹۹۔ سنن ابن حاکم	۱۰۰۔ سنن ابن حاکم





## کتاب الزہد

حدیث (۱۷۸)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو فائدہ کی نوبت آجائے اور وہ اس کو لوگوں کے سامنے پیش کرے۔ اس کا فائدہ بندہ ہوگا اور جو شخص اپنے فائدہ کو اللہ تعالیٰ پر پیش کرے اور اس سے درخواست کرے تو حق تعالیٰ شانہ جلد اس کو روزی عطا فرماتے ہیں۔ فوراً مل جائے یا کچھ تاخیر سے مل جائے۔ (سنن) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) ابن مبارک (۳) ابو داؤد (۴) ترمذی (۵) ابو یعلیٰ موسلمی (۶) شافعی (۷) طبرانی (۸) حاکم (۹) ابونعیم (۱۰) بیہقی (۱۱) اور سیوطی (۱۲) نے بشیر بن سلیمان الزیاد برائے اہل طارق بن شہاب کے طریق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ احمد بن حنبل نے (۱۳) کہا کہ سند میں مذکور یہ روایت نامی روایت سیار ابو جزہ ہیں: اس لیے کہ سیار ابو اہلکم نے طارق بن شہاب سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ وار قطنی کہتے ہیں: ”ان کا بول کہا کہ یہ راوی سیار ابو اہلکم ہیں وہ ہم سے وہ بیان جو اہلکم نہیں! بلکہ سیار ابو جزہ کو فی ہیں۔ (۱۴)

حدیث (۱۷۹)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے حق تعالیٰ شانہ دُعاؤں کا فرمان ہے کہ: اے آدم کی اولاد! تو میری مہارت کے لئے

۱۔ فقہ حنفی ص ۱۵۵	۲۔ معراج: ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰	۳۔ کتاب الزہد: ۱۳۲	۴۔ سنن ترمذی: ۱۱۳۵
۵۔ سنن ترمذی: ۱۲۲۱	۶۔ معراج: ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰	۷۔ سنن ترمذی: ۱۱۳۵، ۱۱۳۶	۸۔ سنن ترمذی: ۱۱۳۵، ۱۱۳۶
۹۔ معراج: ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰	۱۰۔ سنن ترمذی: ۱۱۳۵، ۱۱۳۶	۱۱۔ سنن ترمذی: ۱۱۳۵، ۱۱۳۶	۱۲۔ سنن ترمذی: ۱۱۳۵، ۱۱۳۶
۱۳۔ سنن ترمذی: ۱۱۳۵، ۱۱۳۶	۱۴۔ سنن ترمذی: ۱۱۳۵، ۱۱۳۶	۱۵۔ سنن ترمذی: ۱۱۳۵، ۱۱۳۶	۱۶۔ سنن ترمذی: ۱۱۳۵، ۱۱۳۶

فارغ ہو جائیں تیرے سینے کو طعن سے نہ کروں گا اور تیرے غم کو زائیں کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا، تو میں تجھے مشاغل میں پھانس دوں گا اور تیرا غم زائیں نہ کروں گا۔ (حسن) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج عمران بن زائد دین شیط الزوالہ خود زابو خالد کے طریق سے احمد (۲) ترمذی (۳) ابن ماجہ (۴) اور حاکم (۵) نے کی ہے۔

## درجہ حدیث

ناہر ترمذی نے کہا: ”یہ حدیث حسن غریب ہے“۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا اور ذہبی نے ان کی موافقت کی۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ”اسناد میں مذکور راوی زائدہ بن علیہ کے تعلق سے امام ذہبی نے (۶) کہا کہ وہ ثقہ ہیں۔ حاکم نے (۷) کہا کہ وہ مشہور ہیں۔ ابن حبان نے بھی ان کا ذکر (۸) کیا ہے۔

## حدیث (۱۸۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں آدمی جن میں ایک میں بھی تھا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک انصاری صحابی ﷺ نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ سب سے زیادہ مجھدار اور سب سے زیادہ غنا کا آدمی کون ہے۔ حضور ﷺ نے اوشما فرمایا جو لوگ موت کو سب سے زیادہ دیکھنے والے ہوں اور موت کے لئے سب سے زیادہ تہاری کرنے والے ہوں، یہی لوگ ہیں جو دنیا کی شرافت اور آخرت کا اعزاز لے لے اڑے۔ (حسن) (۹)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام طبرانی نے (۱۰) (المعجم) کی ہے، سند اس طرح ہے: حدثنا محمد بن داود

۱۔ عن ابن ماجہ ص ۳۶۵۔ ۲۔ سنن ترمذی ص ۲۱۶۔ ۳۔ سنن ابن ماجہ ص ۶۶۷۔

۴۔ سنن کرم ص ۱۳۳/۴۔ ۵۔ الکشف ص ۱۰۹۔ ۶۔ المعجم ص ۱۸۳۔ ۷۔ تہذیب ص ۲۳۹/۱۔

۸۔ عن ابن ماجہ ص ۳۶۵۔ ۹۔ المعجم ص ۱۰۸۔ ۱۰۔ المعجم ص ۱۰۸۔

المصري أحمد بن محمد بن يحيى الأحموي حدثنا أبي حدثنا مالك بن موهوب عن معلى الكندي عن  
مجاهد بن

درجہ حدیث

صحیح ہے۔ ”اس حدیث کو طبرانی نے معجم صغیر میں روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔“

اس حدیث کو ابن ماجہ نے (۲۱) عطاء بن ابی رباح از ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے تخریج کیا ہے۔ یومی (۳۰) کہتے ہیں: ”اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ حدیث کے راوی فروہ بن قیس بکھوٹی ہیں، اسی طرح ان سے روایت کرنے والے راوی کی خبر بھی باطل ہے۔ یہ بات ذہنی نے طبقات العبد رب میں کہی ہے۔“

اس حدیث کی شاہد حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جسے زرین نے اپنی سند میں روایت کیا۔ زرین کہتے ہیں: ”میں نہیں جانتا کہ اس کی اصل کیا ہے۔“ ابو یعلیٰ موطیٰ نے مجاہد از ابن عمر کے طریق سے کچھ اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ نیز ابن ابی الدنیا ”کتاب الموت“ اور طبرانی نے ”معجم صغیر“ میں سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے اور بیہقی نے ”کتاب الخصال“ میں اس روایت کو ذکر کیا ہے۔

حدیث (۱۸۱)

حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ مسلمان کے علاوہ کسی کے ساتھ مصاحبت اور ہم نشین نہ رکھو نیز اٹھانا غیر متعلق نہ کھائے۔ (حسن) (۶)

تخریج

اس حدیث کی تخریج بیرونی شریح از سالم بن فیلاں از وید بن قیس کے طریق سے امام احمد (۵)، امام دارقطنی (۶)، ابوداؤد (۷)، ترمذی (۸)، ابویعلیٰ (۹)، ابن مبارک (۱۰)، ابویحییٰ (۱۱) نے کی ہے اور حاکم نے (۱۲) ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی تخریج میں شرح از سالم از وید از ابی سعید کے طریق سے مرفوعاً (بغیر شک) تخریج کیا ہے۔

بیہقی از ابی الدنیا ۳۱۰	بیہقی از ابی الدنیا ۳۱۰	بیہقی از ابی الدنیا ۳۱۰	بیہقی از ابی الدنیا ۳۱۰
بیہقی از ابی الدنیا ۳۱۰	بیہقی از ابی الدنیا ۳۱۰	بیہقی از ابی الدنیا ۳۱۰	بیہقی از ابی الدنیا ۳۱۰
بیہقی از ابی الدنیا ۳۱۰	بیہقی از ابی الدنیا ۳۱۰	بیہقی از ابی الدنیا ۳۱۰	بیہقی از ابی الدنیا ۳۱۰

ابن حبانؒ (۱) اور خطابیؒ نے (۲) دو طریق سے تخریج کی ہے۔ سند اس طرح ہے۔ حیوہ از سالم از ولید ابو سعید یہ مرفوعاً (بغیر شک)۔ اس سند میں شک کرنے والا راوی سالم بن خیالان ہے؛ جیسا کہ ترمذی میں صراحت کے ساتھ آیا ہے اور یہ شک حدیث پر زیادہ اثر انداز نہیں ہوگا؛ اس لئے کہ اس میں ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف انتقال کیا جا رہا ہے۔

درجہٴ حدیث

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

حدیث (۱۸۲)

حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ اس شخص کی صلاح کی ابتداء یقین اور دنیا سے بے رغبتی سے ہوئی اور اس کے خدا کی ابتداء بخل اور لمبی امیہوں سے ہوگی۔ (حسن) (۳)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن لمیعہ از عمرو بن شیبہ عن اخیعہ عن جده کے دو طریق سے پہنچی (۴) ابوالدینیا (۵) اور علامہ صہبائیؒ (۶) نے کی ہے۔

۱۔ حیح ابن حبان: ۵۶۰۔

۲۔ جامع ترمذی: ۳۶۰۔

۳۔ شعب الایمان: ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷۔

۴۔ الترغیب والترہیب: حدیث نمبر ۱۶۳۔

۵۔ کتاب التہجد: حدیث نمبر ۳۔

۶۔ شعب الایمان: ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷۔

فہم کل اعمال کی اس احادیث کی تخریج جو حسن لغیرہ ہیں۔

## کتاب الایمان

حدیث (۱۸۳)

حضرت معاذ بن عمرو فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس ﷺ نے دس باتوں کی وصیت فرمائی: (۱) یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، کوئی قول کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔ (۲) والدین کی نافرمانی نہ کرنا، جو تجھے اس کا حکم کریں کہ بیوی کو چھوڑ دے یا سارہ کی خرچ کر دے۔ (۳) فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا جو شخص فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے اللہ کا فرما اس سے بڑی ہے۔ (۴) شراب نہ پینا کہ یہ ہر نہی اور فحش کی جڑ ہے۔ (۵) اللہ کی نافرمانی نہ کرنا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا غضب اور قہر نازل ہوتا ہے۔ (۶) لڑائی سے نہ بھاگنا چاہیے سب سامعین مر رہے۔ (۷) اگر کسی جگہ دبا بکھل چائے (جیسے طاعون وغیرہ) تو وہاں سے نہ بھاگنا۔ (۸) اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا۔ (۹) تنبیہ کے واسطے ان پر سے لکڑی نہ بٹکانا (۱۰) اللہ تعالیٰ سے ان کو ڈراتے رہنا۔ (حسن باللہ) (۱)

تخریج

امام احمد نے (۱) اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ سند اس طرح ہے۔ ابو یزید بن اسماعیل بن عیاش از صفوان بن عمرو از عبد الرحمن بن جبر بن لغیرہ۔ عبد الرحمن بن جبر نے کہا: گارہ نہیں پایا۔ اس لحاظ سے اس حدیث کی سند میں نقصان ہے۔ طبرانی نے (۲) محمد بن واقد از یونس بن مسرہ بن منہس از ابو ازہرہ بن عوفانی از معاذ کے طریق سے تخریج کی ہے۔ عمرو بن واقد دمشق جن کی کثرت ابو منہس ہے حافظ ابن جریر کہتے ہیں کہ وہ متروک ہیں۔ امام ترمذی از ابو ایمن ماجہ نے ان کی روایت کی ہیں۔ امام ذہبی (۳) کہتے ہیں: ”محدثین نے ان سے حدیث لینا ترک کر دیا ہے۔“

اس حدیث کی ایک شاہد ابو ذرؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام بخاریؒ (۱) اور ابن ماجہؒ (۲) شریحین حویش از امام احمد راء کے طریقے سے کی ہے اور شریحین حویش ضعیف ہیں۔ اس حدیث کی ایک شاہد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام ابن حبانؒ (۳) طبرانیؒ (۴) حاکمؒ (۵) اور بیہقیؒ نے (۶) کی ہے۔

درجہ حدیث

اس کی سند حسن ہے۔

حدیث (۱۸۲)

حضور اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص نین کا کم کرے، اس کو ایمان کا جزو آجائے۔ صرف اللہ جل شانہ کی عبادت کرے اور اسی کو اچھی طرح جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور زکوٰۃ کو ہر سال خوش دلی سے ادا کرے (یوچھتہ سچے) اس میں (جانوروں کی زکوٰۃ میں) بوزعہ جانور یا خارشہ جانور یا مرلیٹ یا گھٹیا قسم کا جانور دے؛ بلکہ متوسط جانور دے، اللہ جل شانہ زکوٰۃ میں تمہارے بہترین بدل نہیں چاہے؛ لیکن گھٹیا مال کا بھی علم نہیں فرماتے۔ (حسن بالمطابقت) (۷)

تخریج

اس حدیث کی امام ابو داؤدؒ نے (۸) تخریج کی ہے۔ امام ابو داؤدؒ کہتے ہیں کہ جس میں آل عمرو بن حارث تمیمی کے پاس عبداللہ بن سالم کی کتاب میں چڑھا۔ انھوں نے زبیدی سے نقل کیا۔ انھوں نے کہا کہ مجھے یحییٰ بن جابر نے جیر بن نفیر سے خبر دی۔ منذریؒ (۹) کہتے ہیں: "اس حدیث کو ابو داؤدؒ نے حدیث منقطع کے طور پر روایت کیا ہے اور ابی القاسم بغویؒ نے "تہم الصحیۃ" میں اس حدیث کو سند ذکر کیا ہے اور جس عبداللہ بن معاویہ کا ذکر آیا ہے انھیں نبی ﷺ کی محبت حاصل ہے اور قصص میں معذرا دے چند لوگوں میں سے ہیں جنہیں محبت حاصل تھی۔ ایک قول یہ ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔

صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: طبرانیؒ (۱۰) (روض) (بیہقیؒ) (۱۱) ابن ذہبؒ (۱۲) بخاریؒ (۱۳) ترمذیؒ (۱۴) اور ابن سعدؒ

۱۔ ادب المفرد: ۸۱۔ ۲۔ سنن ابی داؤد: ۳۳۳۳۔ ۳۔ صحیح بخاری: ۵۴۳۰۔ ۴۔ تہذیب الکبیر: ۵۹/۱۰۔ ۵۔ معتبہ حاکم: ۵۴۳۰۔

۶۔ شعب الایمان: ۹۰۷۲۔ ۷۔ فتاویٰ صدقات: ۲۹۹۔ ۸۔ سنن ابی داؤد: ۱۵۸۲۔ ۹۔ معتبہ ابن ماجہ: ۱۹۸۔ ۱۰۔ تہذیب الکبیر: ۵۵۵۔

۱۱۔ سنن ابی یوسف: ۹۲، ۹۳۔ ۱۲۔ تہذیب الکبیر: ۵۵۳۔ ۱۳۔ سنن ابی داؤد: ۵۵۳۱/۵۔ ۱۴۔ تہذیب الکبیر: ۳۶۸۔ ۱۵۔ فتاویٰ: ۳۳۱/۷۔

اس حدیث کو موصوفاً ذکر کیا ہے۔ سند اس طرح ہے۔ عبداللہ بن سالم از محمد بن زید زہیری حاکم از یحییٰ بن جابر طائی از عبد الرحمن بن حنبلہ بن نفیع از دہود خرمی۔ عبد اللہ بن معاویہ قاضی مدظلہ العالی کا تعلق غافر و قیس سے ہے، وہ صحابی ہیں، نبی کریم ﷺ سے انھوں نے روایت کی ہے۔ انھوں نے نخص میں سکونت اختیار کی اور ان کا شمار محض والوں میں ہوتا ہے۔ (۱۱)

درجہ حدیث

مؤلفان تحریر (۲) کہتے ہیں۔ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے سند کو حیدر قرار دیا ہے۔

حدیث: (۱۸۵)

مصور اقدس رحمہ اللہ (روایت دہ) کے وسائل کے وقت مطابق لرام رضی اللہ عنہم جمعین کو اس قدر سخت حد سے تھکا کہ بہت سے صحابہ کرام مختلف طور کے دواؤں میں مبتلا ہو گئے۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ میں بھی ان ہی لوگوں میں سے تھا، جو دواؤں میں مگرے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے سلام کیا مگر مجھے مطلقاً پتہ نہ چلا، انھوں نے حضرت ابو بکرؓ سے شکایت کی کہ عثمان مجھ کو بھی چھاپ رہا ہیں کہ میں نے سلام کیا انھوں نے جواب بھی نہ دیا، اس کے بعد دوسرا حضرت اسحقؓ تشریف لائے اور سلام کیا اور حضرت ابو بکرؓ نے وہ وقت فرمایا کہ تم نے اپنے بھائی عمرؓ کے سلام کا بھی جواب نہ دیا (کیا بات ہے؟) میں نے عرض کیا: میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ایسا ہی ہو، میں نے عرض کیا مجھے تو آپ کے آنے کی بھی خبر نہیں ہوئی کہ آپ آئے، نہ سلام کا پتہ چلا۔ حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا کچھ ہے۔ ایسا ہی ہوا اور گئے۔ غالباً تم کسی سوچ میں بیٹھے ہو گے۔ میں نے عرض کیا حضورؐ: مجھ کا دوا دل ہو گیا اور ہم نے یہ بھی نہ پوچھا کہ اس کام کی نجات کس چیز میں ہے؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ: میں پوچھ چکا ہوں۔ میں اللہ اور میں نے کہا کہ قریر میرے مال باپ قربان واقعی قریری زیادہ مستحق تھے اس کے دریافت کرنے کے (کہا میں کی ہر چیز میں آگے بڑھنے والے ہو) حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں نے حضورؐ سے دریافت کیا تھا کہ اس کام کی نجات کیا ہے آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس کو قبول کرے جس کو میں نے اپنے چچ (ابو طالب) ان کے انتقال کے وقت) پیش کیا تھا اور انھوں نے رو کر دیا تھا وہی کلمہ نجات ہے۔

(۱۸) کے سب رجال فقہ ہیں سوائے ایک روایت کے جسے نام کے بغیر بہم رکھ گیا ہے، سند صرفوں کے ساتھ یہ

حدیث صحیح بالمشاہدہ ہے (۱۸)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج یسقط بن ابی ابراہیم از والدہ خود از صالح از زہری از رجل کے طریق سے احمد (۱) مروی ہے (۲) امام بیہقی (۳) اور ابویعلیٰ (۴) نے کی ہے۔ امام احمد (۵) ابو ایسیان از شعیب از زہری کے طریق سے بھی تخریج کی ہے۔ علامہ بیہقی (۶) کہتے ہیں۔ اس حدیث کو احمد اور طبرانی نے ”مجموعہ وسطیٰ میں روایت کی ہے اور ابویعلیٰ نے مکمل حدیث روایت کیا ہے۔ بزار نے بھی اس کے قریب قریب روایت کیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی کے لفظوں سے بخیر نام کے عن ”رجل“ کہا گیا ہے؛ لیکن امام زہری نے اسے فقہ کہا ہے اور مبہم رکھا ہے۔ مسند ابی ابراہیم عبد اللہ بن بشر از زہری از سعید بن مسیب از عثمان از ابی بکر کی روایت میں بھی رجل کا ذکر ہے۔ امام بزار نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن بشری سے غلطی ہوئی ہے کہ انہوں نے رجل کا نام نہیں لیا، یہ حدیث دراصل مسرور و صالح بن کیسان کی ہے اور ان کی متابعت زہری از رجل انصاری نے کی ہے اور علامہ واقفی نے ابن ابی زہری از سعید بن مسیب از عبد اللہ بن عمر بن عثمان از ابی بکر کی سند سے بھی روایت کی ہے۔ اس سند میں علامہ واقفی نے رجل مبہم کا ذکر نہیں کیا ہے بلکہ اصحاب اخیال ہے کہ رجل مبہم سعید بن مسیب ہی ہوں۔

حدیث (۱۸۶)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا تھا کہ میں ایک کلمہ ایسا جانتا ہوں کہ جو شخص اس کو پڑھ کر انعام کے ساتھ دل سے (یعنی کرتے ہوئے) اس کو پڑھے تو جہنم کی آگ اس پر حرام ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں عاؤس وہ کلمہ کیا ہے، دو وہی کلمہ ہے جس کے ساتھ اللہ نے اپنے رسول کو اور اس کے صحابہ کو عزت دی، دو وہی فتویٰ کا کلمہ ہے جس کی حضور اللہ ﷺ نے اپنے بچا سے ان کے انتقال کے وقت خواہش کی تھی وہ نال اللہ کی شہادت ہے۔ (۷)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج عبد الوہاب بن عطاء خفاف از سعید از قتادہ از مسلم بن ابی ہریرہ از احمران بن ابی بلان کے طریق سے امام احمد (۸) اور حاکم (۹) کی ہے۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح علی شرط مسلم کہا ہے۔ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے؛ جبکہ اس حدیث کے ایک راوی مسلم بن ابی ہریرہ کی روایات کی تصحیح میں نے تخریج کی ہے اور نہ ان دونوں میں سے کسی نے۔ امام ذہبی (۱۰) کہتے ہیں: ”مسلم بن ابی ہریرہ ولی فقہاء میں سے تھے“۔ حافض بن عمر (۱۱) کہتے ہیں: ”فقہ ہیں مہدوت گذار ہیں“۔ ان کا روایات بخیر اور نہ ان کی اور ان ماجہ میں بی گئی ہے۔ سند میں مذکور ایک راوی حمید الوہاب خفاف کے سلسلہ میں حافظ بن جریر کہتے ہیں: ”صدوق ہیں، مگر کبھی ان سے خطہ دو جاتی ہے“۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے متعلق ان کی ایک حدیث کو کھد شیں نے منکر

۱۔ مسند احمد ۴/۱۰۰۔ ۲۔ ترمذی ۳/۱۰۰۔ ۳۔ مسند احمد ۳/۱۰۰۔ ۴۔ مسند احمد ۳/۱۰۰۔ ۵۔ مسند احمد ۳/۱۰۰۔ ۶۔ مسند احمد ۳/۱۰۰۔ ۷۔ مسند احمد ۳/۱۰۰۔ ۸۔ مسند احمد ۳/۱۰۰۔ ۹۔ مسند احمد ۳/۱۰۰۔ ۱۰۔ مسند احمد ۳/۱۰۰۔ ۱۱۔ مسند احمد ۳/۱۰۰۔

قراردیا ہے۔ کہ جاتا ہے کہ اس حدیث کو انھوں نے حضرت ثور سے تالیس کی ہے۔ ان سے امام مسلم اور اصحاب سنن ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

حدیث (۱۸۷)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ: قیامت کے دن حق تعالیٰ شانہ فرمائیں گے کہ جنہم سے ہر شخص کو نکال لو جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دلی میں ڈر ہو برابر بھی ایمان ہوا اور ہر اس شخص کو نکال لو جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو یا مجھے (کسی طرح بھی) یاد کیا ہو، یا کسی موقع پر مجھ سے ڈرا ہو۔ (حسن بالمعنیۃ ۱۰۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج یحییٰ بن منصور ہذا علیہ السلام ابو بکر محمد بن اسحاق بن مسلمہ الجارودی الزمخدری بن یحییٰ بن یزید بن مبارک بن فضالہ الزعید بن ابی بکر کے طریق سے حاکم (۲) کی ہے۔

درجہ حدیث

حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور امام زہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔ حاکم کہتے ہیں: "بخاری و مسلم نے حدیث کے الفاظ "من ذکرني أو خافني في مقام" کی تخریج نہیں کی"۔ ابوداؤد شمس مولیٰ کی اس روایت کی ایک مزاح موجود ہے مگر مختصر ہے۔ چنانچہ حدیث سند کے ساتھ اس طرح ہے "عن أبي داود حدثنا مبارك بن فضالة عن عبيد الله بن أبي بكر عن انس بن مالك. قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله انسوجوا من النار من ذكرني أو خافني في مقام".

یہ اس حدیث کی تخریج ہشام ازرقی و ازرقی بن مالک کے طریق سے بھی علامہ طبرسیؒ (۳) امام بخاریؒ (۴) امام مسلمؒ (۵) امام ترمذیؒ (۶) ابن ابی حاتمؒ (۷) ابویعلیٰؒ (۸) اور ابن خزیمہؒ (۹) نے کی ہے۔

اس سند میں یحییٰ بن "انسوجوا من النار من ذکرني أو خافني في مقام" والا حدیث میں ہے۔

ابراہیم حدیث کی شرح حضرت ابوالعید خدیجیؒ کی روایت ہے جو "باب التلخيص" کے ذیل میں لائی گئی ہے جس کی تخریج امام بخاریؒ (۱۰) اور امام مسلمؒ (۱۱) نور و دیگر محدثین نے کی ہے۔

۱۔ الحاکم ذکر علیہ السلام ج ۱ ص ۲۲۱ (۱) ج ۲ ص ۲۲۱ (۲) ج ۳ ص ۲۲۱ (۳) ج ۴ ص ۲۲۱ (۴) ج ۵ ص ۲۲۱ (۵) ج ۶ ص ۲۲۱ (۶) ج ۷ ص ۲۲۱ (۷) ج ۸ ص ۲۲۱ (۸) ج ۹ ص ۲۲۱ (۹) ج ۱۰ ص ۲۲۱ (۱۰) ج ۱۱ ص ۲۲۱ (۱۱)

ج ۱ ص ۲۲۱ (۱) ج ۲ ص ۲۲۱ (۲) ج ۳ ص ۲۲۱ (۳) ج ۴ ص ۲۲۱ (۴) ج ۵ ص ۲۲۱ (۵) ج ۶ ص ۲۲۱ (۶) ج ۷ ص ۲۲۱ (۷) ج ۸ ص ۲۲۱ (۸) ج ۹ ص ۲۲۱ (۹) ج ۱۰ ص ۲۲۱ (۱۰) ج ۱۱ ص ۲۲۱ (۱۱)

ج ۱ ص ۲۲۱ (۱) ج ۲ ص ۲۲۱ (۲) ج ۳ ص ۲۲۱ (۳) ج ۴ ص ۲۲۱ (۴) ج ۵ ص ۲۲۱ (۵) ج ۶ ص ۲۲۱ (۶) ج ۷ ص ۲۲۱ (۷) ج ۸ ص ۲۲۱ (۸) ج ۹ ص ۲۲۱ (۹) ج ۱۰ ص ۲۲۱ (۱۰) ج ۱۱ ص ۲۲۱ (۱۱)

# کتاب الصلوٰۃ

حدیث (۱۸۸)

حضرت سہیل مد فرماتے ہیں: حضور اللہ ص نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ ابو حیرہ سے میں مسجدوں میں بکثرت جاتے رہتے ہیں ان کو قیامت کے دن پورے پورے نور کی خوشخبری ملے گی۔ (حسن ہاشمی ص ۱۶)

تخریج

اس حدیث کی تخریج سلیمان بن داؤد صالح ازکات کے طریق سے ابن ماجہ (۲) ابن جوزی (۳) عقیلی (۴) حاکم (۵) اور بیہقی (۶) نے کی ہے۔ سلیمان بن داؤد صالح سے نقل کرتے ہیں: ”ان کی اس حدیث کی متابعت نہیں کی جاتی“۔ حاکم کہتے ہیں: ”ان کی روایت محمول ہے“۔ ابن جوزی اور عافہ کہتے ہیں: ”سلیمان مجہول ہیں“۔ بیہقی (۷) کہتے ہیں: ”ضعیف حدیث ہے“۔ صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں لکھتے ہیں: ”اس حدیث کے کئی شواہد ہیں۔ جن میں سے ایک حضرت برید بن مالک ص کی روایت ہے، جس کی تخریج ابو داؤد نے (۸) اور ابی کے طریق سے بخاری (۹) اور ترمذی نے (۱۰) تخریج کی ہے۔ امام ترمذی نے اسے غریب قرار دیا ہے اور ترمذی کے طریق سے ابن جوزی نے (۱۱) اور بیہقی نے (۱۲) عبد اللہ بن ابی کے طریق سے تخریج کیا ہے۔ عبد اللہ مجہول الحال ہیں: جیسا کہ ابن قطان نے کہا ہے۔ ابن حبان کے علاوہ کسی نے انھیں ثقہ نہیں قرار دیا۔ حافظ ابن حجر نے انھیں ”لیکن اچھے ہٹ“ کہا ہے۔ اس طرح اس حدیث کی ایک شاخ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، جس کی تخریج ابن حبان (۱۳) طبرانی (۱۴) اور ابی حاتم نے ”طریقہ اہل البیاء“ میں کی ہے۔ امام صیغی (۱۵) کہتے ہیں: ”اس حدیث کی سند میں ایک راوی چاروں دن

۱۔ نفاک لما زمرہ ص ۱۰۰

۲۔ کتاب الاصل ص ۱۸۵

۳۔ ابن جوزی ص ۹۱

۴۔ حاکم ص ۲۲۲

۵۔ شعبہ ابی داؤد ص ۵۱۱

۶۔ الخزانہ ص ۱۰۰

۷۔ شعبہ ابی حاتم ص ۱۸۵

۸۔ مشرک حاکم ص ۲۲۲

۹۔ شعبہ ابی حاتم ص ۱۸۵

۱۰۔ شعبہ ابی حاتم ص ۱۸۵

۱۱۔ شعبہ ابی حاتم ص ۱۸۵

۱۲۔ شعبہ ابی حاتم ص ۱۸۵

۱۳۔ شعبہ ابی حاتم ص ۱۸۵

۱۴۔ شعبہ ابی حاتم ص ۱۸۵

۱۵۔ شعبہ ابی حاتم ص ۱۸۵



طبرانی (۱) نے کی ہے۔ حضرت انسؓ سے یہ حدیث اسی سند سے منقول ہے۔ اس سند میں "حافظی" کا فقرہ ہے اور "صاحب الزوائد" کا کہنا ہے کہ یہ حدیث حضرت انسؓ سے دوسری سند کے ساتھ بھی منقول ہے، نیز "حافظی" کا فقرہ نہ رہا۔ اس کے بعد "صاحب الزوائد" نے (۲) علیہ بن علیؓ از قتادہ از انسؓ کے طریق سے یہ روایت صرف عالمانہ الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔ "اول ما بسئل عنه يوم القيامة ينظر في حلاله فون صليحت فقد اطلع واد غسوت فقد حجاب و حشر" صاحب الزوائد کا کہنا ہے کہ اس حدیث کو حضرت قتادہ نے انسؓ سے روایت نہیں کیا ہے۔ صرف حید نے روایت کی ہے۔ راجع راوی نا اس میں فقرہ ہے۔

### صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں کہتا ہوں کہ پہلی حدیث کی سند ضعیف ہے، علامہ (۳) مثنیٰ (۲) فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے ایک راوی قاسم بن عثمان ہیں۔ جن کے بارے میں امام بخاریؒ کا کہنا ہے کہ اس کی احادیث کے محتاج نہیں ملتے ہیں۔ ابن حبانؒ نے یہ بات "کتاب فتح" میں لکھی ہے اور انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ بسا اوقات ان کو حدیث بیان کرتے میں غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ قاسم بن عثمان کو امام بخاریؒ اور علامہ ابن قسطنطین نے ضعیف قرار دیا ہے اور جہاں تک بات ہے دوسری حدیث کے سند کی تو اس کے متعلق علامہ مثنیٰ (۳) لکھتے ہیں کہ اس کی سند میں علیہ بن علیؓ ہیں، مثنیٰ نام احمد، نسائی اور دارقطنی نے ضعیف کہا ہے اور ابن عساکرؒ کا کہنا ہے کہ ان کی اکثر احادیث کے محتاج مل جاتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کی سند میں روح و حدیثی ہیں اور وہ بھی ضعیف ہیں۔

اس حدیث کی شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے جس کی تخریج امام احمد (۱، ۵)، مترمذی (۶)، امام نسائی (۷) اور امام بخاریؒ (۸) نے کی ہے، امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور دوسری شاہد حضرت ابو حنیفہؒ کی حدیث کی ہے، جس کی تخریج علامہ مثنیٰ (۹) نے کی ہے۔ حدیث کی سند میں علیہ بن علیؓ ہیں جو ضعیف ہیں؛ لیکن امام ترمذیؒ نے اپنی سنن میں اکثر انا کی حدیث کو حسن کہا ہے اور دوسری شاہد حضرت عبداللہ بن قریظؒ کی حدیث ہے جس کی تخریج علامہ طبرانی نے "معجم الاوسط" میں کی ہے۔

### حدیث (۱۹۰)

مشہور حدیث کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ ملائکہ نے یہ فرمایا کہ میں نے تمہاری نیکو پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں کہ

۱۔ محمد بن عیسیٰ (صحیح ابن جریر)۔ ۲۔ ازہمہ (صحیح ابن جریر)۔ ۳۔ بیہقی (معجم الاوسط)۔ ۴۔ بیہقی (معجم الاوسط)۔ ۵۔ بیہقی (معجم الاوسط)۔ ۶۔ ترمذی (صحیح ترمذی)۔ ۷۔ نسائی (صحیح نسائی)۔ ۸۔ بخاری (صحیح بخاری)۔ ۹۔ مثنیٰ (تحقیق المقال)۔

میں نے اپنے لئے عہد کر لیا ہے کہ جو شخص اس پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے، اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے، وہ مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ (حسن بالمشوہد) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج یقیناً میرزا ضیاء الدین بن عبد اللہ بن ابی سلیمان ازودید بن ابی نعیم ازودیری از سعید بن مسیب کے وہ طریق سے امام ابو داؤد (۲) امام ابن ماجہ (۳) اور ابن نصر (۴) نے کی ہے۔ البیہقی (۵) کہتے ہیں: ”ضیاء اور وہ ایک وجہ سے اس سند میں ٹکڑے ہیں۔“

## صاحب ”تحقیق النقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: امام ذہبی (۶) کہتے ہیں: ”ابن عدی نے ”الکامل“ میں قہارۃ بن عبد اللہ کی چھ احادیث ذکر کی ہیں، ان میں کچھ ”لیعن“ ہے۔“ امام ذہبی ”الکاشف“ میں کہتے ہیں کہ: ”یہ قائل اعتمادی ہے۔“ (۷) ابن حجر نے (۸) انہیں منہجول کہا ہے۔ شیخ حوامہ حفظہ اللہ ”الکاشف“ کی تعلیق میں کہتے ہیں: ضیاء مصنف کی اصطلاح میں منہجول المعین ہیں؛ لیکن ان کے اس قول میں نظر ہے، اگر وہ منہجول الخال یا مستور کہتے تو ان کی اصطلاح کے مطابق وہ مقبول ہوتا، یا پھر وہ انہیں منہجول کہتے: اس لئے کہ ان حباب نے (۹) ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث فقہاء و عیول سے مروی روایت بھی ہوتی ہے۔ اس حدیث کے راوی دویہ بن نافع جنہیں ذویہ بھی کہا جاتا ہے، انہیں امام ذہبی نے (۱۰) ”مستقیم الحدیث“ کہا ہے۔ حاتم بن حمر (۱۱) کہتے ہیں کہ: ”وہ منہجول ہیں اور وہ ارسال کیا کرتے تھے۔“ شیخ حوامہ کاشف پر اپنی تعلیقات میں کہتے ہیں: ”بلکہ وہ فقہ ہیں۔“

اس حدیث کی شاہد حضرت عبادۃ ابن الصامت رحمہ کی روایت ہے جس کی تخریج امام مالک (۱۲) امام احمد (۱۳) اور ذوق (۱۴) حمیدی (۱۵) ابو داؤد (۱۶) نسائی (۱۷) ابن حبان (۱۸) اور امام طحاوی (۱۹) نے کی ہے۔ دوسری شاہد حضرت ابو ہریرہ کی حدیث ہے جس کی تخریج ابن نصر نے (۲۰) کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۱۔ فضائل ابن عمر رحمہ اللہ۔ ج ۱، صفحہ ۱۶۸۔ ج ۲، صفحہ ۱۶۸۔ ج ۳، صفحہ ۱۶۸۔ ج ۴، صفحہ ۱۶۸۔

۲۔ میزان الاعتدال، ۳۶۳۔ ج ۱، صفحہ ۳۶۳۔ ج ۲، صفحہ ۳۶۳۔ ج ۳، صفحہ ۳۶۳۔ ج ۴، صفحہ ۳۶۳۔

۳۔ تکریم احمد، ۱۶۲۔ ج ۱، صفحہ ۱۶۲۔ ج ۲، صفحہ ۱۶۲۔ ج ۳، صفحہ ۱۶۲۔ ج ۴، صفحہ ۱۶۲۔

۴۔ سنن ابی داؤد، ۱۶۸۔ ج ۱، صفحہ ۱۶۸۔ ج ۲، صفحہ ۱۶۸۔ ج ۳، صفحہ ۱۶۸۔ ج ۴، صفحہ ۱۶۸۔



سے اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابو حاتم نے انھیں مجہول کہا ہے۔ ابن حبان نے "ملفوظ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان سے عبد الجلیل نے روایت کیا ہے، جو ان میں شیخ ہیں۔ حرید تحصیل کے لئے درج ذیل کتب کی مراجعت کیجئے۔  
(الجرج والتعلیل ۳۰۳/۸۔ ذخائر: ۳۵۱/۵۔ المعجم الجلیل ۳۵۱/۳)۔

اس حدیث کا شاہ حضرت سلمان فارسیؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام احمد (۱) اور دارقطنی نے (۲) صحابہ میں سلمہ کے طرق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "عن حماد بن سلمة قال: أخبرنا علي بن زيد عن أبي عثمان النهدي عنه به" اس حدیث کی سند میں ایک بار وہی علی بن زید بن جعدان میں حافظہ بنی حجر کہتے ہیں، یعنی بنی عبد اللہ بن زبیر بن عبد اللہ بن جعدان بھی ضعیف ہیں۔ (۳) امام ذہبیؒ کہتے ہیں کہ وہ حافظہ حدیث میں سے ہیں اور ثبت ہیں۔ امام دارقطنیؒ کہتے ہیں: "میرے نزدیک ان میں "لیکن" ہے، امام مسلمؒ اور سنن اربعہ کے محدثین نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کی مراجعت کا ذکر کیا ہے۔" (۴) "الکاشف" سے تحقیق شیخ عواذ پنا تعلق میں کہتے ہیں: امام ترمذیؒ (۵) علی بن زید کے تعلق سے کہتے ہیں "وہ صدوق" ہیں، مگر یہ کہ کہیں بھی ایسی حدیث کو مرفوع کے طور پر روایت کرتے ہیں، جو دوسروں کے نزدیک مؤلف ہوتی ہے۔ یہ ان کے "ضبط" کے سلسلہ میں جرح ہوئی، زور وہی علی بن جرح ہے، جیسا کہ آپ خود محسوس کر سکتے ہیں۔ اس وجہ سے بعض مقدم اور حنفیہ، جیسے بزار اور بیہقی ان کی حدیث کو حسن قرار دیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں (۶) تحقیق شیخ علامہ حبیب الرحمن اعظمیؒ کا استدراک قابل ملاحظہ ہے، وہ کہتے ہیں بلکہ امام ترمذیؒ نے ان کی بہت سی احادیث کو حسن صحیح کہا ہے۔ (۷) امام ذہبیؒ نے "میران" میں ان کے حالات زندگی کا اختتام ترمذی کے قول صدوق اور دارقطنی کے مذکورہ تبصرہ پر فرمایا ہے۔ لیکن یہ ان کی رائے ہے، اس رائے کے لحاظ سے اس حدیث کی سند حسن ہے۔

اس حدیث کی شاہ بخاریؒ کی (۸) حضرت یحییٰ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔ جس کی سند کے تعلق سے فقہ جرح نے "ابن ہشام بہ" کہا ہے۔

حدیث (۱۹۳)

حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا: اے عباس! اے میرے چچا! کیا میں تمہیں ایک غلیہ کروں ایک بخشش کروں۔ ایک چیز بتاؤں تمہیں دل چیروں کا مالک بناؤں، جب تم اس کام کو کرو گے تو حق تعالیٰ

۱۔ مسند احمد ۲۲۷/۳۲۸۔ ۲۔ سنن دارقطنی ۲۵۷۔ ۳۔ الکاشف ۳۱۶۔ ۴۔ سنن ترمذی ۳۲۷/۲۷۸۔ ۵۔ سنن ترمذی ۲۷۸/۲۷۸۔ ۶۔ تکریم علی بن زید ۳۲۸/۳۲۸۔ ۷۔ مسند عمر بن عبد اللہ ج ۱/۲۸۹۔ ۸۔ سنن ابی نعیم ۱۰۹/۱۰۹۔ ۹۔ سنن ابی نعیم ۱۰۹/۱۰۹۔ ۱۰۔ سنن ابی نعیم ۱۰۹/۱۰۹۔



حدیثوں میں پہنچ کر تین حدیث ہے۔ ۱۔ حکم نے (۱) محمد بن یحییٰ بن عسکری سے نقل کیا ہے کہ: انھوں نے عبد الرزاق سے سنا کہ ان سے مولیٰ بن سہبہ اشجریہ کے تعلق سے دریافت کیا گیا تو عبد الرزاق نے ان کی خوب تعریف کی۔ حافظ ابن حجر نے (۲) انھیں ”صدوق“ کی اصطلاح ”کہا ہے۔ ان تمام حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ بن عبد العزیز ان راویوں میں سے نہیں جن کا تصحیح پر اتفاق ہو اور نہ وہ متہم ہے، بلکہ وہ مختلف فیہ راوی ہے۔ بعضوں نے ان کی تصحیح کی ہے اور بعضوں نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے اور یہی حدیث حسن کی شرط ہے۔

**حکیم بن ابان:** سند میں مذکور راوی حکیم بن ابان حدیثی بھی ہیں، ان کے بارے میں امام ذہبی (۳) کہتے ہیں: ”ابن یحییٰ اور زہبی نے انھیں ضعیف کہا ہے۔“ احمد علی کہتے ہیں: ”اُمّ صاحب سنت ہیں، سند میں گفتگوں تک پانی میں کھڑے رہتے تھے اور سند کی تھیلیوں کے ساتھ صبح تک اللہ کا ذکر کرتے تھے۔“ ابن عیینہ کہتے ہیں: ”میں عدیٰ بن ابان کو ہارام میں نے حکیم بن ابان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔“ سفیان بن عیینہ نے ان کا ہارام سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: ”عقلم بن ابان، حسام بن عسک اور ایوب بن سوید، ان سب کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔“

امام ذہبی (۴) کہتے ہیں: ”عقلم بن ابان اور صاحب سنت ہیں، جب روایت کو سب سے بھیس سوجاتی ہیں تو وہ سند میں تھکنے تک پانی میں کھڑے ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور وہ اہل یمن کے سرور تھے حافظ ابن حجر (۵) کہتے ہیں: ”صدوق عابد اللہ ابو ہام“ یعنی صدوق عابد ہیں، مگر ان کو روایت میں دوہرا ہوتا ہے۔

حدیث کے دوسرے راوی نکرمد ہیں، جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آثار کو دغلام ہیں، ان کے تعلق سے حافظ ابن حجر (۱) کہتے ہیں: ”ضعیف ہیں، تفسیر کے عالم ہیں۔ ابن کرم رضی اللہ عنہما سے ان کی تکذیب ثابت نہیں ہے۔ صحاح ستہ کے رجال میں سے ہیں، ان سے کوئی بدعت ثابت نہیں ہے۔“ ذہبی (۲) کہتے ہیں: ”وہ ”ضعیف“ ہیں، لیکن اباضی ہیں (فرقہ اباضیہ سے تعلق رکھنے والے) نکواری کے حاکم ہیں۔ نام مسلم نے ان کو روایات دوسروں کے ساتھ مل کر روایت کی ہیں اور امام مالک نے ان سے کراہہ کبھی اختیار کر لی ہے۔“ ابن عبد البر نے (۳) ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا طویل وقار کیا ہے۔ اس سلسلہ میں محدث شیخ الباری (۴) کی طرف مراجعت مناسب ہے۔

اس حدیث کی کئی متابعات ہیں، ابراہیم بن الحکم بن ابان نے ان کی متابعت کی ہے جو کہ سابق حدیث ہی کی طرح ہے۔ اس کی تخریج حاکم نے (۱) کی ہے، لیکن اس کی سند کمزور ہے۔

اس حدیث کی شبانہ نے بھی متابعت کی ہے۔ سند اس طرح ہے۔ ”سعد بن خالد بن ابی ہریرہ عن غطاء عن ابن

عبد اللہ بن ابی ہریرہ ۳۶۹۸۔ ع ابو ہریرہ ۲۶۹۸۔ ع عائشہ ۱۴۲۔ ع اقرب ۲۲۸۔

ع اقرب ۲۶۹۸۔ ع عائشہ ۱۴۲۔ ع عبد اللہ بن ابی ہریرہ ۳۶۹۸۔ ع عبد اللہ بن ابی ہریرہ ۳۶۹۸۔

عباس "اس حدیث کی تخریج طبرانی نے (۱) کی ہے۔ اس کی سند کے بارے میں تالف کیا ہے۔

حافظ ابن حجر کہتے ہیں: اس کے تمام رواۃ ثقہ ہیں، سوائے ابو ہریرہؓ کے کہ وہ متروک ہیں۔ (۲)

موسیٰ بن جعفر ابی ثثیر نے بھی اس کی متابعت کی ہے۔ سند اس طرح ہے "موسى بن جعفر بن ابی کثیر عن عبد القدوس بن حبيب عن معجل عن ابن عباس" ابو نعیم (۳) نے اس حدیث کی تخریج کی ہے اور اس کی سند کے بارے میں تالف کیا ہے۔ علامہ حنفی (۴) کہتے ہیں کہ اس سند میں ایک راوی عبد القدوس بن حبيب متروک ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے بارے میں طرق وای صحیحی کمزور ہیں سوائے پہلے طریق کے کہ وہ مستہاد کے قابل ہے۔ پہلے طریق کے علاوہ یہ حدیث حضرت عباسؓ سے، فضل بن عباسؓ، علی بن ابی طالبؓ، جعفر بن ابی طالبؓ، ابو رافعؓ، ابن عمرؓ، عبد اللہ بن جعفرؓ، ام سلمہؓ اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ و انصاری سے وارد ہوئی ہے۔ جہاں تک ابن عباسؓ بن عبد المطلبؓ کی حدیث کی بات ہے تو انہما راوی قطعی نے علامۃ تصحیح میں (۵) ابو نعیم نے قربان الممتنعین میں اور ابن شاذان نے الغریب میں (۶) موسیٰ بن ائیم از ابی رجا جاز صدقہ از عروۃ بن رومیہ از ابن الدیلمی از عباسؓ کے طریق سے تخریج کی ہے جس کی سند میں ایک راوی صدقہ دمشقی ہیں، وہ عبد اللہ السمن کے بیٹے ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں "جیم راوی۔ اہل صدق میں سے ہے۔"

سعید بن عبد العزیز نے انھیں ثقہ کہا ہے اور صہبہ نے ان کی تصنیف کی ہے۔ اس کی حدیث متابعت میں چل سکتی ہے۔ فضل بن عباسؓ کی حدیث کی تخریج ابو نعیم نے "قرآن الممتنع" میں عبد الوہید بن عبد الرحمن الطائی از والد خود رافع از فضل بن عباسؓ کے طریق سے کی ہے (۷) اور اس کی سند واسی (کمزور) ہے۔ سند میں کمزور "الطائی" نامی راوی کے سلسلہ میں "الطائی" میں حافظ بن حجر کہتے ہیں: "لا امر له ولا امه" نہ میں انھیں بیچا سنا ہوں اور نہ ان کے والد کو۔

حضرت علی بن ابی طالبؓ کی روایت کی تخریج ابو نعیم نے مسندۃ اصبح میں کی ہے۔ (۸) اس کی سند ضعیف ہے: اس لئے کہ سند میں ایک راوی ابن عباسؓ ہیں، جن کے بارے میں امام بخاریؒ نے کہا: "قہ نظر" ان میں نظر ہے۔ جعفر بن ابی طالبؓ کی روایت کی تخریج عبد الرزاقؒ نے (۹) کی ہے۔ اس کے ایک راوی وہا صل بن رافع متروک ہیں۔

حضرت ابو رافعؓ کی حدیث کی تخریج ترمذی (۱۰) ابن ماجہ (۱۱) اور طبرانی نے (۱۲) کی ہے۔ موسیٰ بن عبدہ راوی ضعیف ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی تخریج حاکم نے (۱۳) کی ہے۔ حاکم کہتے ہیں: یہ صحیح سند ہے جس پر کو

۱۔ التلمیذ: ۱/۱۶۱۔ ۲۔ التلمیذ: ۱/۱۶۱۔ ۳۔ مسند: ۱/۱۶۱۔ ۴۔ مسند: ۱/۱۶۱۔ ۵۔ مسند: ۱/۱۶۱۔ ۶۔ مسند: ۱/۱۶۱۔ ۷۔ مسند: ۱/۱۶۱۔ ۸۔ مسند: ۱/۱۶۱۔ ۹۔ مسند: ۱/۱۶۱۔ ۱۰۔ مسند: ۱/۱۶۱۔ ۱۱۔ مسند: ۱/۱۶۱۔ ۱۲۔ مسند: ۱/۱۶۱۔ ۱۳۔ مسند: ۱/۱۶۱۔

غبار نہیں ہے؛ لیکن ذرا بھی نہ یہ کہہ کر ان کے قول کا تعاقب کیا۔ اس کی سند میں ایک راوی احمد بن واقد بن محمد الخفاف اُخرانی ہے، جس کی دارقطنی نے تکریب کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کی حدیث کی تخریج دارقطنی نے صلاۃ التبیح میں کی ہے۔ (۱) اس میں ایک راوی ابن مسعودؓ ضعیف ہیں۔

اسم سلمہ کی حدیث کی تخریج ابو نعیمؒ نے "قرمان المستعین" میں کیا ہے۔ (۲) اس میں ایک راوی عمرو بن قیسؒ ہیں، جس کی ابن عیینہؒ نے تکریب کی ہے، حضرت محمد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی تخریج ابو یوسفؒ (۳) اور بیہقیؒ نے (۴) کی ہے۔ اس میں ایک راوی عمرو بن مالک انکری ہیں۔

حافظ ابن خیرؒ کہتے ہیں کہ ابن حبانؒ کے مدوہ کسی نے انھیں تکریب نہیں کیا۔ (۵)

حضرت عبداللہ بن عمر انصاری رضی اللہ عنہما کی حدیث کی تخریج ابوداؤدؒ نے (۶) اور انھیں کے طریق سے بیہقیؒ نے (۷) کی ہے۔ اس کی سند قوی ہے، شیخ جاسم حفظہ اللہ (۸) کہتے ہیں: جس قدر مجھے اس حدیث کے طرق جمع کرنا ممکن ہے اس کی تفصیل یوں ہے۔ پہلا طریق مرفوع الحدیث ہے۔ دوسرا طریق موقوف الحدیث ہے اور تیسرا طریق مرفوع الحدیث ہے اور آٹھ طرق ضعیف الحدیث ہیں اور اٹھارہ طرق مرفوع الحدیث ہیں اور چھ طرق موقوف ضعیف الحدیث ہیں۔ اس تفصیل کی روشنی میں یہ حدیث اپنے ذوالہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

امام منذریؒ (۱) کہتے ہیں یہ حدیث بہت سے طرق اور صحابہ کی ایک جرح سے روایت کی گئی ہے۔ ان طرق میں سب سے اعلیٰ (بہتر) حضرت عمرؓ کی یہ حدیث ہے۔ اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے صحیح قرار دیا ہے، جن میں حافظ ابوبکر ابراہیمؒ اور ہمارے محترم شیخ ابوجعفر عبدالرحیم العمریؒ کی اور اسی طرح ہمارے دوسرے محترم شیخ حافظ ابوالحسن المقدسیؒ رحمہم اللہ ہیں۔ ابوبکر بن داؤدؒ کہتے ہیں: "میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ صلاۃ التبیح کے سلسلہ میں اس حدیث کے علاوہ کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔" مسلم بن حجاجؒ کہتے ہیں: "اس حدیث کے جملہ سندوں میں عمرؓ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بہتر کوئی اسناد نہیں ہے۔" ابن شاذیبؒ (۲) کہتے ہیں: "میں نے ابوبکر عبداللہ بن علیؓ اور علی بن ابی طالبؓ کو اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے سنا کہ: صلاۃ التبیح کے تعلق سے صحیح ترین حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔ اس حدیث

۱ الترمذی ص ۵۲۱-۵۲۲۔ ۲ الترمذی ص ۳۵۔ ۳ سنن ابوداؤد ۱۲۵۸۔ ۴ سنن بیہقی ص ۵۲۱-۵۲۲۔ ۵ ح ۵۲۱-۵۲۲۔

۶ تہذیب التہذیب ص ۱۶/۸۔ ۷ سنن ابوداؤد ۱۶۶۱۔ ۸ ح ۵۲۱-۵۲۲۔ ۹ ح ۵۲۱-۵۲۲۔

۱۰ ح ۵۲۱-۵۲۲۔ ۱۱ ح ۵۲۱-۵۲۲۔

کی صحت ثابت کرنے کے لئے امام کی ایک جماعت نے مستقل کتابیں تالیف کر دیں۔ جن میں ابو موسیٰ و المدنی خطیب بغدادی اور رافعی رحمہم اللہ قابل ذکر ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ (۱) کہتے ہیں: ”وار قطنی نے کہ: قرآن کی سورتوں کے فضائل میں وارد حدیثوں میں سب سے صحیح ترین حدیث سورۃ اخلاص کی فضیلت سے تعلق رکھنے والی حدیث ہے۔ اور نفس نمازوں کی فضیلت سے تعلق رکھنے والی حدیثوں میں صحیح ترین حدیث ملاقا تسبیح والی ہے۔“ اور حضرت عقیلی کہتے ہیں: ”ملاقا تسبیح کے سلسلہ میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔“ ابو بکر بن ابی شیبہؒ نے کہ: ”اس سلسلہ میں نہ کوئی صحیح حدیث ہے اور نہ ہی حسن۔“ ابن الجوزی نے مبالغہ سے کام لیتے ہوئے اس حدیث کو موضوعہ میں ذکر کیا: جبکہ ابو موسیٰ و المدنی نے اس حدیث کی صحت ثابت کرنے کے لئے مستقل رسالہ تالیف کیا۔ اس طرح یہ دونوں حضرات ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ صحیح اور حق بات یہ ہے کہ اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں۔ اگرچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت حسن کی شرط کے قریب ہے مگر یہ کہ وہ شاذ ہے، شدت فردیت اور قابل اعتبار طریقہ پر اس کا تسبیح اور شاذ بھی نہیں ہے، نیز اس حدیث میں بیان کردہ طریقہ نماز بتیہ نمازوں کی حیثیت کے مخالف ہے۔

حدیث کے راوی موسیٰ بن عبدالحزیز اگرچہ عادی اور صالح ہیں، مگر ان سے ان کا فقر و غمیر نہیں ہے۔ ابن حبیب اور مزنی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے اور ذہبی نے توقف اختیار کیا ہے۔ ابن عبد البرؒ نے ”الاکام“ میں ان سب حضرات سے یہ بات نقل کرنا ہے۔ اس حدیث کے سلسلہ میں شیخ محمد بن الدین فردیؒ کے کلام میں اختلاف ہے۔ (۲) انھوں نے اس حدیث کو دانی (نہایت کمزور) قرار دیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں: ”ملاقا تسبیح کی حدیث ضعیف ہے اور اس نماز کے استحباب کے سلسلہ میں مجھے ہمال ہے، اس لئے کہ اس نماز میں نماز کے معروف طریقہ میں تبدیلی ہے اس لئے مناسب ہے کہ ایسا نہ کیا جائے اور ملاقا تسبیح کی حدیث ثابت نہیں ہے۔“ دوسری طرف (۳) ابو یوسفؒ لکھتے ہیں: ”نفس تہذیبی اور دیگر کتابوں میں ملاقا تسبیح کے سلسلہ میں ایک حسن حدیث وارد ہوئی ہے۔ صحیحی اور دیگر اصحاب نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور یہ نماز ملت حد ہے، اسی طرح شیخ محمد بن الدینؒ نے (۴) اس نماز کے مستحب ہونے پر اپنے دو کتاب کا اظہار کیا ہے۔ میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ شیخ نے اس حدیث کو قوی قرار دیا ہے اور اس کی دلیل بھی پیش کی ہے“

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: آپ نے شیخ محمد بن فردیؒ کے کلام میں پائے جانے والے متن رضی پر حافظ ابن حجرؒ

جرحہ دیکھ لی ہے۔ اس حدیث کو صحیح قرار دینے کے سلسلہ میں خود حافظ ابن حجرؒ کے مہنف کی جہد علیٰ محسوس ہوئی ہے۔ چنانچہ (الاجوبہ عن أسئلت ولغت لہی مصابیح المسئلة: ۳۰۸/۳) میں ان راویوں کا ذکر کرتے ہوئے جنہوں نے اس حدیث کو نقل کیا ہے لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی تصحیح اور تصدیق میں اختلاف ہے اور حق یہ ہے کہ یہ حدیث کثرت طرق کی وجہ سے حسن کے درجہ میں ہے، کثرت طرق سے پہلا طریق یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما کا طریق قوی ہو چکا ہے۔

حدیث (۱۹۴)

حضور اندس ﷺ سے کسی نے حق تعالیٰ شانہ کے ارشاد ”إِنَّ الصَّلَاةَ فَتْهَىٰ“ الخ (بے شک نماز روتی ہے) حیاتی سے اور شانہ حرکتوں سے) کے تعلق سے دریافت کیا: تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص کی نماز ایسی نہ ہو جو اس کو بے حیاتی اور شامائتہ حرکتوں سے نمود کے وہ نماز علیٰ غلبہ۔ (امنا وحسن) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ابی حاتم نے (۲) کی ہے۔ سند اس طرح ہے۔ محمد بن ہارون بخاری خلاص اور عبد الرحمن بن صالح جو زیادہ اور عبد الرحمن بن عثمان الاحسن۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ حدیث کے ایک راوی محمد بن ہارون خلاص، بخاری اور علوادی کے تعلق سے ابن ابی حاتم (۳) لکھتے ہیں: ”یہ یحییٰ بن معین سے روایت کرنے والے ”مختار اور حثیت“ میں سے ہیں اور سند میں ذکر کو ایک راوی عبد الرحمن بن صالح ابو زیاد ہیں وجود درست سے معروف ہیں۔ یہ بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ انہوں نے سفیر بن سلقاب وغیرہ سے روایت کیا ہے اور ان سے ابو زرعہ اور محمد بن ہارون ان خلاص نے روایت کیا ہے۔ عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے ابو زرعہ سے کہتے ہوئے سنا کہ وہ ”صدوق“ ہیں۔ (۴) اور سند میں ذکر کو ایک راوی عبد الرحمن بن عثمان ہیں۔ انہوں نے طلاس سے ابن کاظمی سنا ہے۔ ان سے یحییٰ بن سعید القطان نے روایت کی۔ میں نے اپنے والد سے یہ بات سنی۔ (۵)

## حدیث (۱۹۵)

حضرت: عیسیٰ بن مریمؑ سے روایت ہے کہ: انہوں نے اللہ کے ارشاد: "وَلَقَدْ كَلَّمْنَا يَدْعُونَ إِلَى السَّجْدَةِ وَهُمْ مَصْلُومُونَ" کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد (نارِ جہنم) سماعت ہے۔ (اس کے بدلے جہنم میں آتے ہیں) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ترمذی نے (۲) کی ہے۔ سند اس طرح ہے۔ ابوالفضل سوذہ بن زید از اسامہ بن زید بن محمد صناد از عبد اللہ بن محمد بن نبیل از محمد بن جعفر از شعبہ از سفیان از زابی مٹان۔



## حدیث (۱۹۷)

ابو ہریرہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ میری آست کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر دی گئی ہیں، جو پہلی آیتوں کو نکس لیتی ہیں۔ یہ کہان کے منہ کی بدبو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے، یہ کہان کے لئے دریا کی پھلیاں تک دعا کرتی ہیں اور انتظار کے وقت تک کرتی رہتی ہیں جسٹ ہر روز ان کے لئے آراستہ کی جاتی ہے۔ پھر حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے (دنیا کی) مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آویں، اس میں سرکش شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں، رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کے لئے مغفرت کی جاتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ شب مغفرت شب قدر ہے؟ فرمایا: نہیں! بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جاتی ہے۔ (حسن البیہدہ والاشاہد) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج یزید بن ہارون ازوشام بن ابوشام از محمد بن محمد بن اسود از ابوسلمہ کے طریق سے امام احمد (۲) براۓ (۳) بھر لکھ (۴) تیشی (۵) اور امام بخاری (۶) کی ہے۔

علامہ حنفی (۷) کہتے ہیں: اس حدیث کو احمد اور مزاد نے روایت کیا ہے۔ اس کے ایک راوی جشام بن زیاد ابوالمقدام ضعیف ہیں۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: امام ذہبی (۸) کہتے ہیں: اس حدیث کو امام احمد اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔ نسائی کہتے ہیں: ”متروک“ ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں کہ وہ ثقہ راویوں سے موضوع احادیث روایت کرتے ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ”غیر ثقہ“ تھے۔ امام بخاری کہتے ہیں: ”ان کے سلسلہ میں احمد ثین کو کلام ہے۔“ ائٹنی (۹) میں ہے کہ نسائی اور دیگر محدثین نے انھیں متروک کہا ہے۔ امام زہبی (۱۰) کہتے ہیں کہ محدثین نے انھیں ضعیف کہا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے (۱۱) بھی متروک کہا ہے۔

۱۔ فتح الباری ج ۱ ص ۱۰۴	۲۔ مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۰۴	۳۔ مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۰۴	۴۔ مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۰۴
۵۔ مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۰۴	۶۔ مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۰۴	۷۔ مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۰۴	۸۔ مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۰۴
۹۔ مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۰۴	۱۰۔ مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۰۴	۱۱۔ مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۰۴	۱۲۔ مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۰۴

مسند میں ایک راوی محمد بن الاسود جو سعد بن ابی وقاصؓ کے نواسے ہیں اور بھوں الحار ہیں، جس سے شام اور  
عبداللہ بن جحون کے اور کسی نے، روایت نہیں کیا۔ ابن حبانؒ نے اس کا ذکر "مشکات" میں کیا ہے۔

اس حدیث کی شاہد حضرت جابرؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج کام بنی نے (۱) کی ہے، لیکن اس کی سند ضعیف  
ہے۔ انام احمد کے نزدیک (۲) اس کے دیگر صحیح طرق بھی ہیں۔

حدیث (۱۹۸)

کعب بن جریجؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ حاضر ہو گئے  
جب حضور ﷺ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھ کر فرمایا آمین، جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین، جب تیسرے پر  
قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ جب آپ ﷺ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ ﷺ سے  
(منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے ہمیں نہیں سنی تھی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے  
سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انھوں نے کہا کہ ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک  
مہینہ پایا، پھر بھی اس کی مغفرت نہیں ہوگی، میں نے کہا آمین، پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انھوں نے کہا ہلاک  
ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے، میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر  
چڑھا تو انھوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اس کو  
جنت میں داخل نہ کرائیں۔ میں نے کہا آمین۔ (حسن البشواہ) (۳)

تخریج

اس حدیث کی تخریج سعید بن ابی مریم از محمد بن ابی ہلال از سعد بن اسحاق بن کعب از والد خود کے طریق سے طبرانی  
(۴) تاجی اسامی فوسطی (۵) اور حاکم (۶) نے کی ہے۔ حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔  
طبرانی نے (۷) اسحاق بن محمد فریذ سعید بن ابی مریم از محمد بن ابی ہلال کے طریق سے تخریج کی ہے۔ صحیح (۸) کہتے ہیں: "اس  
حدیث کا طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔"

ج فضل و رضوان علیہ

ج مسند احمد ۴/۲۸۱-۲۸۲

ج کعب ۱۵/۲۰۳-۲۰۴

۱۔ السنن ۱۰/۲۰۱-۲۰۲ ج ۱ ص ۲۸۱-۲۸۲

۲۔ شعبہ ابی داؤد ۴/۲۸۱-۲۸۲ ج ۱ ص ۲۸۱-۲۸۲

۳۔ صحیح بخاری ۱۰/۲۰۱-۲۰۲



فقو جلی عند کل غطر عطاء، اس کی سند قوی ہے اور ایک شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے جس کی تخریج ترمذی (۱) ابن ماجہ (۲) ابن خزیمہ (۳) اور ابن دبانہ (۴) نے (۶) کی ہے اسی طرح ایک شاہد حضرت ابو ہریرہؓ یا حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث ہے۔ راوی کو اس میں شک ہو گیا ہے کہ صحابی حضرت ابو ہریرہؓ ہیں، یا ابوسعید خدریؓ۔ اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵) اور ابونعیم نے (۶) کی ہے۔

حدیث (۲۰۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک مرثیہ مسجد نبویؐ میں مستحکم تھے۔ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور سلام کر کے (چپ چاپ) بیٹھ گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا کہ میرے حسیں قمریہ اور پریشان دیکھو! ماہوں کیا بات ہے۔ اس نے کہا اے رسول اللہؐ کے چچا کے بیٹے میں جنگ پریشان ہوں کہ ظن کا مجھ پر حق ہے اور تمی کریمؐ کی قبر اطہر کی طرف اشارہ کر کے کہا: کہ اس قبر والے کی عزت کی قسم! میں اس حق کے ادا کرنے پر قادر نہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اچھا کیا میں اس سے تیری سفارش کروں۔ اس نے عرض کیا کہ جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ سن کر جوتا پہن کر مسجد سے باہر تشریف لائے، اس شخص نے عرض کیا کہ آپ اپنا احکاف بھول گئے۔ فرمایا بھول نہیں ہوں، بلکہ میں نے اس قبر والے (۷) سے سنا ہے اور ابھی زمانہ کچھ زیادہ نہیں گزرا (یہ لفظ کہتے ہوئے) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے کہ حضورؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنے بھائی کے کسی کام میں چلے پھرے اور کوشش کرے اس کے لئے دس برس کے احکاف سے افضل ہے اور جو شخص ایک دن کا احکاف بھی اللہ کی رضا کے واسطے کرتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اس کے اور جہنم کے درمیان زمین خندقیں آفرمادے گی، جن کی مسافت آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے۔ (حسن بالمشافہ) (۷)

تخریج

اس حدیث کی تخریج خطیب بغدادی (۸) اور امام تہجدی (۹) علی بن احمد کے طریق سے کی ہے۔ سند یوں ہے: علی بن احمد از حسین بنی اور لیس از احمد بن خالد غلال از حسن بن بشر از عبد العزیز بن ابی رواد از عطاء اسی طرح اس حدیث کی تخریج ابونعیم نے (۱۰) احمد بن خالد کے طریق سے کی ہے، نیز حاکم نے (۱۱) عمر بن عبد العزیز از ابن عباس کے طریق سے کی

۱۔ سنن ترمذی: ۳۸۲۔	۲۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۳۲۔	۳۔ ابی ابی ہریرہ: ۶۸۸۳۔	۴۔ مجمع ابنی ام: ۳۳۳۵۔
۵۔ مسند احمد: ۳۰۔	۶۔ علیہ السلام: ۸/۲۵۵۔	۷۔ علیہ السلام: ۵۰/۵۰۔	۸۔ جامع الترمذی: ۱۸۵۱/۳۔
۹۔ شعب الایمان: ۵۲۳/۵۲۳۔ حدیث نمبر: ۲۷۶۹۔	۱۰۔ تاریخ ابن ابی شیبہ: ۹۰۸۹۔	۱۱۔ مسند ابن عباس: ۳۶۹۰۔	

ہے۔ امام بخاری (۱) کہتے ہیں: ”کہ اس حدیث میں ”شعف“ ہے“۔ حاکم نے کہا اس حدیث میں کچھ اضافہ کے ساتھ ایک اور سند ہے۔ ذاکا، ”تفہیم المسند“ کہ ”میں کہتے ہیں: کہ ہشام مترکب میں اور محمد بن معاذ کی دارقطنی نے بخاری کی ہے۔ اس حدیث کو ابو نعیم (۲) اور ابن ابی الدنیا نے (۳) ابو محمد غزالی از عبد العزیز بن ابی داؤد کے طریق سے مرفوعاً اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔ بخاری نے (۴) اس حدیث کو مرفوعاً نقل کیا ہے۔ ”تاریخ المسند“ میں ابو نعیم کے طریق سے بھی یہ روایت مذکور ہے۔ علامہ صفحی (۵) کہتے ہیں: اس کی سند حیدر ہے۔

حدیث (۲۰۱)

حضرت عبادؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے رمضان المبارک کے قریب ارشاد فرمایا: کہ رمضان کا مہینہ آگیا ہے، جو بڑی برکت والا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اس میں تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمت خاص نازل فرماتے ہیں، خطائیں کو معاف فرماتے ہیں۔ دعا قبول کرتے ہیں، تمہارے تلافی کو دیکھتے ہیں اور دعا کے فقر کرتے ہیں، پس اللہ کو اپنی نیکی دکھاؤ، بد نصیب ہے وہ شخص جو اس مہینہ میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔ علامہ منذری کے بقول محمد بن قیس کے علاوہ اس حدیث کے سب رجال ثقہ ہیں۔ (۶)

تخریج

اس حدیث کی تخریج بخاری نے ”مجموع کبیر“ میں کی ہے۔ علامہ صفحی ”مجمع الزوائد“ میں کہتے ہیں: میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس نے محمد بن قیس کے حالات زندگی ذکر کیے ہوں۔ (۷) علامہ صفحی (۸) کہتے ہیں: اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ اس کے سب رجال ثقہ ہیں، مگر محمد بن قیس کے تعلق سے میرے ذہن میں نہ جرتا ہے نہ تعدیل۔

صاحب ”تحقیق القال“ کا اعتراف

میں (۹) کہتا ہوں: اس حدیث کی سند حاصل کرنے میں میں کا سہلی نہیں مل سکی، اس لئے کہ ”مسند عباد“ میں اصابت اب تک منقوہ ہے۔ محمد بن قیس کو دیگر سے تیز کرنا مجھے دشوار ہے۔ اور نہ محمد بن قیس نام کے ایک راوی کے حالات زندگی میں جڑے ”تہذیب“ میں اور انہی کے ”میزان الاحوال“ میں ذکر کیے ہیں۔ علامہ صفحی نے ابن ہجر کی طرف اسے منسوب کیا ہے۔ (۱۰)

۱۔ سنن بخاری ۵/۵۰۰۔ ۲۔ طبقات ابن ابی شیبہ ۲/۲۰۰۔ ۳۔ تاریخ بغداد ۱۰/۱۰۰۔ ۴۔ سنن ابی داؤد ۱۱/۱۰۰۔ ۵۔ تاریخ المسند ۱/۱۰۰۔ ۶۔ سنن ابی داؤد ۱۱/۱۰۰۔ ۷۔ تاریخ بغداد ۱۰/۱۰۰۔ ۸۔ سنن ابی داؤد ۱۱/۱۰۰۔ ۹۔ سنن ابی داؤد ۱۱/۱۰۰۔ ۱۰۔ سنن ابی داؤد ۱۱/۱۰۰۔

## حدیث (۲۰۲)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: "خرج میں خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے کی طرح سے ہے، ایک روپیہ کا بدلہ سات سو روپے ہے۔" (حسن یا شواہد) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲)، ابن ماجہ (۳) اور امام بیہقی (۴) کی طرق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "ابو حمزہ رضاع بن عبد اللہ از عطاء ابن سائب الزہری عن ابی عبد اللہ بن یزید"۔ نیز امام بیہقی (۵) اور ابن سائب الزہری (۶) نے "لا ربحین فی انھن علی الجہاد" میں عطاء سے دو طرق سے تخریج کی ہے اور اس میں ایک راوی ابی ہریرہ ہیں، جو کہ حرب بن ابی ہریرہ ہیں۔ امام بخاری اور ابن ابی حاتم نے ان کے حالات زعمی لکھے ہیں؛ لیکن ان دونوں نے ابی ہریرہ کے سلسلہ میں کسی کی جرح یا تعدیل نقل نہیں کی ہے۔ ابن حبان نے ان کا ذکر نکات میں کیا ہے اس حدیث کی سند اور متن میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ حدیث کے راوی عطاء ابن سائب اختلاف کا شکار سمجھے اور اس تعلق سے اختلاف بھی کیا گیا ہے۔

اس حدیث کی ایک شاہد حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس کی تخریج بزار (۷) (کشف الاستار) نے مسوفا کی ہے، بخاری (۸) اور طبرانی (۹) نے مرفوعاً تخریج کی ہے۔ دوسری شاہد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس کی تخریج امام احمد نے (۱۰) کی ہے تیسری شاہد امام معقل رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس کی تخریج احمد نے (۱۱) کی ہے اور یہ بھی حدیث ہے۔

## حدیث (۲۰۳)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: "جو فجر اسود جب جنت سے دنیا میں اتارا گیا تو وہ دو دھ سے زیادہ سفید تھا، آدمیوں کی خطاؤں نے اس کو کالا کر دیا۔" (حدیث کا پہلا حصہ حسن، الشواہد ہے اور عطاء راوی کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے) (۱۲)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۳)، امام نسائی (۱۴)، ابن عدی (۱۵) اور بیہقی (۱۶) نے کی ہے۔ فجر اسود کے سلسلہ

۱۔ فتح الباری ج ۱ ص ۲۵۲۔ ۲۔ مسند احمد ج ۱ ص ۲۵۲۔ ۳۔ سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۵۲۔ ۴۔ سنن ابی ہریرہ ج ۱ ص ۲۵۲۔ ۵۔ سنن ابی ہریرہ ج ۱ ص ۲۵۲۔ ۶۔ سنن ابی ہریرہ ج ۱ ص ۲۵۲۔ ۷۔ سنن ابی ہریرہ ج ۱ ص ۲۵۲۔ ۸۔ سنن ابی ہریرہ ج ۱ ص ۲۵۲۔ ۹۔ سنن ابی ہریرہ ج ۱ ص ۲۵۲۔ ۱۰۔ سنن ابی ہریرہ ج ۱ ص ۲۵۲۔ ۱۱۔ سنن ابی ہریرہ ج ۱ ص ۲۵۲۔ ۱۲۔ سنن ابی ہریرہ ج ۱ ص ۲۵۲۔

۱۳۔ مسند احمد ج ۱ ص ۲۵۲۔ ۱۴۔ مسند احمد ج ۱ ص ۲۵۲۔ ۱۵۔ سنن ابی ہریرہ ج ۱ ص ۲۵۲۔ ۱۶۔ سنن ابی ہریرہ ج ۱ ص ۲۵۲۔

نسائی کی روایت مختصر ہے۔ الفاظ حدیث "الحجر الأسود من الجنة" ہے: "خدا یہ حدیث عطاء بن مساب از عبد بن حنیف کے طریق سے بھی امام ترمذی (۱۰۰) اور ابن خزيمة (۱۰۱) نے نقل کی ہے۔ نام ترمذی نے اس حدیث کو "حسن صحیح" کہا ہے۔

## صاحب "تحقیق المقاصد" کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: اس حدیث کے روای عطاء بن مساب کے سلسلہ میں امام ذہبی (۱۳) کہتے ہیں: "آخری مرتبہ اوہل کئے اور ان کا نہ فقط کمزور ہو گیا، نہ ام احمد کہتے ہیں" ان سے قدیم زمانہ میں گئی روایات صحیح ہیں اور بعد میں گئی روایات کا اعتبار نہیں۔ شیخ عواذہ نے "الکاشف" پر ایلیا تعلق (۱۰۱) میں کہا ہے کہ: "عطاء بن مساب کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ عطاء بن مساب نے عطاء بن مساب سے یہ حدیث نقل کرنے سے پہلے اور بعد دونوں نے انہوں میں روایت کیا ہے۔

اس حدیث کے الفاظ "الحجر الأسود من الجنة" کی شاہد حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جس کی امام احمد نے (۹۵) سند صحیح کے ساتھ تخریج کی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جسے امام احمد (۹۶) اور ابن حبان (۱۰۱) نے تخریج کی ہے۔

## حدیث (۲۰۴)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ میں شانہ کا وفد ہیں: اگر وہ لوگ دعا مانگیں، تو اللہ اعلیٰ شانہ ان کی دعا قبول کرے اور اگر وہ مغفرت چاہیں، تو ان کے گناہوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ (حسن بالمشاہدہ) (۱۰۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ماجہ (۱۰۱) اور بیہقی (۱۰۱) نے (۱۰۱) اصباح بن عبد اللہ کے طریق سے کی ہے۔ سند حسن ہے: "اصباح بن عبد اللہ از یعقوب بن یحییٰ بن عمار بن عبد اللہ بن زید از ابو صالح"۔ بیہقی (۱۰۱) کہتے ہیں: "اس حدیث کی سند ضعیف ہے"۔ اصباح بن عبد اللہ کو امام بخاری نے منکر الحدیث کہا ہے۔ ذہبی (۱۳) کہتے ہیں: اصباح بن عبد اللہ سے صرف ابو نعیم بن منذر حجازی نے روایت کیا ہے۔ ذہبی نے ان کے تعلق سے سکوت اختیار کیا ہے۔ (۱۰۱) حافظ ابن حجر نے انھیں

۱۔ مسند احمد ۱/۲۷۷	۲۔ مسند احمد ۱/۲۷۷	۳۔ مسند احمد ۱/۲۷۷	۴۔ مسند احمد ۱/۲۷۷	۵۔ مسند احمد ۱/۲۷۷
۶۔ مسند احمد ۱/۲۷۷	۷۔ مسند احمد ۱/۲۷۷	۸۔ مسند احمد ۱/۲۷۷	۹۔ مسند احمد ۱/۲۷۷	۱۰۔ مسند احمد ۱/۲۷۷
۱۱۔ مسند احمد ۱/۲۷۷	۱۲۔ مسند احمد ۱/۲۷۷	۱۳۔ مسند احمد ۱/۲۷۷	۱۴۔ مسند احمد ۱/۲۷۷	۱۵۔ مسند احمد ۱/۲۷۷

مقبول کیا ہے۔ (۵)

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث ابن القفا کے ساتھ آئی ہے: "اللغز في سبيل الله والحاج والمعتمر وفد الله دعاهم فأجابوه وسألوه فأعطاهم" اس کی تخریج ابن ماجہ (۲) ابن حبان (۳) اور طبرانی (۴) نے (۱) عمران بن عوف عن عطاء بن سائب عن ابيہ کے طریق سے کی ہے۔ یہ میری (۵) کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے اور مران مطلق ہے۔

## صاحب "تحقیق القال" کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ عمران صالح الحدیث ہیں: البتہ ان کے شیخ عطاء مطلق ہیں۔ (آخر میں حافظ بکریا تھا) نیز اس باب میں حضرت جابر بن عبد اللہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج بزار نے (۶) (کشف الاستار) کی ہے۔ علامہ حنفی (۷) کہتے ہیں: "اس حدیث کے رد اؤ ثقہ ہیں"۔ اس باب کی ایک حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی ہے، جس کی تخریج ابن عدی نے (۸) اور تمام نے (۹) کی ہے۔ اس کی سند میں ابو حنیفہ راوی ضعیف ہیں۔ کثیر از سبیل بن ابی صالح از ولید خود کے طریق سے حضرت ابو ہریرہؓ کی مرفوع حدیث ابن القفا کے ساتھ آئی ہے: "وفد الله ثلاثة الغزوي والحاج والمعتمر" جس کی تخریج ابن سنی (۱۰) ابن خزیمہ (۱۱) ابن حبان (۱۲) حاکم (۱۳) ابوداؤد (۱۴) نے "حلیۃ الاولیاء" میں کی ہے۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح علی شرط مسلم قرار دیا ہے اور ہیثمی نے اس پر سکوت کیا ہے۔

حدیث (۲۰۵)

حضرت جابرؓ حضور اقدسؐ سے نقل کرتے ہیں: کہ جاتی ہرگز تعمیر نہیں ہو سکتی۔ (حسن بالمستخرج) (۱۴)

## تخریج

ابن ماجہ (۱۵) اور بزار نے (۱۶) (کشف الاستار) محمد بن المنکدر کے دو طریق سے اس حدیث کی تخریج کی ہے، اس کے رجال ثقہ ہیں۔ طبرانی کی سند میں ایک راوی شریک بن عبداللہ القاضی تھیں ہیں اور بزار کی روایت میں محمد بن ابی حنیدہ

۱۔ ترمذی: ۲۸۹۳۔ ۲۔ سنن ابن ماجہ: ۲۸۹۳۔ ۳۔ مجمع بیہن: ۱۳۴۔ ۴۔ مجمع بیہن: ۱۳۴۔ ۵۔ ترمذی: ۲۸۹۳۔

۶۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔ ۷۔ مجمع بیہن: ۱۳۴۔ ۸۔ ترمذی: ۲۸۹۳۔ ۹۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔ ۱۰۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔ ۱۱۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔ ۱۲۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔ ۱۳۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔ ۱۴۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔

۱۵۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔ ۱۶۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔ ۱۷۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔ ۱۸۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔ ۱۹۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔ ۲۰۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔

۲۱۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔ ۲۲۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔ ۲۳۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔ ۲۴۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔ ۲۵۔ مسند احمد: ۱۵۳۴۔

رونی ضعیف ہیں۔

حدیث (۲۰۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حصہ چھوٹے نقل کرتے ہیں کہ: ملزم ایسی جگہ ہے، جہاں دعاء قبول ہوتی ہے، کسی بدو نے وہاں ایسی دعائیں کی جو قبول نہ ہوئی ہو۔ (محمد بن درہم الشافعی سے منقول ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں)۔ (۱)

تخریج

زیرجہ (۲) کہتے ہیں: "ہمارے لئے ایک حدیث مسلسل واقع ہوئی، جس کو ہم نے فیض شیخ سید عربین احمد بن عقیس حسینی کی سے روایت کیا ہے۔ یہ کہہ کر پھر انھوں نے متذکر کر کے ہوئے فرمایا: محمد بن ادولیس الشافعی از سفیان از محمد بن دینار از ابن عباس بیان کیا۔" اسی طرح انھوں نے مرفوع حدیث ذکر کی، پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "قوله ما دعوت الله عز وجل فيه فقط لا اجابسي" یعنی بخدا میں نے رجا میں جب بھی کوئی دعاء کی اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا: اسی طرح عمرو بن دینار کہتے ہیں: "جب سے میں نے یہ حدیث سنی جب بھی کوئی معاملہ درپیش آیا، میں نے دعاء کی اور اللہ نے میری دعاء قبول فرمائی۔" اسی طرح بعد کے جتنے راوی ہیں سب نے یہی بات کہی (جو کہ حدیث مسلسل کی علامت ہے)۔ زبیدی نے کہا: کہ عمرو بن دینار از ابن عباس کی روایت سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسی حدیث کی تائید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی موقوف حدیث سے ہوتی ہے، جس کی تخریج لاکھانی نے (۳) ابو زبیر از محمد بن دینار از ابن عباس کے صریح سے کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ بیہقی نے (۴) ابو زبیر از ابن عباس کے طریق سے اس کے قریب قریب روایت کی ہے مگر اس حدیث کی سند میں بیہقی نے مجاہد کا ذکر نہیں کیا۔

اس حدیث کی ایک شاہد حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج ازرجی نے (۵) کی ہے۔ جزدی نے "معین نصیبنا" میں بھی اسے ذکر کیا ہے۔

حدیث (۲۰۷)

ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: کہ جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لئے

میری شفاعت ضرور ہوگی ہے۔ (معین بالخواجہ) (۶)

یہ لفظ صحیح ہے۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

یہ لفظ صحیح ہے۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

## تخریج

”وکن بن بلال عبدی از عبید اللہ بن عمر از مالک سے مرثی سے راوی قلنی (۱) رواہ (۲) سنن ابی نعیم (۳) ابن عدی (۴) حاکم (۵) نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ نیز اس کی تخریج فرماتے: (۶) (کشف الاستار) عبد الرحمن بن زید از عبد بن حماد ابن عمر کے طریق سے ہے۔

حاکم ابن محمد (۷) کہتے ہیں: اس حدیث کے راویوں میں ایک موسیٰ بن بلال ہیں، جن کے بارے میں ابوداؤد قہقہے میں کہہ دیا ہے، یعنی انہیں اضعاف ہیں، ابن خزیمہ نے ”صحیح ابن خزیمہ“ میں انہی کے طریق سے یہ حدیث روایت کی ہے اور ان کو کہا ہے کہ اگر یہ خبر صحیح ہے تو دل میں اس میں شک ہے، پھر انہوں نے داؤد بن یزید اور یاکہ یہ عبید اللہ بن عمر شہر کی ہے، جو ضعیف ہیں، کہ عبید اللہ بن عمر صحری ہے جو کہتے ہیں: نیز اس بات کی بھی حدیث کی کہ ثقہ راوی اس بھی صحیح روایت میں کرتا ہے۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) جہاں تک ”وکن بن بلال کا تعلق ہے تو ان سے امام احمد بن حنبل، محمد بن جابر بخاری، ابو یوسف، یونس بن ابی اسحاق، عبید بن محمد الزہری، فضل بن یزید اور یزید بن محمد بن زید نے روایت کیا ہے۔ کسی راوی سے دور راویوں کا روایت کرنا جہاں انہیں کوئی نیا ہے وہ سات راویوں کے روایت کرنے سے چار گت کیے ختم نہ ہوگی اور اگر جہالت سے جہالت فی احواف مراد ہے تو موسیٰ بن بلال سے امام احمد کا روایت کرنا موسیٰ بن بلال کی شان کو بلند کرتا ہے اس لئے کہ امام ابن حبیہ نے ”ازرواعل الکبریٰ“ میں اس کی تخریج کی ہے۔ امام احمد ثقہ راوی بنی سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عدی موسیٰ بن بلال کے تعلق سے کہتے ہیں: ”میں سمجھتا ہوں کہ ان میں کوئی مضائقہ نہیں۔ نیز ان کے بارے میں ”میزان الاعتدال“ میں کہا ہے کہ وہ ”مناخ فوریٹ“ ہیں۔

میں نے موسیٰ بن بلال کی روایت کے متعدد مستاجات اور شواہد پائے ہیں: جیسا کہ امام بیہقی نے (۸) ذکر کیا ہے اور پھر جہاں سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ اس حدیث کی صحت میں نزاع کیا نہیں جائے تو اس حدیث کا کسم سے کم درجہ یہ ہے کہ وہ حسن ہو، پھر انہوں نے کہا: موسیٰ بن بلال کا کسم سے کم درجہ یہ ہے کہ وہ اس صحت سے متصف ہو، اور ان کی حدیث اس مرتبہ کی ہو، جہاں تک ابوداؤد قہقہے میں بلال کو مضمحل قرار دینے کی بات ہے تو ان کے مضمحل قرار دینے سے حدیث کو ضعیف نہیں قرار

۱۔ مشکی، فضلی، ۱: ۱۷۸۔ ۲۔ ابی نعیم، ۱: ۱۷۸۔ ۳۔ شعب ابی یوسف، ۱: ۱۷۸۔ ۴۔ ابن عدی، ۱: ۱۷۸۔ ۵۔ حاکم، ۱: ۱۷۸۔ ۶۔

۷۔ کتاب المصنف، ۱: ۱۷۸۔ ۸۔ فی مستدرک، ۱: ۱۷۸۔ ۹۔ تلمیذ ابن کثیر، ۱: ۱۷۸۔ ۱۰۔ تلمیذ ابن کثیر، ۱: ۱۷۸۔ ۱۱۔ تلمیذ ابن کثیر، ۱: ۱۷۸۔ ۱۲۔ تلمیذ ابن کثیر، ۱: ۱۷۸۔

دیا جاسکتا! اس لئے کہ ابو حاتم نے صحیحین کے بہت سے ایسے روایوں کو بھی مجہول قرار دیا ہے، جنہیں قائلین احتجاج سمجھ جاتا ہے۔ سیوطی نے ایسے روایوں میں سے (۹۰) کا ذکر وہ کیا ہے، ابو حاتم نے تو بعض صحابہ کو بھی مجہول قرار دیا ہے؛ چنانچہ حاتم (۲) ابن حاتم کے ترجمہ (حالات و زندگی) میں کہتے ہیں: ابو حاتم نے بہت سے صحابہ کو مجہول روایوں کی عبارت سے تعبیر کیا ہے۔ امام حادوثی (۳) کہتے ہیں: حاتم کا کسی کے متعلق مجہول کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس سے صرف ایک ہی راوی نے روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ مجہول کی تعریف ہے) اس نے دوسرے بڑے متقی کو مجہول کہتے ہیں؛ جبکہ ان سے پوری ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

ابو ہریرہ قتیبہ بن عبد اللہ اور عبد اللہ کا تو امام سیوطی نے (۴) ہاں کو ترجیح دی ہے کہ یہ عبید اللہ کی روایت ہے اور کہا کہ سنن دارقطنی اور دیگر کتبوں کے قائل اعتماد و متعصب شخصوں میں اسی طرح ہے؛ لیکن ابن خزیمرہ نے عبید اللہ کی روایت ہونے کو راجح کہا ہے اور عبد اللہ ضعیف ہیں۔

میں (متوفی) کہتا ہوں: دوسرے راوی کے ساتھ اگر امام مسلم نے عبد اللہ کی روایت لی ہے۔ امام احمد نے کہا کہ دو ضابطہ ہے۔

ابو حاتم کہتے ہیں: ”میں نے احمد بن حنبل کو عبد اللہ کی تعریف کرتے دیکھا۔“ لیکن ابن حنبل کہتے ہیں: ”لے۔ وہ ہاں“ کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کی حدیث لکھی جائے گی اور انھوں نے کہا کہ عبد اللہ نافع سے روایت کرنے میں صالح ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: ”لا ہاں یہ صدوق“ ان میں کوئی حرج نہیں وہ صدوق ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ عبد اللہ حسن الحدیث ہیں، بالخصوص نافع سے روایت کرنے میں۔ امام سیوطی (۵) بحث کے اختتام پر کہتے ہیں: اس حدیث کی سند کے سلسلہ میں چند مباحث ہیں۔ پہلی بحث اس بات کی تحقیق میں کہ حدیث عبید اللہ کی روایات میں سے ہے اور عبد اللہ سے نقل کی گئی روایت پر اس کو ترجیح ہے۔ دوسری بحث یہ کہ یہ روایت عبد اللہ اور عبید اللہ دونوں سے مروی ہے۔ تیسری بحث یہ کہ علی بن سلیمان السکونی و اگر مانا بھی لیا جائے کہ یہ عبد اللہ ہی کی روایت ہے، تب بھی یہ حدیث حسن کی قسم میں داخل ہے۔ چوتھی بحث یہ کہ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ یہ حدیث اس طریق سے ضعیف ہے، تب بھی اس قسم کی کئی ضعیف احادیث کا جتنی ہونا انھیں قوی بنا دیتا ہے۔ اور انھیں حسن کے مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے۔

امام ذہبی کہتے ہیں اس حدیث کے پورے طرق میں لیون ہے؛ لیکن بعض طرق دوسرے بعض وقتوں پہنچاتے ہیں، اس لئے کہ ان طرق کے رواۃ میں کوئی سہم یا لکذب نہیں ہے۔ ذہبی کہتے ہیں: اگر ان طرق میں سند کے اعتبار سے سب

سے بنید طریق حضرت عاتبؓ کی حدیث ہے، جس کا سنن میں ہے: ”مَنْ دَانَى بَعْدَ مَوْتِى فَكَأَنَّمَا رَأَتْنى هِىَ حَيًّا“  
 اس حدیث کی تخریج ابن مسأّر اور دیگر حضرات نے کی ہے۔ ابن مسکن عبید بن جریج، نسائی اور ترمذی کی ایک جماعت نے اسے صحیح قرار دیا ہے؛ چنانچہ حنفی ملائکہ قادری ”مشرع الشفا“ میں کہتے ہیں: ”احمد حدیث کی ایک جماعت نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔“ (خلافت ۱) کہتے ہیں: ”اس حدیث کو ذہبى نے روایت کیا ہے اور اسے مسنن کہا ہے۔“ سیوطی (۲) کہتے ہیں۔ اس حدیث کے کئی طریق اور شواہد ہیں، جن کے پیش نظر ذہبى نے اسے سنن کہا ہے۔

# کتاب الزکاة

حدیث (۲۰۸)

مضمون تقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ قریب مت کے دن آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک (محاسبہ کی جگہ سے) نہیں ہٹ سکتے، جب تک پانچ چیزیں اس کا مظاہرہ نہ ہو جائے (اور ان کا مقول جواب نہ ملے) اپنی عمر کے کام میں خرچ کی، اپنی جوانی کس چیز میں خرچ کی، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اپنے علم پر کیا عمل کیا۔ (حسن بکھوہد) (۱)

تخریج

حصین بن نمیر از حصین بن قیس از عطاء از ابن عمر کے طریق سے اس حدیث کی تخریج امام ترمذی (۲) ابو یعلیٰ (۳) صبرانی (۴) تہجدی (۵) ابن عدی (۶) نسائی (۷) ابن مبارک (۸) خطیب بغدادی (۹) ذراہین خیار (۱۰) نے کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ”یہ حدیث غریب ہے اس لئے کہ ابن مسعود سے یہ حدیث صرف حصین بن قیس روایت کرتے ہیں۔ حصین بن حدیث میں اپنے حافظ کی اجازت سے ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔“

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ذراہین (۱۱) کہتے ہیں: احمد نے کہا: ”حصین متروک ہیں“ حافظ ابن حجر (۱۲) کہتے ہیں: کہ وہ ”متروک“ ہیں ابو زرعہ اور ابن حصین نے انھیں ضعیف کہا ہے۔ نسائی کہتے ہیں کہ وہ ثقہ نہیں ہیں اور کبھی انھوں نے متروک کہا۔ دارقطنی نے بھی انھیں متروک کہا۔

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: معاذ بن جبل، ابو ہریرہ، ابی سلمیٰ، ابن عباس اور ابو الدرداء وغیرہ صحابہ کی روایات اس

۱۔ تعالیٰ حدیث میں ۳۱۱۔ ۲۔ سنن ترمذی ۳۲۱۱۔ ۳۔ سنن ابی یعلیٰ ۵۴۷۱۔ ۴۔ معجم کبیر ۱۹۰۸۱ اور معجم صغیر ۶۸۰/۲۶۸۔

۵۔ اصحابی اعلام ۱۱۹۔ ۶۔ الاصل ۵۳۳۔ ۷۔ معجم کبیر ۱۹۰۸۱۔ ۸۔ کتاب الخیر، ابن حبان۔

۹۔ تاریخ طبرستان ۲۲۰/۱۳۲۔ ۱۰۔ زیر چاپ، ابن خیار ص ۱۷۷۔ ۱۱۔ میزان السنن ۱۰۶۔ ۱۲۔ معجم کبیر ۱۳۲۲۔

حدیث کی شواہد ہیں۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کی حدیث کی تخریج صحرائی (۱) خطیبہ (۲) ابن حنیئہ (۳) ابن عساکر (۴) آجری (۵) نورانی نے (۶) کی ہے اور اس کی سند میں لین ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۷) ابن عبد البر (۸) ہوناز (۹) دارقطنی (۱۰) اور بزار نے (۱۱) (کشف) یحییٰ بن یحییٰ کے طریق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "عثم بن ابی سلیم از سعدی از مناعی موقوفاً"۔ اس کے راوی بہت ضعیف ہیں۔ امام حنفی (۱۲) کہتے ہیں: اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور بزار نے بھی اس جیسی حدیث روایت کی ہے اور طبرانی کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے مسامت بن معاذ و سعدی بن سعدی انکند کی کے مگر یہ دونوں ثقہ راوی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کی تخریج دارقطنی (۱۳) ترمذی (۱۴) اور ابو یوسف (۱۵) کی ہے۔ اور ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی تخریج طبرانی نے (۱۶) کی ہے۔ حنفی (۱۷) کہتے ہیں: اس کی سند میں حسین بن حسن اشقر راوی بہت ضعیف ہے یہ ملف کونہ اصلاً کہتے ہیں مگر اس کے باوجود ان جہات نے انھیں ثقہ کہا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کی تخریج طبرانی نے "مجموعاً" میں کی ہے حنفی (۱۸) کہتے ہیں: اس میں ایک راوی ابو ہریرہؓ کی بہت ضعیف ہیں۔

## حدیث (۲۰۹)

حضرت ابوسعید خدریؓ حضور اقدسؐ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ ہو وہ وہیں دعاء مانگا کرے (اللھم صل علی محمد عبدک وعلیٰ آلک وارضہم) اے اللہ! اور ذرا بھیج محمدؐ پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں اور رحمت بھیج مومن مرد اور مومن عورتوں پر اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر۔ پس یہ دعاء اس کے لئے زکوٰۃ یعنی صدقہ کے قائم مقام ہے اور مومن کا پیٹ کسی خیر سے کبھی نہیں بھرنا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔ (حسن بالشواہد) (۱۹)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن حبان (۲۰) اور امام بخاری نے (۲۱) دو طرق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "عن ابن

۱۔ مجمع البحرین ۱/۱۰۰۔ ۲۔ ج. الکتاب ۱/۱۸۸۔ ۳۔ تاریخ بغداد ۱/۱۸۸۔ ۴۔ بیرونی ۱/۱۸۸۔ ۵۔ ج. جودہ من لا یصل علیہ علیہ ۱/۱۸۸۔

۶۔ مناقب ۱/۱۸۸۔ ۷۔ ج. الترمذی ۱/۱۸۸۔ ۸۔ ج. شعب الایمان ۱/۱۸۸۔ ۹۔ ج. مستدرک ابن ابی شیبہ ۱/۱۸۸۔ ۱۰۔ ج. جامع ترمذی ۱/۱۸۸۔

۱۱۔ کتاب البر ۱/۱۸۸۔ ۱۲۔ ج. سنن ابی داؤد ۱/۱۸۸۔ ۱۳۔ ج. سنن ابی داؤد ۱/۱۸۸۔ ۱۴۔ ج. سنن ابی داؤد ۱/۱۸۸۔ ۱۵۔ ج. سنن ابی داؤد ۱/۱۸۸۔

۱۶۔ سنن ترمذی ۱/۱۸۸۔ ۱۷۔ ج. مستدرک ابن ابی شیبہ ۱/۱۸۸۔ ۱۸۔ ج. مجمع البحرین ۱/۱۸۸۔ ۱۹۔ ج. مناقب ۱/۱۸۸۔

۲۰۔ ج. کتاب البر ۱/۱۸۸۔ ۲۱۔ ج. جامع ترمذی ۱/۱۸۸۔

وہب قال: أخبرني عمرو بن الحارث أن دواجا حدثه أن ليا الهيثم حدثه" امام بخاری کی روایت میں "لا یستیع المؤمن" کے بغیر ہے۔ اس حدیث کی سند اس کے راوی درانی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، لہذا درانی ابو الہیثم سے روایت کریں۔ اس حدیث کو شیخ نے (۱) "لا یستیع" کے بغیر ذکر کیا ہے اور وہ کہتے ہیں: اس حدیث کو ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

اس حدیث کی شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج: ابن ابی شیبہؒ نے (۲) کی ہے۔ اس حدیث کے دوسرے حصہ کی تخریج امام ترمذیؒ نے (۳) ابن وہب کے طریق سے کی ہے۔ درانی کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے امام ترمذیؒ نے اسے حسن کہا ہے۔

حدیث (۲۱۰)

حضور قدس نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: کہ میں تمہیں بہترین صدقہ بتاؤں۔ میری وہ ٹوکی بولوت کرتی ہے اس پاس آگئی اور اس کے لئے تیرے سوا کوئی کرنے والا نہ ہو (اسی ٹوکی پر جو بھی خرچ کیا جائے گا وہ بہترین صدقہ ہوگا) (اس کے سبب رجال ثقہ ہیں)۔ (۴)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاریؒ نے (۵) ابن ماجہؒ، ہرانیؒ اور حاکم نے (۶) فی طریق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "موسیٰ بن علی قال: سمعت ابي يذکر عن سراقۃ" دوسری سند جو طبرانی میں ہے، اس میں یہ ذکر ہے: "سمعت ابي يحدث عن سراقۃ"۔

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ نے (۷) بھی کی ہے۔ سند یوں ہے امام احمدؒ کہتے ہیں: "حدثنا عبد اللہ بن یزید قال: حدثنا موسى بن علي قال: سمعت ابي يقول يقضي عن سراقۃ بن مالك" ان کے بعد انہوں نے حدیث ذکر کی۔

امام بخاریؒ نے (۸) بھی اس کی تخریج کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "حدثنا عبد اللہ بن صالح قال: حدثنا

۱ مجمع الزوائد ۱/۱۰۷	۲ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۰۷	۳ سنن ترمذی ۲/۲۸۶	۴ محمد بن عبد اللہ بن صالح ۱/۱۰۷
۵ ابی الطرہ ۱/۸۱	۶ سنن ابن ماجہ ۲/۲۸۷	۷ مسند احمد ۲/۲۸۷	۸ سنن ترمذی ۲/۲۸۷
۹ مسند جریر ۲/۱۰۷	۱۰ ابی الطرہ ۱/۸۱	۱۱ مسند احمد ۲/۲۸۷	۱۲ سنن ترمذی ۲/۲۸۷

موسىٰ ابن عقیلی عن أبیه أن النبی ﷺ قال: "سرقه بن جعشم" پھر انھوں نے حدیث کو مسطوراً ذکر کیا۔ امام یحییٰ کہتے ہیں: "اس سند کے رجال ثقہ ہیں مگر علی بن رباح کا شمار ائمہ بن مالک سے ثابت نہیں ہے۔ اس حدیث کا ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنی مسند میں اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور ابو یعلیٰ موسیٰ نے بھی اپنی سند میں روایت کیا ہے۔ سند اس طرح ہے: "عبد اللہ بن اسباب کہ از موسیٰ بن علی" پھر پوری سند ذکر کی ہے۔ (۱)

### حدیث (۲۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب قرآن پاک میں آیت شریفہ "وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الْغَيْبَ وَالْفُتُوحَ لَا يَنْفَعُوهُمْ فِي شَيْءٍ مِنَ اللَّهِ" المنع لازم ہوئی تو سچا کرامت پر یہ آیت بہت شاق ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس مشکل کو میں حل کروں گا۔ حضرت عمرؓ یہ فرما کر حضور ﷺ کی خدمت میں تشریف لے گئے اور وہاں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ آیت تو لوگوں پر بڑی شاق ہو رہی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کا اس لئے فرض کیا ہے تاکہ قید ملے اور غیب بنا دے اور میرا تو آخری وجہ سے فرض ہوئی کہ مال جمع میں ہوتی رہے۔ حضرت عمرؓ نے غشی میں اللہ اکبر فرمایا پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میں بہترین چیز فرامانے کے طور پر کہنے کی بات دو، دو عورت ہے جو نیک ہو کہ جب تو وہ اس کو دیکھے تو اس کی طبیعت خوش ہو جائے اور جب اس کو کوئی حکم کرے تو وہ اطاعت کرے اور جب وہ نیک چلا جائے تو وہ عورت (خادمہ کی مترادف چیزوں) کی حفاظت کرے (اس میں اپنی عفت بھی داخل ہے) (اس کے رجال ثقہ ہیں)۔ (۲)

### تخریج

۱۔ حدیث کی تخریج امام ابو داؤد (۳) اور حاکم نے (۴) یحییٰ بن یعلیٰ بخاری کے طریق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "عن یحییٰ بن یعلیٰ المصاریبی قال: حدثنا أبی قال: حدثنا غیلان بن جعفر بن أبیاس عن معاذ بن حاتم نے اس حدیث کو صحیح علی شرطہ ائمہین قرار دیا ہے۔ بخاری نے ان کی موافقت کی ہے۔ ابو یعلیٰ (۵) اور بخاری نے (۶) یحییٰ کی سند سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ "عن یحییٰ بن یعلیٰ عن أبیه عن غیلان بن جعفر عن عثمان بن یقظان عن جعفر بن أبیاس" ہے۔ اس میں ابو یقظان ضعیف ہیں۔

۱۔ ابوداؤد نمبر ۴۰۰۰	۲۔ بخاری نمبر ۲۲۵۰	۳۔ سنن ابی داؤد نمبر ۴۶۶۳
۴۔ صحیح مسلم نمبر ۴۰۹۰	۵۔ مسند احمد نمبر ۳۶۹۰	۶۔ شعب الایمان نمبر ۸۳۴۰

## حدیث (۲۱۲)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ جل شانہ نے دولت مندوں پر ان کے مالوں میں اتنی مقدار کو فرض کر دیا ہے، جو ان کے غم و فکر کو کافی ہے اور بھوکے نکلے اونے کی حالت میں ان کو کوئی قابل لحاظ تکلیف نہ پہنچے، مگر ان کے غمی اپنے فریضہ کو روکتے ہیں، یعنی پورا الارٹھیں کرتے، غم سے سن لوار کتنی تعالیٰ شانہ ان دولت مندوں سے سخت عتاب فرمائیں گے اور فرض کی کتابی پر سخت عذاب دیں گے۔ (اس حدیث کا موقوف ہونا یا رد صحیح ہے)۔ (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی نے (۱) ثابت بن محمد زاہد کے طریق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: ”ثابت بن محمد زاہد ابو عبد الرحمن بن محمد کلابی از حرب بن سرجع معمری از ابو جعفر محمد بن علی از محمد بن ابیہ الخلیفہ“ لکھی کہتے ہیں: ”اس حدیث کو ”مجم صغیر“ اور ”مجم اوسط“ میں طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کی روایت کرنے میں ثابت بن محمد زاہد متفق ہیں۔“

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ”ثابت صحیح کے رجال میں ہیں اور اس کے بقیدہ جال بھی نقد قرار دیئے گئے ہیں۔“ امام منذری کہتے ہیں: ”اس حدیث کو طبرانی نے ”مجم اوسط“ اور ”مجم صغیر“ میں روایت کیا ہے اور اس حدیث کی روایت میں ثابت بن محمد زاہد متفق ہیں۔“ (۲) ان کے قطع سے حافظ منذری کہتے ہیں: کہ ثابت بن محمد زاہد شیعہ، ثقہ اور صدوق ہیں۔ ان سے امام بخاری اور دیگر نے روایت کیا ہے اور اس کے بقیدہ رجال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ نیز ثابت نے اس حدیث کو حضرت علیؓ سے مستقلاً بھی روایت کیا ہے اور وہ وصیت کے یاد و مشاہیر ہے۔ (۳) اس حدیث کو ابو نعیم نے بھی مسین بن علی از محمد بن حنفیہ کے طریق سے روایت کیا ہے۔ (۴) ابو نعیم کہتے ہیں: کہ محمد بن حنفیہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے۔ اسی سے حدیث اس طریق سے چلی جاتی ہے، اس کے علاوہ اس حدیث کو امام شافعی (۵) خطیب بغدادی (۶) اور شمری نے (۷) عبد اللہ از محمد بن علی از عبد اللہ خود از محمد بن حنفیہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ناقل ہے۔

۱۔ فضائل صدقہ ص ۳۲۲ ۲۔ مجمع صغیر ۳/۱۲۸ حدیث نمبر ۱۳۲۵ ۳۔ مجمع صغیر ۳/۱۲۸ حدیث نمبر ۱۳۲۵

۴۔ از حرب بن سرجع ص ۳۲۲ ۵۔ جامع صغیر ۳/۱۲۸ حدیث نمبر ۱۳۲۵ ۶۔ خطیب بغدادی ۳/۱۲۸ حدیث نمبر ۱۳۲۵ ۷۔ فضائل صدقہ ص ۳۲۲

# کتاب الادب

حدیث (۲۱۳)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: بلاشبہ تیرے ساتھ ہر ایک کوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا، جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے۔ (حسن یا مستحب: ۱۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۴۰) خطیب بغدادی (۲) اور ابن حبان (۳) اور بکرمی اپنی بیہوشی سے کی ہے۔ سند یوں ہے: ”ابو بکر بن ابی شیبہ قال: حدثنا خالد بن محمد قال: حدثنا موسى بن يعقوب الرمعي قال: حدثنا عبد الله بن كيسان قال: حدثنا عبد الله بن شاذان عن أبيه“ اس کی تخریج بکرمی نے عمر بن مسلم عمری از خالد بن خالد کے طریق سے کی ہے۔ (۵) اسی طرح اس کی تخریج امام زہری (۶) امام بخاری (۷) اور بیہقی (۸) نے دو طریق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: ”عن محمد بن خالد بن عتبة عن موسى بن يعقوب عن عبد الله بن كيسان عن عبد الله بن شاذان عن أبيه“ (اپنے والد کے واسطے کے بغیر) عباس بن ابی شیبہ نے اس کی متابعت کی ہے۔ سند اس طرح ہے: ”عباس بن ابی شیبہ زہری از عبد اللہ بن کيسان از عبد اللہ بن مسعود“ اسی طریق سے تخریج بخاری (۹) نے (۱۰) کی ہے؛ نیز اس حدیث کی متابعت ترمذی (۱۱) نے بھی کی ہے۔ سند اس طرح ہے: ”اسم بن ابی زیاد عن عبد الله بن كيسان عن سعيد المقبري عن عتبة بن عبد الله عن ابن مسعود“

اس حدیث کی شاہد ابونہ سہلی کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام بیہقی نے کی ہے۔ (۱۲) امام بیہقی کہتے ہیں: اس حدیث کو بیہقی نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے مگر کقول کا (۱۳) مدح سے خارج ثابت نہیں۔ (۱۴) حاکم بن حزم نے اس کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (۱۵)

- |                               |                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|-------------------------------|
| ۱. حاکم بن حزم، ۱/۱۱۱، ص ۵۱۔  | ۲. حاکم بن حزم، ۱/۱۱۱، ص ۵۱۔  | ۳. حاکم بن حزم، ۱/۱۱۱، ص ۵۱۔  |
| ۴. حاکم بن حزم، ۱/۱۱۱، ص ۵۱۔  | ۵. حاکم بن حزم، ۱/۱۱۱، ص ۵۱۔  | ۶. حاکم بن حزم، ۱/۱۱۱، ص ۵۱۔  |
| ۷. حاکم بن حزم، ۱/۱۱۱، ص ۵۱۔  | ۸. حاکم بن حزم، ۱/۱۱۱، ص ۵۱۔  | ۹. حاکم بن حزم، ۱/۱۱۱، ص ۵۱۔  |
| ۱۰. حاکم بن حزم، ۱/۱۱۱، ص ۵۱۔ | ۱۱. حاکم بن حزم، ۱/۱۱۱، ص ۵۱۔ | ۱۲. حاکم بن حزم، ۱/۱۱۱، ص ۵۱۔ |
| ۱۳. حاکم بن حزم، ۱/۱۱۱، ص ۵۱۔ | ۱۴. حاکم بن حزم، ۱/۱۱۱، ص ۵۱۔ | ۱۵. حاکم بن حزم، ۱/۱۱۱، ص ۵۱۔ |

## حدیث (۴۱۴)

حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھے سلام کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ تیرے روح کو دیا کرتا ہے تاکہ میں اُس کے سام کا جواب دوں۔

اس کی سند جدید ہے (بڑھتیہ زیارہ بن عبد اللہ کا سامع جو ہر حصہ سے ثابت ہو) (۱۵)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام ابوداؤد (۳) امام دارم (۴) امام بیہقی (۵) عبد بن یزید مقرر کیے طریق سے کی ہے۔ سنہ اس طرح ہے: "عن عبد اللہ بن یزید المصفری قال: حدثنا حمزة عن ابي صخر سمعہ بن زیاد عن یزید بن عبد اللہ بن قیسفہ"

طبرانی نے بریں کتاب الدعیالین کے طریق سے روایت کی ہے۔ سند اس طرح ہے "بکر بن مہدی الطحطی عن مہدی بن جعفر الوصلی عن عبد اللہ بن یزید الاسکندرانی عن حمزة بن شریح"۔ (۵)

## حدیث (۲۱۵)

حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور اقدس ﷺ کا رشتہ نقل کیا ہے کہ: تمہیں سب کا اور شام بچہ ہر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس کو قیامت کے دن میری شفاعت ہو گی جو بچ کر رہے گی۔

(صحیحی کے بقول اس کے تمام رجال ثقہ ہیں، مضمون نیز میں بھی حدیث میں ملے گی)۔ (۱۰)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی نے کی ہے اپنا ترجمہ بھی کیا ہے: "طبرانی نے اس حدیث کی دو سندوں سے روایت کیا ہے اور ان میں سے ایک سند جدید ہے، اس کے رجال ثقہ تھے، اے محمد بن یزید"۔ (۷) (مکملاتی کہتے ہیں: "لیکن اس میں اٹھارہ ہیں")۔ (بقول البدیع)

۱۔ نقلاً عن ابن ماجہ۔

۲۔ مسند احمد، ۵/۱۰۰۔

۳۔ مسند ابوداؤد، ۱۰۰۰۔

۴۔ مسند دارم، ۱۰۰۰۔

۵۔ مسند بیہقی، ۱۰۰۰۔

## حدیث (۲۱۶)

انسان مذہب سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص حضور اقدس ﷺ کے قبر مبارک کے پاس گھرے ہو کر یہ آیت پڑھے: "إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا" اس کے بعد ستر پا "صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّد" کہے تو ایک فرشتہ نکلتا ہے کہ اے شخص اللہ جل شانہ تجھ پر رحمت نازل کرتا ہے اور اس کی برحمت پوری کر دی جاتی ہے۔

(ابن ابی الدنیاء اس سند کے رجال ثقہ ہیں) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بیہقی (۲۶) اور سیوطی نے (۳) ابن ابی الدنیاء کے طریق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "عن مسجد بن عصفان عن ابن ابی ہریرہؓ" "سُئِلَ فِي (۲) عید بن عثمان کا ذکر کیا ہے اور سکوت اختیار کیا ہے اور سند میں مذکور راوی ابن ابی الدنیاء کا پورا نام محمد بن اسماعیل بن مسلم بن ابی ہریرہؓ ہے اور وہ صدوق ہیں۔

## حدیث (۲۱۷)

حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو! اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، میں نے عرض کیا کہ: رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کے انکسار کے بعد بھی، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں انکسار کے بعد بھی، اللہ جل شانہ زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے ہدفوں کو کھائے، یہی اللہ کا نبی زعمہ کرتا ہے، رزق دیا جاتا ہے۔ (اس کے رجال ثقہ ہیں) (۵)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ماجہ نے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "حدثنا عمرو بن سواد المصري قال: حدثنا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن سعيد بن أبي هلال عن زيد بن أسلم عن عباد بن

عمر بن عبد الرحمن

عمر بن عبد الرحمن

عمر بن عبد الرحمن

عمر بن عبد الرحمن

عمر بن عبد الرحمن

سہی بد"۔ (۱) یومری کہتے ہیں: اس سند کے رجال ثقہ ہیں؛ مگر یہ سند دو جہد منقطع ہے۔ عبادۃ بن نسی کی یادرواۓ حد سے روایت مرسل ہے؛ چنانچہ علماء کہتے ہیں: زید بن اکیمن من عبادۃ بن نسی کی روایت مرسل ہے۔ یہ بات امام بخاری نے فرمائی ہے۔ (۲)

اہم مسئلہ مری کہتے ہیں: اس کی سند ضعیف ہے اور اس حدیث کی شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے جسے امام طبرانی نے (۳) روایت کیا ہے؛ لیکن اس کی سند کمزور ہے۔ دوسری شاہد حضرت ابوامامہؓ کی حدیث ہے جسے امام بیہقی نے "شعب الایمان" میں سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے؛ مگر یہ سند منقطع ہے اسی طرح ایک شاہد حضرت حسن بصریؓ کی حدیث مرسل ہے جس کا متن یوں ہے: "استغفر واعلیٰ من الصلوة یوم الجمعة" اسے اسماعیل قاضی نے روایت کیا ہے۔ (۴) اس کی سند صحیح ہے؛ مگر یہ مرسل ہے۔ اس حدیث کی ایک شاہد اس بن اس کی حدیث ہے جس کی تخریج ابونؤ (۵) نے کی ہے۔

حدیث (۲۱۸)

نبی کریمؐ کا ارشاد ہے: کہ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ جل شانہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، جو شخص کسی مسلمان کی پردہ دہی کرتا ہے، اللہ جل شانہ اس کی پردہ دہی فرمائے گا؛ حتیٰ کہ گھر بیٹھے اس کو سوا کر دیتا ہے۔ (حسن باشباہ) (۶)

تخریج

اس حدیث کی تخریج لیکن ماجہ نے کی ہے۔ (۷) سند یوں ہے: "حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب قال أخبرنا محمد بن عثمان الجمحی قال حدثنا الحکم بن أبان عن عکرمہ بد" امام یومری کہتے ہیں: اس سند میں محدثین کو کام ہے۔ سند میں مذکور راوی محمد بن عثمان بن صفوان الجمحی کے بارے میں ایضاً شک ہے؛ کہ یہ منکر الحدیث اور ضعیف الحدیث ہیں۔ درقلنی کہتے ہیں: کہ یہ قوی نہیں؛ بلایتہ سند کے باقی رجال ثقہ ہیں۔ (۸) امام ذہبی کہتے ہیں: کہ اس سند میں لیکن ہے۔ (۹) حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ: سند میں ضعیف ہے۔ (۱۰)

۱۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۳۵۔ ۲۔ بخاری: ۵۱۲۲، ترمذی: ۲۸۸۱، معجم المعجمین: ۱۰۰، معجم تاج العارفین: ۱۰۰، معجم تاج العارفین: ۱۰۰۔  
۳۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۳۵۔ ۴۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۳۵۔ ۵۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۳۵۔ ۶۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۳۵۔ ۷۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۳۵۔ ۸۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۳۵۔ ۹۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۳۵۔ ۱۰۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۳۵۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتے ہوں کہ اس حدیث کی کئی شواہد ہیں: جیسے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں اس کی امام احمد (۱) امام مسلم (۲) امام ابوداؤد (۳) امام ترمذی (۴) اور ابن ماجہ (۵) نے تخریج کی ہے۔ دوسری شاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جسے امام بخاری (۶) امام مسلم (۷) امام ابوداؤد (۸) امام ترمذی (۹) اور امام نسائی (۱۰) نے تخریج کی ہے۔ تیسری شاہد عقبہ بن عامرؓ کی روایت ہے، جسے امام بخاری (۱۱) امام ابوداؤد (۱۲) اور امام احمد (۱۳) نے تخریج کی ہے، اسی طرح حضرت مسلم بن خالد کی حدیث، جس کی تخریج امام احمد (۱۴) امام طبرانی (۱۵) ابن قتیبہ (۱۶) اور خطیب بغدادی (۱۷) نے کی ہے۔

حدیث (۲۱۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ دولت مند پر تشریف لائے، تو میں نے چوہاؤں پر ایک خاص اثر دیکھ کر مسموم کیا کہ کوئی وہم بات پیش نہ آتی ہے، حضور ﷺ نے کسی سے کوئی بات چیت نہیں فرمائی اور (سودہ) فرما کر مسجد میں تشریف لے گئے ہیں، ہمیں مجروح کی ریحار سے لگ کر سینے کھڑی ہو گئی کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں، حضور ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور جھوٹے کے اندر اشارہ فرمایا: لو کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کہ اس راہ المعروف اور نبی عنہ انکار کرتے رہو، مہاراد و قوت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو، تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے، تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں یہ کلمات طیبات حضور ﷺ نے ارشاد فرماتے اور منبر سے نیچے تشریف لائے۔ (حسن بائبر، ص ۸۶)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام ابن ماجہ (۲) ابن حبان (۳) اور امام بزار (۴) نے دو طرق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: ”عن عمرو بن عثمان بن حائل عن عاصم بن عمر بن عثمان عن عروہ“ مثنیٰ کہتے ہیں: ”امام احمد اور بزار نے اس حدیث کی روایت کی ہے، اس میں عاصم بن عمر مجھوں میں“ (۱۳) اور حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ عاصم بن عمر

۱۔ مستدرک، ص ۲۱۲۔ ۲۔ مسند سلیمان، ص ۳۲۲۔ ۳۔ مسند ترمذی، ص ۲۳۵۔ ۴۔ مسند ابی داؤد، ص ۲۵۰۔

۵۔ مسند ابی داؤد، ص ۲۵۱۔ ۶۔ مسند مسلم، ص ۲۵۰۔ ۷۔ مسند ابی داؤد، ص ۲۵۱۔ ۸۔ مسند ترمذی، ص ۲۳۵۔ ۹۔ مسند ابی داؤد، ص ۲۵۰۔

۱۰۔ مسند ابی داؤد، ص ۲۵۱۔ ۱۱۔ مسند ابی داؤد، ص ۲۵۱۔ ۱۲۔ مسند ترمذی، ص ۲۳۵۔ ۱۳۔ مسند ابی داؤد، ص ۲۵۰۔

۱۴۔ مسند ابی داؤد، ص ۲۵۱۔ ۱۵۔ مسند ترمذی، ص ۲۳۵۔ ۱۶۔ مسند ابی داؤد، ص ۲۵۰۔ ۱۷۔ مسند ابی داؤد، ص ۲۵۰۔

۱۸۔ مسند ابی داؤد، ص ۲۵۱۔ ۱۹۔ مسند ترمذی، ص ۲۳۵۔ ۲۰۔ مسند ابی داؤد، ص ۲۵۰۔ ۲۱۔ مسند ابی داؤد، ص ۲۵۰۔

بن حسن مجہول ہیں۔ (۱) مگر بن عثمان بن ہانی کے بارے میں ایسا جھڑکتے ہیں، ”مستور ہیں اور بھٹوس نے ان کو لوٹ دیا ہے (۱۲) علامہ یوسفی نے اس سند پر شکوت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو ذہن ابی شیبہ نے اپنی سند اور اپنے عقین کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے اس کو سنن کبریٰ میں اور امام دلال از مشتم بن سعد کے طریق سے روایت کیا ہے۔ (۳)

اس حدیث کی ایک شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے، جسے امام بزار (۴) اور خطیب بغدادیؒ نے (۵) تخریج کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ دوسری شاہد حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے، جسے امام ترمذی (۶) اور امام بیہقی نے (۷) تخریج کی ہے، امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

حدیث (۲۲۰)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں (جو گویا آسمانوں کے بنے ہوئے ہیں) کہ ان کے اندر کی سب چیزیں باہر سے نظر آتی ہیں اور ان کے اندر سے باہر کی سب چیزیں نظر آتی ہیں، صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کن لوگوں کے لئے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جو انہی طرح بات کریں (یعنی ترش روئی کے ساتھ چہا کر بات نہ کریں) اور لوگوں کو کھانا کھلائیں اور ہمیشہ روزہ رکھیں اور ایسے وقت میں رات کو تہجد پڑھیں کہ لوگ سو رہے ہوں۔ (حسن با شواہد) (۸)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۱)، حنابلہ (۲) ترمذی (۳) عبد اللہ بن ماجہ (۴) ابو یعلیٰ (۵) ابن جریر (۶) اور ابن عدی (۷) نے از عبد الرحمن بن اسحاق بن عثمان بن سعد کے دو طرق سے کی ہے۔ ابن جریرؒ نے کہا: کہ اس حدیث کے ایک راوی عبد الرحمن بن اسحاق کے تعلق سے میرے دل میں شک ہے، امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: امام ذہبیؒ کہتے ہیں: ”عبد الرحمن بن اسحاق ابو شیبہؒ اور اسلمیؒ کو کھ میں نے ضعیف کہا ہے“

۱۔ تقریباً ۱۶۷۰ء	۲۔ تقریباً ۱۶۷۰ء	۳۔ تقریباً ۱۶۷۰ء	۴۔ تقریباً ۱۶۷۰ء
۵۔ تقریباً ۱۶۷۰ء	۶۔ تقریباً ۱۶۷۰ء	۷۔ تقریباً ۱۶۷۰ء	۸۔ تقریباً ۱۶۷۰ء
۹۔ تقریباً ۱۶۷۰ء	۱۰۔ تقریباً ۱۶۷۰ء	۱۱۔ تقریباً ۱۶۷۰ء	۱۲۔ تقریباً ۱۶۷۰ء
۱۳۔ تقریباً ۱۶۷۰ء	۱۴۔ تقریباً ۱۶۷۰ء	۱۵۔ تقریباً ۱۶۷۰ء	۱۶۔ تقریباً ۱۶۷۰ء

احمد بن حنبلؒ نے کہا: "لیس ہنسے" مگر احمدؒ میں۔ بخاریؒ کہتے ہیں: "ان میں نکر ہے"۔ نسائیؒ اور دیگر حضرات نے بھی انہیں ضعیف کہا ہے۔ (۱)۔ (۲) بھی کہتے ہیں: "محدوثین نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ حاکم بن حنبلؒ نے بھی ضعیف کہا ہے۔ (۳)۔

حد میں مذکور دوسرے راوی نعمان بن حد سے روئے میں ذہنی کہتے ہیں: ان سے عبد الرحمن اور اسحاق سے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔ عبد الرحمن بن اسحاق ضعیف روایہ میں ہے اور اس کے بھائی ہیں۔ (۴)۔ (۵) ان کو قاضی استاذ قرار دیا ہے۔ حاکم بن حنبلؒ کہتے ہیں: "محدوثین میں۔ (۶)۔

اس حدیث کی شاہد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔ اس کی تخریج نام تہذیب (۱) اور حاکم نے (۲) کی ہے۔ "تہذیب کے طریق میں ان کے بعد مورخ حاکم سند میں لکھی ہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔ (۳)۔ (۴) اور اس کی حدیث ہے، جس کی تخریج عبد الرزاق (۵) نے تہذیب (۶) اور خرائط (۷) میں کیا ہے اور طبرانی نے (۸) کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

حدیث (۲۲۱)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: "جو شخص کسی مسلمان کو شکے ہوئے کی حالت میں پکڑ پھانسنے کا حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت کے سزا دے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں کچھ کھانے کا حق تعالیٰ اس کو جنت کے بدلے دے گا"۔ جو شخص کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلانے کا اللہ جل شانہ اس کو اپنی شراب جنت پلانے کا، جس پر مہر لگی ہوئی ہوگی۔ (اس کی اس حدیث کوئی نسخہ نہیں) (۱)۔

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابو داؤد نے کی ہے۔ (۲) سند اس طرح ہے: "حدثنا علی بن الحسن قال: حدثنا ابو ہریرہ قال: حدثنا ابو خالد کان بڑوں فی سبی خالاف عن سیدہ"۔ متذہبیؒ کہتے ہیں: "اس حدیث کی سند میں ابو خالد بن یزید بن عبد الرحمن المعروف بالہذلی راوی کے ساتھ میں ایک سے زائد افراد نے تعریف بھی کی اور ایک سے زائد نے

۱۔ میزان الاحوال: ۲۰۱۶ء	۲۔ تہذیب الاحوال: ۲۰۱۶ء	۳۔ میزان الاحوال: ۲۰۱۶ء
۴۔ التلخیص: ۲۰۱۶ء	۵۔ تہذیب الاحوال: ۲۰۱۶ء	۶۔ میزان الاحوال: ۲۰۱۶ء
۷۔ التلخیص: ۲۰۱۶ء	۸۔ میزان الاحوال: ۲۰۱۶ء	۹۔ میزان الاحوال: ۲۰۱۶ء
۱۰۔ میزان الاحوال: ۲۰۱۶ء	۱۱۔ میزان الاحوال: ۲۰۱۶ء	۱۲۔ میزان الاحوال: ۲۰۱۶ء

کام بھی کیا ہے۔ (۱) وہ بھی کہتے ہیں: ”ابو خالد مشہور محدث ہیں۔“ ابو حاتم کہتے ہیں: کہ وہ صدوق ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: ”ان میں سے کوئی مضائقہ نہیں۔“ ابن حبان کہتے ہیں: ”قاتش والویم“ یعنی بہت زیادہ دہم میں مبتلا ہونے والے ہیں، ان سے احتیاج دوست نہیں ہے۔ (۲) امام ذہبی (۳) کہتے ہیں: ”ابو حاتم نے انھیں ثقہ کہا ہے۔“ ابن عدی کہتے ہیں: کہ ان کی حدیث میں لیس ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں: ”وہ صدوق ہیں۔ بہت زیادہ غلطی کرتے ہیں اور تہ لیس بھی کیا کرتے تھے۔“ (۴) ابن عدی کہتے ہیں: ”ان کی بہت سی صالح احادیث ہیں، دوران کی حدیث میں لیس ہے، لیکن اس کے باوجود ان کی حدیث لکھی جائے گی۔“ (۵) ”مسند ابو یعلیٰ“ کے محقق حسین سلیم فرماتے ہیں: کہ اس حدیث کی سند منقطع ہے؛ کیونکہ ابو خالد یزید بن عبد الرحمن نے ابوسعید کا زمانہ نہیں پایا۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: مسند ابو یعلیٰ کے محقق اپنی اس تحقیق میں غلطی پر ہیں: اس لئے کہ ابو خالد برہادر است ابو سعید سے روایت نہیں کر رہے ہیں؛ کیونکہ دونوں کے درمیان واسطہ ہے۔ حرید لتفصیل کے لئے مراجعت کیجئے۔ (۶) اور امام احمد (۷) اور امام ترمذی (۸) اور ابو یعلیٰ نے (۹) علیہ ابن سعد از ابو سعید خدری کے طریق سے تخریج کیا ہے، امام ترمذی کہتے ہیں: کہ یہ حدیث غریب ہے، یہ حدیث از عطیہ از ابو سعید خدری کے طریق سے موقوف بھی روایت کی گئی ہے، ہمارے نزدیک یہ حدیث زیادہ صحیح اور درستی کے مشابہ ہے، ابن ابی حاتم نے ان کے دالہ سے نقل کیا ہے کجی یہ ہے کہ حدیث موقوف ہے، حفاظ حدیث نے اسے مرفوع نہیں کہا ہے۔ (۱۰)

نوٹ: میں نے ابوداؤد خدری از ابوسعید کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔ (۱۱) اور ابوداؤد متروک ہیں۔

۱۔ المعجم ۵۶/۱      ۲۔ میزان ۱/۱۱۱      ۳۔ انکشاف ۲۰۰      ۴۔ تخریب احمد ۱۰۰۴

۵۔ مناقب ۱۲۰      ۶۔ تخریب احمد ۱۰/۱۱۱-۱۲۰      ۷۔ مستدرک ۲۱۲      ۸۔ ترمذی ۳۳۹      ۹۔ مسند یعلیٰ ۵۵

۱۰۔ کتاب یعلیٰ ۲۰۴      ۱۱۔ صیوہ دار ۱۲/۱۳۶

# کتاب الذکر

حدیث (۳۲۲)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: کہ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کسی آدمی کا کوئی عمل عذابِ قبر سے زیادہ نجات دینے والا نہیں ہے۔ (مسند امام احمد و الشواہد) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد نے کی ہے۔ (۲) سند یوں ہے: "احمد بن محمد بن ابی العباس قال: حدثنا عبد العزيز بن يحيى بن ابي سلمة عن زبادة". اس حدیث کی سند منقطع ہے اس کے راوی زیاد بن ابی زیاد جن کی روایات امام مسلم، امام ترمذی اور ابن ماجہ نے لی ہیں ان کا حضرت معاذ سے سماع ثابت نہیں۔

اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۳) طبرانی (۴) اور ابن عبد البر (۵) نے یحییٰ بن سعید انصاری کے طریق سے کی ہے۔ سند اور متن اس طرح ہے: "يحيى بن سعيد الانصاري عن ابي الزبير عن عمار عن معاذ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما عمل ابن آدم من عمل اتجى له من عذاب الله من ذكر الله قلل بارسول الله ولا الجهاد في سبيل الله؟ قال: ولا الجهاد في سبيل الله إلا أن تضرب بسيفك حتى ينقطع لم تضرب بسيفك حتى ينقطع لم تضرب بسيفك حتى ينقطع". طبرانی نے اس حدیث کے سرف اور ابی نصر نے تصحیح کیا ہے اور خاکس کا سماع معاذ سے ثابت نہیں۔

اس حدیث کو حاکم (۶) اور ابی سے یحییٰ (۷) اور امام مالک (۸) نے زیادہ از معاذ سے موقوف روایت کیا ہے لیکن اس سند میں بھی اختصار ہے نام مالک نے از زیاد بن ابی زیاد اور ابی نصر سے موقوف روایت کیا ہے اور موقوف ہونے کے باوجود اس میں ابی زیاد اور ابی نصر کے درمیان انقطاع پایا جاتا ہے۔ (۹) حسین مرزئی نے سفیان از یحییٰ بن ابی سلمہ از ابی نصر سے طریق سے موقوف روایت کیا ہے۔ (۱۰)

۱۔ حدیث ذکر میں ۱۶۵۔ ج مشتمم ۲/۲۹۹۔ ج مسند ۱۰/۳۵۵/۱۳۰۰۰۔ ج کتاب الدعاء ۸۵۹۔ ج ذخیرہ ۶/۵۵۔

۲۔ مسند حاکم ۲/۱۶۱۔ ج الدعاء ۲/۲۹۹۔ ج مسند ۱۰/۱۶۱۰۰۰۔ ج ایضاً۔ ج زیادات الطرود علی کتاب الرحمہ لابن الصوارک ۱۳۹۔

اس حدیث کی تخریج انن ابی شیبہ (۱) البرہم (۲) اور انن جبر (۳) نے عبد الحمید بن جعفر کے طریق سے کی ہے۔ سند میں ہے: "عبد الحمید بن جعفر عن صالح بن ابی حریب عن کثیر بن مرة سمعت ابا الدرداء" یہ سند حسن ہے۔

حدیث: (۲۲۳)

حضور کا ارشاد ہے: کہ جو شخص رات کی مشقت جھیلنے سے ڈرتا ہو (کہ راتوں کو جاگنے اور عبادت میں مشغول رہنے سے قاصر ہو) یا نکل کی وجہ سے بل خرچ کرنا دشوار ہو، یا بزدلی کی وجہ سے جہاد کی ہمت نہ پڑتی ہو، تو اس کو چاہیے کہ "اسبحان اللہ و بحمدہ" کثرت سے پڑھا کرے کہ اللہ کے نزدیک یہ کلام پہاڑ کی بقدر سونا خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ (حسن بالترغیب ۴۷)

تخریج

اس کی تخریج طبرانی (۵) اور فریابی نے قاسم سے دو طرق سے کی ہے۔ پہلی کہتے ہیں: "اس حدیث کی سند میں ایک راوی سلیمان بن احمد الواسطی ہیں، جنہیں عبدان نے ثقہ قرار دیا ہے؛ لیکن جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس کے بقیر رجال کا ثقہ ہونا غالب ہے۔" (۶) سند دیکھتے ہیں: انٹ، ائمہ اس کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں، اس کی شاہد حضرت ابو ہریرہ کی مرفوع حدیث، اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج انن مردیث نے کی ہے۔ ہلال الدین سیوطی نے "در مشور" میں یہ بات نقل کی ہے۔

حدیث: (۲۲۴)

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب جنگ کے باغوں پر گزرو تو خوب چوہ، کسمی نے عرض کیا: کہ یا رسول اللہ! جنگ کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ذکر کے علقے۔ (حسن بالترغیب ۷۸)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۸) اور امام ترمذی (۹) نے دو طرق سے کی ہے۔ دونوں کی سند اس طرح ہے:

۱۔ صحیح ۲۸۸/۳۔ ۲۔ حلیہ و طیار ۲۱۹/۱۔ ۳۔ ترمذی ۱۱۶۸/۱۔ ۴۔ بخاری ۱۳۳۱/۱۔

۵۔ مشکوٰۃ ۴۸۷۰۔ ۶۔ معجم ۱۰۱۰/۱۔ ۷۔ بخاری ۱۳۳۱/۱۔ ۸۔ مسند ۱۳۳۱/۱۔ ۹۔ سنن ۱۰۱۰/۱۔

”حدثنا عبد الصمد قال: حدثنا محمد بن ثابت النخعي قال: حدثني أبي به“ محمد بن ثابت کے بارے میں امام ذہبی، ام بخاری کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس راوی میں نظر ہے۔ (۱) حافظ ابن حجر نے انھیں ضعیف کہا ہے۔ (۲) اس حدیث کی تخریج ابو یوسف (۳) ابن عدی (۴) اور امام بیہقی نے (۵) ابو حنیفہ و داراز محمد بن ثابت کے طریق سے کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ”یہ حدیث اس طریق سے ثابت از انسؓ کی روایت کے مقابلہ میں حسن غریب ہے۔“

طبرانی (۶) ابو یوسف (۷) اور خطیب بغدادی نے (۸) ”ذوالفدہ بن ابی القواد عن زبید الصیرفی عن انس“ کے طریق سے تخریج کی ہے۔ اس سند میں زائدہ اور زیادہ ضعیف ہیں۔ اس باب سے تعلق رکھنے والی احادیث کچھ صحابہ سے مروی ہیں۔ مثلاً حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام ترمذی نے کی ہے۔ (۹) اس حدیث کی سند میں ایک راوی حیدر بن ابی اسیدؓ ہیں جو صحابہ ہیں اس باب سے تعلق رکھنے والی ایک حدیث حضرت جابرؓ کی ہے، جس کی تخریج ابو یوسف (۱۰) حاکم (۱۱) اور امام بیہقی نے (۱۲) کی ہے۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے لیکن ذہبی نے یہ کہہ کر حاکم کا تقاب کیا کہ عمر جو کہ غزوہ کے آزاد کردہ غلام ہیں ضعیف ہیں، اس باب کی ایک حدیث حضرت عبداللہ بن عمروؓ رضی اللہ عنہما کی ہے، جس کی تخریج خطیب بغدادی نے کی ہے۔ (۱۳) اس کی سند ضعیف ہے۔ ایک حدیث ابن مسعودؓ کی بھی ہے، جس کی خطیب نے تخریج کی ہے۔ (۱۴) اس کی سند مشکوٰۃ ہے۔

### حدیث (۲۲۵)

حضرت ابو ذر غفاریؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی وصیت فرمادیجئے۔ ارشاد ہوا کہ جب کوئی نرائی سرزد ہو جائے، تو کفار کے طور پر فرار کوئی نیک کام کر لیا کرو (تا کہ نرائی کی غصہ دھل جائے)۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ”لا إله إلا الله“ پڑھنا بھی نیکوں میں داخل ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ یہ تو ساری نیکیوں میں افضل ہے۔ (حسن بالمناجاة والشواہد) (۱۵)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۶) نے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: ”حدثنا أبو معاوية قال: حدثنا الأعمش

۱. الکشف ۲۷۵۳۔	۲. قمر بن عتبہؓ: ۶۷۷۔	۳. مسند ابی یوسف: ۱۳۴۲۔	۴. الکافی: ۱/۲۷۲۔
۵. شعب الایمان: ۵۲۸۔	۶. کتاب الدعاء: ۸۸۹۰۔	۷. حلیۃ الاولیاء: ۳۶۸/۲۔	۸. شعب الایمان: ۲۸۱۔
۹. سنن ترمذی: ۳۵۰۱۔	۱۰. مسند ابی یوسف: ۱۳۶۸، ۱۳۷۰۔	۱۱. مسند حاکم: ۱/۳۹۱، ۳۹۲۔	۱۲. شعب الایمان: ۵۲۸۔
۱۳. مناقب رسول اللہ ﷺ: ۱۳۸۔	۱۴. مناقب: ۱۳۸۔	۱۵. مناقب: ۱۳۸۔	۱۶. مسند احمد: ۲۹۹/۵۰۔

عن شعرو بن عطية عن ابي اسحاق: "سند میں شری بن عطیہ اپنے جن اشیاء سے نقل کر رہے ہیں، وہ مجہول ہیں۔ حدیث کے پہلے حصہ کی تخریج امام احمد کے علاوہ دارقطنی (۱۶۵) ترمذی (۱۲۲) حاکم (۲۳۰) ابوصحیح (۳۰) اور بیہقی نے (۵) سفیان سے مختلف طرق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "عن سفیان بن عیینہ عن حمید بن عمار بن مہمون بن ابی شیبہ عن ابی ذر". حدیث کے دوسرے حصہ کی شاہد حضرت جابر بن عبد اللہ سے کی حدیث ہے، جس کی تخریج ترمذی (۶۱) امام نسائی (۷) اور امام ابن ماجہ (۸) نے "الفضل الذکر لا یلہ الا اللہ الفضل الدعاء الحمد للہ" کے الفاظ کے ساتھ کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

حدیث (۲۲۶)

حضرت ام ابی بنی وحی اللہؓ سے فرمائی ہیں کہ: ایک مرتبہ حضور ﷺ تشریف لائے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں بڑھی ہوئی ہوں اور ضعیف ہوں کوئی عمل دیا جاتا ہے جسے کہ پیٹھے پیٹھے کرتی رہا کروں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ (۱۰۰) مرتبہ پڑھا کر، اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سو گھوڑے مع سامان لگا کر وغیرہ جہاد میں سوار کئے لئے دیدے عجب اور اللہ اکبر (۱۰۰) مرتبہ پڑھا کر وہ ایسا ہے گویا تم نے سو اونٹن قربانی میں ذبح کئے اور وہ قبول ہو گئے اور لا الہ الا اللہ (۱۰۰) مرتبہ پڑھا کر، اس کا ثواب تو تمام آسمان و زمین کے درمیان کو بھرتا ہے اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں جو مقبول ہو۔ (حسن، جامعہ ص ۵۰)

تخریج

اس حدیث کی تخریج احمد (۱۰) نسائی (۱۱) اور طبرانی (۱۲) نے دو طریق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "عن معبد بن سلیمان قال: حدثنا موسى بن خلف قال: حدثنا عاصم بن بهدلة عن أبي صالح به". اس سند میں ابو صالح ہی جس راوی کا ذکر ہے، البتہ کا نام یا نام ہے۔ انھیں باذان بھی کہا جاتا ہے۔ ان کے تعلق سے ذہبی کہتے ہیں: ابو حاتم اور دیگر نے کہا کہ لا ینصح بہ عامۃ ما عندہ تفسیر " (۴) حافظ ابن حجر کہتے ہیں: وہ ضعیف ہیں اور اسل کرتے ہیں۔ (۵) ابو حاتم کہتے ہیں: "وہ صالح" حدیث ہیں، ان کی حدیث لکھی جانے لگی، لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔" (۵)

۱۔ شری بن عطیہ ص ۱۲۰۔ ۲۔ شری بن عطیہ ص ۱۲۰۔ ۳۔ شری بن عطیہ ص ۱۲۰۔ ۴۔ شری بن عطیہ ص ۱۲۰۔ ۵۔ شری بن عطیہ ص ۱۲۰۔

۶۔ شعب بن صالح ص ۱۰۳۔ ۷۔ شعب بن صالح ص ۱۰۳۔ ۸۔ شعب بن صالح ص ۱۰۳۔ ۹۔ شعب بن صالح ص ۱۰۳۔ ۱۰۔ شعب بن صالح ص ۱۰۳۔

۱۱۔ شعب بن صالح ص ۱۰۳۔ ۱۲۔ شعب بن صالح ص ۱۰۳۔ ۱۳۔ شعب بن صالح ص ۱۰۳۔ ۱۴۔ شعب بن صالح ص ۱۰۳۔ ۱۵۔ شعب بن صالح ص ۱۰۳۔

۱۶۔ شعب بن صالح ص ۱۰۳۔ ۱۷۔ شعب بن صالح ص ۱۰۳۔ ۱۸۔ شعب بن صالح ص ۱۰۳۔ ۱۹۔ شعب بن صالح ص ۱۰۳۔ ۲۰۔ شعب بن صالح ص ۱۰۳۔



ماہذہبی "کاشف" میں کہتے ہیں: کہ محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ (۱) "میزان الاعتدال" میں بھی یہ ہے کہ محدثین نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ (۲) نیز "المختصر" میں بھی وہی نے ان کے ضعیف ہونے کو نقل کیا ہے۔ (۳) حافظ ابن حجر نے بھی ضعیف کہا ہے۔ (۴)

## سلفین ترمذی کی حدیث کے شواہد

میں (مؤلف) کچھ دوسرے کہ اس حدیث کے کئی شواہد ہیں: جیسے حضرت ابو ہریرہ، ابن عباس، جابر، عاصم بن انس، ثعلبی، حضرت ابویوب اور حضرت ابن عمر بدہ کی احادیث۔

جہاں تک حضرت ابویوب سے کیا حدیث کا تعلق ہے، تو اس کی تخریج احمد (۵) شافعی (۶) ابن حبان (۷) طبرانی (۸) ترمذی (۹) اور ابن حجر (۱۰) نے ابو عبد الرحمن المقرئ کے مرقی سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "ابو عبد الرحمن المقرئ حدثنا حوفاً أحمري أبو صخران عبد الله بن عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر أنحوذ عن سالم بن عبد الله أحمري أبو أيوب"۔ مندرجہ ذیل اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ (۱۱) حافظ ابن حجر کہتے ہیں: کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۱۲) احمد بن حنبلہ (۱۳) ابو طبرانی (۱۴) نے مطلب بن عبد اللہ بن حنبلہ کے طریق سے کی ہے۔ سند یوں ہے: "مطلب بن عبد الله بن حنبله عن عمرو بن سعد بن أبي وقاص قال لقيت أبا أيوب"۔ پھر انہوں نے حدیث ذکر کی۔ ابن حجر نے اس سند کو حسن قرار دیا ہے۔ (۱۵)

دوسری شاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث، جس کی تخریج طبرانی نے کی ہے۔ (۱۶) لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں: کہ اس میں ایک راوی مقدم بن علی ضعیف ہیں۔ (۱۷)

حضرت جابر سے کیا حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۱۸) ترمذی (۱۹) ابن حبان (۲۰) نسائی (۲۱) حاکم (۲۲) اور بیہقی (۲۳) نے کی ہے۔ ترمذی نے اسے حسن بھی غریب کہا ہے، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی نے ان کی موافقت کی ہے۔

۱۔ الکاشف: ۱۳۳۶۔ ۲۔ میزان: ۱/۱۸۱۳۔ ۳۔ مختصر: ۳۵۵۔ ۴۔ تقریب الحدیث: ۳۷۹۵۔

۵۔ مسند ابویوب: ۲۵۵۲۔ ۶۔ مسند ترمذی: ۱۱۱۳۔ ۷۔ مستدرک حاکم: ۱۸۳۔ ۸۔ معجم کبیر: ۳۱۸۸۔ ۹۔ کتاب الدعاء: ۲۵۵۷۔

۱۰۔ شعب الایمان: ۶۵۷۔ ۱۱۔ مناقب النکاح: ۱۰۰۱۔ ۱۲۔ الترمذی: ۳۴۵۶۔ ۱۳۔ مسند: ۵۱/۱۱۳۔

۱۴۔ مسند میر بن عبد: ۳۳۔ ۱۵۔ الترمذی: ۲۹۰۰۔ ۱۶۔ المستدرک: ۲۹۰۴۔ ۱۷۔ معجم کبیر: ۳۳۵۳۔ ۱۸۔ کتاب الدعاء: ۲۵۵۸۔

۱۹۔ مسند: ۲۹۰/۱۰۔ ۲۰۔ مسند ترمذی: ۲۳۶۴۔ ۲۱۔ مسند ابن حبان: ۸۲۱۔

۲۲۔ مسند حاکم: ۵۱۲۵۰/۱۸۔ ۲۳۔ شرح: ۵۳۵۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ کی حدیث کی تخریج ابن ماجہ (۱) اور حاکم (۲) نے کی ہے۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

حدیث ابو ہریرہ ؓ کی سند پر نقد

میں (مؤلف) کہتا ہوں، "اس میں ایک راوی یحییٰ بن سنان الحنفی حسن الحدیث ہیں۔"  
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی تخریج جہر بنی نے کی ہے۔ (۳) یحییٰ سب سے ہیں۔ "اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے اور اس کے رجم لکھے ہیں۔" (۴)  
 معاذ بن انس ؓ کی حدیث کی تخریج امام احمد (۵) ابوداؤد (۶) اور صرائی نے (۷) کی ہے۔ یحییٰ سب سے ہیں۔ "اس حدیث کے ایک راوی زبان بن قانہ ضعیف ہیں۔" (۸)  
 حضرت عبداللہ بن عمر بن عامر ؓ کی حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۹) اور بزاز (۱۰) (کشف) نے کی ہے۔

حدیث (۲۲۸)

حضرت کسیرہ رضی اللہ عنہا ہجرت کرنے والی سب بیات میں سے ہیں، فرماتی ہیں: کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کراسے اوپر صحیح "مسحان اللہ" پڑھا اور قلیل "لا اِلهَ اِلاَّ اللہ" پڑھا اور تقدیس یعنی اللہ کی پاکی بیان کرنا مثلاً "مسحان الصلوات القلوس" پڑھا، یا "مبوح القلوس و رب الصلوات والوہب" کہنا لازماً کرنا اور اٹھیں پر گنا کرنا، اس لئے کہ اٹھوں سے قیامت میں مال کیا جاوے گا اور ان سے جراب طلب کیا جائے گا کہ یہ عمل کئے اور جو ب میں گویا کی وکی جائے گی اور اللہ کے ذریعے غفلت نہ کرنا اُترایا کروں گی، تو اللہ کی رحمت سے محروم کر دی جاؤ گی۔ (حسن یا شواہد) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن سعد (۱) ابن ابی شیبہ (۲) امام احمد (۳) عبداللہ بن حمید (۴) بخاری (۵) امام ترمذی (۶) ابن

۱۔ سنن ابن احمد ۴۰۰	۲۔ مستدرک حاکم ۲۵۸	۳۔ مجمع بیضاوی ۸۳	۴۔ مشکاۃ المصابیہ ۱۰۶	۵۔ تخریج ابوداؤد ۱۰۶
۶۔ سنن ابوداؤد ۲۵۳	۷۔ سنن ابی داؤد ۱۰۶	۸۔ مجمع بیضاوی ۱۰۶	۹۔ تخریج ابوداؤد ۱۰۶	۱۰۔ سنن ابی داؤد ۱۰۶
۱۱۔ سنن ابی داؤد ۱۰۶	۱۲۔ سنن ابی داؤد ۱۰۶	۱۳۔ سنن ابی داؤد ۱۰۶	۱۴۔ سنن ابی داؤد ۱۰۶	۱۵۔ سنن ابی داؤد ۱۰۶
۱۶۔ سنن ابی داؤد ۱۰۶	۱۷۔ سنن ابی داؤد ۱۰۶	۱۸۔ سنن ابی داؤد ۱۰۶	۱۹۔ سنن ابی داؤد ۱۰۶	۲۰۔ سنن ابی داؤد ۱۰۶

ابن عاصم (۱) ابن حبان (۲) صحرائی (۳) اور ابن حجر (۴) نے محمد بن بشر کے طریق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: محمد بن بشر قال: حدثنا هاني بن عثمان الجهني عن امة حميدة به۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، باقی ابن حبان ہی نے اس کی روایت ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اسے حسن کہا ہے۔

اس حدیث کی تخریج ابو داؤد (۵) طبرانی (۶) حاتم (۷) اور خطیب بغدادی (۸) نے عبد اللہ بن داؤد و حری از بابی بن عثمان کے طریق سے کی ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں: کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

## صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: "اس میں حمیدہ بنت سہراویہ کو ابن حبانؒ نے ثقات میں شمار کیا ہے۔" ابن حجرؒ کہتے ہیں: کہ وہ مقبول ہیں اور اس باب میں انھیں سوا پر ترجیح دینے کے تعلق سے حضرت ابن مرددنیؒ القدریؒ کی ایک روایت مقبول ہے: جس کی تخریج حیدری (۹) بخاری (۱۰) نسائی (۱۱) عبد الرزاق (۱۲) ابن شیبہ (۱۳) ترمذی (۱۴) ابن حبان (۱۵) اور ابن ماجہ (۱۶) نے کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ اسی طرح اس باب میں ایک حدیث ابو یوسفؒ از امراۃ سے وارد ہے، جو بنو کلیب کی ایک قانون سے نقل کرتی ہیں اور جس کی تخریج ابن ابی شیبہؒ نے کی ہے۔ (۱۷) اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں: "قلت و انصی عاتشة اصبح بتصابيح معي فقالت: ائین الشواهد يعني الاصابيح"۔

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: کہ حدیث میں گروہ نامہ دینے کا مطلب نقد و شمار کرنا ہے اور یہ عربوں کی اصطلاح ہے کہ شمار کرتے وقت بعض انگلیاں دوسری انگلیاں پر دیکھتے ہیں، چنانچہ ان کی اور پہلی کا شمار دہانے سے کرتے ہیں اور پکڑے اور ہزار کا شمار بائیس سے کرتے ہیں۔

## حدیث (۲۲۹)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: حضرت فرحؒ نے اپنے صاحبزادہ سے فرمایا کہ میں تمھیں وصیت کرتا ہوں

۱۔ دارالکتب ۳۶۵۔	۲۔ مکی ص ۸۳۔	۳۔ بحر بحیرہ ۱۸۰/۱۵۔	۴۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔	۵۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔
۶۔ دارالکتب ۳۶۵۔	۷۔ مکی ص ۸۳۔	۸۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔	۹۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔	۱۰۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔
۱۱۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔	۱۲۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔	۱۳۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔	۱۴۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔	۱۵۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔
۱۶۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔	۱۷۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔	۱۸۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔	۱۹۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔	۲۰۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔
۲۱۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔	۲۲۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔	۲۳۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔	۲۴۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔	۲۵۔ بحیرہ ۵۰۱۲۔

اور اس طیلان سے کہ بھول نہ جاؤ نہایت مختصر کچھ اہل اور وہ یہ کہ دو کام کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور دو کاسوں سے روکتا ہوں،  
 نین دو کاسوں کے کرنے کی وصیت کرتا ہوں، وہ دونوں ایسے ہیں کہ اللہ جل شانہ ان سے نہایت خوش ہوتے ہیں اور اللہ کی  
 نیک مخلوق ان سے خوش ہوتی ہے، ان دونوں کاموں کی اللہ کے یہاں رسائی ہوو (تقریرات) بھی بہت زیادہ ہے۔ لیکن دو میں  
 سے ایک "لا إله إلا الله" ہے کہ اگر تمام آسمان ایک حلقہ ہو جائیں، تو بھی یہ پاک کلمہ ان کو توڑ کر آسمان پر جائے بغیر نہ  
 رہے اور اگر تمام آسمان وزین کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے میں یہ پاک کلمہ ہو تب بھی وہی پلڑا جھک جائے گا  
 اور دوسرا کام جو کرتا ہے وہ "سبحان الله و بحمده" کا پڑھنا ہے کہ یہ کلمہ ساری مخلوق کی عبادت ہے اور اس کی برکت  
 سے تمام مخلوق کو روزی دی جاتی ہے، کوئی چیز مخلوق میں ایسی نہیں، جو اللہ کی تسبیح نہ کرتی ہو، مگر تم لوگ ان کا کلام سمجھتے نہیں ہو اور  
 جن دو چیزوں سے منع کرتا ہوں، وہ شرک اور تکبر ہے کہ ان دونوں کی وجہ سے اللہ سے حجاب ہو جاتا ہے اور اللہ کی نیک مخلوق  
 سے حجاب ہو جاتا ہے۔ (حسن بشادہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام نسائی نے "عمل الیوم واللیلۃ" میں کی ہے۔ (۲) سند اس طرح ہے: "أخبرنا عبد  
 الله بن حماد بن محمد قال: حدثنا حجاج قال: أخبرنا ابن جريج قال: أخبرني صالح بن عبد حبیب دفعه  
 إلیی مسلحان بن سبارہ."

صالح بن سعید بن سعید بن سعید بن سعید کے ساتھ ہے اور ایک قول یہ کہ وہ یمن کے خضر کے ساتھ ہے اور یہی زیادہ درج  
 ہے۔ صالح بن سعید کو حافظ ابن حجر نے مقبول کہا ہے۔

اس حدیث کی شاہد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج بزار اور حاکم نے کی ہے۔ صحیح  
 کہتے ہیں: "اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے، اس کی سند میں ایک راوی محمد بن اسحاق علس اور ثقہ ہیں۔ اس کے پیش  
 رجال صحیح کے رجال ہیں۔" (۳) نیز حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اس حدیث کی شاہد ہے، جس کی تخریج ابن جریر اور ابن ابی  
 حاتم اور ابوشامہ نے "الاصح" میں کیا ہے اور ایک شاہد حضرت ابن عمر کی حدیث ہے جس کی تخریج امام احمد نے کی ہے۔

حدیث (۲۳۰)

مستور یہ کارشاد ہے: کہ جو شخص "سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر" پڑھے تو ہر حرف



# کتاب فضائل القرآن

حدیث (۲۳۱)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کہ تم لوگ اللہ جل شانہ کی طرف رجوع اور اس نے یہاں تقریب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے، جو غریب بھانے سے نکلے یعنی کلام پاک۔ (حسن بالمشاہدہ) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج حاکم (۲) نے کی ہے اور انہی کے طریق سے بیہقی (۳) نے کی ہے۔ سند یوں ہے: "ابو نعیم نا ابو عبد اللہ اخیر نا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن زیاد الحدیث حدثنا جندی أحمد بن یحییٰ بن ابو نعیم بن عبد اللہ حدثنا سلمہ بن شبيب حدثني أحمد بن حنبل حدثنا عبد الرحمن بن مہدی عن معاویہ بن صالح عن العلاء بن الحارث عن زید بن اوطاف عن جہور بن نفیر" اس حدیث کو اکبر نے صحیح قرار دیا ہے اور مستدرک کی تفسیر میں وہابی نے ان کی موافقت کی ہے۔

صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: "یہ حدیث مرسل و متصل دونوں طرح سے روایت کی گئی ہے، لیکن صحیح مرسل ہے، جیسا کہ عبد الرحمن بن مہدی نے معاویہ بن زید اور زید بن حارثہ بن نفیر کے طریق سے مرسل روایت کیا ہے۔" اس کی تخریج ترمذی (۴) اور ابوداؤد (۵) اور عبد اللہ بن احمد (۶) نے کی ہے، عبد اللہ بن صالح جو لیبہ کے ایک کاتب ہیں، نے "علاء بن الحارث از زید بن اوطاف از جہور بن نفیر از عقیقہ بن عامر" کی سند سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس کی تخریج حاکم (۷) اور انہی سے

۱۔ فضائل قرآن، ص ۳۳۔ ۲۔ مستدرک، ج ۱، ص ۸۳۔ ۳۔ کتاب العقائد، ص ۵۱۳۔ ۴۔ ترمذی، ص ۶۱۲۔

۵۔ مسند ابوداؤد، ص ۵۳۸۔ ۶۔ کتاب اللہ، ج ۱، ص ۱۳۰، ۱۳۱۔ ۷۔ مستدرک، ج ۱، ص ۲۳۷/۲۔

بتائی ہے (۱) کی ہے۔ اس حدیث کی سند کے راوی عبد اللہ بن صالح الخضیف ہیں اور سلمہ بن شیبہ جو ابو ذرؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ عبد اللہ بن احمد کے مسابوکی نہیں ہیں، ابو جواس کے کہ اس حدیث کو عبد الرحمن بن مہدی سے اسحاق بن منصور کو حج اور عمر بن نجی، ابی جیسے ثقہ اور ثبت راویوں نے مرسل روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی ایک شریہ حضرت ابوالہججہ کی حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے۔

"مَا أَذِنَ اللَّهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ الْفَضْلُ مِنْ رِكَعَيْنِ يَصْلِيْهَا وَإِنْ الْبَرُّ لَهْنُو عَلَى دَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاحِهِ وَمَا قَرَّبَ الْعَبْدَ إِلَى اللَّهِ بِمِثْلِ مَا حَرَجَ مِنْهُ يَحْيَى الْفَرَّانُ" اس کی تخریج امام احمد (۲) ترمذی (۳) محمد بن نصر (۴) ابن الغریس (۵) خطیب بغدادی (۶) اور ابن الجار (۷) نے کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: کہ یہ ایک حدیث ہے، جس کی سند اس طریق کے علاوہ کسی اور طریق سے نہیں جانتے۔ اس کے ایک راوی بکر بن حمیس کے بارے میں ابن المبارکؒ نے کلام کیا ہے اور آخری انوں میں اس سے روایت ترک کر دی۔ یہ حدیث زبید بن ارطاةؒ نے از عیوب بن الجعفی اور وہ حضور اکرم ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں: کہ یہ حدیث اپنے اسناد و الفاظ کی وجہ سے صحیح نہیں ہے۔ (۸)

حدیث (۲۳۲)

ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میں صفاء مہاجرین کی جماعت میں ایک مرتبہ بیٹھا اور اہل ان لوگوں کے پاس پہنچا بھی اتنا نہ تھا کہ جس سے پورا بدن اذعالتک نہیں، بعض لوگ بعض کی اوٹ کرتے تھے اور ایک شخص قرآن شریف پڑھ رہا تھا کہ اس نے میں حضور اقدس ﷺ شریف فرما، ہوئے اور بالکل ہمارے قریب کھڑے ہو گئے، حضور ﷺ نے آئے پر قادی چپ ہو گیا تو حضور ﷺ نے سلام کیا اور یہ دور یہ فٹ فرمایا: کہ تو لوگ کیا کر رہے تھے، ہم نے عرض کیا: کہ کلام اللہ سن رہے تھے، حضور ﷺ نے فرمایا: تم تعریف اس اللہ کے لئے ہے، جس نے میری قسمت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ مجھے ان میں ٹھہرنے کا حکم کیا گیا، اس کے بعد حضور ﷺ ہمارے بیچ ہی بیٹھ گئے، تاکہ سب کے برابر ہیں، کسی کے قریب اور کسی سے دور نہ ہوں، اس کے بعد سب کو حلقہ کر کے بیٹھنے کا حکم فرمایا: سب حضور ﷺ کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے، تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اے فقرہ مہاجرین! عیسیٰٰ حزقیاہ و قیامت کے دن نور کمال کا اور اس بات کا کہ تم اخیاء سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہو گے اور یہ آدھ دن پانچ سو برس کے برابر ہوگا۔ (حسن المستطاب) (۹)

۱۔ مشکوٰۃ ص ۵۰۳ ج ۱ منہاج ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ تصنیف تہذیب ص ۱۸۱/۱۸۱ ج ۱ لعل ص ۱۲۲/۱۲۲ ج ۱ نقاشی القرآن ص ۱۲۲/۱۲۲ ج ۱  
۲۔ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱  
۳۔ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱  
۴۔ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱  
۵۔ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱  
۶۔ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱  
۷۔ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱  
۸۔ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱  
۹۔ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱ سنن ترمذی ص ۲۶۸/۵ ج ۱

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) ابو داؤد (۲) ابو یوسف (۳) اور بخاری (۴) نے بھی حلق سے معلیٰ بن زیاد سے کی ہے۔ سند یوں ہے: "معلیٰ بن زیاد قال: حدثنا اعمش بن بشير المزني عن أبي الصديق الناجي به" سند کے راوی علاء بن بشیر مخرنی کے بارے میں وہی لکھتے ہیں: "ابن مثنیٰ نے انھیں بھول کہا ہے"۔ (۵) جبکہ ذہبی نے "الکاشف" میں ان پر سکوت کیا ہے۔ (۶) حافظ ابن حجرؒ نے بھی انھیں بھول کہا ہے۔ (۷) حافظ بن حجرؒ "تہذیب و تحفہ" میں کہتے ہیں: "علاء بن بشیر سے معنی بن زیاد المعروفی نے روایت کیا ہے، معلیٰ علاء کے تعلق سے کہتے ہیں: "میں جہاں تک انھیں جانتا ہوں، وہ یہ کہ وہ جنگ میں جڑے بہادر اور ذکر کے موقع پر بڑے رفیق القلب تھے"۔ ابن حبان نے ان کائنات میں ذکر کیا ہے"۔ (۸) علامہ ابن بشیر کے بارے میں باقی معرفت انھیں متبادل بنانے کے لئے کافی ہوگی۔ (انتشاء اللہ)

اس حدیث کی تخریج ترمذی (۱) اور ابن ماجہ (۲) نے اختصار کے ساتھ حبیہ عرفی از ابو سعید کے دو طرق سے کی ہے۔ اور علیہ عرفی ضعیف ہیں۔

اس حدیث کی شاہد ایک تو حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام احمد (۱) امام ترمذی (۲) اور ابن ماجہ (۳) نے کی ہے۔ دوسری شاہد حضرت عمر فاروقؓ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام مسلم نے کی ہے۔ (۴) اسی طرح حضرت انسؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام ترمذی نے کی ہے۔ (۵) اس کی سند میں ایک راوی حارث بن نعمان اٹلی ضعیف ہیں۔ ایک شاہد حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام ترمذی نے کی ہے۔ (۶) اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن جابر مغیری ضعیف ہیں۔ ایک شاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج ابن ابی شیبہؒ (۷) اور ابن ماجہ (۸) نے کی ہے اس کی سند میں ایک راوی موسیٰ بن حبیہ ضعیف ہیں۔ (۹)

حدیث (۲۳۳)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے: کہ جس شخص نے کوام اللہ شریفہ پڑھا،

۱۔ سنن ابی داؤد: ۹۶۰۶۳/۴	۲۔ سنن ابی یوسف: ۳۶۹۱	۳۔ مسند احمد: ۴۵۱	۴۔ سنن ابی داؤد: ۹۶۰۶۳/۴
۵۔ سنن ابی داؤد: ۹۶۰۶۳/۴	۶۔ الکاشف: ۲۲۲۲	۷۔ تہذیب و تحفہ: ۴۱۲۲	۸۔ سنن ابی داؤد: ۹۶۰۶۳/۴
۹۔ سنن ترمذی: ۲۲۵۸	۱۰۔ سنن ابی داؤد: ۳۶۹۱	۱۱۔ مسند احمد: ۴۵۱	۱۲۔ سنن ترمذی: ۲۲۵۸
۱۳۔ سنن ابی داؤد: ۳۶۹۱	۱۴۔ سنن ترمذی: ۲۲۵۸	۱۵۔ سنن ابی داؤد: ۳۶۹۱	۱۶۔ سنن ترمذی: ۲۲۵۸
۱۷۔ مسند احمد: ۴۵۱	۱۸۔ سنن ابی داؤد: ۳۶۹۱	۱۹۔ سنن ترمذی: ۲۲۵۸	۲۰۔ سنن ابی داؤد: ۳۶۹۱





## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ”اس حدیث کی سند میں ایک راوی معامہ میں، جو ابوالاحمد یحییٰ بن ابی احمد کے آزاد کردہ غلام ہیں۔“ ان کے قتل سے ذہنی کہتے ہیں: ”ناجہی ہیں اور غیر معروف ہیں“ اور علامہ ذہبی نے ”الکاشف“ میں سکوت اختیار کیا ہے۔ (۱) حافظ ابن حجر نے مقبول کہا ہے۔ (۲) ابن حبان نے ان کا ذکر ”اشعاب“ میں کیا ہے۔ (۳)

حدیث (۲۳۶)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے: کہ جس شخص کے قلب میں قرآن شریف کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں، وہ کمزور و مہین گھر سے ہے۔ (اس کی سند میں کوئی حرج نہیں)۔ (۴)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵) دارقطنی (۶) ترمذی (۷) طبرانی (۸) ابن کثیر (۹) ابن عدی (۱۰) سنن (۱۱) بیہقی (۱۲) حاکم (۱۳) اور نسائی (۱۴) نے ”جویر عن قابوس بن ابي ظبيان عن ابيہ“ کے طریق سے کی ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔ حاکم نے کہا کہ یہ صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی، لیکن ذہبی نے حاکم پر تشدید کی ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند میں قابوس ہیں، جو ”لیکن“ احمدیث ہیں۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: امام ذہبی ”میزان الاعتدال“ میں کہتے ہیں: ”ابن مسیون نے ان پر کتبہ چسپی کی ہے، باوجود اس کے علامہ ذہبی نے ان کی توہین کی ہے۔“ (۱۵) ابو حاتم کہتے ہیں کہ ان سے حجت نہیں چکری جائے گی۔ نسائی کہتے ہیں: ”و اتوی نہیں ہیں۔“ ابن عدی کہتے ہیں: ”ان کی حدیث میں مقاربات ہیں اور میرے نزدیک ان میں کوئی حرج نہیں۔“ امام احمد کہتے ہیں: ”نہیں ہذا“۔ نسائی نے کہا کہ وہ اقویٰ نہیں ہیں۔ (۱۶) امام ابیہی ”کاشف“ میں کہتے ہیں: ”ابو حاتم اور دیگر محدثین نے کہا کہ ان سے حجت نہیں چکری جائے گی۔“ (۱۷) حافظ ابن حجر کہتے ہیں: ”وہ نہیں احمدیث ہے۔“ (۱۸)

ابن حبان (۱۹) حاکم (۲۰) بیہقی (۲۱) کاشف (۲۲) ترمذی (۲۳) تقریب (۲۴) اشعاب (۲۵) سنن (۲۶) فضائل قرآن (۲۷) معجم (۲۸) تفسیر (۲۹) حاکم (۳۰) حاکم (۳۱) حاکم (۳۲) حاکم (۳۳) حاکم (۳۴) حاکم (۳۵) حاکم (۳۶) حاکم (۳۷) حاکم (۳۸) حاکم (۳۹) حاکم (۴۰) حاکم (۴۱) حاکم (۴۲) حاکم (۴۳) حاکم (۴۴) حاکم (۴۵) حاکم (۴۶) حاکم (۴۷) حاکم (۴۸) حاکم (۴۹) حاکم (۵۰) حاکم (۵۱) حاکم (۵۲) حاکم (۵۳) حاکم (۵۴) حاکم (۵۵) حاکم (۵۶) حاکم (۵۷) حاکم (۵۸) حاکم (۵۹) حاکم (۶۰) حاکم (۶۱) حاکم (۶۲) حاکم (۶۳) حاکم (۶۴) حاکم (۶۵) حاکم (۶۶) حاکم (۶۷) حاکم (۶۸) حاکم (۶۹) حاکم (۷۰) حاکم (۷۱) حاکم (۷۲) حاکم (۷۳) حاکم (۷۴) حاکم (۷۵) حاکم (۷۶) حاکم (۷۷) حاکم (۷۸) حاکم (۷۹) حاکم (۸۰) حاکم (۸۱) حاکم (۸۲) حاکم (۸۳) حاکم (۸۴) حاکم (۸۵) حاکم (۸۶) حاکم (۸۷) حاکم (۸۸) حاکم (۸۹) حاکم (۹۰) حاکم (۹۱) حاکم (۹۲) حاکم (۹۳) حاکم (۹۴) حاکم (۹۵) حاکم (۹۶) حاکم (۹۷) حاکم (۹۸) حاکم (۹۹) حاکم (۱۰۰)

# کتاب الحجۃ

حدیث (۲۳۷)

حضور اقدس ﷺ نے مکہ کو خطاب فرما کر ارشاد فرمایا: کہ تو کہتا بجز شہر ہے اور مجھ کو کتنا زیادہ محبوب ہے، اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو تیرے سوا کسی دوسری جگہ قیام نہ کرتا۔ (حسن بالسننۃ والاشواہد) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ترمذی (۲) اور ابن حبان (۳) نے فضیل بن سلیمان کے دو طرق سے کی ہے۔ سند یوں ہے: "از فضیل بن سلیمان، از ابن خنیس، از سعید بن جبیر و ابو العقیل بن قیس، از حاکم نے اس حدیث کی تخریج زہیر کے طریق سے کی ہے۔ سند یوں ہے: "زہیر از عبد اللہ بن عثمان بن حنیس، از سعید" (۴) حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔ ابو یعلیٰ نے عمر بن عبید کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔ سند یوں ہے: "محمد بن عبید، از طلحة از ابن عباس بن مطولہ" (۵) سند میں مذکور ایک راوی فضیل بن سلیمان کے سلسلہ میں حافظ بن حجر کہتے ہیں: "وہ صدوق ہیں اور ان کی اغلاط بہت تھیں" (۶) ذہبی کہتے ہیں: "عباس نے ابن صحن سے نقل کیا ہے کہ وہ ثقہ نہیں ہیں، ابو زہرہ نے انھیں یقین کیا ہے۔ ابو حاتم اور دیگر حضرات کہتے ہیں کہ وہ قوی نہیں ہیں"۔ (۷) ذہبی نے "مغنی" میں فضیل بن سلیمان کے تعلق سے عجائبات لکھی ہے، جو "الکاشف" میں لکھی ہے۔ (۸) امام ذہبی "میزان الاحوال" میں کہتے ہیں: "ان کی احادیث کتب میں آئی ہیں اور وہ صدوق ہیں"۔ (۹) "الکاشف" میں ذہبی نے اس پر مزید یہ کہا ہے کہ ابن ہدی نے ان کی بہت سی ایسی احادیث ذکر کی ہیں، جن میں غرابت پائی جاتی ہے۔

اس حدیث کی شاہد حضرت عبداللہ بن عدی بن خزیمہ زہری کی روایت ہے، جس کی تخریج ترمذی نے کی ہے۔ (۱۰) ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے۔ (۱۱) دوسری شاہد حضرت ابو ہریرہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج بزار نے کی ہے۔ (۱۲) صحیح

۱۔ فضائل ج ۱، ص ۸۷	۲۔ سنن ترمذی، ص ۴۸۲	۳۔ مسند ابن حبان، ص ۱۰۶	۴۔ مسند حاکم، ج ۱، ص ۱۸۶
۵۔ مسند ابی یعلیٰ، ص ۲۶۶	۶۔ تہذیب المعجم، ص ۵۱۲	۷۔ مناقب، ص ۳۸۳	۸۔ مسند، ص ۳۹۵
۹۔ میزان الاحوال، ص ۶۷	۱۰۔ سنن ترمذی، ص ۴۸۲	۱۱۔ مسند ابن حبان، ص ۱۰۶	۱۲۔ مسند، ج ۱، ص ۱۸۶



چونکہ شاہد ابن محمد رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام احمد نے حدیث صحیح کے ساتھ کی ہے۔ (۱)

حدیث (۲۳۹)

مفسر اور ائمہ کا ارشاد ہے: کہ دنیا میں ہے نور جو کچھ دنیا میں ہے سب لہو ہے (اللہ کی رحمت سے دور ہے)۔  
مفسر کا ذکر اور وہ چیز جو اس کے قریب ہو اور عالم اور طالب علم۔ (حسن باطنی) (۲)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ترمذی (۳)، ابن ماجہ (۴)، ابن ابی ماسم (۵)، ابن عبد البر (۶)، بیہقی (۷)، بنوئی (۸)، حلی (۹) اور ابن جوزی (۱۰) نے عطاء بن قریظہ از محمد بن حمزہ سے کئی طرق سے کی ہے۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن ثریب کہا ہے۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ: اس میں خالد بن یزید حضور ہیں۔ مابین حدیث کہتے ہیں کہ: ان کی حدیث کی متابعت نہیں کی جاتی۔ عقیلی کہتے ہیں: کہ عبد الرحمن ضعیف ہیں۔

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: اس حدیث کے کئی درجات ہیں، تمام طرق کی وجہ سے یہ حدیث حسن کے درجہ میں آ جاتی ہے، اس حدیث کی سند میں عبد الرحمن بن ثوبان کے بعد بعض طرق میں ”ابوہ“ کا لفظ آیا ہے جو کہ غلط ہے، اس حدیث کی شاہد حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج بڑاڑنے کی ہے۔

حدیث (۲۴۰)

ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے، جس سے اللہ جل شانہ مجھ سے محبت فرما دے اور آدمی بھی مجھ سے محبت کرے۔ انہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا: کہ دنیا سے بے رغبتی پیدا کر لو، حق تعالیٰ شانہ تم کو محبوب رکھیں گے اور لوگوں کے پاس جو چیزیں (دل وغیرہ) ہیں، ان سے بے رغبتی پیدا کر لو، وہ بھی تم سے محبت کرنے لگیں گے۔ (حسن باطنی) (۱۱)

۱۔ مستدرک ۲/۳۷۳	۲۔ ترمذی ۳۳۲۶	۳۔ سنن ابن ماجہ ۳۷۳۷
۴۔ ابن ماجہ ۱۱۶	۵۔ جامع ترمذی ۱۱۶	۶۔ شرح ابن کثیر ۳/۳۳۹، ۳۳۸
۷۔ کتاب المغاز ۳/۳۶۱	۸۔ فضائل ۱۳۳۰	۹۔ ترمذی حدیث ۳۳۲۶

## تخریج

اس حدیث کی تخریج اتنا ماجلہ ابو نعیم (۲) ضعیف بخاری (۳) ترمذی (۴) ابن حبان (۵) طبرانی (۶) بیہقی (۷) ابوداؤد (۸) عقیلی (۹) رویائی (۱۰) اور ابن عدی (۱۱) نے غلط بن مرتضیٰ سے کئی طرق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "خالد بن عبد القوسی از سلیمان العوری از ابو حازم" حاکم نے اس حدیث کو صحیح الماخذ کہا ہے؛ لیکن زہبی نے یہ کہہ کر ان کے قویٰ کی تردید کی ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی خالد و ضار ہیں۔ بخاری کہتے ہیں: "خالد کے ترک پر محدثین کا اہتمام پایا جاتا ہے؛ بلکہ ان کی طرف حدیثوں کے وضع کا عمل منسوب کیا گیا ہے؛ لیکن اس حدیث کو خالد کے علاوہ دوسروں نے قوریٰ سے روایت کیا ہے؛ بلکہ اس حدیث کی تخریج ابو نعیم نے "علیہ السلام" میں منصور بن معتمر از جابر از انس حد کے طریق سے کی ہے اور اسے مرفوع کہا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں؛ لیکن جابر کے انس حد سے اس میں کلام ہے، اس حدیث کو ثبت اور ثقہ راویوں نے روایت کیا ہے؛ لیکن جابر سے تباؤ نہیں کے، یعنی مرفوع نہیں کہا۔ اس طرح یہ حدیث ربیع بن حراش از ربیع بن نعیم سے بھی روایت کی گئی ہے۔ انھوں نے اس میں کے ساتھ اسے مرفوع کہا ہے۔ غلط یہ کہ اس حدیث کو امام نووی بھی بحرام عراقی نے سنن قرار دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے شیخ حافظ ابن حجرؒ کا کلام محل نظر ہے؛ جیسا کہ میں نے "تخریج الماخذ" میں بیان کیا ہے۔" (۱۲)

بیہقی نے اس حدیث کی صحت کا اشارہ کیا ہے۔ (۱۳) امام منہویؒ کہتے ہیں: "ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور نوویؒ نے بھی ان کی پیروی کی ہے اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے، جس کے سبب مصنف کو بھی دھوکہ ہوا اور انھوں نے بھی اس کی صحت کا اشارہ کیا، مگر انھوں نے اس حدیث کے سلسلہ میں امام زہبیؒ کی تنقید کو قابل اعتناء نہیں سمجھا کہ اس کی سند میں ایک راوی خالد بن عمر و ضار ہیں اور دوسرے راوی محمد بن کثیر مصعب بن کواہم احمد نے ضعیف قرار دیا ہے۔ منذریؒ اس حدیث کو ابن ماجہؒ کی طرف منسوب کرنے کے بعد کہتے ہیں: "ہمارے بعض مشائخ نے اس کی سند کو حسن کہا ہے؛ لیکن ان کے اس فیصلے میں بعد ہے۔ اس لئے کہ یہ خالد قرشی کی روایت ہے اور وہ متروک اور معمم ہیں۔" منذریؒ مزید کہتے ہیں: "لیکن اس حدیث سے انوار نبوت کی چمک محسوس ہوتی ہے، ضعیف روایا کا روایت کرنے اس کے قول رسولؐ ہونے کے لئے مانع نہیں ہو سکتا۔" پھر اخیر میں مصنف نے فیصلہ یوں کیا کہ بیہقیؒ نے اس کی تخریج کی ہے اور اسے برقرار رکھا ہے؛ جبکہ معاملہ اس کے برخلاف ہے؛ بیہقیؒ

۱۔ سنن ابی داؤد: ۳۶۰۲۔ ۲۔ علیہ السلام: ۱۷۱۔ ۳۔ ابن حبان: ۳۲۵۸۔ ۴۔ مستدرک حاکم: ۳۱۳/۱۔

۵۔ روح المسائل: ۱۳۹۔ ۶۔ مجمع المصنف: ۵۹۶۳۔ ۷۔ شعب الایمان: ۱۰۵۲۲-۱۰۵۲۳۔ ۸۔ تاریخ ابن عساکر: ۱۸۳۱۔

۹۔ کتاب الفضلاء: ۱۱۰۔ ۱۰۔ مسند ابی یوسف: ۸۰/۲۔ ۱۱۔ الکافی: ۷/۷۰۔ ۱۲۔ الامام فیہ: ۹۹۔ ۱۳۔ الجامع البیہقی: ۶۶۰۔

نے اس کی سند پر یہ کہہ کر تنقید کی ہے کہ خالد بن عمر ضعیف ہیں۔ (۱)

## صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: "استیذان کی حدیث کے بہت سے طرق ہیں، اگرچہ کمزور ضعیف ہیں؛ لیکن شدید ضعیف نہیں ہیں سوائے خالد بن عمر اور ضاحک کی روایت کے۔ اس لحاظ سے یہ تمام طرق اختیار کئے جانے کے لائق ہیں۔ عادتاً نے اس حدیث کی ایک ایسی مرسل شاید ذکر کیا ہے، جس کے سبب رجال ثقہ ہیں، اس طرح یہ حدیث ان تمام متابعت اور اس شاید کی وجہ سے حسن کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔"

## حدیث (۲۳۱)

حضرت معاویہ بن جبلہؓ فرماتے ہیں: کہ جب حضور اقدس ﷺ نے ابن کو سکن کا حکم بنا کر بھیجا تو یہ ہر شاخریا: کہ اپنے آپ کو ہر دھمت میں پرورش کرنے سے بچائے رہنا! اس لئے کہ اللہ کے نیک بندے ہاڑ و نعت میں لگنے والے نہیں ہوتے۔ (اسکے رجال ثقہ ہیں)۔ (۲)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج کا نام احمد (۴) اور ابویہ (۵) نے یحییٰ بن ولید از سری بن عیثم از مرثع بن سروق سے کئی طرق سے کی ہے جتنی کہتے ہیں: "اس حدیث کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں اور یحییٰ مدلس ہیں نہ یحییٰ مدلس کرتے ہیں اور کبھی معتزلہ سے بھی روایت کرتے ہیں؛ لیکن ابویہؒ کے طریق سے انہوں نے تقدیث (حدیث) کی تصریح کی ہے جس سے نہ یحییٰ کا شبہ باقار ہوتا ہے۔" (۶) سند میں دوسرے روایتی مرثع ہیں جن کی ابن حبان نے توثیق کی ہے۔ (۷)

## حدیث (۲۳۲)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جب تو یہ دیکھے کہ حق تعالیٰ شانہ کسی گنہگار پر اس کے گناہوں کے باوجود دنیا کی وسعت فرما رہا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ شانہ کی طرف سے کرم و رحمت ہے، پھر حضور ﷺ نے یہ آیت شریفہ "فلما نسوا" سے "بلسون" تک تلاوت فرمائی، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "ابن جب و اولوگ ان چیزوں کو بھولے رہے، جن کی ان کو فصاحت کی جاتی تھی، تو ہر نے

ان پر (راحت) کے ہر قسم کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں پر جو ان کو طبی عیسیٰ مارتا اس نے تلے تو ہم نے ان کو دفن کچل لیا مگر تو وہ حیرت میں آ گئے۔ (حسن الباقیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ نے کی ہے۔ (۱) سند یوں ہے: "یحییٰ بن عہلان از دشلین بن سعد از حرملة بن عمروان لعمیہ از عقیبة بن مسلم" اس سند میں رشیدیٰ بن سعد ضعیف ہیں اس حدیث کی تخریج طبرانی (۲) دلائلی (۳) طبرانی (۴) اور سیوطی (۵) نے حرملة بن عمروان کے کئی طرق سے کیا ہے اسی طرح کی ایک حدیث کی تخریج ابن عبدالحکم (۶) ابن ابی الدنیاء (۷) اور طبرانی (۸) نے ابن ابی نعیمہ از عقبہ بن مسلم کے طریق سے کی ہے۔

۱۔ لعل الصدقات ج ۱ ص ۲۱۰ ج سند ج ۲ ص ۵۵۱، خرچہ ج ۱ ص ۱۲ ج تفسیر طبری ص ۱۹۵ ج انکی ص ۱۸۱۔

۲۔ معجم ج ۱ ص ۲۶۸ ج خلاصۃ المصنف ص ۳۸۸، مشیختہ ج ۱ ص ۳۵۲ ج تخریج ص ۱۳۱۔

۳۔ کتاب الفکر ص ۳۲ ج تفسیر طبری ص ۱۹۵۔



فرمایا: کو اڑ بند کردو، اس کے بعد اوشاد فرمایا: احمد اٹھاؤ اور کہو: "لا الہ الا اللہ" ہم نے تھوڑی دیر تک اٹھا اٹھائے رکھے (اور کلمہ طبع پڑھا) پھر فرمایا: الحمد للہ! اے اللہ تو نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا ہے اور اس کلمہ پر جنت کا وعدہ کیا ہے اور تو وعدہ خلاف نہیں ہے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے ہم سے فرمایا: اگر خوش ہو جاؤ اللہ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) برادر (۳) دولابی (۴) اور حاکم (۵) نے اسماعیل بن عیاش سے کئی طرق سے کی ہے۔ سند میں ہے: "اسماعیل بن عیاض از راشد بن داؤد از یعلیٰ بن شداد بہ" اس حدیث کی تخریج طبرانی (۶) نے عبد الملک بن محمد صناعی از راشد بن داؤد کے طریق سے کی ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں: "اس حدیث کی روایت امام احمد نے کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی راشد بن داؤد ہیں، انکی محدثین نے انھیں ثقہ کہا ہے اور ان میں ضعف ہے، اس کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔" حاکم کہتے ہیں: "حدیث کے دوسرے راوی اسماعیل بن عیاش کا حال یہ ہے کہ ان کی طرف حافظہ کی کمزوری منسوب کی گئی ہے۔" ابی بنی کہتے ہیں: "راشد کو داؤد قطنی اور ان کے علاوہ نے ضعیف کہا ہے؛ لیکن جیم نے انھیں ثقہ کہا ہے۔" (۷)

## صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: بخاری کہتے ہیں کہ: اس حدیث میں کلام ہے۔ (۸) ابن حبان نے ان کا ذکر "الثقات" میں کیا ہے۔ (۹) امام زہبی "میزان الاعتدال" میں کہتے ہیں: راشد کو جیم اور ابن مصعب نے ثقہ کہا ہے۔ بخاری نے کہا کہ ان میں کلام ہے۔ دارقطنی کہتے ہیں: کردہ ضعیف ہیں، ان کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (۱۰) امام زہبی "الاکشاف" میں کہتے ہیں: راشد مختلف فیہ راوی ہیں، ابن مصعب نے انھیں ثقہ کہا ہے اور دارقطنی نے ضعیف۔ حافظ ابن حجر "تقریب" میں کہتے ہیں: کردہ صدوق ہیں اور ان کے بہت سے اوہام ہیں۔ اسماعیل بن عیاش کے حلق سے حافظ ابن حجر (۱۱) کہتے ہیں: کردہ اپنے شہر والوں سے روایت کرنے میں صدوق ہیں اور ان کے علاوہ سے روایت کرنے میں مستحکم نہیں ہیں۔ (۱۲)

## حدیث (۲۳۵)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں جو شخص اخلاص کے ساتھ "لا الہ الا اللہ" کہے، وہ جنت میں

۱۔ تھوڑا کر کے ۴۳۔	۲۔ محدث احمد ۴۳۔	۳۔ سند برادر ۴۳۔	۴۔ ابی بنی ۴۳۔
۵۔ محدث حاکم ۵۰۔	۶۔ تھوڑا کر کے ۴۳۔	۷۔ محدث احمد ۴۳۔	۸۔ مجمع الزوائد ۸۱۔ ۱۰۰/۸۱۔
۹۔ تھوڑا کر کے ۴۳۔	۱۰۔ میزان الاعتدال ۲۵۵۔	۱۱۔ تقریب ۴۴۔	۱۲۔ الاکشاف ۱۳۶۔

داخل ہوگا کسی نے پوچھا: کنگلہ کے خلاص کی عداوت کیا ہے؟ آپ ھ نے فرمایا: کہ حرام کاموں سے اس کو روک دے۔  
(بہت ضعیف) (۱۵)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی نے کی ہے۔ (۱۲) سند یوں ہے۔ "ابو العباس أحمد بن محمد الجوهري نز محمد بن عبد الرحمن بن عذرون از شريك از ابو اسحاق" صحیحی کہتے ہیں "اس حدیث کو طبرانی نے 'المعجم' میں روایت کیا ہے، اس کی سند میں محمد بن عداثر بن بن غزوہ بن ربیع وشارح ہیں۔" (۳) ابونعیم نے اس حدیث کو (۱۰) نعیم بن حجاز از ابو داؤد ودری از زید بن ارقم کے طریق سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ابو داؤد ودری کا نام قطع ہے، ایک قول یہ کہ ان کا نام باقر بن عمارت ہے اور وہ متروک ہیں، لیکن صحیحی نے ان کی تکذیب کی ہے، ابوداؤد کے شیخ نعیم بن حجاز مکی جو بہت روتے تھے، انہیں صحیحی نے انھیں ضعیف کہا ہے۔ تسانی کہتے ہیں: کہ وہ متروک اللہ بہت ہیں۔ علامہ مجلسی (۱۵) حدیث کے الفاظ "س قال لا اله الا الله مخلصاً دحل الجنة"۔

دکر کرنے کے بعد کہتے ہیں: اس حدیث کو بزاز اور صحرائی نے حضرت ابوسعید خدری ھ سے روایت کیا ہے اور انہیں اخبار نے اس حدیث کو حضرت انس ھ سے روایت کیا ہے، اس میں اس کا اضافہ ہے "قليل الاثلا ايسر الناس؟ قال، ايسر اخاف ان يشكلوا" اس حدیث کو طبرانی اور ابونعیم نے زید بن ارقم ھ سے روایت کیا ہے، لیکن اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے "قليل وما اخلصهما؟ قال ان تعجزه عن محارم الله"۔

حدیث (۲۳۶)

حضور اقدس ھ کا ارشاد ہے: "لا اله الا الله والاول پند قیروں میں وحشت بہت میدان حشر میں، اس وقت تو وہ منظر میرے سامنے ہے کہ جب وہ اپنے سروں سے منی بھاڑے ہوئے (قیروں سے) اٹھیں گے اور کہیں گے کہ قرم تعریف اس اللہ کی ہے، جس نے ہم سے ہمیشہ کے لئے رنج و غم دور کر دیا۔ (ضعیف) (۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج خطیب بغدادی (۱۷) خیراتی (۱۸) بیہقی (۱۹) ابن عساکر (۲۰) اور ترمذی (۲۱) نے کی، حاتمی اور عبد الرحمن

بضائل (۲۲) ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔

بن زید بن اسلم کے طریق سے کی ہے۔ پہلی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی روایت کرنے میں عبد الرحمن بن زید بن اسلم متفرد ہیں۔

اس حدیث کو ابن حبان (۱) اور بیہقی (۲) نے بہلول بن عبید کے طریق سے روایت کیا ہے۔ سند میں ہے: ”بہلول بن عبید از سمر بن کثیر از نافع از ابن عمر“ ابن حبان کہتے ہیں: کہ یہ حدیث عبد الرحمن بن زید بن اسلم از والد خود از ابن عمر رضی اللہ عنہما کے طریق سے جانی جاتی ہے؛ نیز ایک سند یہ بھی ہے ابو یعلیٰ از حماد بن عبد الرحمن بن زید“ اور ابن حدیث سے عبد الرحمن کو کوئی نفاذ نہیں ہے۔ ”متمنی کہتے ہیں: ”اس حدیث کی سند میں یحییٰ حماد بن راوی ضعیف ہیں، ایک اور طریق کے سلسلہ میں کہ کہ اس میں جاشع بن مرثع ضعیف ہیں۔“ (۳)

### صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ”بلکہ وہ متروک ہیں۔“ حافظ عراقی کہتے ہیں: ”اس حدیث کی تخریج ابو یعلیٰ نے طبرانی سے اور بیہقی نے ”شعب الايمان“ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے سہر خفیف کے ساتھ ہے۔“ (۴)

متذکرہ کہتے ہیں کہ: اس کے متن میں انکارت ہے۔ (۵) شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا کاندھلوی اس حدیث کی تخریج میں کہتے ہیں: متذکرہ نے اس حدیث پر انکارت کا جو حکم لگایا ہے اس کی بنیاد یہ ہے کہ متذکرہ نے حدیث میں مذکور لفظ ”اهل لا ائله الا الله“ کو ظاہر پر محمول کر کے ہوئے اس کا اطلاق ہر مسلمان پر کیا؛ جبکہ یہ معلوم ہے کہ بعض مسلمانوں کو بھی قبر و مرقبہ میں عذاب دیا جائے گا، اس مضموم کے لحاظ سے یہ حدیث دوسری احادیث کے مضموم کے مخالف ہونے کے سبب منکر ہوئی؛ لیکن اگر اس سے صرف وہ شخص مراد لیا جائے، جو اس وقت سے متصف ہو تو اس صورت میں یہ حدیث قرآن و حدیث کی بہت ساری تفصیلات کے موافق ہو جائے گی اور منکر نہ رہے گی؛ جیسا کہ آیات بھی اس مضمون کی ہیں: ”الاسما یقون السابغون اولئک المقبرون“ ”و منہم سابق بالخبیرات ہاذن اللہ“ اور احادیث میں ”صبغون الفاید یحلون الیہ بغیر حساب“ ہے، ان کے علاوہ اور بھی آیات و احادیث ہیں۔ یہ حدیث ان آیات و احادیث کے موافق ہے، مخالف نہیں۔ ایسی صورت میں یہ معروف ہوئی نہ کہ منکر شیخ الحدیث نے اس مضمون کے متعدد شواہد ذکر کئے ہیں۔

حدیث (۲۴۷)

حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ حضرت جبریل علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: کہ میں ہی اللہ ہوں، میرے

عالم دین ۱۴۲۳ھ، ج ۱، ص ۱۳۳، ۱۳۴، ج ۲، ص ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴

سوا کوئی معبود نہیں، لہذا اسیری ہی عبادت کیا کرو، جو شخص تم میں سے اظہار کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہوا آئے گا اور میرے قلعہ میں داخل ہوگا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوگا، وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوگا۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابو نعیم نے کی ہے۔ (۲) سند میں ہے: "ابو اسحاق ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق مدحل از ابی ابراہیم بن علی انصار بن فیثالچری از ابو اہلست عبد السلام بن صالح المہروی از علی بن موسیٰ از رضا از ابو موسیٰ بن جعفر از ابن جعفر بن محمد از محمد بن علی از ابی علی بن احمسین" ابو نعیم کہتے ہیں: "یہ حدیث اس سند کے ساتھ مسند الطاہرین از آباء طہیین کے قبیل سے ہے، جو ثابت اور مشہور سند ہے۔ محدثین میں اسے ہمارے بعض نسخہ حسب اسناد کو نقل کرتے تو کہا کرتے تھے: اگر یہ سند کسی بخون پر پڑھ کر پھونگی جائے، تو اسے جنوں سے افادہ ہو جائے۔"

## صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: "یہ سند سنن ابن ماجہ کی کتاب الایمان" میں بھی آئی ہے۔" (-) ابو نعیم کہتے ہیں: "ابن حدیث کی سند میں ابو اہلست کے ضعف پر اسحاق ہے اور بعضوں نے انہیں معمم کیا ہے۔"

حدیث (۲۳۸)

حضور قدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ اس پاک ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر تمام آسمان وزمین اور جو لوگ ان کے درمیان میں ہیں، وہ سب اور جو چیزیں ان کے درمیان میں ہیں، وہ سب کچھ اور جو کچھ ان کے نیچے ہے، وہ سب کا سب ایک پلے میں رکھ دیا جائے اور "لا الہ الا اللہ" کا آخر اور دوسری جانب ہو، تو یہی قول میں پڑھ جائے گا۔ (اس کی اسناد منقطع ہے)۔ (۳)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی نے کی ہے۔ (۵) سند اس طرح ہے: "ابو یزید بن کمال باقر عبد اللہ بن صالح از معاویہ بن صالح از علی ابن ابی طلحہ" شیخی کہتے ہیں: "اس کے درجہ بلند ہیں، مولے ابن ابی طلحہ کے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صالح ثابت نہیں ہے۔" (۶)

۱۔ ضعیف ذکر حوالہ: ۸۵۰ ج ۱ ص ۱۹۹/۱۳۱ سنن ابی حاتم: ۱۰۱ ج ۱ ص ۱۸۱/۱۳۱ مکتبہ دار احیاء التراث العربی: ۱۳۱/۱۳۱ ج ۱ ص ۱۳۱/۱۳۱

مفسر اللہ کا ارشاد ہے: کہ بچہ کو شروع میں جب وہ پڑنا سیکھے، لگے، تو ”لا الہ الا اللہ“ یاد کرنا اور جب مرنے کا وقت آئے جب بھی ”لا الہ الا اللہ“ عقین کرو، جس شخص کا اول ”لا الہ الا اللہ“ ہو اور آخری کلمہ ”لا الہ الا اللہ“ ہو، وہ ہزار برس بھی زندہ رہے، تو (اللہ، اللہ) کسی گناہ کا اس سے مطالبہ نہیں ہوگا (یا اس وجہ سے کہ گناہ صادر نہ ہوگا، اگر صادر ہو، تو توبہ وغیرہ سے معاف ہو جائے گا، یا اس وجہ سے کہ اللہ جل جلالہ اپنے فضل سے معاف فرما دیں گے)۔ (ضعیف (۱))

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بیہقی نے ”شعب الایمان“ میں کی ہے۔ (۲) سند یوں ہے: ”انہو بابا علی الروزباری و ابو حیدر اللہ الفاظہ از ابو نصر محمد بن یوسف الخزاز ابو عبد اللہ محمد بن محبوب بن مسلم از ولید خود از نصر بن محمد یحییٰ از سفیان ثوری و از منصور از زابر الیمین مہاجر از عمرہ“ بیہقی نے کہا کہ یہ متن غریب ہے، ہم نے اسے صرف اس سند سے لکھا ہے۔ یہ بات سیوطی (۳) اور ابن عریقی نے (۴) ذکر کی ہے اور ابن دہول نے اس بات کو حاکم کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہا کہ حاکم کہتے ہیں ”موضوع ابن محبوب اور ابن کے والد دونوں مجہول ہیں“ بخاری نے ابراہیم بن مہاجر کو ضعیف کہا ہے۔ سیوطی نے یہ کہہ کر بخاری پر فتور کیا ہے کہ حدیث ”مستدرک حاکم“ میں ہے، اسی طرح اس حدیث کی تخریج بیہقی نے حاکم کے حوالہ سے ”شعب الایمان“ میں کی ہے۔ بیہقی نے کہا کہ اس حدیث کا متن غریب ہے، اسے ہم نے اس سند کے علاوہ کسی اور سے نہیں لکھا۔ حافظ ابن حجر نے اس حدیث کو اپنے ”الملی“ میں شامل کیا ہے، مگر اس کی سند پر کسی طرح قیود نہیں کی صرف اتنا کہا کہ اس کی سند کے ایک راوی ابراہیم میں یمن ہے۔

امام مسلم نے تنبیہات میں اس کی تخریج کی ہے۔ ابن حرقہ کہتے ہیں: کہ بیہقی نے کہا کہ اس حدیث میں کلام محبوب یا ابن کے بیٹے کی (جسے ہے)۔ (۵)

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: میں نے اس حدیث کو ”مستدرک حاکم“ کے دونوں مطبوعہ نسخوں میں نہیں پایا۔ مگر۔  
وائے کو قسین کرنے کے سلسلہ میں عمر، عثمان بن مسعود، انس، ابو سعید، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ  
متحدہ کتاب سے احادیث وادار ہوئی ہیں۔

۱۔ فضائل ذکر عمر، ج ۱، شعب الایمان، ص ۸۶۳۔ ۲۔ الملی، ص ۱۶۶/۱۶۷۔ ۳۔ عزب، ص ۲۸۵/۲۸۶۔ ۴۔ غنی، ص ۱۶۵/۱۶۶۔

## حدیث (۲۵۰)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو بھی بندہ کسی وقت بھی دن میں یا رات میں "اللہ الا اللہ" کہتا ہے تو اعمال نامہ میں سے ہر ایک نیک عمل جاتی ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابو یعلیٰ نے کی ہے۔ (۲) سند یوں ہے: "ہذیل بن ابی ابراہیم حماتی از عثمان بن عبد الرحمن زہری من ولد سعد بن ابی وقاص از زہری" صحیحی کہتے ہیں۔ "اس حدیث کو ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے، اس کی سند میں عبد الرحمن زہری متردک ہیں۔ (۳) زہری کہتے ہیں: "تجدوی نے کہا ہے کہ: عبد الرحمن زہری کو محدثین نے ترک کر دیا ہے۔ ابن عیینہ ان کے ہاں ہے۔" (تیسری مثنوی) کہتے ہیں۔ ایک عربیہ نمونہ نے کہا عبد الرحمن جھوٹ بولنے میں ادول نے انھیں بہت ضعیف قرار دیا ہے۔ نہ لی اور ابو یعلیٰ نے انھیں متردک کہا ہے۔" (۴)

## حدیث (۲۵۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں رنجیدہ و متوہم فرمایا، حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: کہ میں تمہیں رنجیدہ و کھردہ کیا ہوں، کیا بات ہے؟ انھوں نے عرض کیا: کہ گزشتہ شب میرے چچا زہری کو انتقال ہو گیا، میں غم کی حالت میں ان کے پاس پہنچا تھا (اس منظر سے طبعیہ پر اثر ہے) حضور ﷺ نے فرمایا تم نے اس کو "لا الہ الا اللہ" کی تلقین کی تھی؟ عرض کیا کی تھی۔ ارشاد فرمایا کہ اس نے یہ کلمہ پڑھ لیا تھا، عرض کیا: پڑھ لیا تھا۔ ارشاد فرمایا: کہ جنت اس کے لئے واجب ہوگئی۔ حضرت ابو ہریرہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! زندہ لوگ اس کلمہ پڑھیں تو کیا ہوگا؟ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ ارشاد فرمایا: کہ یہ کلمہ ان کے گمراہیوں کو بہت ہی مفید کرنے والا ہے، بہت ہی مفید کرنے والا ہے۔ (یعنی بالکل حق) (۵) (ضعیف) (۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابو یعلیٰ (۶) اور بزار (۷) نے زائد و اضافہ کی ہے۔ (۸) سند یوں ہے: صحیحی کہتے ہیں: "اس حدیث ابو یعلیٰ اور بزار نے طرف منسوب ہے، اس کی سند میں ایک راوی زائد و اضافہ ہیں ابی الرقہ وہیں و تواتر ہوئی ہے"

۱۔ تھاکر ذکر میں آئے۔	۲۔ مستدرک ابی داؤد ۳۸۱/۱	۳۔ صحیح بخاری ۱۸۱۸	۴۔ صحیح مسلم ۵۵۳۱
۵۔ فضائل انور میں ۱۰۶	۶۔ مستدرک ابی داؤد ۳۸۱/۱	۷۔ مستدرک ابی داؤد ۳۸۱/۱	۸۔ صحیح بخاری ۱۸۱۸

انھیں ثقہ قرار دیا اور بخاری اور دیگر ائمہ نے انھیں ضعیف کہا ہے۔ (۱)

## صاحب ”تحقیق النقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں، ذہنی کہتے ہیں: ”نور الدین ابو طرقا و ابو معاویہ یا ذہیری ضعیف ہے۔“ امام بخاری کہتے ہیں: ”کہ وہ منکر الحدیث ہیں۔“ امام نسائی کہتے ہیں: ”کہ میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں۔“ (۲) اور علامہ ذہبی نے امام بخاری کے حوالے سے کہا ہے کہ وہ منکر الحدیث ہے۔ (۳) حافظ ابن حجر کہتے ہیں: ”کہ وہ منکر الحدیث ہیں۔“ (۴) دوسرے راوی زیاد بن عبد اللہ غیری کے بارے میں ذہبی کہتے ہیں: ”کہ ان معین نے انھیں ضعیف کہا ہے۔“ ابو حاتم کہتے ہیں: ”کہ ان میں سے ہے۔ ان کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جائے گی۔“ ابن حبان نے ”کتاب الثقات“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ضعفاء میں بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ (۵) ذہبی ”مفتی“ میں کہتے ہیں: کہ وہ ضعیف ہیں۔ (۶) ”کاشف“ میں بھی ذہبی نے انھیں ضعیف کہا ہے اور بھی ثقہ قرار دیا ہے۔ (۷) حافظ ابن حجر نے ضعیف کہا ہے۔ (۸)

حدیث (۲۵۲)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جس نے ریا کی نیت سے نماز پڑھی، اس نے شرک کیا، جس نے ریا کے ارادہ سے روزہ رکھا، اس نے شرک کیا، جس نے ریا کی نیت سے صدقہ دیا، اس نے شرک کیا۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۰) طبرانی (۸) حاکم (۴) ابویوسف (۱۳) اور بیہقی (۱۴) نے عبد الحمید بن بہرام از شمر بن حوشب از ابن غنم کی سند سے کئی طرق سے کی ہے۔ مطعون بھی اور مختصراً بھی، اس میں شمر بن حوشب راوی ضعیف ہیں۔ طبرانی نے عبد الحمید بن بہرام از شمر بن حوشب از شذا بن اوس کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔ (۱۵) اس سند میں ابن غنم کا ذکر نہیں ہے۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابو داؤد کی ایک کتاب میں پائی، جس کی سند یوں ہے: از عبد الحمید از شمر بن حوشب از عبد الرحمن بن غنم از شذا، اور یہ سند صحیح ہے۔ ”صحیح“ کہتے ہیں: ”اس حدیث کو احمد نے روایت کیا ہے، اس کے ایک

۱۔ فتح الباری ۳/۲۴۳	۲۔ بیہقی ۱۰۸/۱۰۸	۳۔ ابویوسف ۱۳/۱۳	۴۔ طبرانی ۸/۸
۵۔ بیہقی ۱۰۸/۱۰۸	۶۔ حاکم ۴/۴	۷۔ ابویوسف ۱۳/۱۳	۸۔ طبرانی ۸/۸
۹۔ فتح الباری ۳/۲۴۳	۱۰۔ بیہقی ۱۰۸/۱۰۸	۱۱۔ حاکم ۴/۴	۱۲۔ ابویوسف ۱۳/۱۳
۱۳۔ بیہقی ۱۰۸/۱۰۸	۱۴۔ طبرانی ۸/۸	۱۵۔ حاکم ۴/۴	۱۶۔ ابویوسف ۱۳/۱۳



کی ترقیب کے متعلق کہتے ہیں: "مذہبی نے اس حد تک گواہی دینی کی طرف منسوب کیا ہے اور اسے ضعیف کہا ہے"۔ (۱)

صاحب "تحقیق الحال" کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: میں نے صراحت کے ساتھ مذہبی کی تہمت نہیں دیکھی، البتہ انہوں نے "روٹی عین انس" کہہ کر "تمر بیض" کو کھانا استعمال کیا، بنا اور بیان کے مقدمہ میں صراحت کے مطابق تہمت کی علامت ہے۔ (۲) اس طرح یہاں ضعیف سند کی دو علامتیں ہوئیں، ایک "روٹی" کہہ کر تمر بیض کا صیغہ استعمال کرنا اور دوسرے اس پر کسی طرح کا کلام نہ کرنا۔







الخطاب ابو دصغی قال: حدثنا وزیع بنہ "اور ابن ماجہ میں اس کے طریق سے ابن جوزی نے بھی اس کی تخریج کی ہے۔ (۱) اور تخریج کے بعد کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ ابوعام اور ابن حبان رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک مدعی رزیقی ہیں، جو ابی عبد اللہ کے روایت کرنے میں اتراویت رکھتے ہیں، جو روایات ثقہ اور ثبت راویوں کی روایات کے مشابہ نہیں ہوتیں۔ رزیقی کی مفرد روایت قابل حجت نہیں ہیں؛ کیونکہ امام زہبی "میزان الاعتدال" میں کہتے ہیں: "ابو رزقہ کا کہنا ہے کہ رزیقی میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں کہ ان سے حجت نہیں چکڑی جائے گی۔ (۲) ذہبی "الکاشف" میں کہتے ہیں کہ وہ صدوق ہیں۔ (۳) "المعجم" میں زہبی نے ان پر سکوت کیا ہے۔ (۴) ابن حبان "المعجم" میں کہتے ہیں کہ ان کی روایت اگر دوسروں کی روایت کے مطابق ہو تو اس سے استدلال کیا جاسکتا ہے۔ (۵) ابن حبان نے انہیں "کتابہ الثقات" میں ذکر کیا ہے۔ (۶) ابن حجر کہتے ہیں کہ وہ صدوق ہیں، مگر انہیں "مصر ہوتا ہے۔ (۷) سند زہبی کہتے ہیں: "اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس کے روافض ہیں؛ مگر اس کے ایک راوی ابو خطاب دمشقی کے حالات میرے (ابن ماجہ) میں نہیں ہیں، کتب سے کوئی نہیں میں سے ابن ماجہ کے علاوہ کسی نے ان کی حدیث کی تخریج نہیں کی ہے۔ (۸)

### صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: "تہذیب الکمال" میں حزی نے ابو الخطاب دمشقی کا ترجمہ "حالات زہبی" ذکر کیا ہے۔ (۹) ابو الخضر دمشقی کا نام عدا ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں: "کدہ بھولی ہیں۔ (۱۰) ابن ماجہ کہتے ہیں: "کدہ مشہور نہیں ہیں، بکر ذہبی نے ان کی یہ روایت ذکر کی ہے۔ اس روایت کو ذکر کر کے کہتے ہیں کہ یہ حدیث بہت زیادہ منکر ہے۔ (۱۱) عراقی کہتے ہیں: "اس حدیث کی سند میں کوئی ضعف نہیں ہے۔ (۱۲) ابویہ کہتے ہیں: "یہ ضعیف سند ہے اور اس کے راوی ابو الخطاب دمشقی کے حالات سے بہم واقف نہیں ہیں اور دوسرے راوی رزیقی ابو عبد اللہ "انہائی" میں کلام کیا ہے۔ (۱۳)

### حدیث (۲۵۹)

ایک مسیلمی فرماتے ہیں کہ: ہم لوگ لڑائی میں جب خیر کرنا کر چکے، تو لوگوں نے اپنے دل غیبت کو نکالا، جس میں متفرق سامان تھا اور قیدی تھے اور خرید و فروخت شروع ہو گئی (کہ ہر شخص اپنی ضروریات خریدنے لگا۔ دوسری زائد چیزیں

ابو الخضر ابو عبد اللہ ۲۵۹	ابو یزید ابو خالد ۵۷۷	ابو داؤد ۵۷۷	ابو یزید ابو خالد ۵۷۷	ابو یزید ابو خالد ۵۷۷
ابو یزید ابو خالد ۵۷۷	ابو یزید ابو خالد ۵۷۷	ابو یزید ابو خالد ۵۷۷	ابو یزید ابو خالد ۵۷۷	ابو یزید ابو خالد ۵۷۷
ابو یزید ابو خالد ۵۷۷	ابو یزید ابو خالد ۵۷۷	ابو یزید ابو خالد ۵۷۷	ابو یزید ابو خالد ۵۷۷	ابو یزید ابو خالد ۵۷۷

فروخت کرنے لگا) اتنے میں ایک صحابی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آج کی اس تجارت میں اس قدر نفع ہو کہ ہماری جماعت میں سے کسی کو بھی اتنا نفع نہیں مل سکا حضور ﷺ نے تعجب سے پوچھا کہ کتنا کمایا انھوں نے عرض کیا: کہ حضور ﷺ میں سدان خریدتا رہا اور بیچتا رہا جس میں تین سو اوتھ چاندی نفع میں پہنچی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں بہترین نفع کی چیز بتاؤں؟ انھوں نے عرض کیا: کہ حضور ﷺ ضرور بتائیں۔ ارشاد فرمایا: کہ فرض نماز کے بعد دو رکعت قنل۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ابو داؤد نے کی ہے۔ (۲) سند میں ہے: "حدثنا الربیع بن لافع قال۔ حدثنا معاویہ یحییٰ ابن سلام عن زید یعنی ابن سلام انه سمع ابا سلام یقول حدثني عبد الله بن مسعود انه" اس حدیث کے بارے میں ابو داؤد اکرمنذری نے سکوت اختیار کیا ہے۔ ذہبی کہتے ہیں: عید اللہ بن سلمان تابعی ہیں، عید اللہ بن سلمان سے ابو سلام کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔ (۳) ذہبی نے "کاشف" میں ان پر سکوت اختیار کیا ہے۔ (۴) حافظ ابن حجر کہتے ہیں: عید اللہ بن سلام حضور ﷺ نے فتح خیبر کے شعلے سے ایک صحابی سے روایت کیا ہے، مہجول ہے۔ (۵)

## حدیث (۲۶۰)

حضرت حذیفہؓ ارشاد فرماتے ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی سخت امر پیش آتا تھا تو نماز کی طرف فرار ہو جاتا۔ (ضعیف) (۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۷) ابو داؤد (۸) خطیب بغدادی (۹) اور طبرانی (۱۰) نے بھی ابن زبیر کے کئی طرق سے کیا ہے۔ سند میں ہے: "عن یحییٰ بن زکویہ عن عکرمہ بن عمار عن محمد بن عبد الله النضلی عن عبد العزيز بن" اور اس حدیث کے دواوی محمد بن عبد اللہ بن جعفر بن عبد الوہاب سے کہا جاتا ہے، حافظ ابن حجر نے انھیں مقبول کہا ہے۔ (۱۱) ابن پرذائی نے "کاشف" میں سکوت اختیار کیا ہے۔ (۱۲) "میزان الاعتدال" میں کہتے ہیں: "ان سے فکر مدین غور

۱۔ اعتدال نماز ص ۱۹۹۔	۲۔ سنن ابی داؤد ص ۱۵۸۔	۳۔ میزان الاعتدال ص ۵۲۶۔	۴۔ کاشف ص ۳۸۲۔
۵۔ ترمذی ص ۳۸۸۔	۶۔ اعتدال نماز ص ۱۹۹۔	۷۔ سنن ابی داؤد ص ۱۵۸۔	۸۔ سنن ابی داؤد ص ۱۵۸۔
۹۔ تاریخ ابی داؤد ص ۱۵۸۔	۱۰۔ تفسیر طبری ص ۱۶۰۔	۱۱۔ ترمذی ص ۳۸۲۔	۱۲۔ کاشف ص ۳۸۲۔

کے علاوہ کسی اور نے روایت کی ہو، میں نہیں جانتا۔ (۱) ”الکاشف“ کے تعلق کہتے ہیں: ”ابن حبان نے انہیں ذکر نہیں کیا۔ اس سند کے دوسرے راوی عبد العزیز ہیں، جو حدیث کے بھائی ہیں، ان کے تعلق سے ذہبی کہتے ہیں: ”وہ غیر معروف ہیں۔“ (۲) ”الکاشف“ میں انہوں نے عبد العزیز کو ”ذہبی“ کہا ہے۔ (۳) حافظ ابن حجر کہتے ہیں: ”ابن حبان نے انہیں لکھ کر دیا ہے اور بعضوں نے عبد العزیز کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔“ (۴) شیخ عوامہ حفظہ اللہ ”الکاشف“ پر اپنی تعلیقات میں کہتے ہیں: ”ابن حبان نے ”کتاب الفوائد“ میں حدیث کے بھائی عبد العزیز بن یحییٰ ہیں؛ لیکن انہیں شریف صحابہ حاصل نہ ہو سکا۔“ (۵) لیکن صحبت نہ ہونے سے رسول اللہ کا دیدار نہ ہونا لازم نہیں آتا؛ اس لئے کہ حافظ ابن حجر کے مطابق ابو حدیثہؓ، احمد بن حنبلہؓ، اکرم اللہ کے ساتھ جنگ کے دوران شہید کر دیئے گئے، اسی طرح (۶) میں محمد بن عبداللہ ذہبی کی روایت میں عبد العزیز کا ذکر آیا ہے، اسی طرح سنن ابوداؤد کی ”کتاب الصلاة باب وقت فہام النسی من اللیل“ میں عبد العزیز کا ذکر یوں آیا ہے کہ عبد العزیز حدیث کے پیچھے ہیں، اس طرح عبد العزیز کون ہے اس میں اضطراب واقع ہو گیا ہے۔ اضطراب خود انہی سے ہوا یا ذہبی سے روایت کرنے والے راوی یعنی نکر بن عبد ربیع سے ہوا ہے؛ لیکن ہم حال یا اضطراب تو ہو گیا ہے۔ (۷)

حدیث (۲۶۱)

حضرت زاذان حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم اللہ نے قرآن میں قسم کے افراد قیامت کے دن ملک کے ٹیلوں پر ہوں گے، ایک وہ شخص جس نے امامت کی اور مقتدی اس سے ماضی اور خوش رہے، اور مراد وہ شخص جو دن رات میں پانچوں نمازوں کی اذان دیتا ہو، تیسرا وہ تمام جہاں اللہ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا بھی۔ (ضعیف)۔

تخریج

دیکھیں ابن الجراح از سنن ابن ابی شیبہ، ابن ازہبی، ابن عساکر، ابن زاذان کے طریق سے امام احمد (۸) ترمذی (۹) اور صاحب مغل سمیر (۱۰) نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

بشر بن عامر از ابی یوسف، ابن عساکر کے طریق سے بھی یہ حدیث امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ (۱۱)

۱۔ میزان الاحوال ۱۷۷۷ء۔	۲۔ بیرونی الاحوال ۵۱۲۲ء۔	۳۔ خلاصۃ ۳۲۱۲ء۔	۴۔ تخریب ۱۲۲۳ء۔
۵۔ کتاب الفوائد ۱۲۲۴ء۔	۶۔ معجم ۵۸۸۰ء۔	۷۔ سنن ابوداؤد ۴/۳۸۱۹ء۔	۸۔ مسند ۲۶۰/۲۰۰۰ء۔
۹۔ سنن ترمذی ۲۵۲۶۱/۱۹۸۹ء۔	۱۰۔ اعتل انکیر ۵۹۹/۲۵۵۱ء۔	۱۱۔ مجمع البحرین ۱۰۱۰ء۔	

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتے ہوں کہ: چند کماؤں - سند کے ایک راوی میں اتنی ایسی کمزوریاں ہیں: اس لئے یہ حدیث ضعیف ہے۔

نیز عطاء زاد ابن عمر کے طریق سے بھی اس حدیث کو امام جہراقی (۱) اور ابونعیم (۲) نے روایت کیا ہے۔

حدیث (۲۶۲)

موجودہ انداز ۵۵ کا ارشاد ہے کہ: جب نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اسے آدم کی اولاد و خوار، جہنم کی اس بات کو مجھے تم نے (گنہ گاروں کی بدولت) اپنے اوپر جان شریعت کر لیا ہے، بھلاؤ: پاناچہ (بندار لوگ) آگئے ہیں، وضو کرتے ہیں، پھر کی نماز پڑھتے ہیں، پس کہ وجہ سے ان کے گناہوں کی (صبح سے ظہر تک) کی مغفرت کرائی جاتی ہے وہی طرح پھر عصر کے وقت، پھر مغرب کے وقت، پھر عشاء کے وقت (غرض ہر نماز کے وقت یہی صورت ہوتی ہے) عشاء کے بعد دو سوئے شام مشغول ہو جاتے ہیں، اس کے بعد اندھیرے میں بعض لوگ برائیاں (زنا کاری، چوکاری وغیرہ) کی طرف مائل رہتے ہیں اور بعض لوگ برائیاں (نار و فحشاء وغیرہ) کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ (ضعیف) (۳)

تخریج

حسن بن علی معمری از محمد بن لیل نیشی از یوسف بن حسان حشبی از یوسف بن خالد از ابان یعنی عطاء زاد مصنف بھلاؤ از زید کے طریق سے اس حدیث کی عارضہ طبری (۳) نے تخریج کی ہے۔

رواۃ پر کلام

سند میں مذکور راوی ابان بن ابی عباس کے سلسلہ میں صحیحی کہتے ہیں کہ انھیں ابوب اور مسلم علوی نے ثقہ قرار دیا ہے اور شعبہ احمد ابن یحییٰ اور ابوداؤد رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (۵)

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) بظاہر یہ کہ ”الکشف“ میں مامون بنی کہتے ہیں امام بخاری کہتے ہیں کہ ابان متروک روای ہیں۔ (۶) یہ تو ابان

عظیم ۵۵۳ - ج ۱ ص ۱۱۱ - ج ۲ ص ۱۱۱ - ج ۳ ص ۱۱۱ - ج ۴ ص ۱۱۱ - ج ۵ ص ۱۱۱ - ج ۶ ص ۱۱۱ - ج ۷ ص ۱۱۱ - ج ۸ ص ۱۱۱ - ج ۹ ص ۱۱۱ - ج ۱۰ ص ۱۱۱

جڑ کھینچتے ہیں کہ دوسرے کوک ہیں دوسری روایت کے ذریعہ بھی یہ روایت قوی نہیں ہو سکتی۔ (۱)

حدیث (۲۶۳)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے، حق تعالیٰ شانہ پانچ طرح سے اس کا اکرام و اعزاز فرماتے ہیں، ایک یہ کہ اس پر سے رزق کی نگہ ہلا دی جاتی ہے، دوسرے یہ کہ اس سے عذاب قبر ہٹا دیا جاتا ہے، تیسرے یہ کہ قیامت کو اس کے اعمال کا دامن ہاتھ میں دیئے جائیں گے (جن کا حال سورۃ الحاقہ میں مفصل مذکور ہے کہ جن لوگوں کے ہر عمل کا اپنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے، وہ نہایت خوش و خرم ہر شخص کو دکھاتے پھریں گے) اور چوتھے یہ کہ پہلی صراط سے علی کی طرح گزر جائیں گے، پانچویں یہ کہ حساب سے محفوظ رہیں گے اور جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے، اس کو پندرہ طریقہ سے عذاب ہوتا ہے: پانچ طرح دین میں، بارہ جن طرح موت کے وقت، اور تین طرح قبر میں اور تین طرح قبر سے نکلنے کے بعد دنیا کے پانچ تو یہ ہیں: اول یہ کہ اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی، دوسرے یہ کہ صلا کا نور اس کے چہرہ سے ہٹا دیا جاتا ہے، تیسرے یہ کہ اس کے نیک کاموں کا اجر ہٹا دیا جاتا ہے، چوتھے اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں، پانچویں یہ کہ نیک بندوں کی دعاؤں میں اس کا استحقاق نہیں رہتا اور موت کے وقت کے قتل عذاب یہ ہیں: کہ اول ذلت سے مرنا ہے، دوسرے بھوکا مرنا ہے، تیسرے پیاس کی شدت میں موت ہوتی ہے، اگر مسند رہی بی لے تو پیاس ٹھیک ٹھیک۔ قبر کے قتل عذاب یہ ہیں: اول اس پر قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ پہلیاں ایک دوسری میں ٹھس جاتی ہیں، دوسرے قبر میں آگ جلا دی جاتی ہے، تیسرے قبر میں ایک سانپ اس پر ایسا ٹھس کا مسلط ہوتا ہے، جس کی آنکھیں آگ کی ہوئی ہیں اور ناخن لوستے، کھانستے، لاسٹے، سکائیے، کھائیے اور اٹل کر ان کے ختم تک پہنچا جائے، اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے، وہ یہ کہتا ہے کہ مجھے میرے رب نے قہر پر مسلط کیا ہے کہ تجھے صبح کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے آفتاب کے نکلنے تک مارے جاؤں اور ظہر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے عصر تک مارے جاؤں اور پھر عصر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے غروب تک اور مغرب کی نماز کی وجہ سے صبح تک مارے جاؤں۔ جب وہ ایک دھماکا گوارا ہے تو اس کی وجہ سے وہ مرد و ستر ہاتھ زمین میں دھنس جاتا ہے: اس طرح قیامت تک اس کو عذاب ہو جاتا ہے گا اور قبر سے نکلنے کے بعد کے قتل عذاب یہ ہیں: ایک حساب غنی سے لیا جائے گا، دوسرے حق تعالیٰ شانہ اس پر غصہ ہوگا، تیسرے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔ یہ کھل بیزان چودہ ہوئی ممکن ہے کہ پندرہ حوالہ ہوا ہو اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کے چہرہ پر تین سطریں لکھی ہوئی ہوں گی: پہلی سطر اللہ کے حق کو ضائع کرنے والے، دوسری سطر اللہ کے طمع کے ساتھ مخصوص، تیسری سطر جیسا کہ تو نے دنیا میں اللہ کے حق کو ضائع کیا، آج تو اللہ کی رحمت سے دور ہے۔ (یہ حدیث باطل ہے (۲))

۱۔ تقریباً ۱۳۳۰ھ ۲۳۔ ج فضل اللہ دہلوی

اس حدیث کی تخریج علامہ محمّدی (۱) اور علامہ سمرقندی (۲) نے کی ہے۔ صاحب تنبیہ القائلین امام سمرقندی نے یہ حدیث مختصر الفاظ کے ساتھ ذکر کی ہے، پھر کہا ہے کہ اس طرح کی حدیث حضرت ابو ذرؓ سے بھی روایت کی گئی ہے۔ (۳)

حدیث پر محدثین کا تبصرہ

”کتاب الکبائر“ کے متخل اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں: کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے؛ اگرچہ بعض محدثین نے اس کی روایت کی ہے۔ کتاب کے مصنف (یعنی امام ذہبیؒ) اگرچہ محقق حفاظ حدیث میں سے ہیں؛ لیکن اس کتاب کی بہت سی احادیث کے نقل میں ان سے تساہل ہوا ہے۔

### صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: سیوطیؒ نے ”الموضوعات“ کے حاشیہ میں اس حدیث کو تاریخ بغداد کے ضمن میں ابن نجارؒ کی جانب منسوب کیا ہے، پھر انھوں نے ”میزان الاعتدال“ سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے۔ (۴)

اودمان بن الحیر ان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ ظاہر المطلاق ہے اور احادیث طریقہ میں سے ہے۔ (۵)

حافظ بن حجرؒ نے ”منہات“ میں اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

”الصلوة عماد الدين وفيها عشر خصال“ پھر آگے انھوں نے: ان دس باتوں کو ذکر کیا ہے۔ امام فزاريؒ نے ”وقائق الاخبار“ میں اسی جیسی حدیث کو کھل طور پر ذکر کیا ہے۔ شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

”یہ حدیث پوری اگرچہ عام سبب حدیث میں مجھے نہیں ملی؛ لیکن اس میں جتنے قسم کے ثواب اور عذاب ذکر کئے گئے ہیں، ان کی اکثری کا تہ بہت سی روایات سے ہوتی ہیں، جن سے بعض پہلے گزر چکے ہیں اور بعض آگے آرہے ہیں اور یہی روایات میں بے نمازی کا اسلام سے نکل جانا بھی مذکور ہے تو پھر جس قدر عذاب ہو تو ہوا ہے۔“ (۶)

حدیث (۲۶۴)

مذکورہ سے نقل کیا گیا ہے کہ: جو شخص نماز کو کھڑا کر دے، مگر وہ بعد میں پڑھ بھی لے، پھر بھی اپنے وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک جہ جہم میں مبتلا ہو گا اور جہم کی مقدار اتنی برس کی ہوتی ہے اور ایک برس تین سو ساٹھ دن کا اور

۱۔ تاریخ ابن ماجہ ص ۱۶۱۔ ۲۔ مجمع الصحیح ص ۱۶۰۔ ۳۔ تنبیہ القائلین ص ۱۶۰۔ ۴۔ میزان الاعتدال ص ۱۶۰۔ ۵۔ منہات ص ۱۶۰۔ ۶۔ وقائق الاخبار ص ۱۶۰۔

۱۔ تاریخ ابن ماجہ ص ۱۶۱۔ ۲۔ مجمع الصحیح ص ۱۶۰۔ ۳۔ تنبیہ القائلین ص ۱۶۰۔ ۴۔ میزان الاعتدال ص ۱۶۰۔ ۵۔ منہات ص ۱۶۰۔ ۶۔ وقائق الاخبار ص ۱۶۰۔

کیا مت کا ایک دن آیت ہز و ہز کے برابر ہوگا۔ (اس حساب سے ایک شعب کی مقدار دو کروڑ انھاسی لاکھ ہز ہوتی ہے)۔ (۱۰)  
حدیث کا پہلا حصہ

ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث منکر ہے: "اہل حدیث میں دار و علموں کی اصل موجود ہے: چنانچہ اس حدیث کا پہلا حصہ (جو ترك الصلاة حتى مضى ولتھانم قضی عذب فی النار حقاً) - منہ کے الفاظ سے کمتر ہے۔ جابر بن عبد اللہ کی اس مرفوع روایت سے جو ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے: "بین العبد و بین الکفر أو قال الشرك ترك الصوم"۔

جابر بن عبد اللہ کی مذکور بالا روایت کی تخریج امام احمد (۱۲)، ابن ابی شیبہ (۳)، عبد بن حمید (۲)، دارقطنی (۵)، مسلم (۶) و ابو داؤد (۷) ترمذی (۸) نے کی ہے۔ (۹) اور ابن ماجہ (۱۰) نے کی ہے۔

اسی طرح اوپر کی روایت اس حدیث سے بھی ملتی ہے جسے بریدہ بن حبیب السی نے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: "العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر"۔

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۰) ترمذی (۷) نسائی (۱۳) اور ابن ماجہ (۱۰) نے کی ہے۔

اسی طرح اوپر کی حدیث سند کے لحاظ سے معاذ بن جبل کی اس روایت سے بھی کمتر ہے، جو ان الفاظ کے ساتھ وارد ہوئی ہے: "ولا تترك من ترك صلاة مكتوبة متعمداً فإن من ترك صلاة مكتوبة متعمداً فقد هرب من ذمة الله" اس حدیث کی تخریج امام احمد نے کی ہے۔ (۱۵)

ج صنفہ ۲۲۲/۱

ج صنفہ ۲۲۲/۲

ج صنفہ ۲۲۲/۳

ج صنفہ ۲۲۲/۴

ج صنفہ ۲۲۲/۵

ج صنفہ ۲۲۲/۶

ج صنفہ ۲۲۲/۷

ج صنفہ ۲۲۲/۸

ج صنفہ ۲۲۲/۹

ج صنفہ ۲۲۲/۱۰

ج صنفہ ۲۲۲/۱۱

ج صنفہ ۲۲۲/۱۲

## تارکِ صلوٰۃ کا حکم

تارکِ صلوٰۃ کا حکم کیا ہے؟ اس سلسلہ میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک تارکِ صلوٰۃ کی گردن اڑادی جائے گی، مگر علماء کے درمیان اس میں اختلاف ہے کہ بغیر عذر کے کوئی نماز ترک کر دے، تو وہ کافر ہوگا یا نہیں؟ ابراہیم نخعی، ابوب مخنفی، محمد بن عبد اللہ بن المبارک، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کہتے ہیں: کہ ایسا شخص کافر ہے۔ ان حضرات نے روایت ذیل احادیث سے استدلال کیا ہے۔ (۱) **العهد الذی بیننا و بینہم الصلاۃ فمن ترکھا فقد کفر۔** (۲) **بین الرجل و بین الشرک و الکفر ترک الصلاۃ۔** امام ذہبیؒ نے اس حدیث کو اسی طرح ”کتاب الکبائر“ میں نقل کیا ہے، اسی طرح اس حدیث کی تخریج دیگر کتب (۱) میں بھی کی گئی ہے۔

خاصہ یہ کہ اوپر ذکر کردہ احادیث اور ان میں دیگر احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ چنانچہ اگر نماز کا تارک کافر ہو جاتا ہے؛ لیکن فضائل اعمال میں لائی گئی مذکورہ بالا روایت مفہوم کے لحاظ سے ان روایات کی اہمیت کو کم کر دیتی ہے، اس لئے کہ فضائل اعمال کی روایت بتاتی ہے کہ نماز کو ترک کر دینے سے رکنِ تارک ہو جاتا ہے اور نہ ہی ہمیشہ جہنم میں ہوگا؛ اس لئے کہ روایت میں جس جہب کا ذکر کیا گیا ہے، اس سے طویل مدت ہی مراد ہے نہ کہ خلوئی النار۔ اس طرح فضائل اعمال کی روایت ان مشہور روایات کے خلاف ہے، جس سے یہ روایت منکر ہو جاتی ہے۔

دیگر ائمہ کے نزدیک ان روایات میں ذکر کردہ کفر سے کفر حقیقی مراد نہیں ہے؛ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ اور احمد احناف اور شوافع میں سے امام حرلیؒ کا بھی مسلک ہے۔ ان حضرات کے نزدیک یہ احادیث جہدِ ید و تشنّج پر محمول ہیں کہ بطور تہدید کے یہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے، مسلمان کو کہ فر قرار دینے کی جرات بغیر کسی قوی دلیل کے نہیں کی جاسکتی۔ ترکِ صلوٰۃ ایک گناہ ہے اور گناہ کی وجہ سے مسلمان ایمان سے خارج نہیں ہوتا، خوارج کے علاوہ سب کا اس پر اتفاق ہے؛ چنانچہ امام محمدؒ فرماتے ہیں: **تسبیح محمدیہ اللہ کے اہل کما از جہنم میں داخل ہوں گے؛ مگر وہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہ ہوں گے؛ بشرطیکہ رحمتِ ایمان میں انتقال کر گئے ہوں، مگر وہ توبہ کے بغیر حالتِ ایمان میں انتقال کر گئے ہوں، لہذا ان کا معاملہ خدا کی رحمت پر موقوف ہوگا، چاہے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دے، یا عذاب دے، یا عذاب دے گا، تو پھر عذاب پہنچنے کے بعد انہیں جہنم سے نکال لے گا۔**

۱۔ شرح الاموال ۲/۲۷۱، ۲۷۲

علامہ انور شاہ کشمیری نے طبرستان کی کتب خانہ کے مونسور علی پر مستقل کتاب تصنیف فرمائی، جس میں اس مسئلہ سے متعلق علماء کے اقوال اور نفس مباحث جمع فرمائیے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ اس کو بیحد سے دونوں روایتوں کے درمیان کا تقاضا قائم ہو جاتا ہے اور قطعاً اس اعمال کی پابندی بحث روایت معنی کے لحاظ سے معروف روایات میں شامل ہو جاتی ہے۔

## حدیث کا دوسرا حصہ

زیر بحث حدیث کا دوسرا حصہ ”الحق لعانون سنة ثلث الف سنة“ ہے۔ اس کی تخریج مختلف سندوں سے کی گئی ہے تفصیل حسب ذیل ہے۔

(الف) ابو جریر، ابن ابی حمزہ، ابن ابی حاتم (۱) نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، جس کا متن یوں ہے: ”الحق لعانون سنة و السنة ثلاث مائة و ستون يوماً و اليوم كالف سنة مما تعدون“۔

(ب) ابوسامین جریر نے سعید بن جبیر کی سند سے متن کے الفاظ کی سند بنی کی طرح نقل کیا ہے۔

(ج) عبدالرزاق، فریابی، ہناد، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حمزہ، ابن ابی حاتم، ابن ابی جہر کے سند کے ساتھ نقل کیا ہے، جس کا متن یوں ہے: ”سأل علي بن ابي طالب هلالاً انه جوي مانجدون الحق في كتاب الله؟ قل

نجده لعانون سنة كل سنة منه اثنا عشر شهراً كل شهر ثلاثون يوماً كل يوم الف سنة“۔

(د) ابوہریرہؓ کی سند سے مرفوعاً نقل کیا ہے، جس کا متن یوں ہے: ”الحق لعانون سنة“۔

(ذ) سعید بن منصور اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے نقل کیا ہے اور حاکم نے اس سند کو صحیح قرار دیا ہے، متن حدیث ”الحق الواحد لعانون سنة“ ہے۔

(و) ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ”الحق لعانون سنة“ نقل کیا ہے، سعید بن منصور اور ابن منذر نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے یوں نقل کیا ہے: ”الحق الواحد لعانون سنة“۔

(ز) حمید بن حمید، ابن جریر، ابوالشیخ نے ربیع کی سند سے نقل کیا ہے، جس کا متن یوں ہے: ”لا يمين فيها احقاباً قال لا يلدوي احدكم تلك الا حقت الا ام الحق لعانون سنة السنة ثلاث مائة و ستون يوماً“۔

اليوم الواحد مقداره الف سنة و الحق الواحد لعانون سنة الف سنة“۔ (۲) امام سیوطی نے مذکور تمام روایات کو ”در منثور“ میں ذکر کیا ہے، انھوں نے اس کے علاوہ دیگر روایات بھی ذکر کی ہیں، لیکن میں نے

صرف ان روایات پر اکتفا کرنا مناسب سمجھا، جن سے زیر بحث روایت کی تائید ہوتی ہے۔ مذکورہ تمام تھیلاٹ سے ثابت ہوتا ہے کہ زیر بحث روایت بے اصل نہیں ہے، جہاں تک زیر بحث روایت کے الفاظ کا تعلق ہے تو انہی الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو علامہ روی نے ”محاسن الابرار“ اور شیخ احمد سرہندی نے اپنے مکتوبات میں ذکر کیا ہے؛ لیکن میں نے کسی کتاب میں سند کے ساتھ یہ حدیث نہیں پائی۔

حدیث (۲۶۵)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دو دنوں میں کوئی ایسا عذر کے ایک وقت میں پڑھے، وہ کبیرہ گناہوں کے دروازہ دل میں سے ایک دروازہ پر پہنچ جائے۔ (ضعیف) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج معترض از ولید خود از فضیل از عمرہ کے طریق سے ترمذی (۲) دارقطنی (۳) بزار (۴) (کشاف) ابویعنی (۵) اور عاکب (۶) نے کی ہے۔

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) تہا ہوں کہ اس حدیث کے راوی حدیث بہت ضعیف ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ حدیث کی احادیث منکر ہیں، ان کی حدیث لکھی نہیں جائے گی۔ بخاری نے حدیث کی اس حدیث کے سلسلہ میں کہا کہ اس کی تائید کرنے والی کوئی حدیث نہیں ہے اور یہ حدیث صرف اس طریق سے چائی جاتی ہے اور اس سند کی کوئی اصل نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے صحیح روایات سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ تلکھڑھڑ کو اکٹھے نوا کرتے۔

حدیث (۲۶۶)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ اسلام میں کوئی بھی حصہ نہیں، اس شخص کا جو نماز پڑھتا ہو اور بے وضو کی نماز نہیں ہوتی۔ دوسری حدیث ہے کہ دین بقیہ نماز کے نہیں ہے، نماز دین کے لئے ایسا ہے جیسا آدمی کے بدن کے لئے سر ہے۔ (ضعیف) (۱)

۱۔ ج۔ سند بزار ۲۶۶/۲۔

۲۔ سنن دارقطنی ۳۹۵۸۔

۳۔ سنن ترمذی ۱۹۸۰۔

۴۔ فضائل نماز ص ۲۰۵۔

۵۔ ج۔ مسند ک حاکم ۵۵۵۸۔

۶۔ مسند ابویعنی ۳۲۶/۲ حدیث نمبر ۱۲۵۲۔

حادث میں تھیں عطار از سعید بن سعید بن ابی سعید مقبری از برادر خود عبد اللہ بن سعید کی سند سے یہ روایت برآورد (۱)  
نے نقل کی ہے۔ (۲)

مؤید روایات

اس حدیث کے پہلے حصہ کی ایک شہد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے، جس کی امام حاکم نے تخریج کی  
سہار دوسری شہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج طبرانی نے ”معجم صغیر“ میں کی ہے۔  
حدیث (۲۶۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص نمازوں کو اپنے وقت پر پڑھے، وضو بھی اچھی طرح کرے، خشوع و خضوع  
سے بھی پڑھے، کھڑا بھی پڑھے، دعا کرے، پھر وہی طرح دو کوڑا عجب بھی اچھی طرح سے اطمینان سے کرے، غرض ہر چیز کو  
اچھی طرح دیکرے تو نماز نہایت روشن ہو جائے اور نماز کی کوڑا دعا دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ میری بھی ایسی ہی  
معاذت کرے، جیسے تو نے میری معافیت کی اور جو شخص نماز کو بری طرح پڑھے، وقت کو بھی نال دے، وضو بھی اچھی طرح نہ  
کرے، دو کوڑا عجب بھی اچھی طرح نہ کرے، تو وہ نماز سیاہ اور بری صورت میں بد دعا، رتی ہوئی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی  
ایسا ہی برآورد کرے؛ جیسا تو نے مجھے ضائع کیا ہے، اس کے بعد وہ نماز اپنے اپنے کپڑے کی طرح نماز کی گند پر، ردی جاتی  
ہے۔ (ضعیف) (۳)

تخریج

بکر از عمر بن الخطاب بن ابی العاص بن ابی الجون بنی از عباد بن کثیر بصری از ابو سعید ہاشمی کی سند سے یہ  
حدیث طبرانی (۳) نے نقل کی ہے۔

مؤید روایات

۱۔ سند از ابن ماجہ ۱۰۹۱، ابن کثیر ۳۳۲، ج ۱، صفحہ ۱۸۱۔ ۲۔ معجم صغیر ۵۵۵ (بخاری)۔

۳۔ سند از ابن ماجہ ۱۰۹۱، ابن کثیر ۳۳۲، ج ۱، صفحہ ۱۸۱۔ ۴۔ کتاب المغنی ۱/۲۷۱۔



سے ابن سعدی (۵) ابو نعیم (۶) اور حکیم ترمذی نے نقل کیا ہے۔

نیز ابو نعیم نے حکم کے طریق سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ (۷)

حدیث (۲۷۰)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قصد اِلا کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کے روزہ کو اِستِظار کر دے، فجر رمضان کا روزہ چاہے تمام عمر رکھے اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔ (ضعیف) (۸)

خرج صحیح

شعبہ از حبیب بن ابی ثابت از عمارہ بن عبید از ابو طلحہ از والد خود کے طریق سے اس حدیث کی خرّج امام احمد (۲) علیٰ (۳) دارقطنی (۴) ابو داؤد (۵) نسائی (۶) ابن خزيمة (۷) طحاوی (۸) اور بیہقی (۱۰) نے کی ہے؛ لیکن شرح "مشکل لا تار" کی سند میں عمار نہیں ہے۔

نیز یہ حدیث سفیان از حبیب بن ابی ثابت از ابن طلحہ کے طریق سے بھی امام احمد (۱) دارقطنی (۲) ترمذی (۳) اور ابن ماجہ (۴) نے نقل کی ہے۔ (اس سند میں عمار نہیں ہیں)۔

حدیث (۲۷۱)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ انھوں نے حضور ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: جنت کو رمضان شریف کے لئے خوشبوؤں کی دھونی دی جوتی ہے اور شروع سال سے آخر سال تک رمضان کی خاطر آراستہ کیا جاتا ہے۔ جس جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا جتی ہے جس کا نام مغیرہ ہے، جس کے جھونکوں کی وجہ سے جنت کے درختوں کے پتے اور کواڑوں کے پتے جھٹکے جاتے ہیں، جس سے ایسی دل آویز سریل آواز نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی، پس خوشنما آنکھوں والی حوریں اپنے مکانوں سے نکل کر جنت کے بالا خانوں کے درمیان کھڑے ہو کر آواز دیتی ہیں کہ کوئی ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم سے شکی کرتے والا؟ تاکہ حق تعالیٰ شانہ

۱۔ علیہ الدار، ۲۔ ابوداؤد، ۳۔

۴۔ فضائل رمضان، ۵۔

۶۔ مسند احمد، ۷۔

۸۔ مسند علی، ۹۔

۱۰۔ سنن ابوداؤد، ۱۱۔

۱۲۔ سنن ابی نعیم، ۱۳۔

۱۴۔ سنن ابی حاتم، ۱۵۔

۱۶۔ مسند احمد، ۱۷۔

۱۸۔ مسند علی، ۱۹۔

۲۰۔ شرح مشکل لا تار، ۲۱۔

۲۲۔ سنن ابی حاتم، ۲۳۔

۲۴۔ مسند احمد، ۲۵۔

۲۶۔ سنن ابی نعیم، ۲۷۔

۲۸۔ سنن ابی حاتم، ۲۹۔

۳۰۔ سنن ترمذی، ۳۱۔

اس کو جہ سے جوڑ دیں، پھر وہی دور میں جنت کے دار و نہر رضوان سے پہنچتی ہیں کہ یہ یہی رات ہے؟ وہ ایک جہہ کہ جواب دیتے ہیں کہ: رمضان المبارک کی پہلی رات ہے، جنت کے دروازے محمد ﷺ کی اُمت کے لیے (آج) کھول دیئے گئے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ: حق تعالیٰ شانہ رضوان سے فرماتے ہیں کہ: جنت کے دروازے کھول دے اور ناک (جہنم کے دروازے) سے فرمادے یہاں کہ: محمد ﷺ کی اُمت کے روز و راتوں پر جہنم کے دروازے بند کر دے، پھر جبریل علیہ السلام کو حکم دیا ہے کہ زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کر دو اور مکے میں حقوق ادا کرو، میں بھیج دو کہ میرے محبوب محمد ﷺ کی اُمت کے روزوں کو خراب نہ کریں، یہی کریم اللہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ: حق تعالیٰ شانہ رمضان کی ہر رات میں ایک سزاؤں کو حکم فرماتے ہیں کہ: تین مرتبہ یہ آواز دے کہ ہے کوئی مانگے والا، جس کو میں عطا کروں، سب کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں، کوئی ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں، کون ہے جو نیک کو قرض دے دے ایسا غنی بن جائے، ایسا پورا پورا ادا کرنے والا، جو ذرا بھی کسی نہیں کرتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں روزانہ انعام کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں، جو جہنم کے شقی ہو چکے تھے اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنم سے آزار کپے گئے تھے، ان کے برابر اس ایک دن میں آزار فرماتے ہیں اور جس رات شب قدر ہوتی ہے، تو حق تعالیٰ شانہ حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم فرماتے ہیں: وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں، ان کے ساتھ ایک مہر جہنم لکھا ہوا ہے، جس کو کعبہ کے اوپر کھڑا کرتے ہیں اور حضرت جبریل علیہ السلام کے نو بازو ہیں، جن میں سے دو بازو کو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں، جن کو مشرق سے مغرب تک پھیل دیتے ہیں، پھر حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کو حکم دے فرماتے ہیں کہ: جو مسلمان آج کی رات میں کھڑے ہو، یا بیٹھا ہو، نماز پڑھ رہا ہو، یا ذکر کر رہا ہو، اس کو سلام کریں اور مصالحت کریں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں، صبح تک یہی حالت راتی ہے، جب صبح ہو جاتی ہے تو جبریل علیہ السلام آواز دیتے ہیں کہ: اے فرشتوں کی جماعت! اب کوچ کرو اور چلو۔ فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے اسے کی اُمت کے مومنوں کی حاجتوں اور ضرورتوں میں کیا معاملہ فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے ان پر توبہ فرمائی اور چاند مہینوں کے عذوبہ سب کو معاف فرمایا۔ صحابہ نے پوچھا کہ: یا رسول اللہ ﷺ! وہ چار شخص کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ: ایک وہ شخص جس کو شراب کا عذوبہ دیا ہو، دوسرا وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہو، تیسرا وہ شخص جو قطعی رزق کرنے والا اور ناقلہ توڑنے والا ہو، چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھنے والا ہو اور آپس میں قطع تعلقی کرنے والا ہو۔

پھر جب عید الاظہر کی رات ہوتی ہے تو اس کا نام (آسمانوں پر) "لیلۃ العجائزۃ" (انعام کی رات) سے لیا جاتا ہے اور جب عید کی صبح ہوتی ہے، تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو تمام شیروں میں بھیجتے ہیں، وہ زمین پر اتر کر تمام گھیس، راستوں





نہ بیت پر نہ روتی۔ زحر بن یحییٰ ازادی از حرم بن حشمت از محمد بن یونس حدیثی از ترقی وہ کے طریق سے نہ نہ  
کو پہنچی (۱) اور ابن حبان (۲) نے نقل کیا ہے۔

نیز اس حدیث کا ایک حصہ محمد بن یحییٰ از حرم کے طریق سے بھی روایت کیا گیا ہے۔ (۳)

حدیث (۲۷۳)

حضرت سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم نوگوں کو وعظ فرمایا کہ: تمہارے اوپر  
تین مہینہ آ رہا ہے، جو بہت عظمت والا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو بڑا مہینوں  
سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کے رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا۔ جو شخص  
اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ روزہ کا قرب حاصل کرتا ہے، جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں  
کسی فرض کو ادا کرے، وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں متر فرض ادا کرے۔ یہ مہینہ مہربانیت اور مہربان کا بدلہ جنت ہے اور یہ  
مہینہ لوگوں کے ساتھ رحم و خوار کی کا ہے، اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھ دیا جاتا ہے، جو شخص کسی روزہ، روزہ کا اظہار کرے، اس کے  
لئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کو ثواب ہوگا، مگر اس روزہ  
دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں آیا جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہذا اہم میں سے ہر شخص کو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ  
روزہ دار کو اظہار کرے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: یہی بھر کھائے پر سوتا نہیں کہ ثواب تو اللہ تعالیٰ نے شانہ نے ایک کھجور سے  
کوئی اظہار کر دے، یا ایک ٹھونٹ پانی پلے دے، یا ایک ٹھونٹ سے پانی پلا دے اس پر کچھ مرحمت فرما دیتے ہیں۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ  
اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے، جو شخص اس مہینہ میں بھکا  
کرے اپنے غلام و خادم کے بوجھ و حق تو ان کی شانہ اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور آگ سے آزادی فرماتے ہیں اور جو  
چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کر دین میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں اس کی رضا سے حصہ  
چارہ کا ٹکڑاں ہوگی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو دو کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ  
جنت کی طلب کرو اور آگ سے بچنا، جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے، حق تعالیٰ قیامت کے دن میری حوض سے اس کو ایسا  
پانی پلائے گا جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک بچاؤ نہیں ملے گی۔ (ضعیف، کرم)

تخریج



# کتاب الزکاة

حدیث (۲۷۶)

حضرت سعدؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ کا انتقال ہو گیا (ان کے ایصالِ ثواب کے لئے) کونسا صدقہ زیادہ افضل ہے۔ حضور اللہس ﷺ نے فرمایا کہ پانی سب سے افضل ہے اس پر حضرت سعدؓ نے اپنی والدہ کے ثواب کے لئے ایک کنواں کھدوایا۔ (۱)

تخریج

یہ حدیث اسراکل از ابو اسحاق از رجل ماضیہ کی سند سے زیورادوڈ میں مروی ہے۔ (۲)  
 نیز اس حدیث کو بشام الدستوائی از قزو از سعید بن المسیب از سعد بن عبادہ کے طریق سے بھی ابن ماجہ (۳) سنائی (۴) ابن خزیمہ (۵) ابن حبان (۶) اور طبرانی (۷) نے نقل کی ہے۔  
 نیز اس حدیث کی تخریج امام احمد (۸) زیورادوڈ (۹) طبرانی (۱۰) ورمیٹی (۱۱) نے حسن از سعد بن عبادہ کے طریق سے اور زیورادوڈ میں سعید حسن کے طریق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

اس سند کے ساتھ یہ حدیث منقطع ہے، اس لیے کہ سعید اور حسن نے سعد بن عبادہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

حدیث (۲۷۷)

حضور اللہس ﷺ نے اوشاد فرمایا کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ اور بھی حق ہے۔ (پھر تاکید میں سورہ بقرہ کی یہ آیت)

۱۔ نقدک مدقہ ص ۹۷۔ ج ۱، صفحہ ۱۸۸۔ ج ۲، صفحہ ۲۸۳۔ ج ۳، صفحہ ۲۵۷/۲۵۸۔  
 ۲۔ مجمع ابن حبان ۲۳۸۔ ج ۱، صفحہ ۵۳۷۔ ج ۲، صفحہ ۵۸۵/۵۸۶۔  
 ۳۔ مجمع ابن خزیمہ ۳۴۷۔ ج ۱، صفحہ ۵۸۵/۵۸۶۔ ج ۲، صفحہ ۵۸۵/۵۸۶۔  
 ۴۔ ابن حبان ۲۳۸۔ ج ۱، صفحہ ۵۳۷۔ ج ۲، صفحہ ۵۸۵/۵۸۶۔  
 ۵۔ ابن خزیمہ ۳۴۷۔ ج ۱، صفحہ ۵۸۵/۵۸۶۔ ج ۲، صفحہ ۵۸۵/۵۸۶۔  
 ۶۔ ابن حبان ۲۳۸۔ ج ۱، صفحہ ۵۳۷۔ ج ۲، صفحہ ۵۸۵/۵۸۶۔  
 ۷۔ ابن حبان ۲۳۸۔ ج ۱، صفحہ ۵۳۷۔ ج ۲، صفحہ ۵۸۵/۵۸۶۔  
 ۸۔ احمد ۲۳۸۔ ج ۱، صفحہ ۵۳۷۔ ج ۲، صفحہ ۵۸۵/۵۸۶۔  
 ۹۔ زیورادوڈ ۲۳۸۔ ج ۱، صفحہ ۵۳۷۔ ج ۲، صفحہ ۵۸۵/۵۸۶۔  
 ۱۰۔ طبرانی ۲۳۸۔ ج ۱، صفحہ ۵۳۷۔ ج ۲، صفحہ ۵۸۵/۵۸۶۔  
 ۱۱۔ ورمیٹی ۲۳۸۔ ج ۱، صفحہ ۵۳۷۔ ج ۲، صفحہ ۵۸۵/۵۸۶۔



## حدیث (۲۷۹)

حضرت محمد اللہ بن مسعودؓ، ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں نماز اقام کرنے کا اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ہے اور جو شخص زکوٰۃ ادا کرے، اس کی نماز بھی (قبول) لیں۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

ابراہیم بن نائل صیقلی از اسماعیل بن عمرو النخعی از شریک و ابوالاحوص از ابو اسحاق از ابوالاحوص کی سند سے یہ حدیث خبر لی گئی ہے۔

## درجہ حدیث

میشی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔  
صاحب "تحقیق المتال" کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں اس حدیث کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن عمرو النخعی ہیں جسکی، ابوحاتمہ اور دارقطنی رحمہم اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں کہ اسماعیل ایسی احادیث زان کرتے ہیں، جن کے متابعات نہیں ہوتے، ابن حبان نے انہیں ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے۔ (۳) امام منذری (۴) کہتے ہیں: اس حدیث کو طبرانی نے "معجم کبیر" میں اپنی سندوں سے روایت کیا ہے جن میں سے ایک صحیح ہے۔

## حدیث (۲۸۰)

حضرہ ہندسؓ کا پاک ارشاد ہے کہ جس مال کے ساتھ زکوٰۃ کا مال مل جاتا ہے، وہ اس مال کو بڑاک کے بغیر نکال دیتا۔ (ضعیف) (۵)

## تخریج

محمد بن عثمان بن مغلول جی از ابراہیم بن عمرو از والد خود کی سند سے یہ حدیث علامہ حمیدی (۶) امام بخاری (۷) از عدی (۸) ترمذی (۹) اور بزار نے نقل کی ہے۔

۱۔ فضائل و مناقب: ص ۳۶۶۔ ۲۔ المعجم کبیر: ۱۲۹۰-۱۲۹۱ حدیث نمبر ۱۰۰۹۵۔ ۳۔ ابن حبان صحیح: ص ۱۰۸، کتاب غنایہ: ص ۱۰۸، الحدیث: ص ۳۳۰، الحدیث: ص ۳۳۰، الحدیث: ص ۳۳۰۔ ۴۔ امام منذری: ص ۲۳۴۔ ۵۔ ابن عدی: ص ۲۳۴۔ ۶۔ علامہ حمیدی: ص ۱۰۸۔ ۷۔ بخاری: ص ۱۰۸۔ ۸۔ ترمذی: ص ۱۰۸۔ ۹۔ ابن ماجہ: ص ۱۰۸۔

## حدیث (۲۸۱)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص طیب ماں (حلال ماں) کو دے، انہیں اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے، تو یہ عمل اس مال کو ضیعت بنا دیتا ہے۔ اور جو شخص حرام مال کھائے، تو اس کی زکوٰۃ ادا کرنا اس کو پاک نہیں بناتا۔ (اس کی سند منقطع ہے) (۱)

## تخریج

ثوری از ابوسلمہ کی سند سے یہ حدیث عبدالرزاق (۱) نے نقل کی ہے۔ عبدالرزاق ہی کے طریق سے طبرانی (۲) نے بھی اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ چھٹی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند منقطع ہے۔ (۳)

## حدیث (۲۸۲)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو وہلی کسی جنگل میں یا بیابان میں کہیں بھی ضائع ہوتا ہے، وہ زکوٰۃ کھارو گئے سے ضائع ہوتا ہے۔ (ضعیف) (۴)

## تخریج

عمرو بن ابی عامر بن سرح از احمد بن سعید بن ابی اسلمہ بن عبدالمطلب بدیری از عم خود عمرو بن امدون از عمرو بن لہب (جو کہ گریہ حدیث مقداد بن عمرو کے آزاد مردہ غلام ہیں) از ابو ہریرہؓ کی سند سے یہ حدیث طبرانی (۱) نے نقل کی ہے۔

## مویدات احادیث

اس حدیث کی ایک تائید حضرت عباد بن حماتؓ کی حدیث سے آتی ہے، جسے ابن ابی حاتمؒ نے (۲) ذکر کیا ہے۔ لیکن اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس حدیث کو میرے والد نے منکر کہا ہے۔ امام منذریؒ (۳) نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۱۔ خدا کی حدیث ص ۵۶۔ ۲۔ مصنف عبدالرزاق ۱۱۴۰۔ احادیث نمبر ۱۲۸۸۔ ۳۔ معجم کبیر ۳/۱۹۷۔ احادیث نمبر ۱۵۹۰۔ ۴۔ مجمع الزوائد ۶/۶۵۳۔

۵۔ خدا کی حدیث ص ۵۶۔ ۶۔ معجم کبیر ۳/۱۹۷۔ احادیث نمبر ۱۲۸۸۔ ۷۔ معجم کبیر ۳/۱۹۷۔ احادیث نمبر ۱۵۹۰۔ ۸۔ مجمع الزوائد ۶/۶۵۳۔

حدیث (۲۸۳)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ صدقہ کرنے میں ہندی کیا کرو! اس لئے کہ بلا صدقہ کو بچاؤ نہیں سکتی۔ (ضعیف) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج محمد بن عبد اللہ حضرمی از حمزہ بن احمد بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب از محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ کی سند سے امام طبرانی (۲) نے کی ہے۔

حدیث (۲۸۴)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: زکوٰۃ اسلام کا (بہت مضبوط) پل ہے۔ (ضعیف) (۳)

تخریج

صحیح اک بن حمزہ از ابان از حطان بن عبد اللہ الرکاشی کے طریق سے یہ حدیث اسحاق بن راہویہ (۴) (فتح الوصاب) ابن ہدی (۵) ہاشمی (۶) نقاشی (۷) اسماعیلی (۸) اور ابن جوزی (۹) نے نقل کی ہے۔

طبرانی نے بھی اپنی سند سے اس حدیث کی تخریج کی ہے، لیکن اس سند میں ابان کا ذکر نہیں ہے۔ (۱۰)

حدیث (۲۸۵)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ بناؤ اور اپنے پیاروں کا صدقہ سے علاج کرو اور بلا اور مصیبت کے سوجھن کا دعاء اور اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی سے استقبالی کرو۔ (ضعیف) (۱۱)

تخریج

موسیٰ بن میسر قرشی از حکم بن حنیہ از ابراہیم از اسود کے طریق سے یہ حدیث طبرانی (۱۲) ابو نعیم (۱۳) نقاشی (۱۴)

- |                         |  |                        |                               |
|-------------------------|--|------------------------|-------------------------------|
| ۱۔ نقاشی صدقات ص ۲۸۱۔   | ۲۔ کتاب السنن ۲/۲۲۹ (مجمع البحرین)۔    | ۳۔ تہذیب السنن ص ۲۲۷۔  | ۴۔ سنن اسحاق بن راہویہ ص ۲۲۸۔ |
| ۵۔ نکال ص ۱۳۷۔          | ۶۔ شعب الایمان ص ۲۲۸۔                  | ۷۔ مستطاب ص ۲۷۔        | ۸۔ التخریب ص ۱۲۸۔             |
| ۹۔ اہل البصر ص ۸۱۶۔     | ۱۰۔ مجمع البحرین ص ۲۲۷ (مجمع البحرین)۔ | ۱۱۔ نقاشی صدقات ص ۲۷۷۔ | ۱۲۔ مستطاب ص ۲۷۔              |
| ۱۳۔ مجمع البحرین ص ۲۲۷۔ | ۱۴۔ حلیۃ الاولیاء ص ۱۰۲/۲۔             | ۱۵۔ مستطاب ص ۲۷۔       | ۱۶۔ مستطاب ص ۲۷۔              |

تشی (۱) ابن ہدیٰ (۲) اور قطیب (۳) نے لکھا ہے۔

حدیث (۲۸۶)

حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں کہ جب حق تعالیٰ شانہ نے زکوٰۃ دعا کرنے کا حکم فرمایا تو منافق آدمی بدترین پھل جو ان کے پاس ہوتے تھے وہ کرتے تھے، اس پر حق تعالیٰ شانہ نے قرآن پاک میں آیت شریفہ ”یا ایہا الذین امنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم الی قولہ ان نعصر افرہ“ نازل فرمائی۔ (ضعیف) (۴)

تخریج

یہ حدیث یحییٰ بن ابی طالب از یزید از جوہر کی سند سے غیر ملکی میں مروی ہے۔ (۵)

# کتاب الحج

حدیث (۲۸۷)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو اور رسواری کا انتظام ہو کہ بیت اللہ شریف جاسکے اور پھر دو حج نہ کرے، تو کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی ہو کر مر جائے، یا نصرانی ہو کر وہ اس کے بعد حضور ﷺ نے اپنے اس ارشاد کی تائید میں یہ آیت چڑھی: "وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مِنْ مَّسْطَعٍ (لِلهِ مَسْبَلًا)" (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج مسلم بن ابراہیم الزہلّٰلی ابن عبد اللہ ذوالجواہر اسحاق ہمدانی از عاصم بن علی بن ابی حمزہ (۲) ابن جریر (۳) کئی (۴) ابن عدی (۵) حقی (۶) ابن جوزی (۷) علامہ سیوطی (۸) اور علامہ بیہقی (۹) نے کی ہے۔

حدیث (۲۸۸)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئے، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (اس کی سند ضعیف ہے) (۱۰)

تخریج

اس حدیث کی تخریج محمد بن اسحاق از سلیمان بن محمد موتی آل حنین از یحییٰ بن ابی سفیان الاظمیٰ از والدہ خود امام حکیم بنت مسلم بن عائض کے طریق سے امام احمد (۱۱) ابن حبان (۱۲) اور طبرانی (۱۳) نے کی ہے۔

۱۔ تصانیح کرامہ ۱/۱۹۱۔ ۲۔ ذخیرۃ المفید ۸۷۔ ۳۔ تفسیر امیر بربر ۱۰۳۔ ۴۔ تاریخ جریر ۳۳۳۔ ۵۔ الکامل ۲/۱۵۸۔

۶۔ کتب السنن ۲/۳۸۱۔ ۷۔ کتب المستدرکات ۲/۲۰۹۔ ۸۔ فتاویٰ البصیرۃ ۲/۱۷۱۔ ۹۔ میزان المصنوع ۱/۱۵۲۔

۱۰۔ تصانیح کرامہ ۱/۹۱۔ ۱۱۔ مسند ۲/۳۹۱۔ ۱۲۔ تاریخ ابن حبان ۲/۲۵۱۔ ۱۳۔ مسند کبیر ۳/۱۰۱۔

نیز عبداللہ بن ابی اسحاق (۱) و اسحاق بن محمد از امام حکیم کی سند سے بھی اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۲) (نشرة  
الحدیث) و امام بخاری (۳) و ابن ماجہ (۴) اور ابو یعلیٰ (۵) نے کی ہے۔

نیز عبداللہ بن عبدالرحمن بن یحییٰ بن ابی اسحاق از جیدہ خود حکیم کی سند سے اس حدیث کی تخریج امام  
بخاری (۵) و ابوداؤد (۶) ابو یعلیٰ (۷) و دارقطنی (۸) و ترمذی (۹) اور مستدرک (۱۰) نے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج ابو یعلیٰ محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق از احمد بن محمد بن عبدالرحمن بن یحییٰ بن ابی اسحاق  
از جیدہ خود حکیم سے امام اسحاق از امام اسحاق بن یحییٰ بن ابی اسحاق کی سند سے امام بخاری نے کی ہے۔ (۱۱)

حافظ ابن حجر کہتے ہیں: عبداللہ بن عبدالرحمن بن یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت میں محمد بن عبدالرحمن بن یحییٰ بن ابی اسحاق سے وہ  
درست نہیں ہے، دونوں کی سند کو دیکھتے ہیں یہاں تک کہ یہ کہہ سکیں کہ بخاری کی سند زیادہ صحیح ہے۔ (۱۲)

امام دارقطنی نے اس حدیث کی تخریج علامہ داؤد بن ابی اسحاق کے طریق سے بھی کی ہے، سند یوں ہے: "اسعد بن محمد بن  
یحییٰ بن محمد بن عبداللہ بن ابی اسحاق از والدہ خود از امام اسحاق"۔ (۱۳)

اسی طرح احمد بن محمد بن ابی اسحاق از یحییٰ بن ابی اسحاق از والدہ خود از امام اسحاق کی سند سے بھی اس حدیث کی تخریج  
امام ابن ماجہ نے کی ہے۔ (۱۴)

درجہ حدیث

ابن قیم (۱۵) کہتے ہیں: "یہ حدیث ثابت نہیں ہے"۔ اس کی سند عبدالرحمن بن یحییٰ بن ابی اسحاق سے ہے۔ امام سنن بیہقی (۱۶)  
کہتے ہیں: اس حدیث کی سند انور اس کے متن میں راویوں کے درمیان بہت اختلاف ہے، حدیث کی راوی امام حکیم جن کا نام  
حکیم ہے، ابن حبان کے علاوہ کسی نے انھیں ثقہ نہیں قرار دیا اور یحییٰ بن ابی اسحاق کے علاوہ کسی نے ان سے روایت نہیں کیا۔  
حافظ ابن حجر نے (۱۷) انھیں مقبول قرار دیا ہے، یحییٰ بن ابی اسحاق کو انھوں نے مستور کہا ہے۔ (۱۸)

حدیث (۲۸۹)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: کہن بانی ہر سفر شے مقرر ہیں، جو شخص وہاں جا کر یہ دعا پڑھے: "اللہم ابی

۱. مصنف: ۸۲۔ ۲. مجمع الزوائد: ۱۲/۱۰۱۔ ۳. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۴. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۵. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۶. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۷. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۸. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۹. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۰. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۱. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۲. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۳. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۴. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۵. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۶. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۷. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۸. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔

۱. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۲. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۳. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۴. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۵. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۶. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۷. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۸. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۹. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۰. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۱. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۲. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۳. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۴. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۵. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۶. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۷. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۸. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔

۱. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۲. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۳. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۴. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۵. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۶. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۷. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۸. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۹. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۰. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۱. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۲. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۳. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۴. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۵. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۶. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۷. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۸. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔

۱. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۲. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۳. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۴. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۵. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۶. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۷. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۸. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۹. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۰. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۱. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۲. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۳. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۴. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۵. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۶. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۷. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔ ۱۸. سنن ابی یوسف: ۳۱۰۔







## حدیث (۲۹۶)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو ایسا ہے گویا کہ میری زندگی میں زیارت کی۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

غصص بن ابی داؤد از زید بن ابی سلیم از جابر کی سند سے یہ حدیث طبرانی (۲) اور قطبی (۳) ابی نعیم (۴) اور ابن عدی (۵) نے نقل کی ہے۔

## حدیث (۲۹۷)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جس شخص کے لئے کوئی واقعی بخیر کی چیز سے مانع نہ ہو، محال ہوا وہاں کی طرف سے روک نہ ہو، یا ایسا شے مرض نہ ہو جو حج سے روک دے، یا پھر وہ بغیر حج کے مر جائے، تو اس کو اختیار ہے چاہے یہ وہی ہو کہ مرے یا نصرانی مرے۔ (ضعیف) (۶)

## تخریج

یزید بن ہارون از شریک از زید از عبد الرحمن بن ساجد کے طریق سے اس حدیث کو دارقطنی (۷) ابونعیم (۸) سیوطی (۹) اور ابن جوزی (۱۰) نے نقل کیا ہے۔

نیز نصر بن حزام از سفیان از زید کے طریق سے بھی ابن عدی (۱۱) نے روایت کی ہے۔

البتہ اس سند کے ایک راوی نصر بن حزام ہر دوک ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

اسی طرح عدی بن حاتم از شریک از منصور از سالم بن ابو جند از ابی ابراہیم کے طریق سے بھی اس حدیث کو ابن عدی (۱۲) ابن جوزی (۱۳) اور سیوطی (۱۴) نے نقل کیا ہے۔

۱۔ بخاری ج ۱ ص ۹۰۔ ۲۔ المعجم کبیر ۳ ص ۳۹۶، ۳ ص ۳۹۷، ۴ ص ۳۹۸۔ ۳۔ سنن ولطیف ص ۲۸/۲۔ ۴۔ سنن نسائی ص ۳۳۶۔

۵۔ الکامل ص ۹۰۔ ۶۔ کنز العمال ج ۱ ص ۲۰۱۔ ۷۔ فضائل ص ۱۸۳۔ ۸۔ صلی علیہ وسلم ص ۱۸۳۔ ۹۔ الکامل ص ۲۸/۲۔ ۱۰۔ صلی علیہ وسلم ص ۱۸۳۔

۱۱۔ الکامل ص ۲۸/۲۔ ۱۲۔ الکامل ص ۲۸/۲۔ ۱۳۔ صلی علیہ وسلم ص ۱۸۳۔ ۱۴۔ صلی علیہ وسلم ص ۱۸۳۔

## حدیث (۲۹۸)

ایک صحابی نے حضور اقدس ﷺ سے سوال کیا کہ حاجی کی کیا شان ہونی چاہئے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: بکھرے ہوئے بالوں والا سیلا کچلا ہو، پھر دوسرے صحابی نے سوال کیا کہ حج کو کتنا اغتسل ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جس میں خوب (لیک) کے ساتھ (چلا تا ہو اور قربانی کا خون خوب بہا تا ہو)۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

ابراہیم بن یزید کی زعم بن مبارک بن جعفر غزوئی کے طریق سے اس حدیث کو ترمذی (۱۰)، ابن ماجہ (۳)، امام شافعی (۴)، دارقطنی (۵) اور بیہقی (۶) نے نقل کیا ہے۔

## درجہ حدیث

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ: حسن اور ابراہیم بن یزید الخوزی کے حافظہ کے متعلق بعض اہل علم نے کلام کیا ہے۔ حافظ ابن حجر (۷) کہتے ہیں: کہ یہ حدیث ابوالہیثم بن یزید الخوزی کی ہے، ابوالہیثم احمد اور نہ کی رحمہما اللہ نے انہیں سترک کہا ہے۔ عبدالحق کہتے ہیں کہ ان کے سب طرق ضعیف ہیں، ابوبکر ابن ابی شیبہ دیکھتے ہیں: اس مضمون میں کوئی مسند حدیث ثابت نہیں ہے، صحیح بات یہ ہے کہ اس مضمون کی تمام روایات حسن مرسل ہیں۔

## حدیث (۲۹۹)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: حق تعالیٰ شانہ (حج بدل میں) ایک حج کی وجہ سے نین آدمیوں کو سنت میں داخل فرماتے ہیں: ایک مردہ (جس کی طرف سے حج بدل کیا جا رہا ہے) اور راج کر فوالا، تیسرا وہ شخص (دامت وغیرہ) جو اب حج کر رہا ہے (یعنی حج بدل کیلئے روپیہ سے ہار ہے)۔ (ضعیف) (۸)

## تخریج

فقید ابو طہرازا ابو بکر قطان از علی بن الحسن بن ابی یسری از اسحاق بن عیسیٰ از ابو مسر از محمد بن ابی کفہ ر کے طریق سے

۱۔ فقہ الحج ص ۵۹۔ ۲۔ سنن ترمذی، ۱/۱۶۱/۱۵۵۸۔ ۳۔ سنن ابن ماجہ، ۱/۲۸۱۔ ۴۔ مسند شافعی، ۱/۱۵۲۔ ۵۔ سنن ابی یزید، ۱/۲۸۱۔ ۶۔ سنن بیہقی، ۱/۲۸۱۔ ۷۔ تہذیب التہذیب، ۱/۲۸۱۔ ۸۔ سنن ابی یزید، ۱/۲۸۱۔



اس کے مادی یوسف ضعیف ہیں، سنڈرٹی (۱) کہتے ہیں: اس حدیث کو بیانی نے سند حسن کے ساتھ بیان کیا ہے۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: کہ اگر اس سے کچھ حدیث مراد ہے، تو پھر سند حسن کہنا درست نہیں؛ بلکہ اس کی سند ضعیف ہے، جیسا کہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں۔

یزعمہ بن معاویہ از محمد بن مغوان از ابن جریر از عطاء کے طریق سے یہ روایت مروی ہے ان الفاظ کے ساتھ نقل کی گئی ہے: ”ينزل الله نبارك و تعالى كل يوم مائة رحمة منيها على الطاهين بالبيت وعشرين على اهل مكة وعشرين على صائر الناس“۔ (۲)

حدیث (۳۰۲)

حضور ﷺ کا اوشاد ہے: کہ جو شخص حج کے لئے جائے اور راستہ میں انتقال کر جائے، اس کے لئے قیامت تک حج کا ثواب لکھا جائے گا اور اسی طرح جو شخص عمرہ کے لئے جائے اور راستہ میں انتقال کر جائے، اس کو قیامت تک عمرہ کا ثواب ملے گا اور جو شخص جہاد کے لئے نکلے اور راستہ میں انتقال کر جائے، اس کے لئے قیامت تک مجاہد کا ثواب لکھا جائے گا۔ (اس کی سند میں ابن اسحاق کا مصلحہ ہے، ماہن اسحاق کو دس کہا گیا ہے، اس کے بقید رجال ثقہ ہیں)۔ (۳)

## تخریج

ابو معاویہ از محمد بن اسحاق از جمیل بن ابی موسیٰ از عطاء کے دو طرق سے اس حدیث کو ابو یعلیٰ (۴) اور طبرانی (۵) نے نقل کیا ہے۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: کہ سند میں سماع کی مراد نکل نہیں ہے؛ بلکہ مصلحہ ہے، اس لحاظ سے اس حدیث کی سند ضعیف ہوگی۔

۱۔ الترغیب والترہیب: ۱/۲۲۲۔ ۲۔ شعبہ ۴۵۱، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴۔ ۳۔ تخریج: ج ۱ ص ۲۵۱۔ ۴۔ ج ۱ ص ۲۵۱۔ ۵۔ ج ۱ ص ۲۵۱۔

## حدیث (۳۰۳)

مفسر القدر کا ارشاد ہے: کہ غزوہ بدر کا دن آسمانی ہے، اس کو چھوڑ کر کوئی دن عرذ کے دن کے علاوہ ایسا نہیں، جس میں شیطان بہت ذلیل ہو رہا ہو، بہت مانعہ بکھر رہا ہو، غصہ ہو رہا ہو، بہت زیادہ غصہ میں بھر رہا ہو اور یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ عرذ کے دن فی اللہ کی رحمتوں کا کثرت سے نازل ہونا بندوں کے لیے بڑے بڑے گناہوں کا معاف ہونا دیکھنا ہے۔ (اس کی سند مرسل ہے)۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابراہیم بن ابی عبد اللہ کے طریق سے امام مالکؒ (۲) عبد الرزاق (۲) ورمی (۳) نے کی ہے۔ امام مالکؒ نے اس حدیث کو مرسل نقل کیا ہے۔ ”مسند رک“ میں حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منسلک نقل کی ہے۔ حافظ ابن عبد البرؒ نے (۵) اس حدیث کے متعدد مشاہد ذکر کئے ہیں۔

## حدیث (۳۰۴)

مفسر القدر کا ارشاد ہے: کہ جب کسی حاجی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہوا اپنے لئے دعائے مستغفر کی اس سے درخواست کرو کہ وہ اپنے گناہوں سے پاکہ صاف ہو کر آیا ہے۔ (ضعیف) (۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج محمد بن الحارث از محمد بن عبد الرحمن بن بکرانی کے طریق سے امام احمد (۷) اور ابن حبان (۸) نے کی ہے۔

ابن حبان نے اس حدیث کو اس نسخہ میں ذکر کیا ہے، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی اکثر حدیث موضوع یا منقولہ ہیں۔

۱۔ تھاکر ج ۱ ص ۱۵۵ ۲۔ مسند مالک: حدیث نمبر ۲۵۰ ۳۔ مصنف موطا، ج ۱ ص ۸۴۲ ۴۔ شرح الترمذی: ۱۹۲۰  
۵۔ تہذیب التہذیب: ۱۲۹/۱۱۱۱ ۶۔ تھاکر ج ۱ ص ۱۵۵ ۷۔ مسند احمد: ۳۸۰/۱۶۹ ۸۔ کتاب الحج، ج ۱ ص ۱۶۵

## حدیث (۳۰۵)

حضور اللہ کے لئے سے نقل کیا گیا ہے کہ جو کوئی بھی مرد یا عورت کسی ایسے خوج شے بھنی کرے، جو اللہ کی رشتہ کا سبب ہو، تو وہ اس سے بہت زیادہ ایسی جگہ خرچ کرے گا، جو اللہ کی عارفی کا سبب ہو اور جو شخص کسی دنیوی غرض سے حج کو جانا ملتی کرے گا، وہ اپنی اس غرض کے پورا ہونے سے پہلے دیکھے گا کہ ملک حج سے لادراغ ہو کر آگئے اور جو شخص کسی مسلمان کی مدد میں پاؤں بلانے سے گریز کرے گا، اس کو کسی گناہ کی اعانت میں ملتا ہوتا ہے، جس میں کچھ بھی ثواب نہ ہو۔ (بہت ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج محمد بن احمد بن ہادون، از احمد بن موسیٰ حانظہ، از محمد بن علی از احمد بن حازم، از حکم بن سلیمان از ابن ابی بزیہ، اصفانی از ابن حزمہ، ثمالی از ابو جعفر کے طریق سے امام اسماعیلی نے روایت کی ہے۔ (۲)

## درجہ حدیث

امام منذری کہتے ہیں کہ اس حدیث کو علامہ اسماعیلی نے روایت کیا ہے، لیکن اس میں نگارت ہے۔ (۳) نیز اس حدیث کی تخریج طبرانی نے (۴) ابو جعفر کے طریق سے بہت آری ہے۔ علامہ حنیفی (۵) کہتے ہیں کہ اس سند میں عید نام تمام اسنادی متروک ہیں۔

## حدیث (۳۰۶)

حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ میں کسی ایک خطا کردہ، یہ میرے لیے بہت شاق ہے، اس کے مقابلہ میں کہ کہ کے باہر یہ کسی متروک خطا نہیں کر دیا۔ (موقوف ہے اور اس کی سند ضعیف ہے) (۱)

## تخریج

ابو الولید از احمد بن یسروہ، آبی از عبد المجید بن عبد الحزیز بن ابی رواہ از والد خود کے طریق سے یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔ (۲)

۱۔ معانی ج ۱ ص ۲۱۱۔ ۲۔ الترغیب والترہیب: ۳۳۹ ص ۲۰۲۔ ۳۔ الترغیب والترہیب: ۱۱۹/۲۔  
۴۔ مجمع الزوائد: ۲/۱۱۹۔ ۵۔ معانی ج ۱ ص ۲۱۱۔ ۶۔ تہذیب التہذیب: ۱۳۶/۲۔

حدیث (۳۰۷)

مضمر اقدس سے نقل کیا گیا ہے کہ جب حلقِ طلال مال کے ساتھ حج کوکھ ہے اور سواری پر سوار ہو کر کہتا ہے: "لَبَّكَ اللَّهُمَّ لَبَّكَ" تو فرشتہ بھی آسمان سے (اس کی تائید اور تقویت میں) "لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ" کہتا ہے (یعنی تیرا لبیک کہتا مقبول ہے) وہ فرشتہ کہتا ہے، تیرا تو شہ بھی طلال ہے اور تیری سواری بھی طلال (کہ طلال مال سے حاصل ہوئے) اور حجِ مبرور ہے اور کوئی وہاں کچھ پر نہیں اور جب کوئی آدمی حرام مال کے ساتھ حج کو جاتا ہے اور لبیک کہتا ہے تو فرشتہ آسمان سے کہتا ہے، نہ لبیک نہ سحر یک یعنی تیری لبیک غیر مقبول ہے، تیرا تو شہ حرام ہے، تیرا خرچ حرام ہے، تیرا حج معصیت ہے، یہ حج مبرور نہیں۔ (ضعیف) (۱۱)

تخریج

محمد بن غنم بن سفيان بن سعيد بن مسلمان بن داؤد بن عمار بن محمد بن حنفیہ بن کثیر بن زبایہ سلمیٰ کی سند سے "معجم اوسط" میں روایت کی گئی ہے۔ (۲۰)

# کتاب المعاملات

حدیث (۳۰۸)

حضرت مرہۃ حضور اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کہ جو شخص رزق (غلو وغیرہ) یا بر سے لائے (یا کہ لوگوں کو ارزاں دے) اس کو روزی دی جاتی ہے اور جو شخص روک کر رکھے وہ ملعون ہے۔ (ضعیف) (۱۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج اسرائیل بن علی بن سالم بن اذلی بن زید بن جدعان از سعید بن مسیب کے مرق سے ابن ماجہ (۲) دارق (۳) محمد بن حمید (۴) بیہقی (۵) عقیلی (۶) ابن حرق (۷) اور حاکم (۸) نے کی ہے۔

درجہ حدیث

علامہ حاکمی کہتے ہیں: کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۱) علامہ بخاری نے بھی اس سند کو ضعیف کہا ہے۔ (۲) نیز حافظ ابن خربز نے بھی سند کو ضعیف کہا ہے۔ (۳) علامہ زہبی (۱۲) کہتے ہیں کہ اس روایت کو عقیلی نے ”کتاب المغصانہ“ میں روایت کیا ہے اور علی بن سالم کی وجہ سے اس حدیث کو معلول قرار دیا ہے نیز اس کی بھی وضاحت کی ہے کہ ان الفاظ کے ساتھ علی بن سالم کی کسی نے متابعت نہیں کی، زہبی اپنے مختصر میں فرماتے ہیں: کہ علی بن زید بن جدعان کے سبب اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ علامہ ابوی فرماتے ہیں کہ یہ سند علی بن زید بن جدعان کے سبب یہ حدیث ضعیف ہے۔ (۱۳) ابن حرق (۱۴) فرماتے ہیں: کہ میں نے ابن حرق کو کہتے سنا کہ وہ بخاری کے حوالہ سے فرماتے ہیں: کہ علی بن سالم بن اذلی بن زید از اسرائیل والی روایت کا کوئی متابع نہیں ہے۔ ابن حرق کہتے ہیں کہ سند میں مذکور علی بن سالم صرف اس حدیث سے جانے جاتے ہیں، اس کے علاوہ ان کی کوئی اور حدیث میرے علم میں نہیں ہے۔

۱۔ تصانیف ۳۷۳	۲۔ شمس المصابیح ۲۵۱۳	۳۔ سنن رمی ۲۵۸۶	۴۔ مسند محمد بن حنفیہ ۳۳۳	۵۔ سنن بیہقی ۲۰۶۶
۶۔ کتاب المغصانہ ۳۳۳/۳	۷۔ الکامل ۲/۵۰۵	۸۔ مسند حاکم ۲/۲	۹۔ طبعا صد الحصة الاخری ۳۳	۱۰۔ کنز العمال ۵۸۰
۱۱۔ تخریج ابن خربز ۱۳۳	۱۲۔ نصب الرایہ ۲/۲۶	۱۳۔ مجمع الزوائد ۱۰/۳	۱۴۔ دلائل ۱۰/۴۴۴	

## حدیث (۳۰۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ ایک شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے کئی غلام ہیں، ورجوئے سے جھوٹ بولتے ہیں، خیانت بھی کرتے ہیں، ہتھکنٹیں مانتے ہیں، ان کو نہ ایصال بھی کیجاتا ہوں اور مارنا بھی ہوتا (نہر ان کا قیامت) میں کیا معاملہ رہے گا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ قیامت کے دن ہتھکنٹیاں مقدار کی انھوں نے خیانت کی ہوگی، نور حیرانی تا فراموشی کی ہوگی اور جھوٹ بولا ہوگا، اس سزا سے عقدار کا وزن کیا جائے گا (کہ اس دن ہر چیز کا وزن ہوگا، دھاپے وہ چیز جسم والی جو ہر ہویا ہے جسم کی فرض ہو) اور تو نے جو سزا ان کو دی ہے، وہ بھی توئی چاہی ہوگی، نہیں اگر جی سزا اور ان کا جرم برابر ہا، تب تو نہ جتنا نہ دینا اور اگر تیری سزا ان کے جرم سے وزن میں کم ہوگی تو جتنی کمی ہوگی، وہ بچھے دی جائے گی اور اگر سزا ان کے جرم سے بڑھی ہوگی، تو اس زیادتی کا تجھ سے بدلہ لیا جائے گا، وہ شخص انھوں کو کرتے ہوئے دوتے ہوئے نہیں سے بہت گنہگار حضور ﷺ نے فرمایا: تم نے قرآن شریف کی آیت "وَنَضِيعُ الْعَٰزِمِينَ الْقِسْطَ الْبَیِّنَ" (۱) نہیں پڑھی (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ قیامت کے دن ہم میزان عدل قائم کریں گے، جس میں عمل کا وزن کریں گے اور کسی پر ذرا سا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور کسی کا کوئی گنہگار کوئی گنہگار کے دانے کے برابر بھی ہوگا، تو ہم اس کو وہاں حاضر کریں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں)۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

عبدالرحمن بن غزوان ابوالموثق قراد از زیٹ بن محمد از مالک بن انس از زہری از عروہ کے طریق سے اس روایت کی تخریج احمد (۳۷۸۲) ترمذی (۲۷۷۲) ورواد تظنی نے کی ہے۔

## حدیث (۳۱۰)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو قرض دے، پھر وہ قرض واپس اس کو کوئی بدلہ دے، یا اپنی سواہی پر سفر کرے، تو نہ بدلہ قبول کرے نہ اس کی سواہی پر سوار ہو، البتہ اس قرض کے معاملہ سے پہلے اس قسم کا برتاؤ دونوں میں تھا تو مضائقہ نہیں۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

دشام بن عمار، سعید بن منصور، از اسماعیل بن عیاش، از عتبہ بن حمید، منسا، از یحییٰ بن ابی اسحاق، حنائی کی سند سے اس حدیث کی تخریج ابن ماجہ نے کی ہے۔ (۱)

## حدیث (۳۱)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ تجی آدمی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جہنم سے دور ہے اور شیخیل آدمی اللہ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، آدمیوں سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے۔ بیگناہ جاہل علی اللہ کے نزدیک عابد شیخیل سے زیادہ محبوب ہے۔ (ضعیف) (۲)

## تخریج

سعید بن محمد، راق از یحییٰ بن سعید، از اعراب کے طریق سے اس حدیث کی تخریج ترمذی (۳) عقیلی (۴) ابن حبان (۵) اور ابن عدی (۶) نے کی ہے۔

## درجہ حدیث

امام ترمذی فرماتے ہیں: کہ یہ حدیث غریب ہے، صرف سعید بن محمد ہی سے یہ روایت کی گئی ہے، یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کی روایت کرنے میں سعید بن محمد کی مخالفت کی گئی ہے، اس لئے کہ اس حدیث کو یحییٰ بن سعید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

عقیلی کہتے ہیں: کہ اس کی حدیث کا نہ یحییٰ کی روایت سے کوئی اصل ہے، نہ کسی اور کی روایت سے۔ ابن حبان کہتے ہیں: کہ اگر اس حدیث کی سند کو سعید بن محمد نے محفوظ رکھا ہے، تو یہ حدیث غریب ہے۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: کہ سعید بن محمد راق کے تعلق سے امام ترمذی (۵) کہتے ہیں: کہ ابن مسیح نے ان سے

۱۔ سنن ابن ماجہ ۳۴۴۔ ح لغز کی حدیثات میں ۱۳۱۔ ح سنن ترمذی ۱۹۷۱۔ ح کتاب الصلوة ۳۵۵۔ ح روضہ الصالحات ۱۳۹۔

۲۔ انکال ۱۸۳۴۔ ح بیرون الامکان ۳۱۶۴۔

بارے میں "فہم بشیہ" کہا ہے، لیکن سعد اور دیگر نے انھیں ضعیف کہا ہے، امام نسائی کہتے ہیں: کہ وہ فقہ نہیں ہیں، وار قطعی نے انھیں متروک قرار دیا ہے، لیکن عدیٰ ان کی مختلف احادیث ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں: کہ ان کی روایات سے ضعیف ظاہر ہوتا ہے، لیکن الجوزی نے اس حدیث کو "کتاب الموضوعات" میں ذکر کیا ہے، لیکن علامہ سیوطی نے (۱۶) ابن جریر پر نقد کیا ہے۔ لیکن عراقی (۷) کہتے ہیں: اس حدیث کی روایت کرنے میں سعید متروک نہیں ہیں؛ بلکہ عبدالعزیز بن علی، حازم نے بھی ان کی حیثیت کی ہے؛ چنانچہ ابن ابی حازم کی روایت کی تخریج و بیانی نے کی ہے۔

"شعب الایمان" میں نسائی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کی تخریج سعید بن مسلمہ اور سعید بن سلیمان کی سند سے کی ہے اور کہا ہے کہ سعید اور سعید دونوں ضعیف ہیں، اس طرح اس حدیث کی روایت کرنے میں سعید متروک نہیں ہیں، علاوہ انہیں سعید باکذب بھی نہیں ہیں؛ بلکہ بخاری نے انھیں ضعیف کہا ہے اور لیکن عدیٰ نے انھیں فقہ کہا ہے اور لیکن عدیٰ کہتے ہیں کہ مجھے تو شک ہے کہ یہ حدیث ترک نہ کی جائے گی، پھر یہ کہ سعید کی روایات کی تخریج امام ترمذی اور ابن ماجہ رحمہما اللہ نے کی ہے، ایسے راوی کی حدیث اگر اس کا دوسرا متفق موجود ہو تو وہ حسن بن جاتی ہے۔ سعید کی سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بھی ایک حدیث مروی ہے، جس کی تخریج امام نسائی نے کی ہے، اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بھی حدیث ہے، جس کی تخریج علامہ قسطلانی نے اپنے "مواہب" میں محمد بن زکریا اعطانی کے طریق سے کی ہے۔ خطیب نے "کتاب الخلق" میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی تخریج ان الفاظ کے ساتھ کی ہے: "الطبعی الذی یحب الی اللہ من الصلوات الخ" خطیب نے حدیث ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ابن عبد الواحد کی سند سے ہے۔ "ابن ابی شیبہ" نے "میان الاختلاف" میں اسی نام کو برقرار رکھا ہے؛ لیکن خطیب نے "کتاب الخلق" میں غریب ابن عبد الواحد کی جگہ مسلمہ بن عبد الواحد ہے۔

حدیث (۳۱۲)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا در شاوکل کیا ہے کہ جنت میں نہ تو چاہا باز دھوکہ باز داخل ہوگا نہ بغل دمصدقہ کرے احسان رکھے والا۔ (ضعیف) (۳)

تخریج

اس حدیث کی تخریج قرطبی (۱) ازہری (۲) سعدی (۳) صدوق (۴) امام (۵) ترمذی (۶) طحاوی (۷) ابو حنیفہ (۸)

۱۔ طحاوی المصنف ۱/۲۰۷	۲۔ حویلی المصنف ۱/۱۳۷	۳۔ فضل حدیث ۱/۱۱۱	۴۔ مسند ابی حنیفہ ۱/۱۱۱
۵۔ مسند ابی حنیفہ ۱/۱۱۱	۶۔ مسند ابی حنیفہ ۱/۱۱۱	۷۔ مسند ابی حنیفہ ۱/۱۱۱	۸۔ مسند ابی حنیفہ ۱/۱۱۱

اور مروزی (۱) نے کی ہے۔

درجہ حدیث

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے، پھر کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے، صدقہ اور ہمام میں سے ہمام کی روایت "لا بد من العمل بالحدیث النبی الملکۃ" تک آگے کے الفاظ صدقہ کی روایت میں آتے ہیں یہ حدیث صدقہ اور فرقہ کے ضعیف ہونے اور مرۃ اور ابو کرہ کے درمیان اختلاف کے سبب ضعیف ہے۔

اس حدیث کی ایک شاہد حضرت ابو ہریرہ کی حدیث ہے، جو اسی مفہوم میں ہے؛ لیکن یہ بہت ضعیف ہے۔

حدیث (۳۱۳)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں: کہ ایک صحابی کا انتقال ہوا تو مجمع میں سے کسی نے ان کو بظاہر حالات کے اعتبار سے جنتی بتایا، حضورؐ نے فرمایا: تمہیں کیا خبر ہے، لیکن ہے کبھی انھوں نے بے کار بات زبان سے نکال دی ہو یا کبھی ایسی چیز میں بخل کیا ہو جس سے ان کو کوئی نقصان نہیں ہو چکا تھا۔ (اس کی سند منقطع ہے) (۲)

تخریج

یہ حدیث سلیمان بن عبد الجبار بغدادی از عمر بن حفص بن غیاث از والدہ خوارزمش کی سند سے مروی ہے۔ (۳)

درجہ حدیث

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے، وشمش کا انس، سے سماع ثابت نہیں۔

حدیث (۳۱۴)

حضور اقدسؐ کا ارشاد ہے: کہ جو شخص حق تعالیٰ شانہ سے تھوڑی روزی پر راضی رہے، حق تعالیٰ شانہ بھی اس کی طرف سے تھوڑے عمل پر راضی ہو جاتے ہیں۔ (ضعیف) (۴)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابو عبد اللہ حافظ از ابو جعفر احمد بن محمد بن ابراہیم حافظ از ابراہیم ابن الحسین بن دیر ط

ابو مروزی ۹۸ جرح علی حدیث مرسلہ جرح علی حدیث مروزی ۳۲۲ جرح علی حدیث مرسلہ ۳۲۸

اسحاق بن محمد مروزی از معید بن مسلم بن باک از والد قواد علی بن حسین کی سند سے پہنچنے کی ہے۔ (۱)

حدیث (۳۱۵)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ خودت جنت میں ایک درخت ہے، جس پر شخص نئی ہوگا، وہ اس کی ایک ٹہنی پڑے گا، جس کے ذریعہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور مکمل جہنم کا ایک درخت ہے، جو شخص ضعیف (یعنی) ہوگا اس کی ایک ٹہنی پڑے گا یہاں تک کہ وہ ٹہنی اس کو جہنم میں داخل کر کے رہے گی۔ (ضعیف) (۱۰)

تخریج

اس حدیث کی تخریج عمر بن شیبہ از بنی قسنان محمد بن یحییٰ از مبدلہ عز بن مران از ابراہیم بن اسحاق بن ابی حنیفہ از داؤد بن الحسن از عبد الرحمن از عرج کے طریق سے ابن ندیم (۳) خطیب بغدادی (۴) اور سیوطی (۵) نے کی ہے۔

حدیث (۳۱۶)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: کہ تین شخص ایسے ہیں کہ ان کو حقیقت سمجھنے والا منافق ہی ہو سکتا ہے (تہ کہ مسلمان) خود تین شخص یہ ہیں، ایک یوزہا مسلمان، دوسرا عالم تیسرا منصف حاکم۔ (ضعیف) (۶)

تخریج

عبد اللہ بن زحر از علی بن زید از قاسم کی سند سے اس حدیث کی تخریج طبرانی (۷) اور شجرئی (۸) نے کی ہے۔

اس حدیث کو عبید اللہ بن زحر کی سند سے ابن ابی القرات نے بھی اپنے جزم میں روایت کیا ہے۔ (۹)

حدیث (۳۱۷)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ مخلوق ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی عیال ہے، پس اللہ تعالیٰ کو وہ شخص بہت محبوب ہے، جو اس کی عیال کے ساتھ احسان کرے۔ (ضعیف) (۱۰)

ع تاریخ ہمارا: ۱۴۲۳ھ

ع الکافی: ۲/۲۲۶

ع تہذیب صحاح: ۱۶/۲۶۸

ع شعب الایمان: ۳۵۰

ع آملی: ۲/۲۲۶

ع مشکوٰۃ: ۳/۲۶۸ حدیث نمبر ۸۱۹۰

ع تہذیب تفسیر: ۲/۲۶۸

ع شعب الایمان: ۱۰۹۲۵

ع تہذیب صحاح: ۱۶/۲۶۸

ع تہذیب الایمان: ۱۰۹۲۳

## تخریج

اس حدیث کی تخریج موسیٰ بن عمیر وادعیم بن حبیبہ از ابراہیم از اسود کی سند سے امام طبرانی (۱) مشکوٰۃ (۲) ابوداؤد (۳) ابن عدی (۴) ابن حبیب (۵) نے کی ہے۔ امام حقی (۶) کہتے ہیں: اس حدیث کو طبرانی نے "تعمیم کبر وادعیم" میں روایت کیا ہے، اس کی سند میں ایک راوی موسیٰ بن عمیر جرابو ہادون قرشی سے مشہور ہیں مگر وہ قراریہ کے تھے ہیں، ابن جوزی (۷) کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے اس کے ایک راوی موسیٰ بن عمیر کی وجہ سے یہ حدیث مطول ہو جاتی ہے، اس حدیث کی ایک شاخ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، جس کی ابوداؤد (۸) بزار (۹) (کشف الاستار) قتیبی (۱۰) ابن ابی الدنیا (۱۱) اور بیہقی (۱۲) نے یوسف بن عبد اللہ از ثابت از انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے کی ہے۔ علامہ بیہقی (۱۳) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ابویہقی اور بزار نے روایت کیا ہے، اس کا ایک راوی یوسف بن عطیہ المغار مکرک ہے۔

## حدیث (۳۱۸)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جس شخص کے ماں باپ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک مر جائے اور وہ شخص ان کی بفرمانی کرنے والا ہو تو اگر وہ ان کے لئے براء دعا کرتا رہے اور ان کے لئے مغفرت طلب کرتا رہے تو وہ شخص والدین کے فرائض میں ناکام رہے گا۔ (ضعیف) (۱۴)

## تخریج

اس حدیث کو امام بیہقی (۱۵) اور ابن عدی (۱۶) نے ربیع بن ثعلب از یحییٰ بن عقبہ بن ابی معمر از ابراہیم بن قتادہ کی روایتوں سے تخریج کی ہے۔ امام بیہقی کہتے ہیں وہ ابن قتادہ از انس رضی اللہ عنہ کی سند سے اس روایت کو یحییٰ بن عقبہ کے علاوہ کسی اور نے روایت نہیں کیا۔ ملت بن حجاج نے ابن قتادہ از قتادہ از انس رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی (۱۷) اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس میں ایک راوی یحییٰ بن عقبہ ضعیف ہیں، بھراہن حدیث کا قول ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

۱۔ تعمیم کبر وادعیم (۱/۲۵۸) (مکتبہ المدینہ) ۲۔ شعب الایمان ۳۲۷ ۳۔ مجمع الزوائد ۱۲/۲۵۸ ۴۔ مشکوٰۃ ۲/۲۵۸ ۵۔ کتاب النکاح ۲۲۸/۲ ۶۔ مجمع الزوائد ۱۲/۲۵۸ ۷۔ سنن ابی داؤد ۴۱۰۰ ۸۔ سنن ابی داؤد ۴۱۰۰ ۹۔ سنن ابی داؤد ۴۱۰۰ ۱۰۔ سنن ابی داؤد ۴۱۰۰ ۱۱۔ سنن ابی داؤد ۴۱۰۰ ۱۲۔ سنن ابی داؤد ۴۱۰۰ ۱۳۔ سنن ابی داؤد ۴۱۰۰ ۱۴۔ سنن ابی داؤد ۴۱۰۰ ۱۵۔ سنن ابی داؤد ۴۱۰۰ ۱۶۔ سنن ابی داؤد ۴۱۰۰ ۱۷۔ سنن ابی داؤد ۴۱۰۰

کہ سلسلے بھی ضعیف ہیں۔ عراقی (۱) نے ابن عدنیؒ کی روایت کے ساتھ یہ حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ یحییٰ بن عقیبہؒ اور صلیت بن النجاشیؒ دونوں ضعیف ہیں۔

### حدیث (۳۱۹)

حضرت عمار بن یاسرؓ نے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے: کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر ستر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے، میں جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پودے پھانتا ہے کہ قلاں فصیح جو قلاں کا ریشا ہے اس نے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔ (ضعیف) (۱)

### تخریج

اس حدیث کو امام بزارؒ (۲) نے ابو کریب از سفیان بن عیینہ از نعیم بن شمسؒ نوکان حمیری کی سند سے روایت کیا ہے، نیز اس حدیث کو امام بخاریؒ (۳) نے ابو ہریرہؓ کی سند سے روایت کیا ہے۔ علامہ ضعیفیؒ (۵) کہتے ہیں: اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے، اس کی سند کے ایک راوی ابن حمیری کا نام عمران ہے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں: کہ ان کی حدیث کا کوئی متان نہیں ہے۔ وہی کہتے ہیں کہ وہ معروف نہیں ہیں۔

### صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ابن حمیری کو ابن جہان نے نقد راویوں میں ذکر کیا ہے اور ابن ابی ہریرہؓ نے ابن ہریرہؓ سے روایت کیا ہے، نعیم بن شمسؒ کے تعلق سے وہی (۶) کہتے ہیں کہ بعض نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن حجرؒ (۷) کہتے ہیں کہ میں اب تک ابن کے ضعف سے واقف نہیں ہوا۔

### حدیث (۳۲۰)

حضرت ابو ہریرہؓ حضور القدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے، میں اس کو خود بخود ہوں اور جو دوسرے مجھ پر درود بھیجتا ہے، وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔ (ضعیف) (۸)

۱۔ (مشاہدہ، ج ۱، ص ۵۵۷) ۲۔ انھار کے درجہ ۳۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۶۷۲ ۴۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۶۷۲ ۵۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۶۷۲ ۶۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۶۷۲ ۷۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۶۷۲ ۸۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۶۷۲

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ۱۔ مشکوٰۃ (۵) اور مشکوٰۃ (۲) نے علامہ ابن عمر و از ابو عبد الرحمن محمد بن مروان سدی از اعمش عنہ کی ہے۔

عقیل کہتے ہیں کہ اعمش کی روایت سے اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے اور یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ اس کی متابعت ان سے کم درجہ کے راوی کی کرتے ہیں۔ ابن کثیر (۳) کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند کھل ٹھہر ہے، ابن کثیر نے اس حدیث کو سدی راوی کے سبب معقول قرار دیا ہے۔

## حدیث (۳۲۱)

حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے: کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ دُرود ہم پر اور ہمارے گھر والوں پر پڑھا کرے اور اس کا ثواب بہت بڑے پیمانے میں بانٹ جائے، تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے: **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاَمِّیِّ وَ اَزْوَاجِهِ وَ مُہِمَّاتِ الْمَوْلَمِیْنَ وَ ذُرِیَّتِهِ وَ اَهْلِ بَيْتِهِ** کما صلیت علیٰ ابراہیم اِنَّہٗ حمیدٌ مجیدٌ۔ (ضعیف) (۴)

## تخریج

اس حدیث کو ابوداؤد (۵) مشکوٰۃ (۶) اور بخاری (۷) نے موسیٰ بن اسماعیل از حبان بن یزید و کلابی از ابوسلیمہ مجید اللہ بن عقیل بن حمید اللہ بن کریم از محمد بن علی ہاشمی از عقیل بن اسلم سے روایت کیا ہے، سند کے راوی حبان بن یزید کے حلقے سے امام ذہبی (۸) نے ابوحاتم کا قول نقل کیا ہے کہ وہ قوی ہیں اور نہ متروک ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں کہ ان کی روایت میں کچھ کام ہے، ابن حبان نے ان کا شمار راویوں میں کیا ہے، بخاری نے ضعیف راویوں میں ان کا شمار کیا ہے اور اشارہ کیا ہے کہ بعد میں ان کی حالت میں تبدیلی آئی تھی۔ ذہبی (۹) کہتے ہیں آخری عمر میں ان کی حاست بدل گئی۔ علامہ ذہبی نے (۱۰) کہا ہے کہ ان میں تھوڑی دینداری تھی، لیکن ان کے قوت و فضل میں تبدیلی آ چکی تھی۔ ابن حجر (۱۱) نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ

۱۔ شعب الایمان ۳/۲۸۶ حدیث نمبر ۱۵۹۳۔ ۲۔ کتاب المغنا ۲/۱۳۶۔ ۳۔ تفسیر ابن کثیر ۳/۵۳۳۔ ۴۔ معجمکرمذہبہ ۳/۶۶۶۔

۵۔ تفسیر ابن کثیر ۳/۹۸۳۔ ۶۔ اسلمی الکبریٰ ۱/۱۵۱۔ ۷۔ الاربعین تفسیر ۳/۲۷۷۔ ۸۔ بیرونی الاضواء ۱/۱۹۸۔

۹۔ لغوی ۸/۱۳۷۔ ۱۰۔ مناقب ۱/۸۹۱۔ ۱۱۔ اقربہ ۱/۱۷۹۔

صدق ہیں: بحر حفظ ہو گئے تھے۔ ابن قیمؒ (۱) نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

حدیث (۳۲۲)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ یہ بات ظلم سے ہے کہ کسی آدمی کے سامنے مہرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (مرسل) (۲)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابو حیدر ابن الاحزاب نے اتفاق بن ابراہیم از عبد الرزاق از معمر زرقادہ کے سند سے کیا ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج عبد الرزاق (۳) نے محمد بن مسلم و ابن حمید از عمر بن دینار از محمد بن عمرو کی سند سے روایت کیا ہے۔ امام حاکم (۴) کہتے ہیں کہ اس حدیث کی تسبیحی نے عبد الرزاق کی سند سے دو طریقوں سے روایت کیا ہے، یہ حدیث تسبیحی کی جامع میں ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

اور طبرانی نے حُصَیْن بن علی کی سند سے اس حدیث کو مرثدہ روایت کیا ہے۔ (طحاوی ص ۵۱) کہتے ہیں ابن قیمؒ (۵) نے کہا ہے کہ صرف اس مرسل حدیث کو ہم قابلِ استدلال نہیں سمجھتے؛ البتہ اس حدیث کے کچھ شواہد پہلے گزر چکے ہیں، جن میں حضور ﷺ کا ذکر آنے پر درود نہ پڑھنے والے کو انتہائی درجے کا نیکل قرار دیا گیا ہے اور اس کے حق میں بد دعاء کی گئی ہے اور یہی تو جہنم کے موجدات میں سے ہے۔

حدیث (۳۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے، میں اس کو خود دستا ہوں اور جو درود سے مجھ پر درود بھیجتا ہے، وہ مجھ کو بہرہ لپٹا دیا جاتا ہے۔ (اس حدیث کا صرف پہلا حصہ حسن ہے دوسرا نہیں) (۶)

تخریج

اس حدیث کو امام بیہقی (۸) ابن حبیب (۹) اور خطیب بغدادی (۱۰) نے محمد بن یونس کہ یحییٰ از عبد الملک اممیی از محمد

۱۔ جامع الترمذی ص ۸۸۔ ۲۔ تذاکرہ درود ص ۷۲۔ ۳۔ صفحہ ۴۷ حدیث نمبر ۲۶۱۔ ۴۔ التوفیق ص ۱۵۲۔ ۵۔ مجمع ترمذی ص ۱۶۱۔ ۶۔ جامع الترمذی ص ۸۸۔ ۷۔ فضائل درود ص ۸۸۔ ۸۔ شعب الایمان ص ۱۸۱۔ ۹۔ تاریخ دمشق ص ۱۷۲۔ ۱۰۔ تاریخ بغداد ص ۱۹۲/۳۔

بن مروان از انکس فی الحال کی سند سے روایت کیا ہے۔ ابن کثیر (۱) نے بھی اس حدیث کو برقرار رکھا ہے، اس حدیث کی ایک شاہد ابن مسعود کا روایت ہے، جس کی نسائی (۲) ابن حبان (۳) اور امام احمد (۴) نے تخریج کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے، اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں: "من صلی علی عند قبري سمعته ومن صلی علی نانا وکل بها ملک یبلغنی" جہاں تک حدیث کے دوسرے حصہ کا تعلق ہے تو وہ کورہ شواہد است شامل نہیں ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب نے اس حدیث کے دوسرے حصہ کو ذکر نہیں کیا ہے، اس لحاظ سے یہ حدیث حسن ہو جاتی ہے۔

حدیث (۳۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر درود پڑھنا اہل صراط پر گزرنے کے وقت فوراً ہے اور جو شخص مجھ کے زان اسی (۸۰) دفعہ مجھ پر درود بھیجے، اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (ضعیف) (۵)

تخریج

اس حدیث کو ابن شہینہ (۱) نے عون بن عمارہ از سکین برجمی از حجاج بن منان از علی بن زید از سعید بن مسیب کی سند سے روایت کیا ہے، اس حدیث کے ایک راوی حجاج بن منان حروک ہیں، علامہ سقاوی (۲) کہتے ہیں کہ ابن شہینہ نے "الافرد" اور دیگر کتابوں میں اس حدیث کی تخریج کی ہے، اس طرح ابن مشکوٰۃ نے بھی انہی کے طریق سے تخریج کی ہے۔ "الافرد" میں ابوالشیخ اور علامہ ضیاء مقدسی نے دارقطنی کے طریق سے بھی تخریج کی ہے، نیز ویلی (۳) اور ابوصمیم نے بھی اس کی تخریج کی ہے؛ لیکن اس کی سند ضعیف ہے، ازوفی کے نزدیک حجاج بن منان حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں، جو ضعیف روایت میں سے ہیں، یہ حدیث دوسرے سلسلہ سند سے بھی ضعیف ہے، اس حدیث کو ابوسعید نے شرف مصطفیٰ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی تخریج کی ہے۔

حدیث (۳۲۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے، تو ایک فرشتہ اس

نے حریۃ اللہ ۱۲۵۸ھ - ع شہنساکی ۱۴۱۶ھ - ع حج ایسوان ۱۴۱۰ھ - ع سند مرسل ۱۲۷۸ھ  
 و عثمان بن شریف ع ۱۲۷۸ھ - ع الترمذی ع ۱۲۷۸ھ - ع ابوالفضل ع ۱۲۷۸ھ - ع سند مرسل ۱۲۷۸ھ



## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتے ہیں کہ: اس حدیث کے ایک راوی امام احمد کے سلسلہ میں امام ابو داؤد قرامتے ہیں کہ ان کی احادیث درست ہیں، سوائے ان احادیث کے جو ابو نعیم ازہلی، عید کے سند سے ہیں، اس سے متعلق نیک روایت حضرت ابو یوسف سے مروی ہے، جس کی تخریج ایسا جہاں (۱) نے کی ہے، ایک روایت علی بن عبید اللہ بن کریر کی مرسل مروی ہے، جس کی تخریج ابو مالک (۲) نے کی ہے، نیز ایک روایت مروی عن شعیب بن ابی عمیر، جہد کی سند سے ہے، لیکن اس کے ایک راوی علاء بن ابی حمید کے تعلق سے ترمذی کہتے ہیں کہ وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

حدیث (۳۲۷)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”اللہ اللہ“ سے نہ تو کوئی مل سکتا ہے اور نہ یہ لگے کسی گناہ کو چھوڑ سکتا ہے۔

(ضعیف) (۳)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ماجہ (۴) نے امیر ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، ابن عساکر (۵) نے اسے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ابو یوسف (۶) کہتے ہیں: اس سند میں ابن مسعود ضعیف ہیں۔

حدیث (۳۲۸)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ تجھے دین کی نہایت تعویذ دینے والی چیز نہ بنائے، جس سے تو دین دنیا و نوروں کی فلاح کو مدد دے، اور وہ یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والوں کی مجلس کو لازم پکڑو، جب تو تنہا ہو کر ہے، تو اپنے کو اللہ کی یاد سے رہب انسان رکھا کرو۔ (ضعیف) (۷)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بیہقی (۸) اور ابونعیم (۹) نے عباس بن ولید ازہلی و الدخول عن عثمان بن عطاء ازہلی و الدخول عن

۱. صحیح ابی یوسف، ۱/۲۶۱	۲. مسند ابی مالک، ۱/۲۵۱	۳. صحیح ابی داؤد، ۱/۲۷۱	۴. صحیح ابی یوسف، ۱/۲۷۱
۵. مسند ابی ہریرہ، ۱/۲۶۱	۶. مسند ابی ہریرہ، ۱/۲۶۱	۷. مسند ابی ہریرہ، ۱/۲۶۱	۸. مسند ابی ہریرہ، ۱/۲۶۱
۹. مسند ابی ہریرہ، ۱/۲۶۱	۱۰. مسند ابی ہریرہ، ۱/۲۶۱	۱۱. مسند ابی ہریرہ، ۱/۲۶۱	۱۲. مسند ابی ہریرہ، ۱/۲۶۱

کے دو طرق سے کہ ہے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ علی بن ہاشم نے عثمان بن عطاء اور ولید بن ابی امیہ اور زین کی سند سے حسن راوی کے بغیر اس منہوم کی حدیث کو روایت کیا ہے، اس حدیث کو بدرانی (۱) نے بھی روایت کی ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند میں عثمان بن عطاء و خراسانی ہیں، جس کو محمد ثنین کی ایک جماعت نے ضعیف کہا ہے، وہ تم کہتے ہیں کہ ان میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: ان کی حدیث لکھی جائے گی۔

حدیث (۳۲۹)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کہ اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو، یعنی تازہ کرتے رہا کرو، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ایمان کی تجدید کس طرح کیا کریں؟ فرمایا: کہ ”لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کو کثرت سے پڑھتے رہا کرو۔ (ضعیف) (۲)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۳)، عبد بن حمید (۴)، طبرانی (۵)، بزار (۶)، اور حاکم (۷) نے سلیمان بن راؤ اور صدق بن موسیٰ سلمیٰ دیقی اور محمد بن واسع ازہری بن نہار کی سند سے کی ہے، حاکم نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے، لیکن علامہ ذہبی نے حاکم پر نقد کرتے ہوئے کہا کہ اس حدیث کے راوی صدوق کو محمد ثنین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ مصحح (۸) کہتے ہیں: اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی سند جید ہے، اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہشیر بن نہار ہیں، جنہیں ابن حبان نے نقد قرار دیا ہے۔

حدیث (۳۳۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص یہ دعا کرے ”جزی اللہ عنا محمدًا ما هو اهلہ“ (اللہ بل شانہ جزا دے محمد ﷺ کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلہ کے وہ مستحق ہیں) تو اس کا ثواب ستر ہشتاد لاکھ ایک ہزار برس تک مشقت میں ڈالنے کا۔ (ضعیف) (۹)

تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی (۱۰) نے احمد بن رشد بن ابی بانی و ابن متوکل اسکندرانی اور معاویہ بن صالح اور جعفر بن محمد

۱۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۲۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۳۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۴۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۵۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۶۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۷۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۸۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۹۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۱۰۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔

۱۱۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۱۲۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۱۳۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۱۴۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۱۵۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۱۶۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۱۷۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۱۸۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۱۹۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔ ۲۰۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱۲/۱۳۳۔

از مکرر کی سند سے کیا ہے۔ صحیح (۱) کہتے ہیں: اس حدیث کو طبرانی نے ”معجم کبیر“ و ”معجم اوسط“ میں روایت کیا ہے، اس کی سند میں ایک راوی حائل ابن سہل ضعیف ہیں۔

### حدیث (۳۳۱)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کیا اگر ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں اور وہ ان کو تقسیم نہ کرے یا دوسرا شخص اللہ کے ذکر میں مشغول ہو تو تو کر کرنے والا افضل ہے۔ (ضعیف) (۲)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی (۳) نے محمد بن علی احمد بن محمد بن حادی از ابو ہلال از جابر الوائزع از ابی ہریرہ کی سند سے کی ہے۔ طبرانی کہتے ہیں کہ اس روایت سے صرف اسی سند سے روایت کی گئی ہے، اس حدیث کی روایت کرنے میں عمر حنفی (۴) کہتے ہیں کہ اس حدیث کے رجال ٹھ ہیں۔

### حدیث (۳۳۲)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جو تم میں سے عاجز ہو، راتوں کو بخت کرنے سے اور نکلنے کی وجہ سے مال بھی خرچ نہ کیا پاتا ہو (یعنی غلطی سے نکلتا) اور بزدلی کی وجہ سے چہاویں بھی شرکت نہ کر سکتا ہو، اس کو چاہئے کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرے۔ (ضعیف) (۵)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی (۶) بزاز (۷) (کشف) اور بیہقی (۸) نے ابو یحییٰ خاتم از عابد کے طریق سے کی ہے۔ صحیح (۹) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو طبرانی اور بزاز رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے، اس حدیث کے راوی ابو یحییٰ خاتم کو بعض نے ثقہ قرار دیا ہے، لیکن حمود محمد شین و شمس ضعیف قرار دیتے ہیں اور مسند بزاز کے بقید رجال صحیح کے رجال ہیں۔

۱۔ بحوالہ ۱۰/۱۶۳۔ ۲۔ لکھنؤ کتب خانہ ۱۳۱۷۔ ۳۔ معجم اوسط، ج ۱، ص ۱۵۵، ج ۲، ص ۱۵۵ (مجمع بحریں)۔

۴۔ مجمع جردانہ ۱۰/۱۶۳۔ ۵۔ تہذیب الذکر، ج ۱، ص ۱۵۵، ج ۲، ص ۱۵۵ (مجمع بحریں)۔ ۶۔ معجم اوسط، ج ۱، ص ۱۵۵، ج ۲، ص ۱۵۵ (مجمع بحریں)۔

۷۔ بحوالہ ۱۰/۱۶۳۔ ۸۔ مجمع جردانہ ۱۰/۱۶۳۔ ۹۔ تہذیب الذکر، ج ۱، ص ۱۵۵، ج ۲، ص ۱۵۵ (مجمع بحریں)۔

## حدیث (۳۳۳)

موجود اقدس ۱۰ کا ارشاد ہے: کہ عرض کے سامنے نور کا ایک ستون ہے، جب کوئی شخص ”لا الہ الا اللہ“ کہتا ہے، تو وہ ستون ملنے لگتا ہے، اللہ کا ارشاد ہوتا ہے، کہ ظہر جاتا، وہ عرض کرتا ہے: کیسے ظہر ہوا؟ حالانکہ ظہر طیبہ پڑھنے والے کی ابھی معفرت نہیں ہوئی۔ ارشاد ہوتا ہے: کیا یہاں میں نے اس کی معفرت کر دی، تو وہ ستون ظہر جاتا ہے۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بزار (۲) نے سلمہ بن شیبہ از عبد اللہ بن ابراہیم بن ابی عمرو از عبد اللہ بن ابی بکر از صفوان بن سلیم از سلیمان بن یسار کی سند سے کیا ہے۔ صحیحی (۳) کہتے ہیں: اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے، اس کی سند میں ایک راوی عبد اللہ بن ابراہیم بن ابی عمرو بہت ضعیف ہیں۔ کتابی (۴) کہتے ہیں: اس حدیث کو ابو کریم بن حویرہ نے اپنے جزم میں ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے، اس کی سند میں ایک راوی عبد اللہ بن ابراہیم غفاری ہیں، اس طرح کی ایک حدیث یحییٰ بن ابی لیثہ الاشہام از حسن از انس و یحییٰ کی سند سے مروی ہے۔ ابن ابی لیثہ پر ان کے بھائی زید نے کذب کی تہمت لگائی ہے۔ امام سیوطی کہتے ہیں: اس حدیث کو خطیبؒ نے ”تاریخ بغداد“ میں نسل از ابن عباس کی سند سے متواتر روایت کیا ہے۔ لیکن ”سنن حضرت انسؓ کی روایت سے اس کی تخریج کی ہے، یحییٰ نے ”اللہ یاج“ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی مضموم کی حدیث کی تخریج کی ہے۔

## حدیث (۳۳۴)

عبد اللہ بن ابی ہریرہ آپ ۱۰ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کہ شخص ”لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له احدًا صمدًا لم یلد ولم یولد ولم یکن له کھوا احدًا“ پڑھے، اس کے لئے میں (۲۰) لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (ضعیف) (۵)

۱۔ فتاویٰ دکر علیہ ۱۰۰ ع ۱۰۰ ص ۱۰۰ ۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۰ ع ۱۰۰ ص ۱۰۰ ۳۔ ح ۱۰۰ ص ۱۰۰ ۴۔ ح ۱۰۰ ص ۱۰۰ ۵۔ ح ۱۰۰ ص ۱۰۰

۶۔ فتاویٰ دکر علیہ ۱۰۰ ع ۱۰۰ ص ۱۰۰

## تخریج

صحیح (۱) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اس کی سند میں ایک ماورن نامکا پورا پورا موقوفہ موقوفہ

ہیں۔

حدیث (۳۳۵)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جو شخص "أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأحدًا أحدًا صمدًا لا يتخذ صاحبة ولا ولدًا ولم يكن له كفوا أحد" کو دس مرتبہ پڑھے گا وہ چالیس ہزار نیکیاں اس کے لئے لکھی جائیں گی۔ (ضعیف) (۲۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج: ام، سنہ ۳۰۰، امام ترمذی (۲۰) الطبرانی (۲۵) ابن عدی (۶۱) ابویوسف (۷۰) نے لیث بن سعد از ظہل بن مرہ از ذہیر کے دو طریقوں سے کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، جیسے ہم اسی طریق سے جانتے ہیں۔ محدثین کے نزدیک ظہل بن مرہ قوی نہیں ہیں۔ محمد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ ظہل بن مرہ منکر حدیث ہیں۔

حدیث (۳۳۶)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جو شخص سو مرتبہ "لا إله إلا الله" پڑھا کرے، بنی توئی شانہ قیامت کے دن اس کو ایسا روشن چرواہا لکھا جائے گا جیسے چرواہوں کو امت کا چاند ہوتا ہے اور جس دن یہ تسبیح پڑھے، وہی دن اس سے افضل عمل والا وہی شخص ہو سکتا ہے، جہاں سے زیادہ پڑھے۔ (ضعیف) (۸۱)

## تخریج

صحیح (۱) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے، اس کے ایک راوی عبد الوہاب بن ضحاک موقوفہ ہیں، اس حدیث کی شریح حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے۔

۱۔ کنز العمال، ج ۸، ص ۸۵، حدیث نمبر ۴۸۸۰۰، ۲۔ معجم الکبیر، ج ۱، ص ۱۰۵، ۳۔ سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۵، ۴۔ ترمذی، ج ۳، ص ۳۵۳، ۵۔ معجم کبیر، ج ۸، ص ۱۰۵

۶۔ کنز العمال، ج ۸، ص ۸۵، حدیث نمبر ۴۸۸۰۰، ۷۔ معجم کبیر، ج ۱، ص ۱۰۵، ۸۔ سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۵، ۹۔ ترمذی، ج ۳، ص ۳۵۳، ۱۰۔ معجم کبیر، ج ۸، ص ۱۰۵

## حدیث (۳۳۷)

مفسر اقدس رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھے حق قائلی شانہ نے یہ باتیں بھیجی کہ میں تاجرانوں اور مال بیع کروں؛ بلکہ یہ بات بھیجی ہے کہ (اے محمد ﷺ) تم اپنے پروردگار کی تسبیح اور تہلیل کرتے رہو اور شانہ میں پڑھنے والوں میں رہو اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ (اس حالت) میں تم کو موت آجائے۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بغویؒ نے اس نے ملکہ بن ابی از محمد بن ابی ابراہیم صالحی نے عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن ابی بن محمد صواف بصری از محمد بن یحییٰ از ابی از و عبد خود ابی الہیثم بن عمارہ از اسماعیل بن عیاش از شریح بن مسلم از ابی مسلم کی سند سے کی ہے۔ ابویثم (۲) نے بخاری سند کے مسطورا جیرا بن نفیر سے روایت کی ہے اس کی سند مرسل ہے بشرط علیٰ تلفظ یہ راوی ہے۔

## حدیث (۳۳۸)

حضرت ابو ذرؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میں تجھے اللہ تعالیٰ کے تعویذ کی وصیت کرتا ہوں کہ تمام چیزوں کی جز ہے اور تر آن شریف کی عبادت اور اللہ کے (برکات) اہتمام کر کہ اس سے آسمانوں میں تیرا ذکر ہوگا اور زمین میں نور کا سبب بنے گا، اکثر اوقات چپ رہا کر کہ بھلائی کے علاوہ کوئی کام نہ ہو یہ بات شیطان کو دور کرتی ہے اور نبی کا سون میں مددگار ہوتی ہے، زیادہ فی سے بھی بچتا رہ کہ اس سے دس مر جاتا ہے اور چپ کا نور چاتا رہتا ہے، جہاد کرتے رہنا کہ میری امت کا فقیہ رہی رہی ہے۔ مسکینوں سے محبت رکھنا، ان کے پاس اکثر بیٹھے رہنا اور ان سے کم حیثیت لوگوں پر نگاہ رکھنا اور اپنے سے اونچے لوگوں پر نگاہ نہ کرنا کہ اس سے اللہ کی ان نعمتوں کی فائدہ دہی پیدا ہوتی ہے، جو اللہ نے تجھے عطا فرمائی ہیں، قربت والوں سے تعلقات جوڑنے کی لگ کر رکھنا، اگرچہ وہ تجھ سے تعلقات توڑ دیں، جن بات کہنے میں تردد نہ کرنا، گوئی کو کڑوی بکے، اللہ کے معاملہ میں کسی کی مدد نہ کی پروا نہ کرنا، تجھے اپنی عیب نبی دوسروں کے عیب پر نظر نہ کرنے دے اور جس عیب میں تو خود مبتلا ہو، اس میں دوسرے پر غصہ نہ کرنا۔ ابو ذرؓ (رحمہ) ! حسن تہریر سے براہ کر کوئی ٹھکانہ نہ بنیں اور ناجائز امور سے بچنا بہترین پرہیزگاری ہے اور خوش خلقی کے برابر کوئی شرافت نہیں۔ (ضعیف) (۱)



ہے، اس کے ایک راوی عثمان بن مسر ضعیف ہیں۔ امام ذہبی (۱) کہتے ہیں کہ انھیں ابو داؤد نے ضعیف بتایا ہے۔ بخاری کہتے ہیں کہ وہ فقرا حدیث ہیں۔ نسائی نے بھی انھیں ضعیف کہا ہے۔ ذہبی (۲) کہتے ہیں کہ حدیث میں نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے اس کی روایت کی انہں مانجے نے بھی خرینج کی ہے۔

حدیث (۳۳۱)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ اللہ کا ذکر ایسی کھڑت سے کیا کر کہ لوگ مجھوں کہتے نکلیں۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ایسے ذکر کر کہ حقائق لوگ جھیں۔ یا کورہتے نکلیں۔ (ضعیف) (۳)

خرینج

اس حدیث کی خرینج امام احمد (۴) ابن حبان (۵) ابن ابی شیبہ (۶) حاکم (۷) ترمذی (۸) ابن عمر (۹) اور ابن عدنی (۱۰) نے ابن دہب، زعمرومن لحارث، اردوان ابو نعیم، ابو یوسف، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ علامہ ذہبی کی موطاء میں سے یہ حدیث روایت کی ہے صحیح یہ ہے کہ علامہ ذہبی اس حدیث کو صحیح قرار دیتے ہیں حاکم کی موطاء میں ذکر ہے: اس حدیث کی روایت نے اس حدیث کے ۱۰۰۰ روایات کی انکارا حدیث میں ابو یوسف کی ہے چنانچہ دراج کے سلسلہ میں ذہبی کہتے ہیں کہ وہ بہت زیادہ منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔ "میزان الاعتدال" میں ذہبی نے ان کی بہت سی منکر احادیث ذکر کی ہیں اور اس حدیث کو بھی انہی میں شامل کیا ہے۔ صحیحی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو امام احمد و ابو یوسف نے روایت کیا ہے اس میں ایک راوی دراج کوئی حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے، احمد کی دو سندوں میں سے ایک کے زقیہ رباعی تھے ہیں۔ (۱۱) اس حدیث کی خرینج احمد (۱۲) ابو یوسف (۱۳) و عبد بن حمید (۱۴) نے حسن بن علی از ابن ابیہ از دراج کی سند سے کی ہے۔

حدیث (۳۳۲)

دسویں سال میں جب ابو طالب کا انتقال ہوا تو کافروں کو اور بھی ہر طرف کھلے ہزار اسلام سے روکنے اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے کا موقع ملا، حضور اقدس ﷺ اس خیال سے طائف تشریف لے گئے کہ وہاں قبیلہ ثقیف کی بڑی جماعت

۱۔ میزان الاحوال ص ۵۵۔ ۲۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۳۔ فتح الباری ص ۱۰۰۔ ۴۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۵۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۶۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۷۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۸۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۹۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۱۰۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۱۱۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۱۲۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۱۳۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۱۴۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔

۱۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۲۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۳۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۴۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۵۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۶۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۷۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۸۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۹۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۱۰۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۱۱۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۱۲۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۱۳۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۱۴۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔

۱۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۲۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۳۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۴۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۵۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۶۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۷۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۸۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۹۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۱۰۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۱۱۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۱۲۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۱۳۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔ ۱۴۔ مسند احمد ص ۶۲۱۔

ہے، اگر وہ قریب مسلمان ہو جائے تو مسلمانوں کو ان تکلیفوں سے نجات ملے اور دین کے پھیلنے کی دنیا و پڑ جائے لیکن وہاں کے لوگوں نے آپ ﷺ کی دعوت قبول نہ کی اور آپ ﷺ کے ساتھ سختی سے پیش آئے۔ حضور ﷺ جب ان سے بالکل مایوس ہو کر واپس ہونے لگے، تو ان لوگوں نے شہر کے لوگوں کو بھیجے گا دیا کہ آپ ﷺ کا مذاق اڑائیں، پھر مایوس حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دونوں جوتے خون کے چادی ہونے سے تلخ ہو گئے۔ حضور اقدس ﷺ اس حالت میں واپس ہوئے، جب راستہ میں ایک جگہ ان شریروں سے اطمینان ہوا تو حضور ﷺ نے پیرہ ۷۷ لگی۔

اسے اللہ انجلی سے شکایت کرتا ہوں میں اپنی کمزوری اور کمزوری کی اور لوگوں میں اذیت و رسوائی کی۔ اے ارحم الراحمین! تو ہی منصف و کارب ہے اور تو ہی میرا پروردگار ہے تو مجھے کس کے حوالہ کرتا ہے کسی بیعتی بیگانہ کے، جو مجھ کو کھڑکڑش روہو؟ ابے اور مجھ چلاتا ہے، یا کہ کسی دشمن کے جس کو تو نے مجھ پر کاوہ دے دیا ہے۔ اے اللہ! اگر تو مجھ سے ناراض نہیں ہے تو مجھے کسی کی بھی پروا نہیں ہے، تیری حفاظت مجھے کافی ہے۔ میں تیرے چہرہ کے اس نور کے طفل جس سے تمام اندھیریاں روشن ہو گئیں اور جس سے دنیا و آخرت کے سارے کام درست ہو جائے ہیں، اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ مجھ پر خیر افسوس، یا تو مجھ سے ناراض ہو، تیری ناراضگی کا اس وقت تک دور کرنا ضروری ہے جب تک تو ناراض نہ ہو، نہ خیرے سوا کوئی طاقت ہے نہ قوت۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی (۲) نے اپنی سند و سبب بن جریر از والد خود از محمد بن اسحاق از ہشام بن عروہ از والد خود از عبد اللہ بن جعفر کی سند سے کی ہے۔ یعنی (۳) کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند کے ایک راوی ابن اسحاق ملس تھے ہیں اور بقید رجال تھے ہیں، اس روایت کو ابن اسحاق نے بطریق سند نقل کیا ہے۔ علامہ مفتی (۴) نے اس حدیث کو ابن عدی اور ابن عساکر کی جانب منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابوصالح بن اسم بن لیث (مضیٰ) کی حدیث ہے، ہم نے ان کے علاوہ کسی کو یہ حدیث بیان کرتے نہیں سنا اور اس حدیث کو ہم نے ان کے علاوہ کسی اور سے لکھا ہے، اس حدیث کو ابن ہشام (۵) طبرانی (۶) اور ابن کثیر (۷) نے بھی ذکر کیا ہے۔

حدیث (۳۴۳)

۱۔ حکایات صحابہ ص ۲۸۷۔	۲۔ المعجم کبیر ص ۲۴۶/۱۵۵۔	۳۔ مجمع الزوائد ص ۲۵۶/۶۔	۴۔ مجمع البحار ص ۲۰۷۔
۵۔ میرات بن ہشام ص ۲۷۹/۱۲۰۔	۶۔ تاریخ طبری ص ۳۴۳/۱۵۵۔	۷۔ تاریخ ابن کثیر ص ۳۰۶/۱۳۔	

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ بہترین غلام میں سے کون سا غلام ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "حال مریض" لوگوں نے پوچھا کہ حال مریض کیا چیز ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ وہ صاحب قرآن ہے، جراثیم سے چلے جاتی کہ اخیر تک سونچے، پھر اذیل سے چلے اور اخیر تک سوچے۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ترمذی (۱)، بیہقی (۲) اور حاکم (۳) نے صالح مری لفظی اور از زرارہ بن اوفی کی سند سے کی ہے، ترمذی نے جاہل غریب حدیث ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کو اس طریق کے علاوہ کسی اور طریق سے ہم نہیں جانتے، نیز اس کی سند قوی نہیں ہے، حاکم کہتے ہیں کہ اس حدیث کی روایت کرنے میں صالح مری معتقد ہیں، صالح مری اہل اہل بصرہ کے زہار میں سے ہیں، لیکن شیخین نے ان کی تخریج نہیں کی، علامہ ذہبی کہتے ہیں کہ صالح مری صالح اور مشرک ہیں۔

حدیث (۳۳۳)

ابو سعیدؓ سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ حق سبحانہ تقدس کا یہ فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کو سب دناؤں سے محفوظ رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے، جیسی کہ خالق تعالیٰ شانہ کو تمام مخلوقات پر۔ (ضعیف) (۵)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج دارقطنی (۱) ترمذی (۲) ابن کثیر (۳) ابونعیم (۴) عقیلی (۵) ابو نعیم عبد الرحمن بن احمد بن الحسن (۶) اور ابی حسان (۷) نے محمد بن الحسن بغدادی از عمرو بن قیس از عطیہ کی سند سے کی ہے۔ حافظ ابن حجر (۸) کہتے ہیں: عطیہ عوفی کے علاوہ اس کے سب رجسٹل تھے ہیں، عوفی میں ضعف ہے۔ ابن ابی حاتم (۹) نے اپنے والد سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے، اس کے ایک راوی محمد بن الحسن قوی نہیں ہیں۔

۱۔ تعالیٰ قرآن میں ۵۰۔	۲۔ سنن ترمذی: ۲۸۳۸۔	۳۔ بیہقی: ۱۵۸۳۔	۴۔ معجمک حاکم: ۲۳۳۳۔
۵۔ فضائل قرآن میں ۸۱۔	۶۔ سنن دارقطنی: ۲۳۵۰۔	۷۔ بیہقی: ۲۸۷۷۔	۸۔ فضائل القرآن میں ۵۹۰۔
۹۔ طبقات الارباب: ۱۰۶/۵۰۔	۱۰۔ کتاب فضائلہ: ۳۹۱/۳۔	۱۱۔ تعالیٰ قرآن و طحاوی: ۷۲۶۔	۱۲۔ کتاب الخیر میں ۲۰/۱۰۰۔
۱۳۔ الامامہ و صفات: ۲۳۸/۵۰۔	۱۴۔ معجمک حاکم: ۲۳۳۳۔	۱۵۔ کتاب الایمان: ۲۱۵۰۔	۱۶۔ کتاب الخیر میں ۲۰/۱۰۰۔

ذہبی (۱) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے لیکن انھوں نے اسے صحیح نہیں کیا۔

اس حدیث کی شاید حضرت عمر بن الخطابؓ کے روایت ہے، جس کی تخریج یحییٰ ابن عبد الحمید حمالی نے اپنی سنن کی ہے اس کی سند میں عثمان بن ابی صبیہ مختلف فیہ راوی ہیں، اس کی صراحت حافظ ابن قردہ (۲) نے کی ہے۔ دوسری شاہد حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے، جس کی تخریج ابو نعیم (۳) نے کی ہے۔

حدیث (۳۳۵)

حضرت علیؓ نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ: جس شخص نے قرآن پڑھا، پھر اس کو حفظ یاد کیا اور اس کے حلال و حلال جاننا اور حرام کو حرام سمجھنا تو جی شان اس کو جنت میں داخل فرما دیں گے اور اس کے گناہانے اس سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے، جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔ (ضعیف) (۴)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ترمذی (۵)، ابن جڑ (۶)، عبد اللہ بن احمد (۷)، ابن عدی (۸) اور ابو نعیم (۹) نے حفص بن علیہما ابی عمر القاری اکثر بن زاذان از عاصم بن ضمرہ کی سند سے کی ہے۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے، ای مرئی سے ہم جانتے ہیں اس کی سند صحیح نہیں ہے، حفص بن علیہما ابن عدی حدیث میں ضعیف قرار دے گئے ہیں۔

صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں (مؤلف) کہتے ہوئے اثنی ماہ کی سند میں ایک راوی احمد عمر دین عثمان بھی ضعیف ہیں، حافظ ابن حجرؒ کے بقول کثیر بن زاذان بھی اہول ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں کہ اس سند میں حفص بن سیمان از کثیر بن زاذان سے روایت کر رہے ہیں، کثیر بن زاذان سے حفص کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی حدیث بیان کی ہے، اس وضاحت کے بعد ابن عدی نے حدیث نقل کی ہے۔

حدیث (۳۳۶)

مذہبی نے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے، تو اس کے

۱۔ بحوالہ اصحاب: ۱/۵۱۵ ج ۱ تخریج ابی یوسف: ۱/۶۶۱ ج ۱ ص ۱۳۰ بحوالہ قرآن میں: ۲۲ ج ۱ سنن ترمذی: ۲۱۵۵

۲۔ سنن ابن ماجہ: ۳۳۱ ج ۱ کتاب السنن: ۱/۶۶۱ ج ۱ الاطراف: ۱/۸۸ ج ۱ وندھمیان: ۱/۵۵۱



## تخریج

اس حدیث کی تخریج حارث ابن ابی اسامہ (۱) ابن السکیت (۲) ابن بشران (۳) اور نسائی (۴) نے الاشیاع از ابی ظہیر کی سند سے کی ہے، بیہوشی (۵) نے اس حدیث کے ضعف کا اشارہ دیا ہے، علامہ منذوقی (۶) کہتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی ابو شہاب کو زہد میں غیر معروف قرار دیا ہے، پھر اس کے بعد ان کی یہ حدیث ذکر کی ہے جو ابن مسعودؓ سے مروی ہے۔  
حدیث (۳۴۹)

بریدہؓ نے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے، تا کہ اس کی وجہ سے کھادے لوگوں سے۔ قیامت کے دن وہ ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کا چہرہ مٹھن ہڈی ہوگا، جس پر گوشت نہ ہوگا۔ (ضعیف) (۷)  
تخریج

اس حدیث کی تخریج بیہقی (۸) اور ابن جوزی (۹) نے علی بن قادم از سفیان ثوری از علقم بن مرہ از سلیمان کے دو طرق سے کی ہے، ابن جوزی نے کہا کہ حضور ﷺ سے یہ حدیث صحیح طور سے ثابت نہیں ہے؛ البتہ اس مفہوم کی حدیث حسن بصری سے منقول ہے۔ ابو حاتم اور ابن حبان رحمہما اللہ کہتے ہیں: اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ اس کی سند کے راوی علی بن قادم کو یحییٰ بن مسیین نے ضعیف قرار دیا ہے اور احمد بن محمد کو دار قطنی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ بیہقی (۱۰) نے اس حدیث کے حسن ہونے کا اشارہ دیا ہے؛ لیکن مثلاً (۱۱) نے اس پر ابن جوزی کا تعاقب ذکر کیا ہے، اس حدیث کو ابن ابی شیبہ (۱۲) اور ابی نعیم (۱۳) نے تراوان سے متوفی فاروق سے منقول کیا ہے۔  
حدیث (۳۵۰)

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ: مجھے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد پہونچا ہے کہ جو شخص سورہ یٰسین کو شروع دن میں پڑھے، اس کی تمام دن کی حوائج پوری کی جائیں گی۔ (اس کی سند ضعیف اور مرسل ہے)۔ (۱۴)

۱۔ مسند حارث ابن ابی اسامہ: ۸۷۔ ۲۔ علی بن ابی حمزہ: ۱۰۷۔ ۳۔ مسند ابی یوسف: ۱۰۷۔

۴۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۵۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۶۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۷۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۸۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۹۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۱۰۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۱۱۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۱۲۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۱۳۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۱۴۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔

۱۵۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۱۶۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۱۷۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۱۸۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۱۹۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۲۰۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔

۲۱۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۲۲۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۲۳۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۲۴۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔ ۲۵۔ ابی داؤد: ۴۳۳۔



## حدیث (۳۵۲)

سعید بن جبیرؓ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کلام پاک۔ ہے بڑھ کر کوئی سفارش کرنے والا نہ ہوگا، نہ کوئی غی نہ فرشتہ۔ (مسئل) (۱)

## تخریج

عراقی (۱) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو عبد الملک بن حبیبہ نے سعید بن جبیرؓ کی روایت سے سطر اور روایت کی ہے۔ خیرائی نے ابن مسعودؓ سے یہ حدیث ”انقرآن شائع محتج“ کے لفظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام مسلمؒ نے یہ روایت ”انقرآن فہم یجی یوم القیمة شفیعا لأصحابہ“ کے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔ بخاری (۲) کہتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے۔ خیرائی نے ابن مسعودؓ سے یہ روایت موقوفاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے ”کمل آیت من کتاب اللہ عبد معالی السماء والأرض“

## حدیث (۳۵۳)

عبد بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر رکھو یا جو نے قرآن شریف کسی چیز سے میں پھر دو آگ میں ڈال دیا جائے تو نہ جلتا۔ (ضعیف) (۳)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۴)، دارقطنی (۵)، ابویہی (۶)، نریانی (۷)، اور طحاوی (۸) نے عبد اللہ بن یزید ابن لہیعہ از شرح بن یانان العافری کی سند سے کی ہے: بخیرائی (۱۰)، بخاری (۱۱)، ابن عدی (۱۲)، ورنریانی (۱۳) نے ابن لہیعہ کے طریق سے بھی تخریج کی ہے۔ علامہ بخاری (۱۴) کہتے ہیں: ”اس حدیث کو احمد، ابو یعلیٰ اور طبرانی نے روایت کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہیں، جن کے بارے میں محدثین کے درمیان اختلاف ہے۔ اس حدیث کی شاہد مصمم بن مالک ظہری کی

۱۔ فتح القرآن ص ۱۶۱۔	۲۔ تخریج، ص ۱۰۷۔	۳۔ مشکوٰۃ، ص ۱۸۷ حدیث نمبر ۱۰۱۰۰۔	۴۔ فتح القرآن ص ۱۶۱۔
۵۔ مسند احمد ص ۵۵۲۔	۶۔ مسند احمد ص ۳۳۵۔	۷۔ مسند احمد ص ۳۳۵۔	۸۔ فتح القرآن ص ۱۶۱۔
۹۔ شرح مشکوٰۃ ص ۱۸۷ حدیث نمبر ۱۰۱۰۰۔	۱۰۔ تخریج، ص ۱۰۷۔	۱۱۔ مسند احمد ص ۳۳۵۔	۱۲۔ مسند احمد ص ۳۳۵۔
۱۳۔ فتح القرآن ص ۱۶۱۔	۱۴۔ مسند احمد ص ۳۳۵۔	۱۵۔ مسند احمد ص ۳۳۵۔	۱۶۔ مسند احمد ص ۳۳۵۔

روایت ہے، جس کی تخریج طبرانی (۱۰) اور ابن عدی (۳) نے افضل بن قزح اور عبد اللہ صوب کے طریق سے کی ہے، افضل بن قزح اور باطل چیزیں روایت کرتے ہیں۔

حدیث (۳۵۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ میں قرآن شریف کی تلاوت بغیر نماز کی تلاوت سے افضل ہے اور بغیر نماز کی تلاوت تسبیح و تحمیر سے افضل ہے اور تسبیح صمدتہ سے افضل ہے اور صمدتہ روزہ سے افضل ہے اور روزہ بچاؤ ہے آگ سے۔ (ضعیف) (۴)

تخریج

اس حدیث کی تخریج تکلیف (۱۰) نے علی بن احمد بن محمد بن عبد اللہ بن احمد بن محمد بن عبد الصمد بن ابی الدین احمد بن محمد بن مسلم بن جهمی از فضیل بن سلیمان نمیری از رجل کی سند سے کی ہے۔ علامہ ستاوی (۱۰) کہتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی محمد بن سلام کے تعلق سے ابن مندہ کہتے ہیں کہ انھوں نے فضیل بن سلیمان سے غریب احادیث روایت کی ہے، ان کے سلسلہ میں محمد بن کوکام ہے، ابی یحییٰ بن خزیمہ کے جس رجل کا اس سند میں ذکر ہے وہ مجهول ہے۔ سیوطی (۱۰) نے اس حدیث کو ابن ابی اعینہ کی جانب منسوب کیا ہے، نیز ابن نصر مروزی (۸) نے بھی اس حدیث کو اپنی کتاب "تیسرے لیل" میں ذکر کیا ہے۔

حدیث (۳۵۵)

اویس ثقفی نے حضور اقدس ﷺ سے نقل کیا ہے کہ کلام اللہ شریف کا حفظ پڑھنا بڑا عمدہ اور محبوب رکھنا ہے اور دیکھ کر پڑھنا اور ہر ایک بڑھ چاہتا ہے۔ (ضعیف) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج سیوطی (۱۰) اور ابن عدی (۱۱) نے عبد اللہ بن محمد بن مسلم از جهم از مروان از ابو سعید بن محمد مسلم بن ابی اعینہ بن عبد اللہ بن اویس کی سند سے کی ہے، نیز طبرانی (۱۰) نے اس حدیث کی تخریج از جهم بن وکیع از ولید بن خالد کی سند سے کی

۱۔ جہم نمیری (۱۰/۱)۔ ۲۔ شعبہ لبنان حدیث نمبر ۵۵۰۔ ۳۔ الکامل (۱۰/۲)۔ ۴۔ قد کثر آؤن مرآۃ۔

۵۔ شعبہ اسلامی (۱۰/۲)۔ ۶۔ فی فضائل احمد (۱۰/۲)۔ ۷۔ عبد اللہ بن مسعود (۱۰/۲)۔ ۸۔ فی ترمذی (۱۰/۲)۔

۹۔ فی فضائل قرآن (۱۰/۲)۔ ۱۰۔ شعبہ لبنان (۱۰/۲)۔ ۱۱۔ الکامل (۱۰/۲)۔ ۱۲۔ جہم نمیری (۱۰/۲)۔

ہے، قطعی (۱) کہتے ہیں اس حدیث کے ایک راوی ابوسعید بن عوذ ہیں، ابن معین نے ان کی ایک روایت میں انھیں نقد قرار دیا ہے اور ایک دوسری روایت میں انھیں ضعیف کہا ہے، اس سند کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔ ابن ابی حاتم (۲) نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔ امام ذہبی (۳) کہتے ہیں کہ ابوسعید بن عوذ کی تصنیف کی گئی ہے، اس حدیث میں ابن معین نے ابن معین کے حوالہ سے کہا ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں؛ لیکن ابن ابی مریم کے علاوہ دیگر نے ابن معین کے حوالہ سے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدنی کہتے ہیں کہ ابوسعید بن عوذ جتنی روایت کرتے ہیں سب غیر محفوظ ہیں۔

حدیث (۳۵۶)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ ان لوگوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے، جیسا کہ نوہے کو پانی نکلے سے زنگ لگ جاتا ہے، پوچھا گیا: کہ حضور ﷺ ان کی صفائی کی کیا صورت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ موت کو اکثر یاد کرنا اور قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔ (ضعیف) (۴)

خرج

اس حدیث کی خرچ ابو نعیم (۵) ابن عدنی (۶) بیہقی (۷) خطیب بغدادی (۸) تھامی (۹) اور ابن حجر المزی (۱۰) نے عبد الرحیم بن ہارون از سعید بن ابی ہریرہ اور از ابو ذر غفاری کی سند سے کی ہے، اس کے ایک راوی ابو رواہ ضعیف ہیں۔ طبرانی (۱۱) کہتے ہیں کہ ابو حاتم نے ابن کسیر سے روایت کی ہے، یہ روایت صحیح ہے، احمد نے انھیں صالح الحدیث کہا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ابو رواہ اور سعید فرقہ سے تعلق رکھتے تھے، ابن حنیبل نے بھی ضعیف کہا ہے۔

حدیث (۳۵۷)

عبیدہ بن مسعود نے حضور اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ قرآن و احوال قرآن شریف سے بھری نگاہ اور اس کی تلاوت شب و روز لے کر دیکھنا جیسا کہ اس کا حق ہے۔ کلام پاک کی اشاعت کرو اور اس کو انہی آواز سے پڑھو اور اس کے معانی سمجھ کر دیکھو تاکہ تم حکام کو پہنچاؤ، اس کا بدلہ دنیا میں طلب نہ کرو کہ آخرت میں اس کے لئے بڑا اجر بدلتا ہے۔ (ضعیف)

۱۔ مجمع الزوائد، ۱/۱۶۵	۲۔ کتاب طہارۃ، ۱/۱۸۱	۳۔ میزان المصنوع، ۱/۱۲۳	۴۔ فضائل قرآن، ۱/۱۸۱
۵۔ جامع الترمذی، ۱/۱۸۱	۶۔ احوال، ۱/۱۹۱	۷۔ طبیب، ۱/۱۸۱	۸۔ میزان المصنوع، ۱/۱۲۳
۹۔ منہ القلوب، ۱/۱۹۱	۱۰۔ توہم الخلق، ۱/۱۸۱	۱۱۔ میزان المصنوع، ۱/۱۲۳	۱۲۔ فضائل قرآن، ۱/۱۸۱

## تخریج

اس حدیث کی تخریج مشکوٰۃ (۱) اور جویع (۲) نے ابو بکر بن ابی مریم از مہاجر بن حبیب کی سند سے کی ہے۔ یعنی (۳) کہتے ہیں کہ اس حدیث کی روایت کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی ابو بکر بن ابی مریم ضعیف ہیں۔  
حدیث (۳۵۸)

عبدالرحمن بن عوف: حضور اقدس ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ تمہیں چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی۔ ایک کلام پاک کہ: ٹھکڑے گاندوؤں سے ہاتھ آؤں پاک کے لئے ظاہر ہے، اور باطن ہے، دوسری چیز امانت اور تیسری رشتہ داری جو پکارے گی کہ جس شخص نے مجھ کو بوز اللہ میں کوئی رشتہ سے ملائے اور جس نے مجھ کو تووا، اللہ اپنی رحمت سے اس کو جدا کر دے۔ (ضعیف، ۴)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج محمد بن نصر نے "قیام السیال" میں ہے، ابواسحاق اور یحییٰ (۵) حکیم ترمذی (۶) اور یحییٰ (۷) نے کثیر بن عبداللہ شکاری از حسن بن عبدالرحمن کی سند سے کی ہے۔ یعنی (۸) کہنے اس حدیث کے حسن بن نے کاشاد وہ دیا ہے۔ علامہ مناوی (۹) کہتے ہیں کہ اس حدیث میں کثیر بن عبداللہ شکاری متعمم فید ہیں۔ عیسیٰ (۱۰) کہتے ہیں کہ کثیر بن عبداللہ شکاری از حسن بن عبدالرحمن بن عوف کی روایت صحیح نہیں۔ رحمہ اور امانت سے متعلق اس کے علاوہ طریق سے سند شید سے مروی ہے، البتہ جس روایت میں قرآن کو بھی مل گیا ہے، وہ غیر محفوظ ہے۔

## صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں (مؤلف) کہتے ہوں کہ جمہوری روایت کے کئی شواہد ہیں، جیسے حضرت انس، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، ابو ہریرہ و عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم کی روایات جن کی تخریج یحییٰ (۱۱) نے کی ہے، یحییٰ کے نزدیک عبداللہ شکاری اور عرو بن ایک ہیں۔ (۱۲)

۱۔ شعب الایمان ۲۰۰۷	۲۔ اخبار مسلمان ۲۰۱۶	۳۔ مجمع الزوائد ۲۰۱۰	۴۔ یو تھناک قرآن میں ۱۲۱
۵۔ کتاب الفوائد ۵۵۲	۶۔ کتاب التذکرہ ۲۰۹	۷۔ شرح لسان ۳۳۳	۸۔ مجمع البصائر ۲۰۹۵
۹۔ فیض بقدر ۳	۱۰۔ کتاب الفضل ۵۵۲	۱۱۔ شرح الزیادہ ۲۰۱۶، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶	۱۲۔ طہ دی ۳/۳۵۵





## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن حبان (۱) ابن عدی (۲) تہام (۳) ابن عبد البر (۴) راؤفی (۵) ابن جریر (۶) خطیب بغدادی (۷) اور ترمذی (۸) نے اسماعیل بن فضال بن جریج از ابن جریج از عطاء کی سند سے کیا ہے۔

۱۔ کتابہ فی السنن، ۳۳۳ھ	۲۔ الاصل، ۳۳۲ھ	۳۔ جامع الطحاوی، ۱۰۰ھ	۴۔ جامع ترمذی، ۳۸۰ھ
۵۔ جامع ابن ماجہ، ۲۵۱ھ	۶۔ کتابہ فی السنن، ۳۳۳ھ	۷۔ جامع ترمذی، ۱۰۰ھ	۸۔ جامع ترمذی، ۳۸۰ھ

# کتاب المناقب

حدیث (۳۶۳)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے نسیانا جب وہ لٹریں سرزد ہوگی (جس کی وجہ سے دنیا میں بیچ دیئے گئے) تو بروقت روئے تھے اور دعا و استغفار کرتے رہے تھے، ایک مرتبہ آسمان کی طرف منہ کیا اور عرض کیا: یا اللہ! محمد (ﷺ) کے واسطے سے تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں، وحی نازل ہوئی کہ محمد (ﷺ) کون ہیں؟ (جن کے واسطے سے تم نے استغفار کی) عرض کیا: کہ جب آپ نے مجھے پیدا کیا تو تمہارے میں نے عرض پر نکلنا ہوا دیکھا تھا "لا اھلنا اللہ محمد رسول اللہ" تو میں کچھ کیا تھا کہ محمد (ﷺ) سے اونٹنی ہستی کوئی نہیں ہے، جن کا نام آپ نے اپنے نام کے ساتھ رکھا۔ وحی نازل ہوئی کہ وہ خاتم النبیین ہیں۔ تمہاری اولاد میں سے ہیں، لیکن وہ انہوں نے تو تم بھی پیدا نہ کئے جاتے۔ (بہت ضعیف) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی (۱) بیہقی (۲) حاکم (۳) اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن مسلم فہری از اسماعیل بن مسلم از عبد الرحمن بن زید بن اسلم کی سند سے کی ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی روایت کرنے میں عبد الرحمن بن زید بن اسلم متفرد ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔ بیہقی (۵) کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں ایسے دو افراد ہیں، جن کو میں نہیں جانتا کہ ابن عدی (۶) عقلی (۷) اور ابن حبان (۸) نے عبد الرحمن بن زید بن اسلم کے حالات زندگی بیان کئے ہیں۔

حدیث (۳۶۴)

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کسی شخص نے گوشت کا ایک ٹکڑا لپکا ہوا بدیہ کے طور پر پیش کیا، چونکہ حضور اقدس ﷺ کو گوشت کا بہت شوق تھا، اس لئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خادمہ سے فرمایا: کہ اس کو اندر

۱۔ فضائل (۱/۱۰۹)۔ ۲۔ بحکم فہرست، ۸۷، ۱۵۱، ۱۵۲ (مجمع)۔ ۳۔ حذیفہ، ۸۸، ۱۰۹۔ ۴۔ حذیفہ، ۸۸، ۱۰۹۔ ۵۔ کتاب المناقب، ۱/۱۰۹۔ ۶۔ حذیفہ، ۸۸، ۱۰۹۔ ۷۔ حذیفہ، ۸۸، ۱۰۹۔ ۸۔ حذیفہ، ۸۸، ۱۰۹۔

رکھ دے شہر کی ولت حضور ﷺ نے کہا میں فرمائیں، خادمہ نے اس کو اندر طاق میں رکھ دیا اس کے بعد ایک سال آیا ورور نہ پر اٹھڑے ہو کر سواں کیا کہ کچھ اللہ کے واسطے دے دو، اللہ مل شانہ تجھ کو یہاں برکت فرمائے، مگر میں سے جواب ملا: اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے۔ (یہ اشارہ تو کہ کوئی چیز دینے کے لئے موجود نہیں ہے) وہ مسائل تو چلا گیا، اسے میں حضور اقدس ﷺ تکریف لئے اور دشہ دریافت کیا: کدام سلمہ (رضی اللہ عنہا) میں کچھ کھانا چاہتا ہوں کوئی چیز تمہارے یہاں ہے؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خادمہ سے فرمایا کہ جاؤ وہ گوشت حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کرو، وہ اندر نکلیں اور کھا کر دیکھنا کہ حاق میں گوشت تو ہے نہیں سفید پتھر کا ایک ٹکڑا کھا ہوا ہے (حضور ﷺ کو اللہ معلوم ہوا تو) حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے وہ گوشت چونکہ مسائل (تفسیر) کو نہ دیا! اس لئے وہ گوشت چھو کا کھرا بن گیا۔ (ضعیف) (۱)

مخزج

اس حدیث کی تخریج بیہی (۲) نے جویری کے دو طریق سے کی ہے، علی بن عاصم نے حضرت عثمان کے آزاد کردہ غلام پر اس حدیث کو موقوف کیا ہے اور عمارہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا تک موقوف کیا ہے۔ دونوں سندوں میں حضرت عثمان کے آزاد کردہ غلام بہلول ہیں اور عمارہ بن مہعب ضعیف ہیں۔

## کتاب الزہد

حدیث (۳۶۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس شخص سے پاس احکام مال ہو، خرچ کر سکے اور حج نہ کرے، یا حج مال نہ کرے، جس پر کوئی واجب ہو اور نہ کوئی ادا نہ کرے، تو مرنے وقت دنیا میں مزید رہنے کی تمنا نہ کرے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگردوں نے پوچھا کہ شاید یہ خبر کافروں سے متعلق ہو تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کرتا ہوں، پھر انھوں نے ”ہایھا الذین آمنوا لا تلہکم اموالکم“ سے ”واکن من الصالحین“ تک حدیث فرمائی۔ (ضعیف) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج عبد بن حمید (۱۰) ترمذی (۱۱) ابن عدی (۱۲) ابو جریر (۱۳) نے ثوری از یحییٰ بن ابی ازمعاک کے دو طریق سے کیا ہے۔ ترمذی (۱۰) نے ایک اور طریق سے تخریج کی ہے، سند یوں ہے: ”عبد بن حمید از جعفر بن عون از ابو جناب کلثی، از ضحاک از ابن عباس“ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ابو جناب از ضحاک از ابن عباس کی سند سے ایک سے زائد راویوں نے اسی طریق سے روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر روایت کی ہے، مرفوع نہیں کیا۔ یہ روایت عبد الرزاق کی روایت سے لیا ہو چکا ہے، سند کے راوی ابو جناب کا نام یحییٰ بن ابی حیدر ہے اور یہ قوی حدیث میں قوی نہیں ہیں۔ امام ذہبی (۱۴) یحییٰ بن تھان کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں ابن سے روایت کرتا حاکم بن حنبل سمجھا، نسائی اور دارقطنی رحمہما اللہ نے انھیں ضعیف کہا ہے۔ ابو ذر (۱۵) کہتے ہیں کہ یہ صدوق ہیں، لیکن متدلیس کرتے ہیں۔ امام ذہبی (۱۶) کہتے ہیں: نسائی اور دیگر نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ وہ قوی نہیں ہیں۔ حافظ ابن حجر (۱۷) کہتے ہیں کہ محدثین نے کثرت متدلیس کے سبب انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۔ تھاکر جی ص ۱۳۰۔ ۲۔ مستدرک عبد بن حمید ۹۶۳۔ ۳۔ سنن ترمذی ۳۶۶۔ ۴۔ حاکم علی ۱۰۷۱۔ ۵۔ بیہقی ۱۰۷۱/۱۵۔ ۶۔ حدیث کبریٰ ۱۲۶۔

۷۔ سنن ترمذی ۳۶۶۔ ۸۔ بیہقی ۱۰۷۱/۱۵۔ ۹۔ تخریج ابن ماجہ ۵۳۹۔ ۱۰۔ الکافی ۱۰۷۱۔ ۱۱۔ سنن ترمذی ۳۶۶۔ ۱۲۔ سنن ترمذی ۳۶۶۔ ۱۳۔ سنن ترمذی ۳۶۶۔ ۱۴۔ سنن ترمذی ۳۶۶۔ ۱۵۔ سنن ترمذی ۳۶۶۔ ۱۶۔ سنن ترمذی ۳۶۶۔ ۱۷۔ سنن ترمذی ۳۶۶۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ ضحاک کا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے طبع ثابت نہیں ہے، لہذا سند میں القطار ہے یہ حدیث مرفوعہ اور موقوف دونوں طرح روایت کی گئی ہے۔ امام ترمذی نے موقوفہ کو ترجیح دی ہے۔

حدیث (۳۶۶)

عنہما قدس سرہما کا ارشاد ہے کہ کچھ بار شخص وہ ہے جو اپنے نفس کو اللہ کی رضا کے کاموں میں ملے جانے اور مرنے کے بعد کامرانی دینے اور اہل آبرو اور عزا (بدقول) اور شخص ہے جو انفس کی خواہشوں کی اتباع کرے اور اللہ تعالیٰ سے امید ہار دے رکھے۔ (ضعیف:)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج عبداللہ بن مبارک (۱) اور ابی کی سند سے احمد (۳) طبری (۴) ترمذی (۵) طبرانی (۶) حاکم (۷) ابویوسف (۸) قتیبی (۹) بن ماجہ (۱۰) اور خلیف بغدادی (۱۱) نے کی ہے۔ سند صحیح ہے، ابو بکر بن ابی مریم از ضررہ بن حبیب۔

یہ حدیث ۱۱۱۰

یہ حدیث ۱۱۱۰

یہ حدیث ۱۱۱۰

یہ حدیث ۱۱۱۰

یہ حدیث ۱۱۱۰

یہ حدیث ۱۱۱۰

یہ حدیث ۱۱۱۰

یہ حدیث ۱۱۱۰

یہ حدیث ۱۱۱۰

# کتاب الفتن

حدیث (۲۶۷)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نبی اسرائیل میں سب سے پہلا جنہوں نے اس طرح شروع ہوا کہ ایک شخص کسی دوسرے سے لٹا اور کسی ناچہ عزابت کو کرتے ہوئے دیکھتا تو اس کو منع کرتا کہ: کچھ اللہ سے ڈرا یا نہ کر، لیکن اس کے نہ ماننے پر بھی وہ اپنے توفیق کی وجہ سے کھانے پینے اور نشست و برخاست میں ولید بن ربیعہ کی آواز سے چپا تھا، جب عام ظہر پر ایسا ہونے لگا تو ائمہ تعالیٰ نے بعضوں کے قلوب کو بعضوں کے ساتھ غلط کر دیا (یعنی مافریہ لوں کے قلوب جیسے تھے ان کی نحوست سے فرما خبر دو، ان کے قلوب بھی ویسے ہی کر: یے) پھر ان کی تسمیہ میں کلمہ پاک کی آیتیں "لَعْنُ الْمُنِکْفِرُو" سے "لَا مَسْجِدَ لَکُمْ" تک پڑھیں! اس کے بعد حضور ﷺ نے: نبی تاکید سے یہ قسم لے لیا کہ امرا! لہجہ و حرف و نحو میں ہلنکر کرتے رہو، ظالم کو ظلم سے روکتے رہو اور اس کو کوفی بات کی طرف متوجہ کر لاتے رہو۔ (اس کی سند منقطع ہے) (۱)

خرج

اس حدیث کی تخریج احمد (۱۰) ابوداؤد (۳) ترمذی (۳) ابن ماجہ (۱۰) طبری (۱۰) اور ام جبرائی (۷) نے علی بن بذریعہ از ابو سعید کے دو طریق سے کیا ہے۔ مندرجہ ذیل کتب میں کوہ سعید میں عبد اللہ بن مسعود کا اپنے والد سے معاذت نہیں ہے: نیز اس حدیث کی تخریج ترمذی (۱۰) ابن ماجہ (۱۰) اور طبری (۱۰) نے سفیان ثوری از علی بن بذریعہ از ابو سعید وکی سند سے کیا ہے، اس سند میں عبد اللہ بن مسعود کا ذکر نہیں ہے، اس کے سبب القطاع پیدا ہوتا ہے: نیز اس حدیث کی تخریج طبری (۱۰) نے علی بن سل و علی از موسیٰ بن اسماعیل، سفیان ثوری از علی بن بذریعہ از ابو سعید وکی سند سے کیا ہے۔

۱۔ فتح الکلیبی ج ۱، ص ۱۰۱	۲۔ مستدرک ج ۱، ص ۱۰۱	۳۔ سنن ج ۱، ص ۱۰۱	۴۔ سنن ترمذی ج ۱، ص ۱۰۱
۵۔ سنن ابی داؤد ج ۱، ص ۱۰۱	۶۔ تفسیر طبری ج ۱، ص ۱۰۱	۷۔ تفسیر طبری ج ۱، ص ۱۰۱	۸۔ سنن ترمذی ج ۱، ص ۱۰۱
۹۔ سنن ابی داؤد ج ۱، ص ۱۰۱	۱۰۔ تفسیر طبری ج ۱، ص ۱۰۱	۱۱۔ تفسیر طبری ج ۱، ص ۱۰۱	۱۲۔ سنن ترمذی ج ۱، ص ۱۰۱

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میرا (مؤلف) گمان یہ ہے کہ ابو یحییٰ نے مسروق سے روایت کیا ہے، مگر مسروق نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا، اس حدیث کی شاہد طبرانی مسند بوسنی کی حدیث ہے۔ امام صفحہ ۱۰۱) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے درجانی صحیح کے درجہ میں ہیں۔



## حدیث (۳۶۹)

حضور اقدس ﷺ دولتِ کدہ میں تھے کہ آیت ”وَصَبِّرْ نَفْسَكَ عَلَىٰ الْفَقْرِ“ نازل ہوئی، جس کا ترجمہ یہ ہے (اپنے آپ کو ان لوگوں کے پاس بیٹھنے کا پائیدار کیجئے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں)۔ حضور اقدس ﷺ اس آیت کے نازل ہونے پر ان لوگوں کی تلاش میں نکلے، ایک جماعت کو دیکھا کہ اللہ کے ذکر میں مشغول ہے، انہیں لوگ دن میں بکھرے ہوئے بانوں والے ہیں اور خشک کھالوں والے اور صرف ایک کپڑے میں (کہ نیک بندن ایک لقمی صرف ان کے پاس ہے) جب حضور ﷺ نے ان کو دیکھا، تو ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ خود مجھے ان کے پاس بیٹھنے کا عزم ہے۔ (اس کی سند معلول ہے) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج طبریؒ (۲) نے ربیع بن سلیمان از اہل (مب) از امامہ بن زید از ابو حازم کی سند سے کی ہے۔

## طبری کی سند کے بارے میں صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ سند میں نے کور امامہ بن زید سے اسامہ بن زید لکھی مراد ہیں۔ مسلم نے امامہ سے ابن وہب کا پورا نسخہ روایت کیا ہے، جن میں کی اکثر روایتیں شواہد ہیں، یا پھر انہوں نے دوسری روایت کے ساتھ ذکر کر دیا ہے، امامہ بن زید کے تعلق سے نسائی اور دیگر نے کہا ہے کہ وہ قوی نہیں ہیں، اس بات کی صراحت دہبیؒ (۳) نے کی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ (۴) کہتے ہیں کہ وہ صدوق ہیں، لیکن انہیں وہم ہوتا ہے۔

عبد الرحمن بن بکری بن حنیف: انصاری کے سلسلہ میں حنفیؒ (۵) کہل بن حنیف کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ ”ان سے ان کے لڑکے عبد اللہ نے روایت کیا ہے، انھیں عبد الرحمن بن بکری بن حنیف کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ (۶) کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن حنیف کا اپنے والد سے اور ان سے عبد اللہ بن محمد بن عقیس کی روایت مشہور نہیں ہے۔

## حدیث مذکور کے بارے میں صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: حاکم نے ان کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، لیکن ابن حبانؒ (۷) ”کتاب التلخیص“ میں ان سے ان

کا ذکر نہیں دیکھا؛ جبکہ وہ ان کی شرط پر ہیں۔ (۱) کہتے ہیں کہ انہوں نے محمد عربی ﷺ کا ذکر پایا ہے۔ لیکن سند نہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ ابن الاثیر کہتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ عبداللہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے، اس بات کو حافظ ابن حجر نے نقل کیا ہے۔ (۲)

حدیث (۳۷۰)

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ وہ لوگ کہاں ہیں؟ لوگ پہنچیں گے کہ مثل ہندوؤں سے کون مراد ہیں؟ جواب ملے گا: وہ لوگ جو اللہ کا ذکر کرتے تھے، کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے (یعنی ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے تھے) اور آسمانوں اور زمینوں کے پیدا ہونے پر غور کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ! آپ نے یہ سب بے فائدہ تو پیدا کیا ہی نہیں، ہم آپ کی تسبیح کرتے ہیں، آپ ہم کو جہنم کے عذاب سے بچائیے! اس کے بعد ان لوگوں کے لئے ایک جہنم اپنا دیا جائے گا جس کے پیچھے یہ سب جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (اس حدیث کے بعض رجال سے روایت نہیں ہو سکا) (۳)

تخریج

اس حدیث کی تخریج اسماعیلی (۴) نے ابو الحسن سلیمان بن ابی علی دائرہ بکر بن مرویہ از عثمان بن محمد بن عمری از اسمیٰ بن محمد باعلی از محمد بن یحییٰ از زوی از ابو الیاس از والد خود از وہب بن مسلمہ کی سند سے کی ہے۔

حدیث (۳۷۱)

حضرت یحییٰ بن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ کی امت کے اعمال حشر کے ترازو میں اس لئے سب سے زیادہ بھاری ہوں گے کہ ان کی زبانیں ایک ایسے کلمہ کے ساتھ مانوس ہیں جو ان سے پہلی آیتوں پر بھاری تھا، وہ کلمہ "لا الہ الا اللہ" ہے۔ (اس حدیث کے بعض رجال سے روایت نہیں ہو سکا) (۵)

تخریج

اس حدیث کی تخریج اسماعیلی (۶) نے ابو عمر عبد الوہاب الزہریؒ از عبد اللہ بن جعفرؒ از والد خود از ابن حمیدؒ از جریرؒ از

۱۔ الترمذی: ۱۶۱۔ ۲۔ اسناد: ۵۰۱/۲۵۹۳۔ ۳۔ فضائل ذکر میں: ۱۱۔ ۴۔ الترمذی: ۱۶۱۔ ۵۔ الترمذی: ۱۶۱۔ ۶۔ فضائل ذکر میں: ۱۱۔

۷۔ فضائل ذکر میں: ۱۱۔ ۸۔ الترمذی: ۱۶۱۔ ۹۔ حدیث نمبر: ۱۶۱۔

لیٹ کی سند سے کیا ہے۔

حدیث (۳۷۲)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ منہ کے دروازے پر لکھا ہوا ہے: ”اللہم لا إله إلا الله لا أعلم من قالها“ (میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، جو شخص اس کلمہ کو کہتا رہے گا، میں اس کو خدا بنائیں دوں گا۔) (میں اس حدیث کی سند سے مطلع نہیں ہو سکا) (۱)

تخریج

حدیث (۲) نے اس حدیث کا بلا شیخ کی طرف منسوب کیا ہے۔

حدیث (۳۷۳)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ کو اطلاع دی کہ بہت سے فتنے ظاہر ہوں گے، حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: کہ اس سے خلاصی کی کیا صورت ہے؟ انہوں نے کہا: کہ قرآن شریف۔ (جو تکہ میں اس حدیث کی سند سے واقف نہیں ہو سکا اس لئے توقف اختیار کر رہا ہوں) (۲)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ترمذی (۲) نے کی ہے، یہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طویل حدیث کا اختصار ہے، جس سے نزول جبریل علیہ السلام کے واقعہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ہم اس کے مفاد کی اور سند سے نہیں جانتے اور اس کی سند قبول ہے، اس حدیث کے نیک ملوک احادیث پر کلام کیا گیا ہے۔

حدیث (۳۷۴)

حضرت باقرہ فرماتے ہیں کہ جب ہماری جماعت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تمہارے اسلام کی تکمیل اس میں ہے کہ تم اپنے اسوئل کی کوڑ کو تارا کرو۔ (اس حدیث کے بعض رجال سے میرے واقف نہیں ہو سکا) (۱)

۱۔ لکھنؤ، دارالحدیث، ۱۳۸۳ھ۔ ۲۔ بحوالہ قرآن میں اس حدیث میں ترمذی، ۱۰۰۰۔ ۳۔ لکھنؤ، دارالحدیث، ۱۳۸۳ھ۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بزرگوارؒ نے از بعض اصحاب خود از حسن بن حضرت بن علقم از علقم بن ابیہ بن زید بن ابی اسود خدریؓ و از خود کی سند سے کیا ہے۔ "ثقی" (۱) کہتے ہیں کہ اس کو بزرگوار اور طبرانی مجملہ اللہ نے "تختم نبی" میں روایت کیا ہے۔ "تختم کبر" کے الفاظ میں ہیں: "ان من تصدع" لیکن "تختم نبی" کی سند تک ایسے راوی ہیں جن کی شناخت نہ ہوگی۔

## صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں (مستلف) کہتا ہوں کہ بزرگوار کے شیخ کا نام مذکور نہیں ہے؛ لیکن یہ لفظی ہے اس کے علاوہ طریق سے اس کی روایت کی ہے۔

## حدیث (۳۷۵)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ: حجتی کی سفارش چار سو گھرانوں میں مقبول ہوتی ہے، یا یہ فرمایا کہ اس گھرانے میں سے چھ سو آدمیوں کے بارے میں قبول ہوتی ہے۔ رووی کو شک ہو گیا کہ آپ ﷺ نے کیا الفاظ ارشاد فرمائے تھے اور یہ بھی فرمایا کہ حجتی اپنے مائیں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے؛ میرا کہ چار سو نفس کے دن تھا۔ (اس حدیث کے بعض رجال سے میں واقف نہ ہو سکا) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بزرگوارؒ نے از بعض اصحاب خود از حسن بن حضرت بن علقم از علقم بن ابیہ بن زید بن ابی اسود خدریؓ و از خود کی سند سے کیا ہے۔ "ثقی" (۱) کہتے ہیں کہ اس میں رجال مقبول ہیں، جس کا نام نہیں پایا گیا۔

## حدیث (۳۷۶)

حضرت عبادہؓ کہتے ہیں کہ مجھے میرے خوب حضور ﷺ نے رات جمعہ کی مجلس میں سے چار پہاڑیں اڑا دیں کہ اللہ کا شریک کسی کو نہ ہو، پہاڑیں تھما دے کھڑے کھڑے کر دیئے جائیں، یا تھما دیئے جائیں، یا سوئی پر چڑھا دیئے جائیں۔ دوسری یہ کہ جن کو نہ پھول دے جو جان بوجہ کر نماز چھوڑ دے، وہ مذہب سے نکلی جاتا ہے۔ تیسری یہ کہ اللہ کی نافرمانی نہ کرو

۱۔ مستدرک الحدیث ج ۱ ص ۸۷۹۔ ج مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۰۷۔ ج معجم ترمذی ج ۱ ص ۱۰۷۔ ج مسند بزرگوار ج ۱ ص ۱۰۷۔ ج مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۰۷۔

کہ اس سے حق تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔ چوتھے یہ کہ شراب نہ پینا کہ وہ ساری خطاؤں کی جڑ ہے۔ (میں اس کی سند سے مطلع نہ ہو سکا) (۱)

## تخریج

پہلی (۱) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو طبرانی، کور و مجرید، شین نے دو ایسی سندوں سے روایت کی ہے، جس میں کوئی خرَج نہیں۔

## صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں (سوائف) کہتا ہوں کہ طبرانی کی کتاب کے مفتوحہ حصہ میں حضرت عبادہؓ کی یہ حدیث بھی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث اس کی شاہد ہے۔

حدیث (۳۷۷)

صورتِ احمدیہ کا ارشاد ہے کہ بر عمل کے اللہ کے یہاں پہنچنے کے واسطے قیاب آتا ہے، مگر "لا الہ الا اللہ" اور باپ کی دعاء پڑھنے کے لئے، ان دونوں کے لئے کوئی قیاب نہیں۔ (ضعیف) (۴)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن مردودہؒ نے کی ہے۔ (۲) سیوطیؒ نے "جامع صغیر" میں اس حدیث کو ابن النجار کی جانب منسوب کیا ہے اور اس کے ضعیف ہونے کا اشارہ دیا ہے، اس حدیث کی ایک شاہد ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے، جس کی ترمذیؒ نے تخریج کی ہے اور سیوطیؒ نے "جامع صغیر" میں اس کی صحت کا اشارہ دیا ہے۔

## شریعیہ بورڈ آف امریکہ بیک نظر

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ علماء امت پر جو گرفتار نقدِ مذمہ واری اللہ رب العزت نے ڈالی ہے ہر علاقہ و مقام پر علماء اہل حق کا طبقہ اس میں حتی المقدور مصروف ہے۔ اسی طرح قوم و ملت کا درد رکھنے والے علماء کی ایک جماعت دیارِ غیر میں دینی، ملی، سماجی خدمات کے لیے استاذ الاساتذہ فقیہ العصر حضرت مولانا شاہ مفتی نوال الرحمن صاحب مدظلہ العالی کی نگرانی میں رحمت عالم فاؤنڈیشن کے تحت انتہائی موثر ادارہ ”شریعیہ بورڈ آف امریکہ“ کے نام سے قائم کر کے مغرب و یورپ میں رہنے والے اہل ایمان کی خاص طور پر اور عمومی انداز میں پوری دنیا کے مسلمانوں کی رہبری کر رہا ہے۔ مختصر عرصے میں مختلف شعبہ جات کے تحت بتوفیق الہی ایک وسیع کام کیا ہے۔

### شعبہ جات

دارالافتاء۔ دارالقضاء۔ درس و تدریس۔ رویت ہلال کیمٹی۔ سمیناروں کا انعقاد۔ معاشی مشاورت۔ شرعی ذبیحہ۔ نشر و شاعت۔ سماجی خدمات۔

### دارالعلوم شرکاگو

طلبہ و طالبات کی دینی تعلیم و تربیت کی غرض سے قائم شدہ جزوقتی و ہمہ وقتی ادارہ ہے جس سے الحمد للہ استفادہ جاری ہے۔ طالبات کی ایک جماعت بلفضلہ تعالیٰ تحصیل علوم سے فارغ ہو چکی ہے۔ اور ایک جماعت انشاء اللہ عنقریب فارغ ہونے والی ہے۔